ناولز کلب
قصص
از قلم مسفرہ زبیر
: novelsclubb
:read with laiba
03257121842

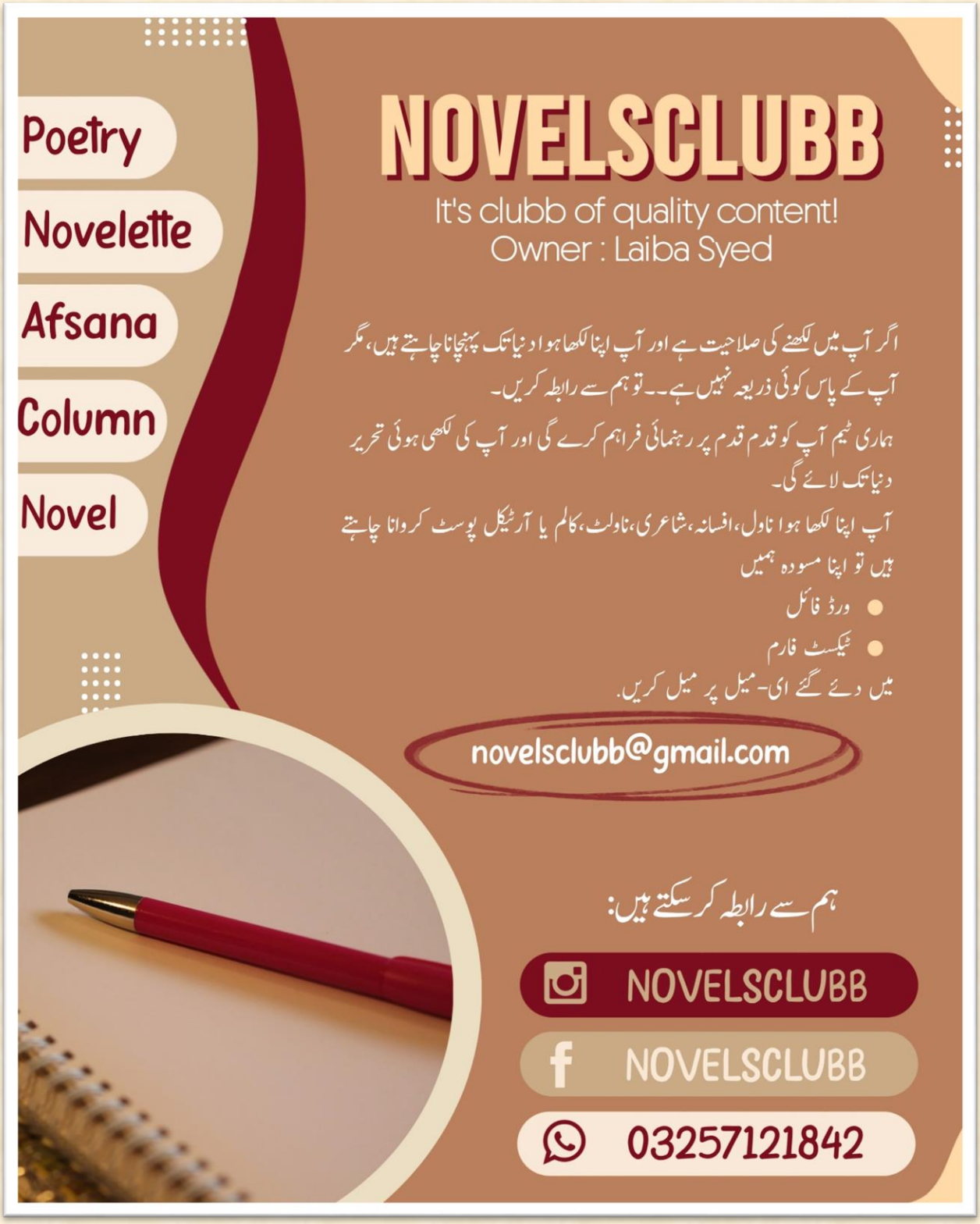
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

قصص

از قلم

مسفره زبیر

Clubb of Quality Content

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔

نوٹ!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس کہانی کے کردار،واقعات،نام،اور مقامات فرضی ہیں۔ کسی بھی شخص سے مطابقت (خواہ وہ زندہ ہو یا مردہ) محض اتفاقیہ ہوگی۔

پیش لفظ

لفظ، محض حروف کا مجموعہ نہیں ہوتے۔ یہ وہ راستے ہوتے ہیں جو اندر کی خاموشی کو باہر کی دنیا تک لے جاتے ہیں۔

یہ تحریر بھی ایک ایسا ہی راستہ تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس کی شروعات کسی بڑے دعوے یا شعوری ارادے سے نہیں ہوئی تھی۔ بس دل میں ایک سوال تھا۔ جس نے دھیرے دھیرے تحریر کی صورت اختیار کی۔

خالقِ کائنات کا شکر جس نے نہ صرف مجھے یہ سوال عطا کیا بلکہ اس کا اظہار بھی ممکن بنایا۔

میری انگلیاں حرکت میں تھیں۔ مگر رہنمائی اُس ذات کی تھی جو دلوں کے بھید جانتا ہے۔

اس کہانی کی تشکیل دراصل میرے رب کے ساتھ ایک خاموش معاہدہ تھی۔ جہاں الفاظ میرے تھے، مگر ہدایت اُس کی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Novels

"قصص" نے کسی ایک لمحے میں جنم نہیں لیا۔

یہ ناول تخلیق ہونے سے پہلے میری سوچوں میں، میرے مشاہدوں میں اور اس دنیا کی تلخیوں میں گہرا پیوست تھا۔

تحریر کا پہلا قدم اگست کی ایک تھکی ہوئی شام میں رکھا گیا۔ وہ کوئی خاص دن نہیں تھا۔ نہ ہی کوئی قابلِ ذکر لمحہ۔

بس ایک ایسا وقت تھا جب اندر کا شور خاموشی سے بھر گیا تھا۔ اور جب کسی چیز کا شور خاموشی میں بدل جائے۔ تو لکھنا ضروری ہو جاتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میں نے لکھنا شروع کیا۔

بغیر کسی واضح خاکے کے، بغیر کسی منزل کی توقع کے۔

تحریر کچھ قدم چلی پھر کہیں رُک گئی۔

لفظ سست پڑ گئے اور میں خود کو قائل کرنے لگی کہ شاید یہیں تک کافی تھا۔

مگر کچھ کہانیاں خود کو مکمل کروانا جانتی ہیں۔

"قصص" نے بھی مجھے دوبارہ لکھنے پر مجبور کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کبھی بے دلی سے تو کبھی پوری شدت سے۔ تحریر آگے بڑھتی رہی۔

یہ سفر نو ماہ کا رہا، مگر یہ نو مہینے کسی کیلنڈر میں نہیں لکھے جا سکتے۔ یہ وہ وقت تھا جو خیالات اور جذبوں کی گرفت میں گزرا۔

کہانی نے مجھے ہر بار نئے زاویے سے خود کو دکھایا۔ اور میں نے ہر بار اسے ایک نئے نقطۂ نظر سے لکھا۔

ہم لوگ "مافیا" کے کرداروں کو پردۂ اسکرین پر اور صفحات میں اس قدر رومانوی انداز میں دیکھتے ہیں کہ سچائی ہمیں غیر حقیقی محسوس ہونے لگتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہم ان کہانیوں کو رومانوی چشمے سے دیکھ کر حقیقت کی ہولناکی کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔

مگر اس کہانی میں، میں نے وہی چیزیں دکھانے کی کوشش کی ہیں جنہیں ہم اکثر جان بوجھ کر نظر انداز کرتے ہیں۔

انسانی اسمگلنگ، تشدد اور خاموش اذیت۔ یہ وہ سچ ہیں جن سے ہم نظریں چرا لیتے ہیں۔

"قصص" اگرچہ فکشن ہے۔ مگر اس میں بیان کردہ درد محض تخیلاتی نہیں۔

مَہرہ، زرغم، خطیر، گولونہ اور راعنین میرے تخلیق کردہ کردار ضرور ہیں۔ مگر ان کے جذبات، زخم اور جدوجہد حقیقی دنیا میں جیتے جاگتے انسانوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔

یہ کہانی اُن لوگوں کے لیے ہے جنہیں ہم دیکھ نہیں پاتے، سن نہیں پاتے، یا دیکھ کر بھی انجان بن جاتے ہیں۔

یہ ناول اُن سچائیوں کو چھونے کی ایک کوشش ہے جن پر اکثر خاموشی طاری رہتی ہے۔

اگر اس ناول کا کوئی پہلو آپ کو رُکنے پر مجبور کرے، کوئی جملہ ذہن میں گونجے یا کوئی کردار دیر تک دل میں ٹھہر جائے۔ تو یہی اس تحریر کی اصل کامیابی ہو گی۔

میں ان تمام دوستوں کی تہہ دل سے شکر گزار ہوں جنہوں نے اس سفر میں مجھے تھامے رکھا۔ جنہوں نے میری خاموشی کو پڑھا، میرے شک کو ہمت میں بدلا اور میری ہار مان لینے کی ضد کو مکمل ہونے کا حوصلہ دیا۔

وہ لوگ جو اکثر پردے کے پیچھے ہوتے ہیں۔ چپ چاپ مگر مستقل۔ یہ کہانی اُن کی محبت سے مکمل ہوئی۔

اور آخر میں، آپ جو اس وقت یہ سطور پڑھ رہے ہیں۔ میری گمنام تحریر کو اپنا وقت دے کر اُسے معنی دے رہے ہیں۔

تحریر اُس وقت تک مکمل نہیں ہوتی جب تک وہ کسی قاری کے شعور سے نہ گزرے۔

آپ کی آنکھوں سے گزرتے یہ الفاظ اب میرے نہیں رہے۔ یہ آپ کی سوچ کا حصہ بن چکے ہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انتساب

ان کے نام، جو ہجوم کے بیچ موجود ہو کر بھی کسی کو نظر نہیں آئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ تمہارا اب تک کا سب سے بیکار پلان ہے۔"

"صاف صاف بولو نا میری ذہنیت سے جل رہے ہو۔"

"بچپن میں تم سر کے بل بہت بار گرے تھے نا اس ہی کا اثر ہے۔" خطیر نے وائرلیس بند کر کے زرغم پر ترچھی نگاہ ڈالی۔

"کیا تم خاموش ہو گے؟ ہم تقریباً پہنچنے والے ہیں۔" زرغم نے بیزاری سے سر کو جھکایا۔

"تمہارا مطلب قبر میں؟ کیونکہ مجھے نہیں لگ رہا کہ اندر ہمارے استقبال کے لیے کوئی پھولوں کا ہار لے کر کھڑا ہو گا۔" خطیر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"جتنا وقت ہم ضیاع کر چکے ہیں۔ مشن مکمل ہونے سے پہلے واقعی قبر میں ہوں گے۔"

زرغم نے تھکا تھکا لہجہ اپنایا۔ وہ خطیر کے انداز کو جانے کس لمحے میں سنجیدہ لیتا تھا۔ اور کب اس کی غیر سنجیدگی میں اسے خود پر قابو پانے کی ضرورت محسوس ہوتی۔

زرغم کا چہرہ اس وقت سنجیدگی اختیار کر چکا تھا۔ لیکن خطیر کے چہرے پر ایسی مسکراہٹ تھی۔ جس سے وہ ہمیشہ صورتحال کو بگاڑنے میں کامیاب ہوتا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

خطیر نے ایک لمحے کو اپنی نگاہیں ایک طرف کی۔ پھر کندھوں تک آتے ہوئے اپنے لمبے بھورے بالوں کو ہوا میں اُڑنے دیا۔ اُس کی گہری بھوری آنکھیں، سنہری رنگت، پر کشش نقوش اور کسرتی جسم پر نیوی بلیو ڈریس شرٹ اور گہرے سرمئی رنگ کی جینز میں وہ کافی متاثر کن لگ رہا تھا۔

انٹروورٹ شخصیت کا مالک، جو ہجوم کی جگہوں پر کم ہی جاتا تھا۔ اگرچہ وہ خشک مزاج کے باوجود ذہین اینٹی نارکوٹکس فورس (اے این ای) کا ایک بہترین اے ایس پی بھی تھا۔ اور یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ وہ اس دنیا کے کچھ لوگوں میں سے تھا۔ جن پر زرغم کو بھروسہ ہے۔ ان دونوں کی جوڑی اتنی مشہور تھی کہ ان کو اکثر جوینڈ مشن ملتے رہتے تھے۔

جب سے زرغم نے ایف آئی اے میں اینٹی ہیومن اسمگلنگ (اے ایچ ایس ونگ) کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر کا عہدہ سنبھالا تھا۔ ایک کے بعد ایک مصیبت اس کے گلے پڑھتی رہتی تھی۔ پچھلے سال سال کا سب سے بڑا ہیومن اسمگلنگ کا کیس حل کیا تھا تو میڈیا اور عوام کی کافی توجہ حاصل ہوئی تھی۔

سیاہ مرسڈیز کی کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے۔ چھ فٹ تین انچ کا انتیس سالہ آدمی جس کے سٹائلش سے بکھرے ہوئے سیاہ بال، گہری نیلی آنکھیں جیسے رات کے آسمان میں چمکتے

تارے ہوں۔اور مضبوط جسامت جو کئی سالوں کی محنت کی عکاسی کر رہی تھی۔نیلی جینز،سادہ سفید ٹی شرٹ اور سیاہ جیکٹ پہنے ہوئے گندمی رنگت اور مغرور نقوش کے ساتھ وہ کم بولنے والا ایک دلکش مرد تھا۔

اس نے اپنے جیکٹ کی اندرونی جیب سے ایک لفافہ نکالا جس کے اندر سلیمان عزیز کی تمام معلومات تھی۔اور خاموشی سے لفافہ خطیر کے حوالے کرتے ہوئے اس کی نظریں مین گیٹ پر جم گئیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"سلیمان عزیز، مغل کارپوریشن کا چیمہ۔۔ساری انفارمیشن اس میں ہے۔"

خطیر نے لفافہ لیا، پھر مین گیٹ کی جانب دیکھا جہاں سیکیورٹی گارڈز الرٹ ہو چکے تھے۔

"تمہیں واقعی لگتا ہے کہ ہم زندہ واپس جا سکیں گے؟" خطیر نے حیرت سے پوچھا۔

"اگر تم اپنے ڈرامے بند رکھو تو ہاں شاید۔" زرغم کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھری جو کسی عام آدمی کو خوف میں مبتلا کر دے۔

ناولز کلب

پرو موشن کے بعد سے زرغم کے پاس نمٹنے کے لئے کافی لوگوں کا ڈھیر تھا۔ لیکن اب ایک اور نیا شکار ہے جو اپنے جرائم کو چھپانے کی کوشش بھی نہیں کر رہا تھا۔ اور اس نے اس شہر میں اپنے گودام کھولنے کی غلطی کر رہی ہے جو زرغم کیانی کی نگرانی میں ہے۔

ہر اسمگلر اسلام آباد سے باہر رہنا جانتا ہے۔ کیونکہ یہاں آنا وہ غلطی ہے جو سب کو مہنگی پڑتی ہے۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ صدام مغل کا کٹھ پتلی یہی ہے؟" کچھ لمحوں کی خاموشی کے بعد زرغم نے کہا۔

اس کی نظریں گاڑی کے سامنے والے دروازے پر مرکوز ہو گئی تھیں۔ جیسے ہی خطیر نے اثبات میں سر ہلایا اور گاڑی سے باہر قدم رکھا۔ زرغم نے ایک گہری سانس خارج کر رہی۔

مرزا صدام مغل۔ مغل کارپوریشن کا مالک پاکستانی مافیا کا سب سے خطرناک انسان اور اس کے وجود کا زوال۔ اس کا انسانی اسمگلنگ اور منشیات کی سمگلنگ کا کاروبار تھا۔ انسان بیچنا ایک ایسی چیز ہے جس سے اسے انتہائی نفرت تھی۔ جس میں اس کے والد کا قصور تھی۔

اپنے سر کو جھکاتے ہوئے اس نے اس آدمی کو سختی سے گھورا تھا۔

مرزا صدام مغل اور اس کے درمیان ایک اَن کہی ہوئی جنگ تھی۔ جس سے وہ دونوں واقف تھے۔ وہ اسلام آباد کراچی اور کیلی فورنیا میں کام کر رہا تھا۔ جس سے بڑے بڑے آفیسر بھی خوف کھاتے تھے۔ یہ ایک ایسی لکیر تھی۔ جسے عبور کرنا وہ بیوقوف ہوگی۔

اسے ابھی تک نہیں چھوا اس کی واحد وجہ یہ تھی۔ کہ وہ طاقتور تھا۔ اور یہ واحد وجہ کافی ہو گی اس کے خاندان کو خطرے میں ڈالنے کے لیے کیونکہ مخالف کو توڑنے کا بہترین راستہ اس کے عزیزوں کو تکلیف دینا ہے۔ جو اسے کسی قیمت منظور نہیں۔ اس لیے یہ اَن کہی ہوئی جنگ بندی ٹھیک تھی۔ جب تک کوئی ثبوت نہیں ملتا اس کے خلاف۔

ان کے قدموں کی چاپ پر گیٹ کیمرے حرکت میں آئے۔ سیکیورٹی اہلکار نے وائرلیس پر کچھ کہا۔ زرغم نے دور کھڑے آدمی کی طرف دیکھا جو کان میں ائیر پیس لگائے تیزی سے آگے بڑھ رہا تھا۔

وہ آدمی رکا قدم سست ہوئے۔ آنکھوں میں پہچان اور ساتھ ہی خوف بھی جھلکا۔ زرغم نے آگے بڑھ کر اپنا چہرہ اس کے بالکل قریب کیا۔ آنکھیں اس کی آنکھوں میں گاڑ دیں۔

اسے گھورنے والی سیاہ آنکھیں خالی تھیں۔

جیسے وہ مرنے کو تیار ہو۔

اس نے ایک گہری سانس خارج کر رہی۔ اپنا بایاں ہاتھ اٹھاتے ہوئے اپنی انگلیاں سے اس کی گردن گرفت میں لی۔ اور ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ بولنا شروع کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"سلیمان مجھے اپنے آپ کو واضح کرنے دو۔" زرغم نے جھک کر سرد انداز میں کہا۔

"میں تمہیں اور تمہارے مالک کو گرفتار کر کے پورے پاکستان کو دیکھنے کے لیے چوک پر لٹکاؤں گا۔"

ایسا نہیں ہے کہ وہ ایسے کام کرتا تھا۔ لیکن مافیا کی دنیا میں لوگوں کی زخمی ہوئی لاشوں کی نمائش کرنا پسند کیا جاتا ہے۔ جو ان کے لیے جیت کی نشانی ہوتی ہے۔ یہ ایک ایسی زبان ہے جو سلیمان سمجھ جائے گا۔

اسکی آنکھوں میں غصے اور خوف کی چمک تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ کامیاب ہو رہا تھا۔

"لیکن میں تمہیں نہیں ماروں گا۔ میں تمہیں جانے دوں گا تمہارے مالک کے خاندان کو دفن کرنے کے لیے کوئی ہونا چاہیے کیونکہ میں انہیں ایک ایک کر کے ماروں گا۔"

خطیر نے ایک ایک قدم پیچھے ہٹ کر گہری نگاہوں سے منظر دیکھا۔ جیسے وہ ایسے لمحات کا عادی ہو۔

"ہر کوئی جانتا ہے، کہ تم بے گناہوں کو نہیں مارتے۔" سلیمان نے اس پر طنز کیا خوف اس کے اندر بیٹھنے لگا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہمارے پاس بے گناہی کی مختلف تعریفیں بھی ہو سکتی ہیں۔" خطیر نے جیب سے ہاتھ نکال کر یوں ہی گردن کے پیچھے پھیرا تھا۔

"تمہارا صدام کے گناہوں میں برابر کا حصہ ہے تم بے قصور ہر گز نہیں ہو۔"اس کی مسکراہٹ پھیل گئی کیونکہ سلیمان کے چہرے پر خوف کے ساتھ شک بھی شامل ہوا تھا۔

بہترین!

ایک قدم پیچھے ہٹ کر اپنی آنکھیں اس کے جسم سے بہنے والے خون کو دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ جتنا انٹرسٹنگ رہا ہے۔ لیکن میں بور ہو رہا ہوں۔ کہاں جاتی ہے شپمینٹ؟ مجھے بتاؤ اور میں نا تمہارے گھر والوں کو ہاتھ نہیں لگاؤں گا اور تمہیں تمہارے مسئلے سے بھی نکال لوں گا۔"

سلیمان کے ہونٹ الگ ہوئے اور اس نے آہستہ سے اپنا سر ہلا کر خاموش رہنے کی انتباہ کر رہی کہ وہ جواب دینے سے پہلے دوبار سوچے۔

"انکار کرو اور تم جانے کے لیے آزاد ہو۔ میں تمہارے خاندان کو ختم کرنے سے پہلے تمہیں چوبیس گھنٹے کی مہلت دوں گا۔۔یہ تمہارا واحد راستہ ہے۔"

اس نے اتنی طاقت ظالموں پر رحم کھا کر حاصل نہیں کر رہی۔ہاں کبھی کبھی کسی کی مدد کرنے کے لیے رحم بھی کھالیا کرتا تھا۔ لیکن صرف اس صورت میں جب اسے اس سے فائدہ ملے۔ اور اس کے بارے میں یہ سب جانتے ہیں۔

رحم کمزوروں کے لیے تھا۔ اور زرغم کمزور ہر گز نہیں تھا۔

سلیمان کو اس حقیقت کا اندازہ تھا۔ اور اب یہ دیکھا جائے گا۔ کہ اب وہ آخری پتہ کیسے پھینکتا ہے۔

"مغل کارپوریشن۔"

اس کے منہ سے صرف دو الفاظ نکلے تھے۔ اور زرغم یہاں خوفیہ راز سننے کی امید کر رہا تھا۔

"وہ میرے شہر کیوں آرہا ہے؟" اس نے اپنی پشت کے پیچھے سے بندوق کھینچتے ہوئے پوچھا۔

سلیمان کے جواب کا انتظار کرتے ہوئے اس کی انگلیاں اپنی بندوق کے ہینڈل کے گرد گھومی تھیں۔

آخری طاقت اس کے جسم سے نکلی تو وہ اس رسی سے لٹک گیا۔ جس سے ان دونوں نے اس کے ہاتھ باندھ رکھے تھے۔

"مجھ نہیں پتا ہمیں صرف لڑکیوں کو کراچی سے یہاں لانے کے لیے کہا گیا تھا۔"

"تمہارا خاندان محفوظ رہے گا۔" سر نفی میں ہلاتے ہوئے اس نے سلیمان کی آنکھوں کے درمیان بیرل رکھا۔

سلیمان کے بے ہنگم قہقہوں کی آواز گونجی۔اور پھر اس نے ٹرگر کھینچا تھا۔

خطیر نے فوری طور پر صفای کی ٹیم کو کال کی جو لاش کو ٹھکانے لگانے اور ان کے یہاں موجود کسی بھی نشان کو ہٹانے کا خیال رکھیں گے۔جب اس نے سلیمان کی لاش کو دیکھا۔ اس شخص کو مارنے پر بھی کچھ بھی محسوس نہیں ہوا۔اس کے بجائے غصہ اس کے سینے میں ابلنے لگا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مرزا صدام مغل تم نے بہت بڑی غلطی کی ہے۔میں تمہاری دنیا کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے جا رہا ہوں۔

"تم مغل کارپوریشن کو کیسے ہینڈل کرنا چاہتے ہو؟"خطیر نے کال ختم کرتے ہی اس کی جانب دیکھا۔

"جیسے پہلے سب کو ہینڈل کرتا رہا ہوں۔"غصہ اس کے لہجے میں جھلک رہا تھا۔

"چھاپے کی پلانگ کرنے سے پہلے ہم اسے کچھ وقت کے لیے دیکھیں گے۔"خطیر نے اپنا ہاتھ اس کے کندھے پر رکھا اور آہ بھرتے ہوئے کہا۔

"ہمیں معلوم تھا کہ یہ دن آئے گا۔"اس بے آہستہ سے سر نفی میں ہلایا اور پھر واپس اپنی پشت کے پیچھے بندوق لگائی۔

بالکل اس کے والد کی طرح اب وقت آ گیا ہے، کہ مغل کارپوریشن کے خوفناک دور کو ختم کیا جائے۔

☆☆☆☆☆

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مَہرہ نے بچپن ہی میں جان لیا تھا۔ اس دنیا میں ہر شخص اپنے چہرے پر نقاب سجائے پھرتا ہے۔ جیسے اس کے والد صدام صاحب جو دہشت گردی کی جڑ تھے، اور جنہیں خطرناک اور ظالم کے طور پر جانا جاتا تھا۔ وہ آنکھ جھپکائے بغیر ٹارچر اور قتل کرتے، وہ لوگ جو دوسروں کی زندگی تباہ کرنے میں خوشی محسوس کرتے تھے۔

پھر مَہرہ تھی۔ مغل کارپوریشن کی اکلوتی وارث۔ جس سے امید کی جاتی تھی کہ وہ اپنے والد کے نقش قدم پر چلے گی۔

اس وقت جب وہ اپنے پسندیدہ ڈیزائنر لوبوٹن کی ہیلز پہن کر لمبے آئینے میں اپنے آپ کو دیکھ رہی تھی۔ اس کے لباس کی شان و شوکت میں اضافہ ہو رہا تھا۔ اس نے آف شولڈر سیاہ گاؤن زیب تن کر رکھا تھا۔ جس کی آستینیں ہتھیلیوں تک تھیں۔ اور اس کے نازک کندھے نمایاں تھے۔ ساتھ ہی گردن میں سانپ کی شکل کا چمکتا ہار جیسے ستارے کی طرح چمک رہا تھا۔

یہ تھی مَہرہ مغل۔ ایک معصوم سی لڑکی جو صرف مہنگے ترین کپڑوں میں ملبوس رہنا پسند کرتی تھی۔

اس پارٹی میں اگر اسے کوئی پہچان لیتا تو ایک بڑا مسئلہ ہو سکتا تھا۔ لیکن چونکہ یہ شہر سے دور ایک ہوٹل میں منعقد ہو رہی تھی۔ اور میک اپ کی بدولت کوئی اسے پہچان نہیں سکتا تھا۔ اس لیے مَہرہ کی شناخت میں کوئی خطرہ نہیں تھا۔ پلان تو تینوں کا اسلام آباد ساتھ گھومنے کا تھا۔ لیکن گولونہ کو شاید ناولز کے باہر کی دنیا سے الرجی ہے۔ اور راعنین دس گھنٹے سے گدھے گھوڑے بیچ کر سوئے جا رہی تھی۔ تو اب وہ اپنے والد سے چھپ کر گھوم رہی تھی۔ شاید وہ واحد لڑکی تھی۔ جس کے پاس بے شمار پیسے تھے۔ پھر بھی وہ ہمیشہ قیدیوں کی طرح باہر نکلتی تھی۔ صرف تفریح کی تلاش میں۔

یہ سوچ کر اس کے ہونٹوں پر ایک اداس مسکراہٹ آئی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مَہرہ کی زندگی کا مقصد رسک تھا۔ یہ وہ واحد چیز تھی جو اسے موت اور بدحالی کے قریب آنے سے روک رکھتی تھی۔ وہ چاہتی تو اس لمحے سب کچھ چھوڑ کر دور جا سکتی تھی۔ لیکن وہ نہیں گئی۔ وہ سوشلائٹ بنے کی اداکاری کرتی رہی۔ مغل کارپوریشن کی خودغرض اور احمق وارث جو اپنے والد کے خون آلود پیسوں سے عیش و آرام کی زندگی گزار رہی تھی۔

مغل کارپوریشن لوگوں کو لالچ دے کر سڑکوں سے کھینچتا رہتا تھا۔ اسے اس بات سے کوئی غرض نہیں تھی کہ اس کے والد دنیا بھر میں منشیات بھیج رہے تھے۔ اس کے لیے اہمیت رکھنے والی چیز وہ معصوم جانیں تھیں جو تباہ ہو رہی تھیں۔ جب اس نے اپنی ٹھوڑی اٹھائی تو اس کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔ اور آنکھیں وہ ہمت دکھائی تھی۔ جس سے وہ اپنے والد کی بدترین دشمن بن گئی تھی۔ ان کے اندرونی مسائل کی ذمہ دار ان کی اپنی بیٹی تھی۔ یہ وہ حقیقت تھی جو وہ کبھی نہیں سمجھ پائے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

صدام صاحب نے کبھی بھی اس پر ہاتھ نہیں اٹھایا تھا اور نہ ہی کبھی اسے اپنے کاموں میں استعمال کیا تھا۔ اس نے امریکہ کے بہترین کالج اور یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کی تھی۔ یونیورسٹی آف سلیکن ویلی میں پڑھا۔ کیونکہ ڈیڈی کی خواہش تھی کہ وہ ان کے نقش قدم پر چلے۔

لیکن یہ مَہرہ کے لیے نہیں تھا۔ یہ بات وہ بہت پہلے سمجھ چکی تھی۔ اس نے بہت زیادہ وحشت دیکھی تھی اور ایسے بچوں کو استعمال ہوتے دیکھا تھا۔ جو آخر کار مارے گئے تھے۔ معصوم کی موت انسان کی روح پر گہرا داغ چھوڑ جاتی ہے۔ اور وہ داغ اس کی روح میں اس کے والد کے گناہوں کے اثرات سے آیا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

یہ شاید اس کی ماں کے خون کی وجہ سے تھا۔ حالانکہ وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ کون تھی۔ جب بھی اس نے ان کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے یہی کہا تھا کہ وہ اسے پیدا ہوتے ہی چھوڑ گئی تھی۔

یہ سوچ بھی اسے یہ امید دلاتی تھی کہ شاید اس کی ماں ایک اچھی انسان تھی۔ اور یہ کہ شاید یہ واحد گندا خون نہیں تھا جو اس کی نسوں میں بہ رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ دونوں ماسک پہننے میں ماہر تھی۔ مغل کارپوریشن کی وارث- جو صرف ان آسائشوں کی پرواہ کرتی تھی۔ جو مغل کارپوریشن اسے دے سکتا تھا۔

اس کے بعد مَہرہ مغل تھی-وہ لڑکی جو اپنے والد کے قیدیوں کو آزاد کرنے میں اپنی راتیں گزارتی تھی۔ٹرینڈ فائٹر جو کبھی اپنے ہونے کا ثبوت نہیں چھوڑتی۔وہ بہادر جو خوف نہیں جانتی تھی۔

جو دن کے وقت اپنی سرخ لیمیٹڈ ایڈیشن فیراری میں گھومتی تھی۔اور رات کو اپنی ہیوی ڈیوٹی موٹر سائیکل پر مغل کارپوریشن کے خلاف کام کرتی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جیسا کہ مَہرہ نے کہا تھا۔

"اس دنیا میں ہر شخص اپنے چہرے پر نقاب سجائے پھرتا ہے۔"

آئینے سے منہ پھیر کر اس نے اپنا پراڈا کا کلچ اٹھایا تھا۔ جس میں اس کا کریڈٹ کارڈ اور فون تھا۔ اپنے ہوٹل کے سویٹ سے باہر نکلتے ہوئے وہ لفٹ کو نیچے لابی میں لے گئی۔ اپنے دو نام نہاد باڈی گارڈز کو پیچھے چھوڑ کر۔ شام کے لیے اپنے پلانز سے بے خبر تھی۔

یقیناً وہ اپنے منہ میں کھانا ٹھونس رہے ہوں گے۔ یہ سوچ کر کہ میڈم سو چکی ہوں گیئں۔ قدیر اور سرمد بالکل بھی بہترین محافظ نہیں تھے۔ وہ کسی بھی چیز سے زیادہ دکھاوے کے لیے تھے۔ جس کی وجہ سے اس کے لیے اپنی مرضی کے مطابق آنا اور جانا آسان ہو جاتا تھا۔ اس کے والد کا کہنا تھا۔ کہ اگر وہ خود کو اغوا یا مروا دے تو وہ ان کی وارث بننے کے قابل نہیں ہے۔

جب وہ باہر کی جانب پر چل رہی تھی۔ تو نظریں اس کا پیچھا کر رہی تھیں۔ عورتیں اسے حسد سے اور مرد دلچسپی سے دیکھ رہے تھے۔

ہوٹل نے اس کے لیے ایک لیموزین کا انتظام کیا تھا۔ اور جیسے ہی وہ عمارت سے باہر نکلی۔ ڈرائیور پیچھے کا دروازہ کھولنے کے لیے جلدی کرتا تھا۔ خوبصورتی سے وہ اندر بیٹھ گئی اور چند سیکنڈ بعد اسے دوسرے ہوٹل میں لے جایا گیا۔

اسے نہیں پتا تھا کہ وہ کس کی پارٹی میں جا رہی تھی۔ دوپہر کے کھانے کے دوران اس نے اپنی عمر کی دو لڑکیوں کو اس پارٹی کے بارے میں باتیں کرتے سنا تھا۔

اگر یہ بورنگ ثابت ہوا تو وہ جلدی واپس چلی جائے گی۔ امید تھی کہ یہ وقت کا ضیاع نہیں بلکہ ایک دلچسپ پارٹی ہو گی۔

اس نے ڈرائیور کے دروازہ کھولنے کا انتظار کر رہا۔ اور پھر اندرونی دروازے کے بالکل سامنے سے باہر نکل آئی۔ اندر اس کی ہیلز کے نیچے ٹائلز چمک رہے تھے۔ اور اندرونی حصہ زرد قمقموں سے جگمگا رہا تھا۔ اس نے تمام میزوں پر نگاہ ڈالی۔ جن میں سے زیادہ تر پہلے سے ہی بھری ہوئی تھیں۔

اس کی نظریں دوسری منزل کی طرف اٹھ گئیں جہاں وی آئی پی ایریا تھا۔ کچھ لوگ دوستانہ گفتگو میں مصروف تھے۔ جبکہ کچھ مزے مزے کے کھانے اور مشروبات سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

مہمانوں کی جانچ پڑتال کرتے ہوئے جب میڈیا نظر نہیں آیا۔ تو اس کا چہرہ مسکراہٹ میں کھل گیا۔ دوسری منزل تک جاتے ہوئے اس نے زینے عبور کیے۔ اور پھر اپنی عمر کی

لڑکیوں کے گروہ کو ہنستے ہوئے دیکھا جو چمکیلی روشنیوں سے سجے مشروبات کے اسٹیشن کے گرد کھڑی تھیں۔

اگلے ہی لمحے وہ سوشلائٹ کی طرح اسٹیشن کی طرف بڑھی اور خالی کرسی پر بیٹھ گئی۔ اپنے بالوں کو کندھے سے جھٹکا اور جیسے ہی اس نے پودینے کے پتے اور لیموں کے ٹکڑے سے سجائے گئے گلاس کو اٹھایا۔ اپنے بائیں طرف سے ایک مضبوط موجودگی محسوس کی جیسے کوئی اسے گھور رہا ہو۔ آہستہ سے رخ پھیرتے ہوئے وہ اپنے آپ کو پرسکون رکھنے کی کوشش کرتی رہی۔ پھر اس کی آنکھیں اندھیروں سے ٹکرا گئیں۔ گہری نیلی رنگ کی آنکھیں اور ان سے آنے والی بے پناہ وحشت اس کے سینے پر لگی تھی۔

☆☆☆☆☆

کرسی کی پشت پر ٹیک لگاتے ہوئے زرغم نے گردن گھما کر وہ منظر دیکھا جہاں خطیر کی والدہ ماریہ بیگم اُسے اپنے نرم ہاتھوں میں گھیرے ہوئے تھیں۔ خطیر کی بہن وہاں نہیں تھی۔ لیکن اس کی سالگرہ ہر سال کی طرح ہمیشہ وہی رسم و رواج کے ساتھ منائی جاتی تھی۔ خطیر نے مسکراہٹ کے ساتھ اس کی طرف اشارہ کیا۔ جیسے وہ اسے بلانا چاہتا ہو۔ وہ جواب میں نفی میں سر ہلاتے ہوئے ہلکے سے مسکرایا۔

اس کے بعد خطیر نے اپنے دیگر دوستوں سے ملنا شروع کیا جو اب تک پہنچے تھے۔ اس کی نظر ایک کاروباری ساتھی سروش خان پر پڑی۔ جو براؤن کرتا اور شلوار میں ملبوس، میز پر بیٹھا کسی سے بات کر رہا تھا۔ اور زرغم کو یاد آیا کہ اس نے کچھ سال پہلے اس کے ساتھ ایک

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کمپنی کی بنیاد رکھی تھی۔ لیکن نوکری کی مصروفیت کی وجہ سے سروش نے اس کا زیادہ تر کاروبار سنبھال رکھا تھا۔

"یار اتم تو عید کے چاند بن گئے ہو۔" سروش کی آنکھوں میں خوشی کی جھلک تھی۔

"بس اسی لیے نہیں ملتا چھوٹے لوگوں سے۔" زرغم ہنستے ہوئے اُٹھا اور سروش کے گلے لگا۔

Clubb of Quality Content

چند لمحوں بعد زرغم نے محسوس کیا کہ کسی کی موجودگی کی وجہ سے اس کا دھیان دوسری طرف منتقل ہو رہا تھا۔ میٹھی چیری کی خوشبوں بہت قریب سے آئی تھی۔ اس نے جب رخ بدلا تو کرسی پر بیٹھی سرخ بالوں والی لڑکی کی جانب اس کی نگاہ پھسل گئی۔ وہ لڑکی اس کی توجہ اپنی طرح کھینچ رہی تھی جیسے ہر زاویے سے وہ اس کی نظر میں تھی۔ اس کے سرخی

مائل بھورے بال کمر تک جھول رہے تھے۔ جیسے آگ کی آبشار ہو۔ اور اس کی سیاہ پارٹی گاؤن میں لپٹی ہوئی شخصیت بہت دلکش محسوس ہو رہی تھی۔

وہ یہاں سے تعلق نہیں رکھتی۔

اس کا لباس زرغم کے سیاہ تھری پیس سوٹ سے ہم آہنگ تھا۔ جیسے دونوں نے جوڑے کی طرح چنا ہو۔ اور یہ خیال عجیب سی پریشانی کا باعث بن گیا۔

اتفاقاً جب وہ اس کی سمت میں مڑی تو اس کی کتھئی آنکھوں نے زرغم کی آنکھوں میں براہِ راست جھانکا۔ اور اس کا دل فوراً ہائی الرٹ ہو گیا۔ کچھ ایسا تھا اس لڑکی میں جو خطرے کا گھنٹہ بجا رہا تھا۔

"یہ لڑکی کچھ الگ ہے۔۔ خطرے کی گھنٹیاں بج رہی ہیں۔ لیکن دل کیوں پیچھے ہٹنے کے بجائے قریب جانے کو چاہ رہا ہے؟"

اس کی آنکھوں میں شکاری سی جھلک تھی۔ گویا وہ خود شکار ہونے والا ہو۔ یہ سوچ کر زرغم آہستہ سے ہنسا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میرے چہرے پر جوک لکھا ہے؟" وہ ابھی بھی اس کی آنکھوں میں جھانک رہی تھی۔

"نہیں لیکن آپ کی مجھے اگنور کرنے کی کوشش کیوٹ ہے۔"زرغم کی آواز میں تھوڑی چھک تھی۔ لیکن دل میں کچھ بے چینی بھی تھی۔ وہ لڑکی اس کی نظر میں کچھ اور ہی کہانی چھپائے ہوئے تھی۔

"کیوٹ؟۔۔تم نے مجھے کیوٹ کہا؟"اس نے حیرت سے آنکھیں پھیلا کر اپنے سینے پر انگلی رکھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیوٹ سے آگے بھی کچھ کہا جا سکتا ہے۔ لیکن فی الحال اتنا ہی۔"زرغم نے سر ہلایا اور شریر انداز میں کہا۔

"مجھ سے فلرٹ کر کے شیر کے بل میں ہاتھ مت ڈالو۔" مَہرہ نے بیزاری سے سانس خارج کرتے کہا۔ جیسے وہ کسی ضدی بچے سے الجھ رہی ہو۔

"جیسے مجھے نظر انداز کرنے کی کوشش کے باوجود بھی آپ مجھ سے بات کر رہی ہیں۔ اس کا مطلب میری فلرٹنگ کام کر رہی ہے۔" زرغم پہلی بار مسکرایا تھا۔

"تمہیں ڈیلوجنل ڈس آرڈر تو نہیں ہے؟" مَہرہ نے بے یقینی سے اس کی طرف دیکھا۔

"چلیں یہی سمجھ کر بات کر لیں۔" زرغم نے کندھے اچکاتے ہوئے جواب دیا۔

ناولز کلب
Clash of Quality Content

"اور تمہیں کیوں لگتا ہے کہ میں تم سے بات کرنے میں انٹرسٹڈ ہوں؟"مَہرہ نے بے نیازی سے گلاس اٹھاتے ہوئے کہا تھا۔

"ایک تو آپ مجھ سے اب تک بات کر رہی ہیں۔ اور دوسرا جب آپ کو لگا کہ میں دیکھ نہیں رہا۔ تو میں نے آپ کو مسکراتے ہوئے بھی دیکھا تھا۔"زر غم نے شوخ انداز میں کہا۔ جیسے اس کا ہر لفظ ایک چیلنج ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تو تم ہو ہی ڈیلوجنل۔۔۔"مَہرہ کھل کر ہنس پڑی۔

"شاید۔۔۔"اس کی ہنسی زر غم کے دل تک نے سنی تھی۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتا۔ اس لڑکی کا فون بجنے لگا۔

مَہرہ نے ایکسکیوزمی کہتے ہوئے فون نکال کر کان سے لگالیا۔ اور اس کے بعد اچانک اپنی پیشانی مسل کر کہا۔

"اوکے اوکے میں آرہی ہوں۔۔" فون رکھتے ہی اس نے بغیر زرغم کی طرف دیکھے۔ کلچ اٹھایا اور باہر کی طرف قدم بڑھادیے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ جاچکی تھی۔ لیکن زرغم کا دل ابھی بھی اس کی مسکراہٹ میں پھنس گیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ یہ آخری ملاقات نہیں تھی۔ اچانک کسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ تو اس کی مسکراہٹ فوراً ہی غائب ہوئی۔ اس نے کھنکھار کر خطیر کی طرف دیکھا۔

"یہ لڑکی کون تھی؟"خطیر باہر کی جانب غائب ہوتی لڑکی کو دیکھ کر بولا۔

"کوئی سوشلائٹ تھی شاید۔"زرغم نے بے دلی سے جواب دیا۔

"تو مسکرا مسکرا کر باتیں کیوں کر رہے تھے؟۔۔۔تم اس سے فلرٹ کر رہے تھے نا؟"خطیر نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے گھورا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"توبہ کرو۔۔۔میں نہیں کرتا ایسی بیہودہ حرکتیں۔"زرغم نے بے ساختہ تھوک نگلتے ہوئے کہا۔

"رہنے دو۔اب مجھے یقین ہو چکا ہے کہ تم فلرٹ ہی کر رہے تھے۔"خطیر نے شرارت سے آنکھیں مزید چھوٹی کر کے کہا۔

"ہاں تمہاری سوتن تھی۔۔۔"

زرغم نے نفی میں سر ہلایا،اور اس سے پہلے کہ خطیر کچھ اور بولتا۔وہ اپنے چاچو حاتم صاحب اور چاچی ماریہ بیگم کی طرف چل دیا۔لیکن اس کے دماغ میں ابھی بھی کسی کا ہنستا ہوا چہرہ رقص کر رہا تھا۔

☆☆☆☆☆

دو ماہ بعد

اسلام آباد ایئر پورٹ کی ویٹنگ لاونج میں ہلچل معمول سے کچھ زیادہ تھی۔ مختلف شہروں اور ممالک سے آنے اور جانے والے مسافروں کی چہل پہل، اعلانات کی باز گشت، اور سامان کے پہیوں کی کھٹکھٹاہٹ، سب کچھ ایک مدھم شور میں گم ہو رہا تھا۔ اس بھیڑ میں گولونہ اپنے اسمارٹ فون کی روشنی میں مصروف نظر آ رہی تھی۔ شہرِ قائد کی نامور ماہرِ نفسیات اور سوشل میڈیا انفلوئنسر گولونہ کا یہ دورہ کام یاب رہا تھا۔ اور اب وہ بس کراچی واپس لوٹنے کے انتظار میں تھی۔

وہ ای میل چیک کر رہی تھی جب ایک پرچھائیں اس پر پڑی۔

"آپ گولونہ توصیف ہیں نا؟" ایک مردانہ آواز نے اس کا دھیان اپنی جانب کھینچا۔

گولونہ نے سر اٹھایا تو ایک خوش مزاج سا آدمی اس کے سامنے کھڑا تھا۔ چہرے پر زبردستی کی مسکراہٹ اور ہاتھ میں ایک بزنس کارڈ۔

Clubb of Quality Content

"میں یوٹیوبر باسم عثمان ہوں۔ آپ کی پروفائل دیکھی تھی۔ کافی متاثر کُن ہے۔"

"تھینک یو۔" گولونہ نے رسمی انداز میں اثبات میں سر ہلایا اور ہلکی مسکراہٹ دی۔ لیکن اُس کا دھیان واپس اسکرین پر چلا گیا۔ مگر باسم نے پیچھے ہٹنے کا کوئی ارادہ نہیں کیا۔

"ویسے آپ کافی منفرد شخصیت کی مالک ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں کافی پر ملنا چاہیے۔۔۔پروفیشنلز کے بیچ نیٹ ورکنگ ضروری ہوتی ہے۔"

"شکریہ مگر مجھے دلچسپی نہیں۔"گولونہ نے گہرا سانس لیا۔

ناولز کلب

"ارے،بس ایک کافی ہی تو بات ہے۔اتنا غرور کس بات کا؟"باسم نے ایک معنی خیز ہنسی کے ساتھ کندھے اچکائے۔

گولونہ کے چہرے پر ناگواری کے آثار نمایاں ہوئے۔مگر وہ کوئی تلخ جواب دیے بغیر رخ موڑنے ہی والی تھی۔کہ اچانک کسی نے باسم کے ہاتھ سے بزنس کارڈ چھین لیا۔

☆☆☆☆☆

دوپہر کی فضا میں گرمی تھی۔ لیکن ائیر پورٹ کے اندر سرد ہوا چل رہی تھی۔ بڑے بڑے شیشے، اونچی چھتیں اور ہر طرف چمکتی روشنیوں میں ایک عجیب سا بوجھ چھپا تھا۔ سفر کرنے والوں کے چہرے تھکن سے بھرے تھے۔ کچھ رخصتیں سہہ رہے تھے۔ کچھ آمد کی اُمید لیے بیٹھے تھے۔

خطیر بھی وہیں بیٹھا تھا۔ ایک کونے میں، جہاں سے سب نظر آتا تھا اور کوئی اُسے نہ دیکھتا۔

سر جھکائے، خاموش، ہجوم سے الگ۔ اُس کی دنیا کی طرح اُس کی موجودگی بھی دھیمی، مدھم، اور بے آواز تھی۔

لیکن آج کچھ الگ تھا۔

آج نظریں بار بار ایک سمت کھنچ رہی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سامنے والی قطار میں، تھوڑا فاصلے پر، ایک لڑکی بیٹھی تھی۔

نارنجی جوڑے میں ملبوس، گہری سانولی رنگت اور آنکھوں پر جمے چشمے میں تھکن کا سا عکس۔ لیکن اُس کے چہرے کی سنجیدگی میں عجیب سی کشش تھی۔

خطیر نے دوسری بار گھڑی دیکھی۔

"سات منٹ۔" سات منٹ ہو چکے تھے۔ جب سے وہ لڑکا اُس لڑکی کے آس پاس منڈلا رہا تھا۔

پہلے صرف سوال، پھر مسکراہٹیں، پھر کندھے سے کندھا لگانے کی کوشش، اور اب۔۔۔ بالکل سامنے بیٹھا تھا۔ کچھ کہتے ہوئے، جیسے جان پہچان ہو۔

لڑکی نے صرف ایک بار سر ہلایا تھا۔ وہ بھی انکار میں۔ باقی سارا وقت اُس کی آنکھیں زمین پر تھیں۔

خطیر نے نظر چُرائی، جیسے وہ خود کو سمجھانا چاہتا ہو کہ یہ اُس کا مسئلہ نہیں۔ وہ وہاں صرف زرغم کا انتظار کر رہا تھا۔

لیکن دل اُس بات کو ماننے کو تیار نہیں تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مجھے فرق کیوں پڑ رہا ہے؟"

"کیا وجہ ہے۔ کہ اُس لڑکی کے چہرے کی الجھن مجھ سے دیکھی نہیں جا رہی؟"

اُسے وہ جانتا نہیں تھا۔ نہ نام، نہ کام۔

بس ایک اجنبی چہرہ، انجانی خاموشی۔ لیکن اس خاموشی نے خطیر کے اندر ہلچل مچادی تھی۔

لڑکا اب اور قریب جھک رہا تھا۔ اور لڑکی کی آنکھوں میں خوف جھلکنے لگا تھا۔

خطیر نے ایک گہری سانس خارج کر رہی۔ یہ وہ مقام تھا۔ جہاں وہ ہمیشہ خود کو روک لیتا تھا۔۔۔ پیچھے ہٹ جانا، خاموش رہنا، غائب ہو جانا۔

لیکن آج دل کی دھڑکن تیز تھی۔ شاید کچھ بدل رہا تھا۔

اُس نے اپنی جیکٹ ٹھیک کی، پر سکون انداز میں اُٹھا، اور قدم قدم چلتے ہوئے اُن دونوں کے قریب جا پہنچا۔

لڑکا اُسے دیکھ کر چونکا، جیسے غیر متوقع دخل اندازی سے پریشان ہو گیا ہو۔

"She said no." خطیر نے نہایت پر سکون لیکن گہری آواز میں کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

صرف تین لفظ، لیکن اُن میں ایسی قطعیت تھی جیسے پتھر پر لکیر ہو۔

خاموشی کے اُس لمحے میں صرف وہ دونوں رہ گئے۔

لڑکی نے آہستہ سے نظریں اُٹھائیں۔ شکر گزار نگاہیں حیرانی سے بھری ہوئی۔

خطیر نے اُس کی طرف دیکھا، لیکن کچھ کہا نہیں۔ کچھ کہنے کی ضرورت بھی نہیں تھی۔

☆☆☆☆☆

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ کارڈ ڈسٹ بن میں زیادہ اچھا لگے گا۔"

کسی اجنبی کی گہری مگر پُرسکون آواز سن کر گولونہ نے نظر اٹھائی لمبے قد، کندھوں تک آتے بکھرے بالوں اور الجھے انداز والے نوجوان نے نہایت بے نیازی سے کارڈ کو چیر کر

زمین پر پھینک دیا۔باسم حیرت سے اس نئے مداخلت کار کو دیکھنے لگا۔جبکہ گولونہ چند لمحے کے لیے ساکت رہ گئی۔

"تم ہوتے کون ہو؟"باسم نے غصے سے پوچھا۔

"سوری تمہیں زیادہ انتظار کرنا پڑا۔واش روم کی لائن بہت لمبی تھی۔"نوجوان نے مسکراہٹ کے ساتھ اسے نظرانداز کر کے اپنی کلائی پر گھڑی دیکھی۔یہ کہہ کر اُس نے گولونہ کی طرف دیکھا جیسے واقعی وہ اسی کے ساتھ آیا ہو۔

"ہیلو؟یہاں مزاق چل رہا ہے؟"باسم کی بھنویں تن گئیں۔

"نہیں تمہارے ڈھیٹ پن کی تعریف کر رہا ہوں۔۔ تم اب جا سکتے ہو۔" نوجوان کا لہجہ ایک دم بدل گیا۔ اب نظروں میں سرد مہری تھی۔

باسم تلملا کر رہ گیا۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتا۔ ارد گرد کے لوگوں کی نظریں خود پر محسوس کر کے وہ بڑبڑاتا ہوا پلٹ گیا۔

فضا میں کچھ لمحے کے لیے خاموشی چھا گئی۔ گولونہ اور وہ اجنبی بس ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔

"اس کی ضرورت نہیں تھی۔ مگر آپ کا شکریہ۔" گولونہ نے بالآخر کہا۔

"اَ۔۔اُم نہیں۔ میرا مطلب ہے۔۔۔ کوئی بات نہیں۔۔۔"نوجوان نے کچھ بولنے کی کوشش کی۔

مگر گولونہ سر جھٹک کر آگے بڑھ گئی۔اسے پیچھے چھوڑ کر جیسے وہ محض ایک اتفاقیہ واقعہ تھا۔

نوجوان وہیں کھڑا رہا۔تھوڑا بدحواس جیسے ابھی کچھ سمجھنے کی کوشش کر رہا ہو۔پھر اچانک اس کی نظر زمین پر پڑے ایک بزنس کارڈ پر جا رکی۔اس نے جھک کر اٹھایا اور آنکھیں پھیل گئیں۔

گولونہ توصیف

کلینیکل سائیکالوجسٹ

☆☆☆☆☆

جہاز کی کھڑکی کے شفاف شیشے سے باہر رات دھیرے دھیرے اپنے رنگ بکھیر رہی تھی۔ نیچے شہرِ قائد کی سرمئی عمارتیں اندھیرے میں مدھم ہو چکی تھیں۔ مگر اسٹریٹ لائٹس اور نیون سائنز کی روشنیوں نے زمین کو ایک خواب ناک چمک دے رکھی تھی۔ بلندی سے سب کچھ چھوٹا، مگر بہت کچھ واضح دکھائی دے رہا تھا۔ خطیرہ وہی بزنس کارڈ ہاتھ میں تھامے بیٹھا تھا۔ جیسے اس کے اندر چھپی کوئی بات اسے سکون نہ لینے دے رہی ہو۔ اور باہر کی خاموشی اس کی الجھن سے بے خبر تھی۔

"ایسے گھورتے رہو گے تو کارڈ میں سوراخ ہو جائے گا۔" ہیڈ فون لگا کر فلم میں مگن زرغم نے بے پرواانداز میں کہا۔

"ہاں؟ نہیں بس یوں ہی۔" خطیر نے چونک کر بزنس کارڈ موڑ کر جیب میں ڈال دیا۔

"یقیناً یوں ہی۔۔ گوگل کر لو۔" زرغم نے معنی خیز مسکراہٹ دی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

خطیر نے کھڑکی سے باہر دیکھا۔ جیسے بات ٹالنے کی کوشش کر رہا ہو۔ پھر جب زرغم کی توجہ فلم پر تھی۔ اس نے آہستگی سے فون نکالا اور سرچ بار میں ٹائپ کیا۔

گولونہ توصیف۔

پہلا لنک انسٹاگرام پروفائل کا تھا۔

خطیر نے بے اختیار کلک کیا۔ اور جیسے ہی پروفائل کھلا۔ اس کی آنکھوں میں حیرت کی لہر دوڑ گئی۔ ہزاروں فالورز، پیشہ ورانہ تصویریں، موٹیویشنل کیپشنز اور سنجیدہ پوسٹس۔

وہ جو ایک عام اتفاقیہ ملاقات لگ رہی تھی۔ اب تجسس میں بدل گئی تھی۔

یہ لڑکی آخر تھی کون؟

خطیر کی انگلیاں بے اختیار فون کی اسکرین پر حرکت کرنے لگیں۔ گولونہ کی انسٹاگرام پروفائل کھلی ہوئی تھی۔ اور وہ ایک کے بعد ایک پوسٹ کو کھوجنے میں مصروف تھا۔ ہر تصویر، ہر تحریر، ایک کہانی سناتی محسوس ہو رہی تھی۔ ایک ماہرِ نفسیات، جو دوسروں کی ذہنی کیفیت سمجھنے اور ان کے زخموں پر مرہم رکھنے میں مہارت رکھتی تھی۔ مگر خود ایک پہیلی لگ رہی تھی۔

"نکل آؤ خوابوں سے۔۔ ہم پہنچ گئے ہیں۔" اچانک جہاز نے ہلکے جھٹکے کے ساتھ رن وے پر رفتار کم کی۔ اور زرغم نے خطیر کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

اس نے چونک کر فون بند کر رہا اور جیب میں رکھ لیا۔ وہ اب بھی نہیں جانتا تھا کہ وہ کیوں اتنی دلچسپی لے رہا تھا۔ مگر ایک بات طے تھی۔ یہ صرف اتفاق نہیں تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

☆☆☆☆☆

ہلکی پھوار نے شہر کی رات کو ایک عجیب سا رومانوی تاثر دے دیا تھا۔ ساحلی ہوا نمکین خوشبو لیے گلیوں میں بہہ رہی تھی۔ اور چاند بادلوں میں چھپتا نکلتا نظر آرہا تھا۔ شہر کے ایک چھوٹے علاقے میں گولونہ سیف ہاؤس میں داخل ہوتے ہی تھکن سے صوفے پر گر گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس نے ہیلز اتار کر ایک طرف پھینکیں اور گہرا سانس لیا۔ ایئر پورٹ پر ہونے والا واقعہ ذہن کے کسی کونے میں گونج رہا تھا۔ وہ اجنبی جس کی بے نیازی میں عجیب سی اپنائیت تھی۔ جس کی موجودگی نے محض چند لمحوں کے لیے ہی سہی، مگر اسے محفوظ محسوس کروایا تھا۔

مگر وہ کون تھا؟

"ارے چھوڑو فضول سوچ رہی ہو۔"گولونہ نے خود کو جھٹکا دیا اور فون نکال کر انسٹاگرام چیک کرنے لگی۔

جیسے ہی اس نے اپنی نوٹیفکیشنز کھولیں ایک عجیب سی بے چینی نے اسے گھیر لیا۔ کوئی تھا جو اس کی تمام پرانی پوسٹس لائک رہا تھا۔

"یہ کون ہے؟"وہ زیرِ لب بڑبڑائی۔

Clubb of Quality Content

جب اس کی نگاہیں دوبارہ فیڈ پر گھومیں تو ایک تصویر نے اس کا دھیان کھینچ لیا۔ وہی ائیر پورٹ والا لڑکا۔۔۔ تو اس کا نام خطیر کیانی نام تھا۔ گولونہ انفلوئنسر تھی۔ تو کسی کا اس کی پوسٹس لائک کرنا معمولی سا عمل تھا۔ مگر کچھ تھا جو اسے غیر آرام دہ محسوس کروا رہا تھا۔

گولونہ نے بے چینی سے گردن موڑی جیسے اس کا دل کہہ رہا ہو کہ کوئی اسے دور سے دیکھ رہا ہے۔ مگر گھر کی کھڑکیاں بند تھیں۔ پردے گرے ہوئے تھے۔ اور باہر بس خاموشی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"فضول وہم ہے۔" اس نے خود کو تسلی دی۔

مگر پھر بھی، اس کا دل ماننے کو تیار نہیں تھا۔

☆☆☆☆☆

انہوں نے مغل مینشن اور اس کے آس پاس کی تمام اہم جگہوں پر کیمرے نصب کر دیے تھے۔ جہاں صدام لڑکیوں کی نئی شپمنٹ لانے کے لیے استعمال کرتا تھا۔

پہلے دو مہینوں تک وہ اسلام آباد سے صدام کی سرگرمیوں پر نظر رکھتے رہے۔ اور اس کے بارے میں جتنی زیادہ معلومات ہو سکتی تھیں۔ وہ اکٹھی کر رہے تھے۔ اب زرغم اور اس کے لوگ کل کراچی پہنچے تھے۔ اور ایف آئی اے نے ان کے لیے ایک پوشیدہ جگہ کا بندوبست کر دیا تھا۔ یہ ایک سادہ نظر آنے والا گھر تھا۔ جو ایک بھیڑ بھاڑ والے علاقے میں واقع تھا اور کسی کی توجہ نہیں کھینچتا تھا۔

زرغم کی نظریں اسکرین پر جم گئیں۔ لیکن جیسے ہی اس نے کچھ خاص نہیں دیکھا۔ اُسے بوریت محسوس ہونے لگی۔ یہ وہ کام تھا جسے وہ سب سے زیادہ نفرت کرتا تھا۔ صحیح لمحے کا انتظار کرنا۔ جب حملہ کرنا ہو۔

"دو مہینے ہو گئے ہیں۔۔۔" خطیر نے جملہ روکتے ہوئے مزید کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یا تو صدام کبھی اپنے گھر سے باہر نہیں نکلتا یا وہ ہم سے چھپ کر آتا جاتا رہتا ہے۔"

"اس میں حیرت کی بات نہیں ہو گی اگر وہ چوہے کی طرح سرنگوں میں رینگتا ہو گا۔۔۔دیکھو کیا تم یہاں کا نقشہ حاصل کر سکتے ہو؟"زرغم نے جیب سے اپنا فون نکال کر اپنے بینک اکاؤنٹس چیک کرنا شروع کر دیے۔

"یہ کون ہے؟"خطیر نے کہا۔جب وہ حویلی کے سامنے والی اسکرین کے قریب جھک گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا یہ اس کی بیٹی ہے؟"

زرغم کی نظریں اسکرین پر چمک اُٹھیں۔اور اس نے دیکھا۔کہ مَہرہ مغل حویلی سے باہر آ رہی تھی۔وہ سوشلائٹ کی طرح دکھائی دیتی تھی۔جب وہ سیڑھیوں سے اتر کر فیراری کی جانب بڑھ رہی تھی۔

زرغم نے اپنی کہنی کو کرسی کے بازو پر رکھ کر اپنے انگوٹھے کو نیچے والے ہونٹ پر رگڑا۔

"ہاں وہی ہے۔"

"ہم اسے صدام کو بلیک میل کرنے کے لیے اٹھا سکتے ہیں۔" خطیر نے کہا۔

Clubb of Quality Content

"صدام اپنی بیٹی کو واپس لانے کے لیے کچھ نہیں کرے گا۔" زرغم نے سر نفی میں ہلایا۔

"ہم ایسا کیوں نہیں کریں گے؟" خطیر نے ایک ابرو اُٹھائی۔

"کیونکہ یہ صرف اس کی توجہ حاصل کرے گا۔اس بات کی کوئی گارنٹی نہیں کہ یہ اسے گھر سے باہر نکالے گا۔"زرغم نے اس کی طرف متوجہ ہو کر کہا۔

"پوائنٹ۔۔"خطیر نے کرسی پر ٹیک لگا کر کہا۔

زرغم کی نظریں پھر اسکرین پر واپس گئیں۔جہاں مَہرہ فیراری کو لے کر حویلی سے دور جا رہی تھی۔اس کے پیچھے ایک گاڑی چل رہی تھی جس میں شاید اس کے گارڈز ہوں۔

جب کچھ خاص نظر نہیں آیا۔تو زرغم باقی دن دفتر کے کاموں میں گزارنے لگا۔

رات کا کھانا جلدی کھانے کے بعد اس نے خطیر کو سونے بھیجنے سے پہلے کچھ نیند لی تھی۔ تاکہ وہ بھی آرام کر سکے۔ آدھی رات گزر چکی تھی۔ اور زرغم اسکرینوں پر نظر جمائے ہوئے تھا۔ جو کمپاؤنڈ کے مختلف زاویے دکھا رہی تھیں۔ جب اچانک ایک کالا سایہ سائیڈ کی دیواروں میں سے گزرا تھا۔

وہ اتنی چھوٹی جسامت کا تھا کہ وہ عورت ہو سکتی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کاش یہ صدام ہو۔۔۔

زرغم ایک لمحے میں اپنی کرسی سے اُٹھا۔اپنا بیگ اٹھایا جس میں اس کی رائفل تھی۔اور فوراً گھر سے نکل گیا۔اس نے خطیر کو ایک پیغام بھیجا تاکہ اُسے اطلاع ہو سکے کہ وہ آوٹ اسکاؤٹنگ کر رہا ہے۔اور اس نے اپنی گردن میں موجود ٹریکر کو بھی چلا دیا۔

تاکہ اگر اس کی گردن کے ارد گرد کچھ ہو جاتا تو خطیر اُسے تلاش کر سکتا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ایک لمحے بعد خطیر کا جواب آیا۔

"اچھا نہیں ہو گا اگر تم اکیلے باہر نکلے۔"

زرغم:"میں نے ٹریکر چلا دیا ہے۔صرف اسکاؤٹنگ کر رہا ہوں۔"

خطیر:"میرے بغیر تم کہیں نہیں جا رہے۔"

زرغم:"اور لوگ پوچھتے ہیں کہ میں شادی کیوں نہیں کرتا۔ تم جو ہمیشہ مجھ سے چپکے رہتے ہو۔"

خطیر:"تم سے چپکنے کا شوق کسی کو نہیں ہے۔ مرنے کا شوق ہے تو شوق سے مرو۔"

زرغم:"مجھے زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ لگے گا۔"

اپنے فون پر کیمرہ فیڈ دیکھتے ہوئے۔ زرغم نے گاڑی چلانی شروع کی جو وہ شہر میں استعمال کر رہا تھا۔ اس شخص کا پیچھا کرتے ہوئے۔ اس نے گاڑی محفوظ جگہ پر چھپائی۔ اور اپنے بیگ سے دوربین نکال کر ہدف کو قریب سے دیکھا تھا۔ جب سایہ رک گیا اور پیچھے اس سمت میں جھانکنے کی کوشش کی جہاں وہ سائے میں کھڑا تھا۔ تو اس کے ماتھے پر لکیریں اُبھریں۔

ایک اسٹریٹ لائٹ نے اس شخص کے چہرے پر روشنی ڈالی اور زرغم کو مایوسی ہوئی کہ یہ صدام نہیں بلکہ مَہرہ تھی۔ وہ جاگنگ کے کپڑوں میں ملبوس تھی۔ جو آدھی رات کے وقت کوئی عجیب بات نہیں تھی۔

اس کا دماغ بھونچال سے بھر گیا اور تجسس کی وجہ سے وہ اسے سڑک پار کرتے ہوئے دیکھنے لگا۔ جیسے وہ اس سے کچھ واقف ہو۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور سمجھنے کی کوشش

کرتا۔ مَہرہ ایک خالی مکان کے پہلو میں کسی بلی کی طرح چلی گئی۔ گھر کی حالت اتنی بد تر تھی کہ کسی کی نظر بھی نہ پڑتی۔

دلچسپ!

وہ تھوڑی دیر کے لیے وہاں رکی اور جب وہ موٹر سائیکل شیڈ سے نکالی تھی۔ تو زرغم کی بھنویں اکھٹے ہو گئیں۔ اس نے اپنے ورزش کے کپڑوں کو سیاہ چمڑے کی پینٹ، جیکٹ اور جوتوں میں بدل لیا تھا۔ اس کے ساتھ ایک بیگ بھی تھا۔ جو اس کی پشت پر تھا۔ اور جب وہ موٹر سائیکل پر سوار ہوئی تو وہ کسی شاہکار سے کم نہیں لگی تھی۔

جب وہ موٹر سائیکل آگے لے گئی تو زرغم نے اپنی گاڑی نکالی اور محفوظ فاصلے سے اس کا پیچھا کیا۔ وہ مَہرہ کے بارے میں زیادہ نہیں جانتا تھا۔ سوائے اس کے کہ وہ باہر کسی ملک سے پڑھ کر آئی تھی۔ اور سوشلائٹ کی طرح زندگی گزار رہی تھی۔ اب تک اس نے کچھ ایسا نہیں کیا تھا۔ جس سے زرغم یہ سوچے کہ وہ مغل کارپوریشن سنبھال لے گی۔ اس لیے زرغم کی توجہ ہمیشہ اس کے والد صدام، پر مرکوز رہی تھی۔

"ٹھیک ہے مس مَہرہ آپ نے میری توجہ حاصل کر لی ہے۔ آپ کیا کر رہی ہیں؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

☆☆☆☆☆

شیڈ تک پہنچ کر وہ لڑکیاں آزاد کرنے سے پہلے اپنے معمول کے لباس میں تبدیل ہونے سے پہلے گولونہ اور راعنین سے ملی تھی۔ اپنی ہیوی موٹر سائیکل پر بیٹھ کر وہ گودام کی طرف چل پڑی جہاں چار لڑکیوں کی شپمنٹ رکھی جا رہی تھی۔

گولونہ اور اس کی دوستی کیلی فورنیا میں یونیورسٹی کے دوران ہوئی تھی۔ اس کا مقصد صرف ٹارگٹ سیکیور کرنا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راعنین وہ پہلی لڑکی تھی۔ جس کی اس نے کراچی میں اپنی پڑھائی مکمل کرنے کے دوران مدد کی تھی۔ لیکن شہر میں اکیلے رہنا محفوظ نہیں تھا۔ اس لیے وہ اسے اپنے ساتھ کیلی فورنیا لے گئی تھی۔ راعنین ایک بلیک ہیٹ ہیکر تھی۔ اور اس کے پاس جانے کی کوئی جگہ نہیں تھی۔ اور جو کچھ بھی ہوا تھا۔ اس کی وجہ سے وہ بہت ڈر گئی تھی۔ شروع میں اس نے راعنین

کے غصے کو اپنے فائدے کے لیے استعمال کیا تھا۔ لیکن پچھلے دو سالوں میں وہ تینوں قریب آ گئے تھے۔ ان کا ایک ہی مقصد تھا مرزا صدام مغل کو تباہ کرنا۔

ان لوگوں نے شہر کے بیچ میں ایک سیف ہاؤس خرید اتھا۔ جہاں سے راعنین اور گولونہ کام کرتی تھیں۔ جب بھی وہ لڑکیوں کو آزاد کرتی۔ وہ ان سے کہتی تھی کہ اگر انہیں مدد کی ضرورت ہو تو وہ مخصوص ہسپتال کے سامنے انتظار کریں۔ گولونہ ان سب کے اپنے گھر رابطہ کرنے تک ساتھ رہتی تھی۔ وہ انہیں جلد از جلد ان کے گھروں میں منتقل کرنے کی کوشش کرتے تاکہ ڈیڈی کو ان کے بارے میں نہ پتا چل سکے۔

وہ اپنی موٹر سائیکل گودام کے پیچھے سڑک پر کھڑی کر کے چاروں طرف نظر ڈالتا کہ کہیں کوئی انہیں نہ دیکھ رہا ہو۔ سائے میں چھپ کر گودام کی طرف بڑھنے لگی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

یہ ایک آسان کام تھا۔ کیونکہ ردی اور اسکریپ شدہ گاڑیوں کے درمیان چھپنے کے لیے بہت سی جگہیں تھیں۔ اسٹیل کی چادر سے بنی دیوار کے پاس پہنچ کر وہ فوراً اپنے سر کو نیچے کر کے پسے ہوئے اسٹیل کے ایک ڈھیر کے پیچھے چھپ گئی تھی۔

کسی بھی حرکت کو سننے کے لیے وہ رکی۔ پھر اپنے سر پر سیاہ ماسک کھینچ کر پہنا تا کہ کسی کی پہچان میں نہ آسکے۔ احتیاط سے وہ مرکزی دروازے کی طرف بڑھی اور اپنے بیگ سے ایک بولٹ کٹر نکال کر زنجیر کو کاٹ دیا تا کہ لڑکیاں آزاد ہو کر یہاں سے بھاگ سکیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ان کے لیے باہر نکلنے کو محفوظ بنانے کے بعد۔ وہ چپکے سے کنٹرول روم کی طرف بڑھی اور اپنے گن کو اپنی پشت کے پیچھے سے نکال کر چیک کیا کہ وہاں کتنے آدمی ہیں۔ جیسا کہ امید کی گئی تھی۔ اسے صرف دو آدمیوں کے بارے میں فکر کرنی تھی۔

ایک پرانی سی کرسی پر سو رہا تھا۔اس کے پاؤں میز پر رکھے تھے۔ جو شراب کی خالی بوتلوں سے بھری ہوئی تھی۔ دوسرا لڑکا کرکٹ میچ دیکھ رہا تھا۔ گارڈز کی کمی یہ ظاہر کرتی تھی۔ کہ جن لڑکیوں کو وہ آج رات آزاد کرے گی۔ ان کا مقصد کسی کے گھروں میں غیر قانونی کام کرنا تھا۔ وہ اس کے ڈیڈی کے لیے زیادہ اہمیت نہیں رکھتے تھے۔ گودام کی جانچ پڑتال کرتے ہوئے۔ جب وہ دفتر کی طرف جا رہی تھی۔ تو اپنی پشت کو دیوار کے ساتھ لگا کر احتیاط سے کھڑکی کی طرف دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اچانک کسی کی نظریں خود پر محسوس ہوئیں اور اپنے بے چینی کی وجہ سے اپنے ارد گرد کے اندھیرے کا جائزہ لینے لگی تھی۔ کسی کو نہ دیکھ کر اسے کچھ عجیب سا احساس ہوا کیونکہ اس کا اندازہ پہلے کبھی غلط نہیں ہوا تھا۔ یا شاید اس لیے کیونکہ اسے شپمنٹ کو آزاد کیے ہوئے دو ماہ ہو چکے تھے۔ وہ دروازے کی طرف بڑھ گئی اور جیسے ہی سیدھی ہوئی۔ گہری سانس لی پھر دروازے کو لات مار کر جاگنے والے آدمی کے سامنے اپنی بندوق کا بیرل رکھ کر اس کی

آنکھوں کے درمیان گولی چلائی۔ دوسرا لڑکا چونکا جیسے ہی اس نے ٹرگر دبایا اس سے پہلے کہ وہ کسی کو آواز دے پاتا۔ وہ اسے خاموش کر چکی تھی۔

جلدی سے اندر جا کر دونوں لاشوں کی تلاشی لی اور اسٹوریج روم کی چابی حاصل کر لی جہاں لڑکیاں رکھی جاتی تھیں۔ چابیوں کا ایک سیٹ ڈھونڈتے ہوئے۔ دفتر سے باہر نکل کر دروازے کی جانب بھاگی جس پر تالے لگے تھے۔ اپنے بیگ سے ٹارچ نکال کر صحیح چابی تلاش کرنے میں چند پل لگے پھر دروازہ کھولا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جب اس نے خالی جگہ پر ٹارچ روشن کی۔ تو لڑکیاں ایک کونے میں بیٹھی نظر آئیں۔ وہ خوف زدہ نظروں سے اسے گھور رہی تھیں۔ جبکہ باقی دو چونک کر جاگ گئیں۔

"میں مدد کے لیے آئی ہوں۔"اس نے انہیں تسلی دینے کی کوشش کی۔

"کیا تم سب ٹھیک ہو؟"

لڑکیوں میں سے ایک نے اپنا سر اثبات میں ہلایا۔ جب وہ احتیاط سے اپنے پاؤں پر کھڑی ہوئی اور پھر باقی تین بھی ایسا ہی کرنے لگیں۔وہ فرض کر رہی تھیں کہ اس نے گروپ میں لیڈر کا کردار ادا کر رہی تھی۔اس لیے اس پر توجہ مرکوز کرلی۔اس نے اپنی جیب سے ہسپتال کے پتے کے ساتھ کاغذ کی ایک پرچی نکالی اور لیڈر کو پکڑائی۔

"تمہیں بھاگنا ہو گا۔اگر تم میں سے کسی کو مدد کی ضرورت ہو۔ تو اس ہوسپٹل کے سامنے انتظار کرو جہاں لوگ موجود ہوں۔ لیکن صرف دو گھنٹے انتظار کرنا۔اگر اس وقت تک کوئی لڑکی تمہارے پاس نہیں آتی تو تمہیں اکیلے بھاگنا ہو گا۔"

"ہمیں کیسے پتا چلے گا کہ وہ لڑکی تم نے بھیجی ہے؟"لیڈر نے پوچھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"وہ تمہیں پاس ورڈ دے گی۔۔۔ریون۔"

لیڈر نے گھبرا کر دروازے کی طرف دیکھا۔

"میں نے مین گیٹ کا تالا کھول دیا ہے۔بس سیدھا آگے بھاگنا اور یہاں سے نکل جانا۔"

وہ سب اس کی طرف پلک جھپکے بغیر دیکھ رہی تھیں۔

"بھاگو یہاں سے۔" وہ دبی آواز میں چلائی۔

لڑکیوں کی لیڈر اس سے کاغذ چھین کر پھر دوسری لڑکیوں کے ساتھ اس کے پیچھے پیچھے کمرے سے نکل گئی۔

Clubb of Quality Content

امید تھی کہ وہ خود ہی انتظام کر لیں گی کیونکہ یہ اتنا ہی تھا جو وہ ان کے لیے کر سکتی تھی۔

اسٹوریج روم سے بھاگتے ہوئے وہ صحن کی طرف بڑھ گئی اور اپنی بندوق پیچھے لگا کر دیوار پر چڑھ گئی۔ جیسے ہی اس کے پاؤں زمین سے ٹکرائے۔ وہ اپنی موٹر سائیکل کی طرف تیز رفتاری سے بڑھ گئی۔ جیسے ہی وہ اس تک پہنچی اور اپنا ہیلمٹ پہنا رہی تھی۔ ایک مانوس خوشبو اس کی توجہ اپنی طرف کھینچ لائی۔

لیکن ابھی اس کے پاس یہ سوچنے کا وقت نہیں تھا۔ اس لیے اس نے ہیلمٹ پہنا اور اپنی موٹر سائیکل پر بیٹھ کر انجن میں چابی لگادی۔ گودام سے نکلتے ہوئے اس کا چہرہ کامیاب آپریشن کی خوشی سے چمک اُٹھا تھا۔

ایک بار جب اس نے راعنین کے نام سے خریدے گئے گھر کے شیڈ میں اپنی موٹر سائیکل اور ہتھیار چھپانے کا کام مکمل کیا۔ تو جلدی سے اپنے ٹریک سوٹ میں تبدیل ہو گئی۔ جو وہ عام طور پر حویلی جانے سے پہلے جاگنگ کے لیے پہنتی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ابھی دو بجے تھے۔ یہ جانتے ہوئے کہ ہر گارڈ کہاں ہو گا۔ وہ پچھلی دیوار پر چڑھ گئی اور گھر کے پہلو کی طرف دبے پاؤں چلتی ہوئی دیوار سے اپنے کمرے کی بالکونی تک پہنچ گئی۔

جب وہ اپنے بیڈ روم میں پہنچی تو راحت کی گہری سانس لی کہ اب لڑکیاں محفوظ ہوں گی۔ وہ جانتی تھی کہ لوگوں کو مارنے سے معاملات کبھی حل نہیں ہو سکتے۔ لیکن اس سے مسئلہ ختم ہو جایا کرتے ہیں۔ جلدی سے فریش ہونے کے لیے اپنے باتھ روم کی جانب بڑھ گئی۔

☆☆☆☆☆

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مَہرہ کو حویلی کی دیوار پر چڑھتے ہوئے دیکھنے کے بعد وہ گاڑی کو اپنے گھر کی طرف لے جا رہا تھا۔

آج رات اس نے یہ کیا دیکھا تھا؟ یہ اس کے لیے کچھ نیا تھا۔ کہ کسی لڑکی نے اسے حیرت میں مبتلا کر دیا۔ مَہرہ نے لڑکیوں کی آزاد کر دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ اس کے علاوہ کسی بھی چیز کے لیے تیار تھا۔ یہ بھی عجیب ہے کہ وہ پہلی بار کسی لڑکی سے شاید متاثر ہو رہا تھا۔ اور کیا مَہرہ مغل نے آج رات اسے متاثر کیا تھا؟

وہ سو شلائٹ جیسی بلکل بھی نہیں تھی۔ جسے ہر کوئی اسے سمجھتا تھا۔ وہ ایک گھنٹہ سے بھی کم وقت میں اس گودام کے اندر کسی ماہرانہ ٹرینڈ آنسان کی طرح سب کو آزاد کر گئی۔

گھر کے سامنے گاڑی پارک کر کے وہ باہر نکلا۔ پھر خطیر کی جانب تیز قدموں سے بڑھنے لگا۔

"دو گھنٹے؟" وہ کافی غصے میں نظر آرہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم یقین نہیں کرو گے جو میں نے آج دیکھا۔" اس کے عین سامنے رک کر زرغم نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔

"کیا؟"خطیر کی پیشانی پر لکیریں ابھریں۔ پھر وہ ایک طرف ہو گیا تا کہ زرغم گھر میں داخل ہو سکے۔

خطیر کے پیچھے سیکورٹی روم میں جاتے ہی اس نے اپنا بیگ کرسی کے پاس رکھا تھا۔

"مَہرہ مغل نے لڑکیوں کو آزاد کیا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

خطیر دوسری کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا وہ حویلی میں چھپ کر آئی تھی؟"اس نے اسکرینوں کی جانب اشارہ کر رہا۔جہاں اس نے اسے دیکھا ہو گا۔

"ہاں۔"اس نے ایک گہری سانس خارج کی پھر سر اثبات میں ہلایا۔

"تم اسے ایکشن میں دیکھنے کے لیے وہاں ہوتے۔وہ ویسی نہیں ہے جیسی نظر آتی ہے۔"

"تو۔۔؟تم کہہ رہے ہو کہ وہ اپنے باپ کے خلاف کام کر رہی ہے؟"خطیر نے شکی لہجے میں پوچھا۔

Clubb of Quality Content

"ہاں لیکن اس بات کو یقینی بنانے کے لیے ہم اس پر کچھ وقت کے لیے نظر رکھیں گے۔"اس نے جواب دیا۔

اس بات کو یقینی بنانے کی ضرورت تھی۔ کہ یہ مَہرہ کے لیے صرف ایک بار کی بات نہیں تھی۔ اسے شک ہے کہ یہ وہی تھا۔ وہ بہت پُرسکون تھی۔۔۔ جیسے اس نے یہ سو بار کیا ہو۔

"اور پھر؟"

"پھر ہم مَہرہ کو صدام تک پہنچنے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔" اس نے شانے اچکا دیے۔

"یا۔۔۔" خطیر کی نگاہوں میں پریشانی جھلک رہی تھی۔

"یا کیا؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"وہ لوگ جانتے ہیں کہ ہم یہاں ہیں۔ اور مَہرہ تمہیں کھلے عام سامنے لے جانے کے لیے یہ سب کر رہی ہے۔"

اپنی کہنی کو کرسی پر رکھتے ہوئے اس نے کچھ دیر کے لیے خطیر کی طرف دیکھا تھا۔

"مجھے نہیں لگتا کہ ایسا کچھ ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم کیسے جانتے ہو؟" خطیر تجسس سے پوچھا۔

"میں سب کچھ جانتا ہوں۔ میں بنگالی بابا ہوں۔" اس نے سنجیدگی سے کہا تو خطیر نے ہولے سے نفی میں سر ہلایا۔

خطیر نے تمام کیمرے دکھائے جانے والی اسکرینوں پر ایک نظر ڈالی۔

"تم آئندہ مَہرہ کا پیچھا اکیلے نہیں کروں گے۔ ان کیس اگر ان کا پلان یہی نکلا۔"

"میں نے اس کی بائیک پر ٹریکنگ ڈیوائس لگائی تھی" اس نے جیب سے اپنا فون نکالتے ہوئے ذکر کیا۔

Clubb of Quality Content

"اگر وہ آگے کہیں جائے گی تو مجھے الرٹ ملے گا۔"

زرغم نے میز پر رکھا فون اٹھایا اور کچھ لمحے کے لیے اسے گھورتا رہا جیسے سوچ رہا ہو کہ واقعی اس نمبر پر کال کرنی چاہیے یا نہیں۔ پھر آخر کار اس نے اسکرین پر محفوظ ایک نام پر انگلی رکھی۔

"لیال اتحاد- پرائیویٹ انویسٹیگیٹر"

"اب مَہرہ مغل کے بارے میں اب کچھ جاننے کا وقت آگیا ہے۔" اس کے چہرے پر ہلکی سی سنجیدگی ابھری نگائیں ایک لمحے کے لیے خطیر پر ڈالیں۔

اس نے بٹن دبایا، لائن ملی اور چند ہی لمحوں بعد فون دوسری طرف سے اٹھایا گیا۔

"زرغم سر۔۔اتنے ٹائم بعد کیسے یاد کیا مجھے؟"دوسری طرف سے عربی لب و لہجہ لیے آواز آئی۔

"مجھے مَہرہ مغل کی مکمل فائل چاہیے۔۔آج ہی۔"زرغم نے آنکھیں موندھ کر ناک کی پل پر انگلی پھیری۔

"مس مغل؟۔۔۔وہ فائل تو ڈیپ ہے۔تھوڑی مہنگی پڑے گی۔پچاس ہزار ایڈوانس جیسا کہ آپ جانتے ہیں۔"لیال کچھ سوچ کر مسکرائی۔

زرغم نے پلکیں جھپکیں جیسے یہ سب اس کے لیے نیا نہ ہو۔

وہ جانتا تھا کہ معلومات شاید دنیا کی سب سے مہنگی چیزوں میں سے ایک ہے۔اور لیال جیسے لوگ اسے مکمل اعتماد سے بیچتے ہیں۔

"کر رہا ہوں پیمنٹ۔۔۔لیکن لیال پیسوں سے اتنی محبت اچھی نہیں ہے۔"اس نے لیپ ٹاپ کھولا اور چند کلکس کے بعد بولا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"أنا لا أبيع الكلام، أبيع الأسرار۔"

(میں باتیں نہیں بیچتی راز بیچتی ہوں۔)لیال کے لہجے میں شوخی برقرار رہی۔

"اردو بولو۔اردو۔"زرغم نے پلکیں موندیں۔

"شکر کریں ٹرانسلیشن کی فیس نہیں مانگی۔ اگلی بار وہ بھی چارج کروں گی۔"لیال ہنس دی۔

"پیمنٹ کے لیے شکریہ۔۔ چلیں میں فرض کرتی ہوں کہ آپ کو ان کی بیسک انفارمیشن پتا ہے؟"اس کا لہجہ اب کچھ سنجیدہ تھا۔

"مجھے سب کچھ جاننا ہے۔ ہر چیز۔ وہ جو سب جانتے ہیں اور وہ بھی جو کوئی نہیں جانتا۔"

"ہولڈ کیجیے۔"ایک کلک کی آواز آئی۔ جیسے کسی نے ہزاروں فائلوں میں ایک کی تلاش ہو۔ پھر لیال نے اس بار مختلف انداز میں کسی طوطے نے بولنا شروع کیا۔

"مَہرہ مغل۔ مذہب اسلام۔ عمر چوبیس سال۔۔۔ والدہ کی ڈیتھ پیدائش پر ہوئی۔ والد مرزا صدام مغل آپ کو بھی معلوم ہو گا۔ جو ایشیاء میں نائٹ لائف، اسلحہ اور سمگلنگ کے کنگ کہلاتے ہیں۔ انہوں نے اپنی بیٹی کو کیلیفورنیا کی ایک پرائیویٹ اکیڈمی میں بھیجا تھا تاکہ وہ جنسی اور منشیات کی ٹریڈ میں ٹریننگ لے سکیں۔ مگر۔۔۔ افسوس مس مغل کو وہ راہیں پسند نہ آئیں۔"

زرغم نے خطیر کی جانب دیکھا جو اب مکمل توجہ سے فون کی طرف متوجہ تھا۔

"کالج ختم ہوتے ہی انہوں نے یونیورسٹی آف سلیکن ویلی سے بزنس کی ڈگری لی اور ساتھ ہی امریکن کک باکسنگ اکیڈمی سے مارشل آرٹس میں ٹریننگ بھی لی۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اس کے والد کو علم تھا؟"زرغم نے پوچھا۔

"بلکل نہیں۔یونیورسٹی کو سختی سے منع کیا گیا تھا۔کہ مسٹر مغل کو ان کی بیٹی کے ٹرانسفر کے بارے میں اطلاع نہ دی جائے۔"

"کیوں؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہی تو golden question ہے۔۔لیکن صرف ایک بات کنفرم ہے کہ وہ ہیں، لیتھیل۔۔"

"لیتھل؟"زرغم کا لہجہ سخت ہو گیا۔

"کسی نیشنل فورس ٹرینر کے برابر یا۔۔مے بی بیٹر۔"لیال رکی جیسے لمحے بھر کو کچھ تول رہی ہو۔

زرغم کی نگاہیں بے ساختہ خطیر پر پڑیں۔اگر مَہرہ واقعی اس کی سطح پر تھی۔تو وہ ان کے لیے صرف ایک سبجیکٹ نہیں بلکہ خطرہ بھی بن سکتی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تمہارا شکریہ لیال۔"زرغم نے نرمی سے کہا۔

"Always a pleasure sir."

فون بند ہوااور زرغم نے گہری سانس لے کر موبائل میز پر رکھ دیا۔

"یہ لڑکی صرف راز نہیں بیچتی۔۔۔اگلے دو قدم کا نقشہ ساتھ دیتی ہے۔" پھر زیر لب بولا۔

"اس نے کیا کہا؟" خطیر نے پوچھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مَہرہ ہماری طرح ٹرینڈ ہے۔"

"وہ نیشنل فورس کے ٹرینر کے برابر ٹرینڈ ہے؟" اس کی ابرو اوپر اٹھے۔

اثبات میں سر ہلاتے جو کچھ زرغم کو معلوم ہوا تھا۔وہ اسے سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"صدام نہیں جانتا کہ اس کی بیٹی نے ٹرینڈ فائٹر ہے۔" وہ اہم حقیقت پر غور کرنے لگا۔

"یہ دیکھتے ہوئے کہ اس نے پہلے لڑکیوں کو آزاد کیا تھا۔ مجھے یقین ہے کہ مَہرہ صدام کو اندر ہی اندر برباد کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔"

"اگر ایسا ہے تو کیا تمہیں لگتا ہے۔ کہ ہم مَہرہ کو اپنے ساتھ شامل سکتے ہیں؟" خطیر نے سر اثبات میں ہلایا۔

"اگر وہ صدام کو کمزور کر رہی ہے۔ تاکہ وہ مغل کارپوریشن پر قبضہ کرلے تو ہم پھر بھی اس کے دشمن ہیں۔"

"اب اس کیس کو کیسے ہینڈل کرنا چاہیے؟" خطیر نے تمام سکرینوں پر نظریں ڈالتے ہوئے خود کلامی کر رہی۔

"کچھ وقت کے لیے ان پر نظر رکھ کر دیکھتے ہیں کہ راجہ اور اس کی شہزادی کیا کھیل کھیل رہے ہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس کے خیالات پہلے کی طرف جانے لگے۔ جب اس نے مَہرہ کو لڑکیوں کو آزاد کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ اس کے چلنے کے طریقے سے وہ کچھ واقف تھا۔ لیکن ابھی تک یہ نہیں جان سکا کہ کیوں۔

اگر مَہرہ مغل کارپوریشن پر قبضہ کرنے کے لیے صدام کو ختم کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ تو وہ اپنے باپ سے زیادہ خطرناک ہو گی۔ لیکن۔۔۔ اگر وہ اندر سے مغل کارپوریشن کو تباہ کر رہی تھی۔۔۔ تو شاید اس کے ساتھ کام کیا جا سکتا تھا۔ بے خوف اور خطرناک۔ وہ ایک بہترین ساتھی بنے گی اگر اسے اپنے ساتھ کام کرنے کے لیے مجبور کیا جائے۔

"تم کیا سوچ رہے ہو؟" خطیر نے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیسے ایک گھنٹہ میں سب کچھ بورنگ سے انٹرسٹنگ ہو گیا۔" سانس خارج کرتے ہوئے وہ ہولے سے مسکرا دیا۔

☆☆☆☆☆

وہ بے حد تھکا ہوا تھا۔ مگر نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔ خطیر بیڈ پر لیٹا۔ فون اس کے ہاتھ میں تھا۔ اور اس کی انگلیاں دوبارہ گولونہ کے انسٹاگرام پر تھیں۔ وہ خود کو سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا کہ یہ محض تجسس ہے۔ شاید وہ بس یہ جاننا چاہتا تھا کہ وہ لڑکی کون تھی۔ جس کی موجودگی نے چند لمحوں میں اس یوٹیوبر جیسے آدمی کو دو قدم پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مگر یہ سب کیا تھا؟

کیا وہ واقعی اسے جاننا چاہتا تھا۔ یا پھر یہ بس اس کی بے ساختہ فطرت تھی۔ چیزوں کو گہرائی میں جا کر کھوجنے کی؟

وہ ابھی اس سوچ میں گم تھا کہ اچانک فون کی اسکرین پر ایک نیا نوٹیفکیشن آیا۔

"گولونہ توصیف is now following you۔"

خطیر کے دل کی دھڑکن ایک لمحے کے لیے رُکی۔

Clubb of Quality Content

یہ کیسے ممکن تھا؟

کیا وہ بھی اسے اسٹاک کر رہی تھی؟

یا پھر یہ محض ایک اتفاقیہ تھا؟

یہ کھیل اور بھی پیچیدہ ہو رہا تھا۔

خطیر کی انگلیاں بے اختیار فون کی اسکرین پر جم گئیں۔

یہ ایک ایسا جملہ تھا جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔ کیا یہ محض ایک اتفاق تھا؟ یا گولونہ نے واقعی اس کے بارے میں کچھ جاننے کی کوشش کی تھی؟

خطیر کے ماتھے پر ہلکی شکنیں ابھر آئیں۔ وہ بے ساختہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور اسکرین پر نظریں گاڑ دیں۔ انسٹاگرام کا نیلا نوٹیفکیشن جیسے چمک رہا تھا۔ جیسے اسے چیلنج دے رہا ہو کہ وہ اس صورتحال کا کوئی مطلب نکالے۔

"یہ کیا سین ہے؟"وہ زیرِ لب بڑبڑایا۔

کیا گولونہ نے جان بوجھ کر اسے فالو کیا تھا؟یا پھر یہ کوئی غلطی تھی؟

وہ ابھی اسی الجھن میں تھا کہ اچانک فون پھر سے وائبریٹ کرنے لگا۔ایک اور نوٹیفکیشن نمودار ہو۔

Clubb of Quality Content

"گولونہ توصیف has unfollowed you۔"

خطیر کی آنکھوں میں ہلکی سی حیرت جھلکی۔

"اوہ۔۔ تو یہ غلطی تھی؟"اس کے لبوں پر ایک ہلکی مسکراہٹ ابھری۔

ایسا اکثر ہوتا تھا۔ انسٹاگرام پر جب کوئی کسی کی پروفائل پر وقت گزارتا۔ تو بعض اوقات غلطی سے فالو کا بٹن دب جاتا تھا۔ لگتا تھا کہ گولونہ نے بھی یہی کیا تھا۔ اس کی پروفائل دیکھ رہی تھی۔ اور اتفاقیہ فالو کر بیٹھی۔ پھر فوراً ان فالو کر دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مگر اصل سوال یہ تھا۔ وہ کیوں دیکھ رہی تھی؟

یہ سوچتے ہی خطیر کے چہرے پر ایک بے اختیار مسکراہٹ پھیل گئی۔

"یہ دلچسپ ہونے والا تھا۔" وہ کہتا فون سائیڈ پر رکھ کر بیڈ پر لیٹ گیا۔

☆☆☆☆☆

ناولز کلب

رات کے دو بج رہے تھے۔ اور گولونہ کا دماغ سکون سے کوسوں دور تھا۔ وہ بیڈ پر بیٹھی ہاتھ میں موبائل پکڑے خود کو کوس رہی تھی۔

"یا اللہ میں نے واقعی فالو کر دیا تھا؟"

وہ الجھن میں سر تھامے بیٹھی تھی۔ اسے یاد آیا کہ اس نے انسٹاگرام پر خطیر کی پروفائل دیکھنے کی کوشش کی تھی۔ مگر جیسے ہی فالو بٹن دب گیا۔ اسے احساس ہوا اور فوراً ہٹا لیا۔

مگر کیا اس نے دیکھ لیا ہو گا؟

"اُف یہ تو سیدھا سیدھا اسٹاکنگ لگے گا!" وہ خود کو گھورتے ہوئے بولی۔

Clubb of Quality Content

مگر سوال وہی تھا۔ وہ کیوں دیکھ رہی تھی؟

کیا واقعی اس کے دماغ میں وہ اجنبی گھس گیا تھا۔ جس نے باسم کے بزنس کارڈ کو یوں پھاڑ کر زمین پر بکھیر دیا تھا جیسے وہ کوئی معمولی ردی کا ٹکڑا ہو؟

یا پھر اس کا تجسس محض پیشہ ورانہ تجزیہ تھا۔ کیونکہ وہ ایک ماہرِ نفسیات تھی۔ اور اجنبیوں کو پڑھنا اس کا کام تھا؟

"یہ سب فضول ہے۔" وہ بڑبڑائی اور فون سائیڈ پر رکھ کر سونے کی کوشش کرنے لگی۔

مگر نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔

☆☆☆☆☆

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ٹخنوں سے اونچی سفید فراک پہن کر وہ پول کے قریب سائے میں ماسک لگا کر لیٹی ہوئی تھی۔ اپنی دوستوں کے سوشل میڈیا اکاؤنٹس بہانے کے ذریعے سکرول کر رہی تھی۔ ان کے انسٹاگرام ایک جیسے نظر آتے تھے۔ وہ ہمیشہ اپنی تازہ ترین خریداریوں کو دکھاتی تھیں۔ صدام صاحب لاؤنج داخل ہوئے تو وہ عالیشان کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھ گئے۔ ایک ملازم نے ان کے لیے جوس کا گلاس اور دوپہر کے کھانے کے لیے فروٹ کی سلاد لانے کے لیے دوڑ لگائی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ بظاہر موبائل چلا رہی تھی۔ لیکن اس کی توجہ صدام صاحب پر مرکوز تھی۔

"کیا تمہارا اپنی زندگی کے ساتھ یہی سب کرنے کا پلان ہے؟" صدام صاحب کا لہجہ ناراضگی سے سخت تھا۔

"آف کورس۔"ان کو جان کر غصہ دلانے کے لیے اس نے ہولے سے ہنس کر کہا۔

"تم ہمارے خاندان کے نام کی ناک کٹوا رہی ہو۔"انہوں نے اپنے مشروب کا ایک گھونٹ لینے سے پہلے بولا۔

"تمہیں اب بزنس سیکھنے کی ضرورت ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیوں؟۔۔آپ کا سیکرٹری سنبھال لے گا۔اور آپ جو گندگی بیچتے ہیں۔اس میں مجھے کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔"اس نے ناک سے مکھی اڑائی۔

"لیکن پیسہ خرچ کرنے میں انٹرسٹ ہے؟"ان کا لہجہ اب سخت تھا۔

صدام صاحب کو میٹھی سی مسکراہٹ دیتے ہوئے وہ پول کی کرسی سے اٹھ کر ان کی طرف چل پڑی۔

"میں صرف ملک کی ایکونومی کو سپورٹ کرنے کے لیے اپنا کردار ادا کر رہی ہوں۔" میز پر بیٹھ کر اس نے صدام صاحب کے سلاد میں سے ایک انگور چرا کر اپنے منہ میں ڈالا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ویسے بھی آپ جانتے ہیں کہ مجھے خون خرابے سے کتنا ڈر لگتا ہے۔"

"یہ خون خرابہ نہیں میرا ایمپائر ہے۔" صدام صاحب کی نگاہیں اس پر جمی ہوئی تھیں۔ بے حس اور زہر سے بھری ہوئی۔

"میں تو ماڈل بننے کے بارے میں سوچ رہی ہوں۔"اس نے اپنے باپ کے سر جیسے بمب پھوڑا تھا۔

"میری لاش پر سے گزر کر بن جانا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بہت جلد ڈیڈی۔

اسی وقت خالد عمیر اندر داخل ہوا تھا۔اور اس نے مسکرا کر کہا تھا۔

"خالد آپ کو مغل کارپوریشن میں میری جگہ لینے میں کوئی اعتراض نہیں ہو گا نا؟"اس کی میٹھی آواز کی وجہ سے صدام صاحب اسے سخت غصہ میں دیکھ رہے تھے۔

"ہم نے ایک اور شپمنٹ کھودی ہے۔"خالد نے اسے نظر انداز کرتے صدام صاحب کے قریب جھک کر سرگوشی کر رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کون سی؟"ان کی نگاہیں خالد کی جانب اٹھیں۔

"جو چودھری صاحب کو بھیجنی تھی۔"

سرپرائزڈ ہی۔

موسمِ گرما کی کیٹلاگ دیکھتے ہوئے وہ صدام صاحب کی گفتگو کی پرواہ نہ کرنے کا اداکاری کر رہی تھی۔

"اور تم ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے ہو؟ پتا کرو کہ اس کے پیچھے کون ہے؟" صدام صاحب خالد دھاڑے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اپنی پوری کوشش کرنے کے بعد بھی وہ پرسکون رہنے میں ناکام رہی کیونکہ اس کے گال بھڑک اٹھے اور اس کے ماتھے پر سنگین لکیریں آ بھری تھیں۔

"یہ ایک آدمی کا کام ہے۔ فکر نہیں کریں سر ہم اسے پکڑ لیں گے۔"

ضرور پکڑ لیں گے۔۔بیوقوف!

اس نے اے کے اے سے ٹریننگ حاصل کی تھی۔وہ خالد سے بہت بہتر تھی۔اس جیسے اس کے خلاف کوئی موقع ہی نہیں رکھتے۔

انہیں پریشان ہوتے دیکھ کر اسے تو مزہ آگیا۔ان کو اس بات کا ذرا سا بھی علم نہیں ہو گا کہ وہ شخص ان کی ہی ناک کے نیچے موجود تھا۔

"تمام شپمنٹس پر سیکورٹی کو ڈبل کر دو۔"صدام صاحب نے حکم دیا۔

مزہ مزید ڈبل۔

"نیلامی کے لیے شپمنٹ کے بارے میں کیا خیال ہے؟"خالد نے پوچھا۔اور مَہرہ نے کافی مشکل سے نگاہیں نیچے رکھی تھیں۔

نیلامی لڑکیوں کی ہوگی۔یہ سال میں ایک بار منعقد ہوتی تھی۔اور وہ پچھلے سال تقریباً پکڑی گئی تھی۔اس لیے اس بار اسے ہر معلومات کی ضرورت تھی۔جس پر وہ ہاتھ پاؤں مار سکتی تھی۔

"اس بار آسلام آباد کے بجائے کیلی فورنیا سے آئیگی شپمنٹ۔"صدام صاحب نے جواب دیا۔

اگلی شپمنٹ تین ہفتوں میں آنے والی تھی۔اور پھر لڑکیوں کو یہاں لایا جائے گا۔جہاں نیلامی ہو گی۔وہ یا تو لڑکیوں کو آسلام آباد جا کر آزاد کر سکتی تھی۔یا ان کے کراچی آنے کا انتظار کرے لیکن دونوں خطرناک ہوں گے۔

"ہر ایک آدمی کو رکھو جس پر ہم غلاموں کی حفاظت کے لیے بھروسہ کر سکتے ہیں"وہ حکم دے کر اٹھنے لگے کہ اس نے اپنا فون ان کی جانب کر کے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ ڈریس اچھا ہے نا؟کل رات سارہ کی پارٹی کے لیے بیسٹ ہو گا۔"

"مَہرہ۔"صدام صاحب غصے سے غرائے۔

وہ دیکھ سکتی تھی۔ کہ وہ اسے تھپڑ نہ مارنے کے لیے خود کو کنٹرول کر رہے تھے۔

"میرے پاس تمہاری بکواس کے لیے وقت نہیں ہے۔" وہ اٹھ کر دفتر کے لیے نکل گئے تھے۔

خالد نے اسے تنبیہہ کی نگاہ سے دیکھا۔ جو زیادہ تر مردوں میں خوف پیدا کرتی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا آپ کو نہیں لگتا کہ اب آپ کے میچیور ہونے اور بزنس میں شامل ہونے کا وقت آ گیا ہے؟"

"آپ اس سے کہیں بہتر کام کر رہے ہیں۔ جتنا میں کبھی نہیں کر سکوں گی۔ تو آپ کو کوئی اعتراض ہو گا میری جگہ کام کرنے میں؟"وہ مسکرائی۔

"یقیناً مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔" گہری سانس خارج کرتے ہوئے اس نے ایسے اعتراف کیا جیسے یہ اس پر بوجھ تھا۔

"اوہ مجھے شاپنگ پر جانا ہے۔" جوش اور خوشی سے اُٹھ کر اپنے کمرے میں کپڑے بدلنے بھاگی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

شپمنٹ آنے میں تک تین ہفتے تھے۔ یعنی اس کے پاس بہت کام تھے۔ سارہ کی پارٹی میں جانے کا فیصلہ اس نے اس لیے کر رہا۔ کیونکہ وہ یاٹ پر ہی رکھی تھی۔ اس لیے وہ اس کے بعد شپ یارڈ اور آس پاس کے علاقوں کو چیک کر سکے گی۔

کبھی کبھی اسے خواہش ہوتی ہے کہ اس کے پاس اتنی طاقت ہو کہ وہ اپنے باپ کا تخت پلٹ سکے لیکن یہ دیکھ کر کہ وہ صرف تین لوگ تھے۔ تو وہ صرف غلاموں کو آزاد ہی کر سکتی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

☆☆☆☆☆

وہ مَہرہ کو یاٹ پر پارٹی میں شرکت کرتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ وہ لڑکی سوشلائٹ کے طور پر کام کرنے میں بہت اچھی تھی۔ اتنی کہ کوئی اس پر شک نہیں کر سکتا۔

اپنے نائٹ ویژن دوربین کے ذریعے وہ مَہرہ پر نظر رکھ رہا تھا۔ ایک لڑکی اس سے کچھ کہنے لگی تو اس نے مسکرا کر سر اثبات میں ہلایا۔

جہاں ایک گروپ پہلے سے بیٹھا تھا۔ مَہرہ اور وہ لڑکی چل کر اس جانب بڑھے اور ان سے ملے تھے۔

"چائے؟" خطیر نے دوربین کے ساتھ کپ رکھا تھا۔

"نینا کا کچھ پتا چلا؟" ایک گھونٹ لینے کے بعد اس نے پوچھا۔

خطیر کا چائے کا کپ تھم گیا اور جبڑا بھنچ گیا۔ دل میں کہیں دوبارہ کچھ ٹوٹا تھا۔

"چل جائے گا پتا۔" چند لمحے یوں ہی خاموشی میں گزرے۔ پھر خطیر کھنکھنار کے بولا تھا۔

"اگر تم واپس جانا چاہو تو میں یہ کیس اکیلے بھی حل کر سکتا ہوں۔" وہ اثبات میں ہلا کر بولا۔

"اتنے عرصے کے بعد جو ئن کیس ملا ہے۔ کام کرنے دو چپ چاپ۔" وہ ایک لمحے کے لیے ایک دوسرے کو گھورتے رہے پھر خطیر نے خاموشی توڑ کر کہا تھا۔

آتش بازی ہوا میں پھٹی اور دوسری یاٹ سے ہنسی کی آواز آئی۔اس کی توجہ مَہرہ کی طرف واپس کھینچ گئی۔

دوربین اٹھاتے ہوئے اس نے مَہرہ کو تلاش کیا۔وہ ایک کونے میں بیٹھی کسی شکاری کی طرح سب کو دیکھ رہی تھی۔

اسے کچھ جھنجھلاہٹ ہوئی۔اور پھر جب اسے احساس ہوا کہ وہ اسے کس کی یاد دلا رہی تھی۔ تو اس کے ماتھے پر بل آئے تھے۔پارٹی میں اس سے میچنگ گاؤن میں خطرے اور خوبصورتی کا مرکب وہ کبھی نہیں بھول سکتا تھا۔

پارٹی صبح سویرے تک جاری رہی تھی۔ اور وہ دونوں بھی تب ہی واپس پوٹ کی جانب گ ئے۔ جیسے ہی وہ بندر گاہ پر پہنچے۔ خطیر اور اس کو یاٹ سے اترتے ہی ایسی محفوظ جگہ ملی جہاں سے وہ دوسری یاٹ کو دیکھ سکتے تھے۔ جب پارٹی سے سب لوگ اپنی گاڑیوں کی طرف جانے لگے۔ مَہرہ بندر گاہ کی تصاویر لینے کے لیے رکی تھی۔ اس کی دوست اس کے ساتھ شامل تھی۔ لیکن زرغم کو یہ محسوس ہوا تھا۔ کہ مَہرہ بندر گاہ کے ارد گرد دیکھنے کے لیے یہاں رکی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تمہیں کیا لگتا ہے۔ اگر میں اس کے پاس جاؤں تو وہ کیا کرے گی؟" زرغم نے اس کو جاتے ہوئے دیکھ کر پوچھا تھا۔

وہ گاڑی میں بیٹھی اور ایک لمحے بعد گاڑی وہاں سے آگے بڑھ گئی۔

"شاید تمہیں مار ڈالے۔" خطیر نے جواب دیا۔

"وہ کوشش کر سکتی ہے۔" سر اثبات میں ہلا کر وہ مسکرایا تھا۔

بغیر نمبر پلیٹ کی گاڑی کی جانب چلتے ہوئے خطیر ہنسنے لگا۔

"چلو یہاں سے نکلیں۔" ایک بار جب وہ دونوں گاڑی میں بیٹھ گئے تو زرغم نے کہا۔

"جلد ہی ایک شمپنٹ آنی چاہیے۔ اس نے وہ پکچرز کھینچیں ہیں۔ تاکہ وہ جگہ سے واقف ہو سکے۔"

گاڑی اسٹارٹ کرتے ہی زرغم گاڑی کو واپس گھر کی جانب لے گیا۔

"مجھے یہ سمجھ نہیں آرہا۔ کہ مَہرہ لڑکیوں کو کیوں آزاد کرتی ہے۔" خطیر ارد گرد نظر ڈالتے ہوئے بولا۔

"یہی تو میں جاننا چاہتا ہوں۔" جب بات مَہرہ مغل کی آتی تھی۔ تو وہ ہر چیز کیوں جاننا چاہتا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

☆☆☆☆☆

آدھی رات کے بعد جب وہ اپنے کمرے کی بالکونی باہر نکلی۔ وہ سلائیڈ نگ ڈور کو ہمیشہ کھلا چھوڑتی تھی۔ تاکہ جس رات وہ باہر نکلے تو ان کو یہ مشکوک نظر نہ آئے۔

اس نے بالکونی سے نیچے لان میں اترنے سے پہلے تھوڑی دیر انتظار کیا۔ پھر نیچے سے دیوار کی طرف جا کر زیادہ کوشش کیے بغیر وہ نیچے اتر گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

خالی گھر کی طرف دوڑ کر پہلے اپنے چمڑے کے لباس میں تبدیل ہوئی۔ اوزاروں اور ہتھیاروں سے بھرے بیگ کو اپنی پشت پر پہن کر اس نے ہیوی ڈیوٹی موٹر سائیکل کو شیڈ سے باہر دھکیلا۔ اس کے بعد وہ نشست پر بیٹھ گئی۔ جب انجن بادل کی طرح گرجنے لگا تھا۔ تو اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی۔

پیچھے سے گزرتی ہوا کے احساس سے لطف اندوز ہوتے ہوئے وہ سیف ہاؤس تک پہنچ گئی تھی۔ جب وہ شہر سے نکلی تو سڑکیں خاموش تھیں۔ پھر مزید بیس منٹ بعد وہ چھوٹے سے علاقے کے ایک گھر میں اپنی موٹر سائیکل کھڑی کی۔ اور جب داخلی دروازے پر پہنچی۔ تو بائیو میٹرک اسکینر نے اس کے چہرے کو اسکین کیا۔ اور اگلے ہی لمحے حفاظتی دروازے کو کھول گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سامنے اور پچھلے کے دروازے صرف نمائش کے لیے تھے۔ حفاظتی دروازے کے علاوہ گھر کے نیچے ایک سرنگ تھی۔ جو قریبی گراؤنڈ کی جانب لے جاتی تھی۔ اس نے راعنین کے محفوظ ہونے کو یقینی بنانے کے لیے بہت پیسہ خرچ کیا تھا۔ گھر کے اندر قدم رکھتے ہی اندھیرا اور خاموشی تھا۔ تہہ خانے میں جانے سے پہلے وہ تمام کمروں میں سے گزری تھی۔ یہ چیک کرنے کہ سب کچھ ٹھیک ہے۔

راعنین اور گولونہ اپنے نائٹ سوٹ میں ملبوس میز پر بیٹھے نوڈلز کھاتے ہوئے لوڈو کھیل رہے تھے۔ راعنین کے چھوٹے بھورے بال کندھوں کو چھو رہے تھے۔ سفید رنگت پر قدرتی گلابی گال اور گہری بھوری آنکھیں چمک رہی تھیں۔ گولونہ اور مَہرہ سے وہ دو سال چھوٹی، بائیس سال کی تھی۔ لیکن قد میں وہ گولونہ سے لمبی تھی۔

راعنین ان تینوں میں سب سے زیادہ بولنے والی خوش مزاج لڑکی تھی۔ اس کے ساتھ بیٹھی گولونہ جو بھوری رنگت، سنہری آنکھیں اور لمبے سیاہ بالوں کو ڈھیلی چوٹی میں باندھے ہوئے تھے۔ وہ بے حد پر کشش اور کتابوں میں رہنے والی لڑکی تھی۔

"تم چیٹنگ کر رہی ہو۔" گولونہ چیخی تھی۔

"اگر تمہیں کھیلنا نہیں آتا۔اس کا مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ میں چیٹینگ رہی ہوں۔"راعنین ہنس پڑی۔

"ہائے گلز۔۔"اس نے راعنین کی ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے ہی کہا۔

"جو پکچرز تم نے مجھے پرسوں بھیجی تھیں۔وہ میں نے وہ سب دیکھ لیں۔"وہ سیدھی کام کی بات کر رہی تھی۔

اس نے راعنین کو بچا تو لیا تھا۔ اور خدا کا شکر ہے کہ کچھ ہوا نہیں تھا۔ لیکن اس نے جب بھی اس بارے میں بات کرنے کی کوشش کی تھی۔ تو اس نے واضح کر دیا کہ موضوع پر بات نہیں کرنا چاہتی۔ شاید ٹراما ہو اس لیے۔

"تم دونوں کی سب تیاری ہے؟" اس نے پوچھا۔

راعنین نے سر اثبات میں ہلایا۔ اور گولونہ نے اس کی جانب دیکھنے کے لیے منہ اُوپر کیا تھا۔ اس نے راعنین کو بھی اپنے ساتھ ہی یونیورسٹی میں داخل کروالیا تھا۔ اس لیے ان تینوں کی پھر اور اچھی دوستی ہو گئی۔

"میں وین کو لے جاؤں گی اگر وہاں کچھ لڑکیاں ہوں گی۔ جن کو مدد کی ضرورت ہے۔"
گولونہ نے کہا۔

اس نے اپنی توجہ تصاویر کی جانب موڑی اور ہر تصویر کو ہر جانب سے دیکھنے لگی۔

"میرا خیال ہے۔ کہ کنٹینرز کی طرف سے اندر جانا بہترین ہو گا۔ یہ مجھے وہ کو ردے گا جس کی مجھے ضرورت ہو گی۔"

"یا یہاں سے۔" راعنین نے بندرگاہ کے گودام والے حصے کی طرف اشارہ کیا۔

"دونوں کام کر سکتے ہیں۔" اس نے جواب دیا۔

Clubb of Quality Content

"تمہارے اَبو کتنے لوگ بھیج رہے ہیں؟"گولونہ نے پوچھا۔

"بہت زیادہ۔عام طور پر مجھے صرف دس گیارہ کے بارے میں فکر کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن وہ اس بار وہ ہر آدمی کو بھیج رہے ہیں۔۔میں جنگ کے لیے بھی تیار ہوں۔"

"آپی مجھے اپنا بیک اپ بننے دیں۔"راعنین نے یہ کوئی سوویں بار کہا تھا۔

"نہیں میں تمہیں کسی قسم کے خطرے میں نہیں ڈال سکتی۔"مَہرہ نے اپنا سر زور سے نفی میں ہلایا تھا۔جب کہ اس نے خود ہی اسے بندوق کو ہینڈل کرنا سکھایا تھا۔

"تو میں صرف بیٹھ کر دیکھتی رہوں۔ اگر اللہ نہ کرے آپ کو کچھ۔۔۔"ان دونوں کی نگاہیں اس پر جمی تھیں۔

ہلکی سی مسکراہٹ اس کے لبوں پر آئی تھی۔ پھر اس نے آہستہ سے اپنا ہاتھ راعنین کے بازو پر رکھا۔

"میں واپس آ رہی ہوں نا۔"مَہرہ نے اسے کچھ تسلی دینے کی کوشش کر رہی تھی۔

"میں ایسا ہونے سے پہلے خود کو مار ڈالوں گی۔"راعنین نے اس کا ہاتھ کندھے سے جھڑ کا تھا۔

"ایسا مت کہو پاگل لڑکی۔" گولونہ نے فوراً ڈانٹا۔

اپنا سر جھکاتے ہوئے اس نے اس کی آنکھوں میں فکر دیکھی تھی۔ پھر تھوڑی آگے ہوئی۔

"آدھر دیکھو را عنین۔" اسکی شکل سے ایسا لگ رہا تھا۔ کہ وہ رونے والی تھی۔

"میں آپ کو کھو نہیں سکتی۔ مَہرہ آپی اب صرف آپ دونوں ہی میری فیملی ہیں۔" اس نے کانپتی آواز میں کہا۔

آہستہ سے وہ اس کے پاس گئی۔ اور اسے گلے لگایا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"مجھ سے وعدہ کریں کہ اگر حالات بہت خطرناک ہو گئے تو آپ وہاں سے نکل جائیں گی۔"

اس نے سر گوشی کر رہی۔

"میں وعدہ کر رہی ہوں۔" مَہرہ نے اس کے سر کے پچھلے حصے پر ہتھیلی سے تھپکا تھا۔

"ایک کام کرو عید بھی آج ہی مل لو۔ میں تو بس ڈرائیور ہو نا تم لوگوں کی فیملی تو صرف تم دونوں ہو۔" گولونہ نے برا سا منہ بنایا۔

"لگتا ہے۔ گوئ جل رہا ہے۔" راعنین پیچھے ہٹی اور گولونہ کو شیطانی مسکراہٹ دی۔

"چلو بہت ہو گیا اب کام کرو۔"

وہ اپنی توجہ تصاویر کی طرف مبذول کرتے ہوئے بندر گاہ کا جائزہ لینے لگے۔ گولونہ ان تینوں کے لیے کافی بنانے گئی۔ جب تک وہ سیف ہاؤس میں رکھے ہوئے ہتھیاروں کو چیک کرنے لگی تھی۔

شپمنٹ اگلے ہفتے آ رہی تھی۔ اس کے ڈیڈی اور خالد اس تاثر میں تھے۔ کہ وہ ایک فیشن شو کے لیے نیویارک میں ہو گی۔ ان کو بیوقوف بنانا ابھی اس کی سب سے چھوٹی پریشانی تھی۔ بندر گاہ کی سخت حفاظت کی جائے گی۔

اس نے پہلی منزل تک جانے والے زینے کی جانب دیکھا اور لمبی سانس خارج کر رہی۔

گولونہ کے پاس تو فیملی تھی۔ لیکن ہو سکتا تھا۔ کہ وہ راعنین سے اپنا وعدہ پورا نہیں کر پائے۔ اس کے پاس ایک بینک اکاونٹ تھا۔ جو صرف راعنین کا تھا۔ جس تک اسے رسائی حاصل تھی۔ اس لیے کم از کم وہ جانتی تھی۔ کہ اگر وہ مر گئی۔ تو اس کو کسی چیز کی پریشانی نہیں ہو گی۔

☆☆☆☆☆

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دو سال قبل۔

وہ یونیورسٹی سے دو ہفتوں کے لیے واپس آئی تھی۔ جب سالانہ نیلامی ہوتی تھی۔ حویلی عیش و عشرت سے ڈھکی ہوئی تھی۔ مہمانوں کی تیاری کے لیے ملازم ہر جگہ چکر لگا رہے

تھے۔اس نے گھر کے نیچے کی طرف جانے والی لفٹ پر نظر ڈالی۔وہاں لڑکیوں کو کمروں میں رکھا جارہا تھا۔اور وہاں ہی نیلامی ہو گی۔ لیکن وہ اس سے پہلے صرف دوبار وہاں گئی تھی۔ لیکن یہ دیکھنے کے لیے کافی تھا۔ کہ جس گھر کو وہ اپنا گھر کہتی تھی۔اس کے نیچے کیا ہولناک چیزیں ہوتی رہی ہیں۔

"آج رات مجھے شرمندہ مت کرنا۔"صدام صاحب نے اچانک اس کے پیچھے آتے ہی کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ ان کا سامنے کی جانب مڑی۔وہ چار کول گرے تھری پیس سوٹ میں ملبوس تھے۔ان کے سیاہ بال اور داڑھی اسٹائل کیے گئے تھے۔اور آنکھوں میں پراسرار اور خطرے کی جھلک واضح تھی۔

"کیا میرا ہونا ضروری ہے؟"اس نے بگڑی بچی کی طرح بولا۔

"جی ہاں۔"انہوں نے اسے ٹھنڈے لہجے میں جواب دیا۔

وہ کندھے اچکا کر ان کے ساتھ لفٹ کی جانب چل پڑی۔

ناولز کلب

"اس سے زیادہ میں نادیہ اور سارہ کے ساتھ پارٹی جانا پسند کروں گی۔"

صدام صاحب نے لفٹ کو چلانے کے لیے اپنا کارڈ ڈالا اور دروازے کھل گئے۔ پھر جب وہ اندر داخل ہوئے۔ تو اس کی نگاہیں سرخ فلور لینتھ گاؤن پر جم گئیں۔ جس کی صرف ایک

آستین تھی۔اور ایک کندھا نمایاں تھا۔نفاست سے جوڑے میں سمیٹے بال اور چہرے کر اطراف میں گرتی دو لٹوں کے ساتھ اس نے کانوں میں ہیرے پہن رکھے تھے۔

"اب تمہاری ٹریننگ مکمل ہو رہی ہے۔تو میں امید کرتا ہوں کہ تم بزنس میں شامل ہو جاؤ گی گی۔"

"نہیں۔"اس نے ان کو ایک میٹھی مسکراہٹ دی تھی۔

"جتنا وقت میرا وہ بیکار چیزیں سیکھنے میں ضایع ہو رہا ہے۔مجھے تھوڑا ریسٹ تو کرنے دیں۔ٹریننگ تھکا دینے والی ہے۔مجھے لگتا ہے کہ میں اس اذیت کے لیے دو سال کی چھٹی کی حق دار ہوں۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اتنی بگڑی ہوئی لڑکی میری بیٹی کیسے ہو سکتی ہے؟"ان کی نگاہیں اس پر ٹکی ہوئی تھیں۔

لفٹ کے دروازے سرکتے ہوئے کھلے تھے۔ جس سے کمرے کے وسط میں ایک گول سائز اسٹیج کے ساتھ ایک چیمبر ظاہر ہوا۔ بولی لگانے والے اسٹیشنوں والی کرسیاں پوڈیم کے گرد ایک آدھے چاند کا دائرہ بنا رہی تھیں۔ جہاں لڑکیوں کی پریڈ کی جائے گی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لاپرواہی سے کندھے اچکاتے ہوئے وہ سنسان جگہ چلی گئی تھی۔

"یہ تو آپ کو مجھے پیدا کرنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا۔"

"تم ٹھیک کہہ رہی ہو مجھے سوچنا چاہیے تھا۔ لیکن جیسے تم ابھی ہو میں بھی ایسی جوان اور بیوقوف تھا۔" صدام صاحب کے تاثرات غصے سے سخت ہوئے اور پھر انہوں نے طنز کیا۔

"دیکھا آپ نے۔۔ میں بھی آپ کی طرح ہوں۔" وہ اس پر دوبارہ مسکرائی۔

جس پر اسے تنبیہ کی ایک نگاہ سے نوازا گیا۔ اور پھر جب مہمان آنا شروع ہو جاتے گئے تو صدام صاحب کے قریبی دوست اور دائیں ہاتھ والے آدمی خالد کے ذریعے نیچے آنے لگے تھے۔

جب وہ ایک کے بعد دوسرے کو کمرہ بھرتے دیکھ رہی تھی تو اس کے چہرے پر تلخی اتر رہی تھی۔ انسانیت کے ڈھیر کو جمع ہوتے دیکھ کر اس کے سینے میں نفرت کانپنے لگی تھی۔

کاش وہ ان سب کو ایک ہی جھٹکے سے ختم کر سکتی لیکن یہ جانتے ہوئے کہ یہ ایک ناممکن کام تھا۔ وہ ابھی ریون کا نہیں بلکہ فرض شناس بیٹی کا کردار ادا کر رہی تھی۔

جلد ہی بولی لگانے والی تھی۔ اس لیے سب اپنی نشستیں سنبھالنے لگے۔ اور پھر نیلامی شروع ہوئی تھی۔ جب نوجوان لڑکیوں اور لڑکوں کی پریڈ شروع ہوئی۔ تو اس دل خون سے رنگ گیا تھا۔ لیکن جب آخری لڑکی کو نیلامی کے لیے پیش کیا گیا۔ تو اس کے سینے میں تناؤ بڑھ گیا تھا۔

وہ ایسی تھی جیسے کانچ کی گڑیا ہو۔ مگر کسی کو کہاں معلوم تھا کہ کانچ اس وقت تک نازک ہوتا ہے۔ جب تک وہ ٹوٹے نہیں لیکن ٹوٹنے کے بعد وہ صرف خطرناک ہوتا ہے۔

اس کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئ۔ اس نے بولی کی بلندی کو جب تک سنا جب وہ ایک کروڑ پانچ لاکھ میں فروخت ہو گئ۔ پھر اس کی توجہ اس شخص کی طرف مبذول ہوئ۔ جس نے ابھی لڑکی کو خریدا تھا۔ اور صدام صاحب کے قریب جھکتے ہوئے اس نے پوچھا۔

"آپ اس کی قیمت سے خوش ہیں؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم شاید اگلے تین ہفتوں میں یہ سب خرچ کر لوگی۔" انہوں نے بمشکل اس پر ایک نگاہ ڈالی۔

"اگر میں کر لوں تو برا نہیں مانیے گا۔" اس نے کھوکھلا سا قہقہ لگایا۔

"یہ لوگ کون ہیں؟"اس نے اپنی نگاہیں مہانوں پر جمانے رکھیں۔

"زیادہ تر بزنس مین اور millionaires کی بورڈ وائفز۔"خوش قسمتی سے صدام صاحب نے اس شخص کی جانب اشارہ کیا جس نے ابھی لڑکی کو خریدا تھا۔

"حاشر عباس کنسٹرکشن میں ہے۔وہ اپنے غلاموں کو اس جدید ترین عمارت کے نیچے دفن کرنے کے لیے جانا جاتا ہے۔جو وہ تعمیر کرتا ہے۔"صدام صاحب اسے دیکھ کر مسکرائے تھے۔

اس کی رگوں میں خون ٹھنڈا ہونے لگا۔ لیکن وہ کسی طرح اپنی اداکاری جاری رکھنے میں کامیاب ہو رہی تھی۔

وہ حاشر عباس کا پیچھا کر کے اس کے گیسٹ ہاؤس پہنچ گئی تھی۔ جہاں وہ صرف دو دن کے لیے رکا ہوا تھا۔

اس کے پاس لڑکی کو آزاد کرنے کے لیے صرف دو دن تھے۔ اس کے بعد وہ ہمیشہ کے لیے کھو جائے گی۔

اس کا دل سینے میں تیزی سے دھڑک رہا تھا۔ جب وہ اس حویلی کی دیوار پر چڑھ رہی تھی۔ وہ کالی جینس، لمبی بازو کی قمیض، جوتے اور دستانوں میں ملبوس تھی۔ جو اس کے ارد گرد

اندھیری رات کے ساتھ گھل مل رہے تھے۔ایسا میک اپ بھی کر رہا ہوا ہے۔ جس سے ایسا لگتا ہے جیسے وہ پچاس کی دہائی میں ہو۔ سیاہ بالوں والی وگ کے ساتھ اس لیے کہ آسانی سے پہچانی نہیں جا سکے۔ گھر کے پچھلے حصے کی جانب چلتے ہوئے اس کا جسم پسینے سے طر ہو رہا تھا۔

مَہرہ تم یہ کر سکتی ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ وہی وقت ہے۔ جس کی تم سالوں تیاری کر رہی تھیں۔

جب اس نے دروازے کے باہر دو گارڈز کو دیکھا تو خاموشی سے ان کے قریب ہو گئ۔ آگے بڑھی اور ہوا میں چھلانگ لگاتے ہوئے پہلے اپنی ٹانگوں سے گارڈ کی گردن کو گرفت میں لیا

اور جیسے ہی اسے زمین پر پلٹا۔ تو اس کی گردن سے تسلی بخش کریک سنا۔ جب وہ اپنے پاؤں پر اتری تو اس کا جسم چمکتی ہوئی ٹائلوں پر ر گڑا تھا۔

"کون ہے؟۔۔۔کون ہے وہاں؟"دوسرے گارڈ نے اپنی بندوق نکالی اور وہ اس کے بائیں جانب بڑھنے لگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یکدم ہی گارڈ نے خاموشی سے گولی چلائی۔

"ریون۔۔"وہ برف سا مسکرائی۔

پھر زوردار مکا گارڈ کی ناک سے ٹکرایا تھا۔ لیکن اتنا زوردار بھی نہیں کہ ہڈی کو اس کے دماغ میں واپس لے جا سکے۔ وہ لڑکھڑایا لیکن اپنا توازن اسی طرح سنبھالے رکھا۔ جیسے ہی مَہرہ نے اس کے جبڑے پر زوردار مکا مارا۔ ایک اور گولی چلای جس سے اس دائیں ٹانگ ایک انچ کے فاصلے سے بچی تھی۔

اس کے کندھے کو پکڑ کر اس نے اپنے جسم کو اس کے پیچھے چھپنے کے لیے ٹھوس فریم کی طور پر استعمال کر رہا۔ اور پھر پیچھے سے وہ اپنا بازو اس کے گلے میں اور اپنی ٹانگیں اس کی کمر کے گرد گرفت میں لیں۔ اس نے اپنی گرفت مضبوط کر رہی گارڈ کی ہوا کی سپلائی بند کر دی۔ کراہ کے ساتھ وہ گھٹنوں کے بل گر گیا۔ اور پھر اس نے مَہرہ کے سر کو ٹائلوں پر دے مارا۔ لیکن وہ اپنی گرفت کو ڈھیلا نہیں کرتی۔

صرف ایک لمحہ لگا تھا اس کی آوازیں خاموش کرنے میں۔ پھر اس کا بے جان جسم لڑکھڑاتا زمین بوس ہو گیا۔ اس کو اپنے اُوپر سے ہٹاتے ہوئے اس بے اپنی بندوق پکڑی اور اس کی پیشانی پر نال رکھ دیا۔ مَہرہ نے ٹرگر کھینچا۔ دوسرے گارڈ کا ہتھیار اٹھا کر اس نے اسے اپنی پشت کے پیچھے رکھ لیا۔

سلائیڈنگ دروازہ کھول کر اس نے گھر کے اندھرونی حصے میں قدم رکھا۔ ایک گارڈ لان سے اس کے دائیں طرف دوڑتا ہوا آیا۔ اس نے جلدی سے ایک گولی چلائی جو اس کی گردن میں جا لگی۔ پھر ادھر ایک اور گولی گارڈ کے سینے میں اُوتاری جو زینے عبور کرتا نیچے آرہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میگزین چیک کرنے پر یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ اس کے پاس صرف سات گولیاں باقی تھیں۔ میگزین کو دوبارہ اپنی جگہ پر لگاتے وہ زینوں کی جانب بھاگی اور تیزی سے زینے چڑھ کر دوسری منزل تک بڑھی تھی۔

کمروں کی تلاشی لیتے ہوئے اس نے سوچا کہ حاشر صرف چھ گارڈز رکھنے کے لیے کتنا بیوقوف تھا۔ باقی دو گھر کے سامنے تعینات تھے۔ اور وہ جانتی تھی کہ یہ صرف کچھ دیر کی بات تھی۔ بہت جلد انہیں یہ احساس ہو جائے گا کہ کچھ تو غلط ہو رہا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بیڈ روم میں پہنچ کر جب اس نے دروازے کو لات مار کر کھولا تو اندر کا منظر دل دہلا دینے والا تھا۔ حاشر لڑکی کا گلا گھونٹنے میں مصروف تھا۔ لڑکی کو زبردستی برہنہ کرنے کی کوشش کر رہی گئی تھی۔ جس سے اس کے کپڑے جگہ جگہ سے پھٹے ہوئے تھے۔ جسم

کے نشان بتا رہے تھے کہ اسے مارا پیٹا گیا تھا۔ لیکن اس کی حالت سے لگ رہا تھا۔ کہ اس کو آنے میں دیر نہیں ہوئی تھی۔

حاشر نے اپنا رخ موڑ کر مَہرہ پر زہر آلود نگاہ ڈالی جیسے وہ اٹھارہ سال سے زیادہ عمر کی نظر نہ آنے والی لڑکی کے ساتھ زیادتی اور بدسلوکی کرتے ہوئے پکڑے جانے پر شدید طیش میں ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مَہرہ کو پہچانتے ہی اس کی نگاہیں حیرت سے پھیل گئیں اور پھر اس نے حاشر کی آنکھوں کے درمیان ایک گولی ماری۔ اس کا جسم اس لڑکی کے اوپر گر گیا گیا جو اتنے صدمے میں تھی۔ کہ آواز بھی نہیں نکال پائی تھی۔

بستر کی جانب بھاگتے ہوئے اس نے حاشر کے جسم کو پکڑا اور اسے زمین پر پھینک دیا۔ معصوم سی لڑکی کی بکھری ہوئی حالت دیکھ کر لمحے بھر کو اس کا دل حلق میں آ گیا تھا۔

"ہمیں یہاں سے نکلنا ہے۔" مَہرہ کو بہت افسوس تھا۔ کہ وہ پہلے نہیں آئی۔

ایسا لگ رہا تھا۔ جیسے اس کے وہ الفاظ سن نہیں رہی اور صدمے کا شکار لڑکی کو اس چیز کا الزام بھی نہیں ٹھہرا سکتی۔ اس نے پاس پڑے بیگ سے حاشر کے کچھ کپڑے نکالے اور جلدی سے اسے بٹن والی قمیض پہنا دی تا کہ وہ ڈھانپ جائے۔

"ہمیں جانا ہو گا۔ چلو" اس نے لڑکی کو کھڑا کرتے ہوئے کہا۔

اپنے بائیں ہاتھ سے اس کا بازو پکڑ کر مہرہ نے بندوق اٹھائی جسے اس نے بستر پر رکھا تھا۔ اور پھر لڑکی کو لے کر کمرے سے باہر بڑھ گئی۔

جس لمحے اس نے صحن میں قدم رکھا۔ وہ اس لڑکی کو بچانے کے راستے میں آنے والے ہر شخص کو مارنے کے لیے تیار تھی۔

اسے اپنے پیچھے کھینچتی جب ان دونوں نے زینے اترنا شروع کیا۔ اور جیسے ہی سامنے کے دروازے پر پہنچے تو اس نے کہا۔

"میرے پیچھے رہو۔ اگر کچھ ہو جائے تو یہاں سے بھاگ جانا۔"

مَہرہ نے جب اس کو اپنے قریب ہوتے محسوس کیا۔ تو اس نے اس کے بازو کو تسلی کے لیے تھپک دیا۔

سامنے کا دروازہ کھول کر اس کی نگاہوں نے دوسرے دو گارڈز کو تلاش کیا۔ ایک نے دیوار کے پیچھے اس کی دائیں جانب کو ار لیا اور جیسے ہی وہ دیوار کے پیچھے سے جھانکا اس نے گولی چلا دی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس لڑکی کو اپنے ساتھ کھینچ کر گھر سے باہر نکالا اور زینے اتر کر ڈرائیو وے کی جانب بڑھی تو اس نے دوسرے گارڈ کو دروازے سے آگے دیکھا۔

یہ وہ غلطی تھی۔ جو بہت سے امیر لوگ کرتے ہیں۔ وہ بیوقوفوں کو کام پر رکھتے ہیں۔

مہر نے دو گولیاں چلائیں اور جیسے ہی اس کا جسم زمین بوس ہوا۔ اس نے بندوق کو ایک طرف پھینکا اور دوسرا ہتھیار اپنے پیچھے سے کھینچا۔ گارڈ ہاؤس کی جانب بھاگتے ہوئے اس نے گیٹ کھولنے کے لیے بٹن دبایا۔ اور پھر لڑکی کو گھر سے باہر لے گئ۔ جہاں دو دن پہلے ہی خریدی ہوئی بغیر نمبر پلیٹ کی وین کھڑی تھی۔

اس نے لڑکی کو مسافر کی نشست پر دھکیل دیا اور ایک بار جب میں اسٹیئرنگ وہیل کے پیچھے بیٹھی اور تیزی سے کراچی ائیر پورٹ کی جانب گاڑی چلانے لگی تو اس نے کچھ سکون کی سانس لی۔ وہ گھر سے صدام صاحب کو واپس کیلی فورنیا جانے کا کہہ کر نکلی تھی۔ اور اس لڑکی کو اکیلے اس شہر میں چھوڑنے کا مطلب واپس صدام صاحب کے حوالے کرنا تھا۔ کیونکہ اب تک ان کو اس لڑکی کی فرار ہونے کی خبر مل چکی ہو گی۔ اس لیے کچھ دونوں کے لیے اسے

اپنے ساتھ ملک سے باہر لے جانا ہی بہتر ہے۔اس نے ائیر پورٹ پر موجود اپنے آدمی کو فوراًہی جعلی پاسپورٹ تیار کرنے کا کہہ دیا تھا۔

مَہرہ نے اس کی طرف دیکھا جو دروازے کے ساتھ لگی ہچکیوں سے رو رہی تھی۔

"تم اب محفوظ ہو۔میں تمہیں ایک ایسی جگہ لے جا رہی ہوں۔جہاں سے تم علاج کے بعد واپس اپنے گھر جا سکتی ہو۔"

"آپ کون ہیں؟"آخر میں اس نے مَہرہ طرف اپنی نگاہیں اٹھائیں۔

"ایک دوست۔"

"آپ نے میری مدد کیوں کی؟"

"کیونکہ مجھے تم کسی کی یاد دلا رہی ہو۔"

"ک۔۔کس کی؟"اس نے ہچکچاتے ہوا پوچھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میری۔۔۔"مَہرہ چند لمحے خاموش رہی پھر بولی۔

اس نے اپنے جوابات کو مختصر رکھا کیونکہ وہ اسے اپنے بارے میں زیادہ معلومات نہیں دینا چاہتی تھی۔ائیر پورٹ کے پورے راستے ان کے درمیان خاموشی چھائی رہی۔اور مَہرہ ہوا

میں کانپتے ہوئے اس کے درد کو محسوس کر سکتی تھی۔ صرف کیلیوفورنیا کی فلائٹ کے آدھے راستے میں اس نے سرگوشی کی۔

"میں راعنین ہوں۔"

☆☆☆☆☆

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہلکی ہلکی دھند نے شہر کی بلند عمارتوں کو جیسے کسی راز میں لپیٹ رکھا تھا۔ سورج بادلوں کے پیچھے چھپا ہوا تھا۔ اور موسم میں ایک ٹھنڈک سی بسی ہوئی تھی۔ خطیر نے گاڑی چلاتے ہوئے کھڑکی نیچے کی۔ ٹھنڈی ہوا کے جھونکے نے اس کے بالوں کو بکھیر دیا۔

"آج کا دن دلچسپ ہو گا۔ مجھے لگ رہا ہے۔" زرغم نے ہولے سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں؟" خطیر نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

"کیونکہ آج تم کافی خوش نظر آرہے ہو۔۔ ویسے رات کو کس کی پروفائل اسٹاک کر رہے تھے؟" زرغم نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کیا فضول باتیں کر رہے ہو؟"خطیر نے مصنوعی غصے سے اسے گھورا۔

"سب جانتا ہوں۔۔ویسے مجھے امید نہیں تھی کہ مشین کو بھی کوئی پسند آسکتا ہے۔"زرغم نے سر نڈر میں دونوں ہاتھ ہوا میں اٹھائے۔

اس نے نے کھڑکی سے باہر دیکھا۔ایک گہری سانس خارج کر رہی۔اور خود سے سوال کیا۔

Clubb of Quality Content

یہ سب کتنا اتفاق تھا؟

یا پھر یہ واقعی کوئی کہانی بننے جا رہی تھی؟

☆☆☆☆☆

گولونہ کافی کا کپ لینے کے لیے کاؤنٹر کی طرف بڑھی۔ اپنے سر پر چشمہ چڑھاتے ہوئے مَہرہ اس کے ساتھ کھڑی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں وہ والی ٹرائی کروں گی جس میں کارمل فوم ہے۔" گولونہ نے کہا۔ اور مَہرہ سر ہلاتے ہوئے ایک طرف کھڑی ہو گئی۔

جیسے ہی گولونہ نے کپ اٹھایا اور پلٹی۔ وہ کسی سے بری طرح ٹکرا گئی۔ کپ سے کافی کا گرم ٹھنڈا مشروب کسی کے کپڑوں پر گر گیا۔

"اوہ!۔۔۔ آئی ایم سوری۔" گولونہ نے گھبرا کر کہا اور فوراً کاؤنٹر سے ٹشو اٹھائے۔

سامنے کھڑا شخص لمحے کے لیے جیسے ساکت رہ گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ شخص، جس کی شکل کچھ مانوس سی لگ رہی تھی۔ خطیر نے اس کی جانب سرسری نگاہ ڈالی۔

"کوئی بات نہیں، میں خود کر لوں گا۔" اس کی آواز میں نرم سی مسکراہٹ تھی۔ لیکن گولونہ کا دماغ فوراً گڑبڑا گیا۔

وہ سوچنے لگی، یہ وہی شخص تو نہیں جو ایئرپورٹ پر تھا؟

"آپ۔۔۔ آپ تو وہی ہیں۔ ایئرپورٹ پر جو۔۔۔؟" گولونہ نے قدرے ہچکچاتے ہوئے کہا۔ اور اس کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

"جی وہی۔" خطیر نے مختصر سا مسکرایا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اسی لمحے زرغم جو تھوڑا فاصلے پر کھڑا تھا۔ خطیر اور گولونہ کی جانب دیکھ کر معنی خیز مسکراہٹ ہونٹوں پر لے آیا۔ لیکن جسے ہی نگاہ مَہرہ پر پڑی تو مسکراہٹ حیرت سے پل بھر کو پھیکی پڑی لیکن اگلے ہی سنبھل گیا۔

مَہرہ جواب تک خاموشی سے کھڑی تھی۔ اس کی مسکراہٹ دیکھ کر ذرا سا جھنجھلا گئی۔ اس نے پہلے زرغم کو گھور کر دیکھا۔ پھر گولونہ اور خطیر کی طرف جن کے بیچ خاموشی کی ایک عجیب سی لکیر کھنچی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ کون تھا؟" مَہرہ نے دھیمی سی سرگوشی میں گولونہ سے پوچھا۔

"ایئرپورٹ پر انہوں نے میری مدد کر رہی تھی۔" گولونہ نے ہلکے سے کہا۔

مگر اس کی نظریں اب بھی خطیر پر رکی ہوئی تھیں۔ جو اپنا کپ تھام کر زرغم کے ساتھ بیٹھنے کے لیے پلٹ گیا تھا۔

"اب اسے اتفاق کہوں یا تقدیر؟"زرغم نے بیٹھتے ہی خطیر کی جانب جھک کر شرارت سے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اپنی موت کہو۔۔۔"خطیر نے ایک لمحے زرغم کو دیکھا اور پھر اسے گھورتی مَہرہ کو۔

مَہرہ نے آنکھوں ہی آنکھوں میں زرغم خاموش رہنے کا اشارہ دیا۔ جیسے کہنا چاہتی ہو ایک لفظ اور بولا تو تمہاری کافی تمہارے سر پر ہو گی۔

خطیر زرغم کو ایک نظر دیکھ کر خفیف سا مسکرایا۔اور دوبارہ کپ سے نظر ہٹالی۔

گو لونہ اب بھی اندر سے تھوڑی الجھی ہوئی تھی۔وہ منظر،وہ چہرہ،اور اب پھر یہی شخص۔دل میں ہلکی سی کھچاؤ تھی،مگر وہ خود کو یہی کہہ کر تسلی دے رہی تھی کہ شاید وہم ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور مَہرہ؟اُس کی نگاہوں میں سوال تھے۔

یہ مانوس چہرے والے آدمیوں کو اس نے کہاں دیکھا تھا؟اور یہ اتفاق کتنا سچا تھا؟

☆☆☆☆☆

کمرے میں خاموشی تھی۔ صرف باہر سے آتی شام کی اذان کی آواز اور بیچ بیچ میں چلتی ویڈیو کال کی گونج رہی تھیں۔

"گُلّو ایک تصویر تو بھیج دو۔ تمہاری بھانجیاں کہہ رہی تھیں کہ خالہ یاد آرہی ہیں۔" گل نور نے کیمرے کے اُس پار سے کہا۔ چہرے پر ہلکی سی تھکن مگر محبت بھری مسکراہٹ تھی۔

"مریم اور آمنہ کو مجھے ویڈیو کال پر ہی دیکھا دیں نا۔" گولونہ نے چائے کا کپ ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔

"یہاں صبح سے ساڑھے سات ہو رہے ہیں۔ کتنی بار بتاؤ غنی اور بچے پانچ چالیس پر نکل چکے ہوتے ہیں۔" گل نور نے گھڑی دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

"اچھا نا بھیج رہی ہوں۔"

گولونہ نے لاپروائی سے موبائل اٹھایا۔ فرنٹ کیمرہ آن کیا اور ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ ایک تصویر کھینچ لی۔ وہی پیلی فراک جو اس نے کافی شاپ جاتے وقت پہنی تھی۔ بال پونی میں سمیٹے ہوئے، کانوں میں چھوٹے سے ٹاپس اور پیچھے سفید پردہ۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ارے ہاں یاد آیا۔ میں نے ایک رشتہ دیکھا ہے تمہارے لیے۔۔۔"گل نور نے تصویر دیکھتے ہوا کہا۔

"نہیں نہ آپی پلیز۔ پھر سے؟"گولونہ نے فوراً بولتے ہوئے سر کو پیچھے گرادیا۔

"کب تک اکیلی رہو گی؟"گل نور نے نرمی سے پوچھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اکیلی نہیں ہوں میں۔ دوستیں ہیں میری۔ مَہرہ،راعنین۔۔۔وہ سب میرے لیے فیملی کی طرح ہیں۔"گولونہ نے ذرا سنبھال کر کہا۔

"دوستیں ہمیشہ نہیں رہتیں گلّو۔ کسی دن نہ کسی دن اب اپنی اپنی زندگیوں میں مصروف ہو جائیں گئیں۔"گل نور نے سنجیدگی سے کہا۔

چند لمحے خاموشی طاری رہی۔ گولونہ نے بس آنکھیں جھکائے چائے کا گھونٹ لیا۔

کال ختم ہوئی اس نے موبائل سائیڈ پہ رکھا اور کتابیں دیکھنے لگی۔

Clubb of Quality Content

تبھی ایک نوٹیفکیشن آیا۔ کسی نامعلوم نمبر سے پیغام۔

"زرد رنگ تم پر بہت جچتا ہے۔"

گولونہ چونک گئی۔

اس نے فوراً گیلری کھولی۔ وہی تصویر جو ابھی ابھی بھیجی تھی۔ دل میں ہلکی سی کپکپاہٹ اُٹھی۔ وہ تصویر نہ انسٹاگرام پر اپلوڈ ہوئی تھی۔ نہ کسی گروپ میں شیئر کی تھی۔

"کیا آپی نے کسی کو فارورڈ کی؟" اس نے خود سے کہا مگر کچھ الجھی الجھی سی رہی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مگر پھر ذہن نے وہی محفوظ جواب دیا۔ ہو سکتا ہے آپی نے شاید کسی فیملی گروپ میں بھیجی ہو اور کسی نے دیکھا ہو۔۔۔ کچھ خاص نہیں۔

اس نے موبائل سائلنٹ کر دیا۔ اور خود کو مصروف رکھنے کے لیے ناول کھول کر بیٹھ گئی۔

لیکن موبائل سائیڈ پہ رکھا تھا۔

اسے معلوم نہیں تھا کہ کہیں دور خطیر اپنے کمرے میں بیٹھا، لائٹ بند کیے، اسکرین کی روشنی میں صرف ایک چہرہ دیکھ رہا تھا۔ وہی زرد فراک، وہی ہنسی، وہی بے خبری۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

☆☆☆☆☆

مَہرہ کا پیچھا کرتے ہوئے وہ بندرگاہ تک واپس پہنچ گئے تھے۔ اور جیسا کہ اس نے سوچا تھا وہ یہاں ایک اور شپمنٹ کے لیے آئی تھی۔

لیکن اس بار ہر طرف گارڈز کی بھیڑ موجود تھی۔ آنے والی کھیپ صدام کے لیے بہت زیادہ قیمتی ہو گی کیونکہ اس کی اتنی حفاظت کی جا رہی تھی۔

"مجھے مَہرہ کا یہاں سے زندہ واپس نکلنا ناممکن سا لگ رہا ہے۔"

خطیر نے اس کے ساتھ سرگوشی کی جہاں ان دونوں نے گودام کی چھتوں میں سے ایک پر پوزیشن حاصل کر رکھی تھی۔ اس کی رائفل باہر تھی۔ اور لیٹ کر وہ نیچے کے علاقے کا سروے کرنے کے لیے اسکوپ کا استعمال کر رہا۔

"وہاں کم سے کم سو سے زیادہ آدمی موجود ہیں۔" وہ مصروف سا بولا۔

"تمہارا اس کی مدد کرنے کا ارادہ ہے نا؟" خطیر نے اپنی رائفل لوڈ کر رہی۔

"شاید۔" وہ اسے دیکھ کر مسکرایا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اسے اپنا احسان مند کرنے کا اس سے بہتر موقع مجھے پھر تھوڑی ملے گا۔"

اس نے اپنا اسکوپ اس جانب موڑا جہاں کنٹینرز میں سے ایک پر مَہرہ نے پوزیشن لی ہوئی تھی۔ وہ بمشکل اسکی سیاہ پوش شخصیت کا پتا لگا سکتا تھا۔ کیونکہ ابھی تک اس نے کوئی حرکت نہیں کر رہی۔

"شپ پر حرکت ہوئی ہے۔" خطیر نے کہا۔

"تم شپمنٹ دیکھو میں مَہرہ پر نظر رکھوں گا۔" زرغم نے اسے ہدایت دی۔

آہستہ آہستہ مَہرہ اٹھی اور پھر اس نے دوسرے کنٹینر پر چھلانگ لگائی۔ جب وہ چپکے سے قریب آئی۔ تو زرغم کے دل میں عزت اس کے لیے اس سے کہیں زیادہ بڑھ گئی۔ جو وہ اُس لڑکی کے لیے پہلے ہی محسوس کرتا تھا۔

جب وہ گارڈز کی پہلی لائن کے قریب تھی۔ تو اس نے زمین پر چھلانگ لگائی اور وہ پل بھر کو اس کی نظروں سے اوجھل ہوئی۔ پھر اگلی ہی لمحے بعد وہ نظر آئی۔ تو دونوں ہاتھوں میں بندوق پکڑ رکھی تھی۔

"جیسے ہی وہ پہلے آدمی کو مارے گی وہاں جہنم ٹوٹ پڑے گی۔" اس نے اپنی پریشانی کا اظہار کیا۔

"میں نے لیفٹ سائیڈ کور کیا ہوا ہے۔" خطیر نے سرگوشی کی اس کی آواز میں توجہ کے ساتھ تناؤ بھی تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مَہرہ حرکت میں آ گئی۔ اور اس نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور گارڈز پر گولی چلائی۔ زرغم نے اپنی نگاہ اس کے قریب ترین گارڈز پر ڈالی اور ان لوگوں کو مارنا شروع کر رہا۔ جو اس کے لیے سب سے بڑا خطرہ تھے۔

مَہرہ کا سر ان دونوں کی سمت اُٹھا۔ جب اس نے اس کے لیے ایک اور گارڈ کو شوٹ کیا۔

اس نے ایک اور شاٹ لیا اور اتنے میں مَہرہ ایکشن میں واپس آچُکی تھی۔ خطیر نے گولیاں چلانا شروع کر دیں لیکن بہت سارے گارڈز بائیں جانب سے ہٹ کر مَہرہ کی پوزیشن پر آگے بڑھ رہے تھے۔

"میں اس کے پاس جا رہا ہوں۔" اس نے اٹھتے ہی کہا۔

"جاؤ میں کور کر رہا ہوں۔"

خطیر نے جواب دیا اور پھر زرغم گودام کی جانب بھاگا تھا۔ ائیر کنڈیشن پر چھلانگ لگاتے ہوئے اور پھر کریٹس کے ڈھیر پر سے چند لمحوں میں ہی وہ شپ پر پہنچ گیا تھا۔

جب وہ مَہرہ کی سمت میں آگے بڑھنے کے لیے بھاگا تو گولیاں تیزی سے ہوا میں چلا رہی تھیں۔ لاشیں اس کے ارد گرد گرتی نظر آ رہی تھیں۔ پیچھے سے خطیر اس کو کور دے رہا تھا۔ کنٹینرز کے کنارے پر آ کر اور وہ دوسری طرف چھپ گیا۔ کیونکہ وہ مَہرہ کا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا۔

ابھی وہ زرغم کو ایک اور ٹارگٹ کے طور پر دیکھے گی۔

جب وہ کنٹینرز کے ایک سیٹ کے گرد گھوم کر مَہرہ کے پیچھے آیا۔ تو مَہرہ کو گارڈز کی طرف سے زبردستی گھیرا جا رہا تھا۔ اور پھر خطیر کی آواز اس ایئر پیس میں سنائی دی۔

"بیک اپ پہنچ گیا ہے وہاں سے نکل جاؤ۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اس کے بغیر نہیں۔" وہ دانت پر دانت جما کر الفاظ ادا کر کے اس کے پیچھے گیا اور قریب ترین ٹارگٹز پر گولیاں چلانے لگا۔

مَہرہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے مغل کارپوریشن کے گارڈز پر توجہ مرکوز رکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"یہ لوگ ختم نہیں ہونے والے ابھی ابھی بیک اپ پہنچا ہے۔"

زرغم گولیاں چلاتے ہوئے اس کی طرف بلند آواز میں بولا تھا۔ وہ ہائی الرٹ تھا۔ کہ کسی بھی لمحے مَہرہ اس کو ٹارگٹ سمجھ کر حملہ کر سکتی تھی۔

"نکلو وہاں سے فوراً۔" خطیر کی غصے اور فکر بھری آواز اس کی کانوں میں گونجی تھی۔ جب وہ ایک کے بعد دوسرا آدمی شوٹ کر رہا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"آپ لڑکیوں کو آزاد نہیں کر سکتیں گارڈز کی تعداد زیادہ ہے۔"اپنے خالی ہاتھ سے اس نے مَہرہ کا بازو تھام کر سر نفی میں ہلایا۔

مَہرہ نے اُن کی سمت میں دوڑنے والے گارڈز کے خلاف اکیلے خطیر کی جنگ کی طرف مڑ کی دیکھا اور پھر زرغم نے اسے اپنے ساتھ کنٹینرز کے پیچھے چھپا دیا۔

ایک لمحے کے لیے وہ اس ساتھ آئی لیکن پھر وہ اس کی گرفت سے آزاد ہو کر پیچھے ہٹ گئی۔

"تم کون ہو؟"اس نے اپنی آواز میں تنبیہ کرتے ہوئے مطالبہ کیا۔

وہ شاید اس کا نام سنتے ہی اس کو مار ڈالے گی۔

"آپ کے لیے ڈیلو جنل۔۔"زرغم نے اس کی طرف مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا کہا ابھی تم نے؟"مَہرہ کی آنکھیں اس سیاہ ماسک کے پیچھے پھیل گئیں۔

ایک آدمی اس کے پیچھے آیا اور زرغم نے مَہرہ کا بازو پکڑ کر اسے اپنے پیچھے کر کے اس آدمی کے سینے میں تین گولیاں اتاریں۔اچانک چیری کی خوشبوں اس کے دماغ میں چڑھنے لگی تھی۔وہ اس خوشبوں کو پہچانتا تھا۔آلمحے بھر کو اس نے مَہرہ لی جانب دیکھا جو اسے ایسے دیکھ رہی ہے جیسے جن دیکھ لیا ہو۔

"دوبارہ آپ سے مل کر اچھا لگا۔"زرغم نے خوشگوار حیرانی سے کہا۔

"اگر ایک منٹ میں تم وہاں سے نہیں نکلے تو میں تمہیں خود گولی مار دوں گا۔"

خطیر نے ایک بار پھر اس کے کان میں نعرے لگاتے ہوئے اسے واپس موجودہ حالت کی طرف لے آیا۔

"کیسا رہے گا اگر ہم ایک دوسرے کا قتل بعد میں کریں اور پہلے یہاں سے زندہ نکل جائیں؟"اس نے پوچھا۔

مَہرہ خیالوں سے نکل کر اس کے ساتھ کنٹینرز سے باہر تک جانے لگی۔اور جیسے ہی وہ بندرگاہ کے دوسری طرف نہیں پہنچے۔

"تم کہاں ہو؟"اس نے خطیر سے پوچھتا۔

مَہرہ کی نگاہیں اس کی طرف اُٹھ گئیں جب خطیر نے جواب دیا۔

""تمہاری لیفٹ سائیڈ۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اپنا چہرہ موڑ کر اس نے دیکھا کہ گاڑی اُن کے جانب آ رہی تھی۔ لیکن جب اس نے مَہرہ پر نگاہ ڈالی۔ تو اس سامنے کے مَہرہ کی بندوق کا نال تھا۔اس نے الٹا چلنا شروع کر دیا۔ آہستہ آہستہ اپنی موٹر سائیکل کی سمت بڑھی۔اس نے گاڑی رکتے ہوئے سنا تو ایک ہاتھ ہوا میں بلند کیا کہ خطیر مَہرہ پر گولی نہیں چلا دے۔

"جب آپ بات کرنے کے لیے تیار ہوں تو مجھے بتا دیگا"اس نے مَہرہ سے کہا۔

"تم کون ہو؟"جسم میں تناؤ لیے وہ پیچھے کی طرف بڑھ رہی تھی۔

"زرغم کیانی۔"اس نے پھر مسکراتے ہوئے جواب دیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مَہرہ ایک لمحے کے لیے جم گئی اس کا نام سن کر چونک گئی۔ پھر وہ گھومی اور اپنی موٹر سائیکل کی جانب بھاگی۔

ہماری ملاقات پھر ضرور ہو گی۔

☆☆☆☆☆

گولونہ کا انتظار کرتے ہوئے حیرت کی لہریں اس کے اندر لرز رہی تھی۔

آج کی رات مَہرہ کی سب سے بڑی ناکامی تھی۔

وہ معصوم لڑکیاں۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سڑک کے کنارے رک کر اس نے اپنی اپنی ناکامی کو پروسیس کرنے کی کوشش کر رہی۔ موٹر سائیکل سے اترتے ہی اس نے اپنا ہیلمٹ اور ماسک زمین پر پھینکا اور مایوسی سے اونچی آواز میں چیخی تھی۔

زرغم کیانی۔۔۔وہ سائیکو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اوہ میرے خدایا۔

جس انسان نے اس کی مدد کر رہی وہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر نکلا۔

یا اللہ۔

بے ترتیب سانسوں کو نارمل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اس نے گہری سانس خارج کر رہی۔ لڑکیوں کو آزاد نہیں کرنے پر اسے مایوسی تھی۔ لیکن زرغم کیانی کے وہاں ہونے کی حیرت اسے مایوسی سے باہر نکلنے میں مدد کر رہی تھی۔

ورنہ مَہرہ آج زندہ نہیں بچتی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جب لاشیں ارد گرد گرنے لگیں تو وہ مکمل طور پر امید ہار چکی تھی۔ اکیلے لڑنے کے لیے یہ بہت آدمی بہت تھے۔

ڈیڈی نے تو واقعی پوری فوج بھیجی تھی۔

وہ وہیں زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔ سمندر کی نمکین ہوا محسوس کرتے ہوئے ارد گرد اندھیرے میں محض لہروں اور سانسوں کی آواز آ رہی تھی۔ اور اسی وقت بندر گاہ پر اس نے جو بغیر نمبر پلیٹ والی گاڑی دیکھی جو اس کے پیچھے کچھ فاصلے پر رکی ہوئی تھی۔ زرغم جانتا تھا کہ وہ اس وقت بندر گاہ پر ہو گی۔ اس کی نگاہیں اپنی موٹر سائیکل کی جانب گئیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اوہ گاڈ۔۔۔ وہ اسے ٹریک کر رہا تھا۔

جس کا مطلب یہ تھا۔ کہ وہ اس کی دو زندگیوں کے بارے میں سب کچھ جانتا ہو گا۔

مَہرہ کے سینے میں ڈوبنے کا احساس ہونے لگا۔ کیونکہ اس نے جس چیز کے لیے اتنی محنت کی تھی۔ وہ برباد ہونے جا رہی تھی۔

یہ جانتے ہوئے کہ کسی نہ کسی وقت زرغم سے سامنا تو کرنا ہی پڑے گا۔ اس نے اپنی بندوق کو اپنی پشت کے پیچھے سے نکال کر لوڈ کر رہا۔ زرغم اور اس کے ساتھ خطیر کیانی گاڑی سے باہر نکلا۔ جو ساتھ کافی طاقتور جوڑی کی طرح نظر آ رہے تھے۔ تو اس دن یہ آدمی اس لیے مانوس سے لگ رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

خطیر کیانی کا کا مقابلہ وہ اکیلے کر سکتی تھی۔

لیکن ان دونوں کا ساتھ نہیں سکتی۔

اسے نہیں معلوم کہ زرغم کتنا اچھا فائٹر ہے۔ لیکن اگر وہ خطیر سے بہتر ہو گا۔ تو مَہرہ کے پاس کلمہ پڑھنے کے علاوہ کوئی اور راستہ نہیں تھا۔

اس نے اپنی بندوق زرغم کی جانب اٹھائی۔

"تم نے میری بائیک پر ٹریکر لگایا ہے؟" جب وہ دونوں اس کے سامنے آ کر رکے تو اس نے پوچھا۔

"آف کورس۔" زرغم کا چہرہ واضح طور پر نظر آنے کے لئے بہت اندھیرا تھا۔ لیکن وہ اس کی آواز میں شرارت محسوس سکتی تھی۔

"اب میری باری۔۔۔ آپ غلاموں کو کیوں آزاد کر رہی ہیں؟"مَہرہ کی جانب بڑھاتے ہوئے زرغم نے پوچھا۔

"وہ غلام نہیں معصوم لوگ ہیں۔"اس نے الفاظ چبا چبا کر ادا کر رہے تھے۔

زرغم تھوڑا اور قریب آیا اور مَہرہ نے دماغ میں بجتی خطرے کی گھنٹی ٹرگر کے گرد اپنی گرفت سخت کر دی۔ کیونکہ جو طاقت اس شخص کے پاس تھی۔ وہ رات کے اندھیرے میں بھی نظر آ رہی تھی۔

زرغم کیانی بے رحم کے طور پر جانا جاتا تھا۔ وہ خطرناک اور سب سے زیادہ جان لیوا افسران میں سے ایک تھا۔ یہ سب جان کر ہی اسے زرغم کو مار دینا چاہیے تھا۔ لیکن وہ ایسا نہیں کر سکتی تھی۔

وہ اس کے باپ کا سب سے بڑا دشمن بھی تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ان کو صرف وہ ہی تباہ کر سکتا تھا۔

"تم مجھ پر نظر کیوں رکھے ہوئے ہو؟" مَہرہ نے پوچھا۔

"دراصل میں صدام پر نظر رکھا ہوا ہوں۔ آپ کے بارے میں معلوم ہونا ایک حسین اتفاق تھا۔" زرغم ایک اور قدم آگے بڑھا۔ اب وہ دونوں بلکل آمنے سامنے تھے۔

"فاصلہ رکھ کر بات کرو۔ ورنہ تمہارے ہینڈسم فیس کا وہ حال کروں گی کہ اپنے آپ کو بھی نہیں پہچان سکو گے۔"

"جب تک آپ کو لگتا ہے۔ کہ میں ہینڈسم ہوں مجھے کسی اور چیز سے فرق نہیں پڑھتا۔" اس کے لب مسکراہٹ میں ڈھل گئے۔

مَہرہ کی سفید رنگت میں سرخی گھلنے لگی تھی۔ اس نے طیش سے ایک قدم پیچھے لیا۔ جتنی بھی خطرناک صحیح لیکن وہ ایک عورت تھی۔

"تم ہماری پارٹی میں کیا کر رہی تھیں؟"جیبوں میں ہاتھ اڑسے خطیر نے بولا۔

"میں غلط جگہ پہنچ گئی تھی۔"مَہرہ نے آواز مضبوط رکھ کر جواب دیا۔

"مہرانی صاحبہ آپ کو نہیں لگتا کہ اب جھوٹ بولنے کے لیے دیر ہو چکی ہے؟"زرغم دھیرے سے ہنس دیا۔

"مہرانی صاحبہ؟۔۔مہرانی نہیں مَہرہ نام ہے میرا،مَہرہ مغل۔"اس کے کانوں سے اب واضح دھواں نکل رہا تھا۔اس کی شخصیت پر یہ نام بلکل نہیں جچتا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اچھا نام ہے۔ آپ کا لیکن میرے نام کے ساتھ زیادہ اچھا لگے گا۔"

جہاں کتھئی آنکھیں حیرت سے کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ وہاں خطیر بھی اپنی ہنسی کو چھپانے کے لیے منہ پر ہاتھ کی مٹھی بنائے کھانسے کی اداکاری کرنے لگا۔

"فلرٹ کرنا بند کرو اور صاف بتاؤ تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟" مَہرہ نے کھنکھنار کر کاٹ دار لہجے میں مطالبہ کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"چلیں رشتے کی بات پھر کسی دن کر لیں گے فی الحال میں آپ کا کو آپریشن چاہتا ہوں۔ یہ فرض کرتے ہوئے کہ ہمارا ایک ہی مقصد ہے۔"

"کون سا مقصد؟"

"آپ کے والد کی بربادی۔"

"تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہارے ساتھ کام کروں گی؟ تم ان سے مختلف نہیں ہو اگر وہ مافیا بُوس ہیں۔ تو تم بھی ایک کرپٹ آفیسر ہو۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ غلط بات ہے۔ میں آپ کے والد جیسا بلکل نہیں ہوں۔" زرغم نے گردن ایک جانب ڈھلکا کر ایک ہاتھ سینے پر رکھا۔

"مجھے پاگل سمجھتے ہو؟ تم جیسے کتنے آفیسرز میرے ہی باپ کی دی رشوت پر پلتے ہیں۔"

زرغم نے سر نفی میں ہلایا۔ اور اس کی وارننگ کو نظر انداز کرتے ہوئے چند قدم اس کے قریب گیا۔ مَہرہ نے اس کے پاؤں کے ساتھ زمین پر گولی چلادی۔ اور وہ ہلا تک نہیں۔ بلکہ اس کے بجائے زرغم گردن جھکا کر ہنس دیا۔

خطیر نے اپنی بندوق مَہرہ پر اتنی تیزی سے تانی کہ اس نے اسے حرکت کرتے ہوئے بھی نہیں دیکھا۔ زرغم نے خطیر کی جانب دیکھنے کی زحمت بھی نہیں کر رہی اور آہستہ سے کہا۔

"گن نیچے کر لو۔"

"مجھے نہیں لگتا گولونہ کو اچھا لگے گا کہ اس کی بیسٹ فرینڈ پر کوئی گن تانے۔اور ویسے بھی خطیر آپ میرا مقابلہ بلکل نہیں کر سکتے۔"خطیر کی جانب دیکھتے ہوئے مَہرہ نے شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

خطیر نے بندوق نیچے کر لی لیکن اسے کھا جانے والی نگاہوں سے دیکھنے لگا۔

"اسے بیچ میں مت لاؤ۔اپنی گن نیچے کرو پھر دیکھتے ہیں کون کتنا طاقتور ہے۔"خطیر نے کہا۔

"پھر کبھی،ابھی میرے اپنے مسلے بہت ہیں۔"اس نے اپنی توجہ زرغم کی جانب موڑنے سے پہلے کہا۔

"میں نہ رشوت کھاتا ہوں۔ نہ ہی معصوموں پر ظلم کرتا ہوں۔"زرغم نرمی سے بولا۔

مَہرہ نے خالد کو اس کے بارے میں یہ کہتے سنا تھا۔

مَہرہ نے اپنی بندوق کو چند انچ نیچے کیا کہ وہ اب اس کے سینے پر نہیں بلکہ اس کی ٹانگ پر تھی۔

Clubb of Quality Content

"مجھے نہیں پتا تھا۔ کہ خطرہ اتنا خوبصورت ہو سکتا ہے۔"زرغم ایک بار پھر مسکرایا۔

"تمہارے ساتھ کوئی ذہنی مسلہ ہے؟"مَہرہ کی ابرو اوپر اٹھی تھیں۔

یہ آدمی واقعی پاگل لگ رہا تھا۔

"سوال اچھا ہے۔ جواب ملے گا تو آپ کو ہی سب سے پہلے بتاؤں گا۔"

"تم۔۔سچ میں میری ڈیڈی مختلف ہو۔"اس کی آواز بہت دھیمی تھی۔

ندرک
Clubb of Quality Content

"میں اس کو اپنی تعریف سمجھوں گا۔"زرغم کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ آ گئی تھی۔

"میری ہر بات کو اپنی تعریف ہی سمجھ رہے ہو۔"مَہرہ نے جب اسے سیاہ پلکوں کے پیچھے سے گھور کر دیکھا،اس کی انگلی اب بھی ٹرگر پر تھی۔

"کیوں نہ سمجھوں؟ میں ہوں ہی اتنا گوڈ لوکیگ کے کوئی مجھے ناپسند کر ہی نہیں سکتا۔" اس نے اپنے بالوں کو ہاتھ سے پیچھے کرتے ہوئے کہا۔

"پلان کیا ہے؟" نفی میں سر ہلاتے ہوئے اس نے اپنے ہتھیار کو مکمل طور پر نیچے کیا لیکن وہ اب بھی ہائی الرٹ ہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہمیں مرزا صدام مغل کو ثبوت کے ساتھ گرفتار کرنا ہے۔"

"اور پھر؟ اس کی کیا گارنٹی کہ میری مدد لینے کے بعد تم مجھے گرفتار نہیں کرو گے؟" مَہرہ کے لب طنزیہ مسکراہٹ میں ڈھل گئے۔

"میں آپ کو زبان دے رہا ہوں۔"

"آفر کے لیے شکریہ لیکن میں اکیلے کام کرتی ہوں۔"

"میں نے سنا ہے۔ آپ کے ڈیڈی ڈیئریسٹ کسی ریون کی تلاش میں ہیں۔"زرغم نے بازو سینے پر باندھتے ہوئے ایک گہری نظر اس پر ڈالی۔

"تمہاری اتنی جرأت کہ مجھے دھمکی دو گے؟"مَہرہ نگاہیں اس کے چہرے پر جمائے اس کی طرف دھمکی آمیز انداز میں بڑھی۔

"آپ پر غصہ سوٹ کرتا ہے۔"اس سے پہلے کہ لڑائی شروع ہوتی وہ اچانک بول پڑا۔

یہ لڑکی اس کی ٹف گائے پر سنیلیٹی خراب کر رہی تھی۔

فوکس زرغم۔۔فوکس

مَہرہ نے کبھی بھی کسی کو اپنی طرف اس طرح دیکھتے نہیں دیکھا۔اس کی نگاہوں میں کچھ شاید آحترام تھا۔جس کی وجہ سے اس کے دل میں عجیب سا اِحساس ہو رہا تھا۔

"اپنے والد کو گرفتار کرنے میں ہماری مدد کریں۔اس کے بدلے آپ کو میری جو مدد چاہیے ہو مجھے منظور ہے۔"زرغم کا لہجہ اس بار سنجیدہ تھا۔

اسسٹنٹ ڈائریکٹر کی طرف سے مدد؟ آفر بری نہیں تھی۔

"جیسا کہ میں نے کہا میں اکیلے کام کرتی ہوں۔ لیکن آفر کے لیے شکریہ۔" اس نے سر نفی میں ہلایا۔

مَہرہ نے اس بارے میں سوچنے کے لئے لمحہ بھر لیا۔ لیکن یہ جان کر کہ یہ شخص اب بھی اس کا دشمن تھا۔

"آپ لوگ جا سکتے ہیں۔" ایک دو قدم پیچھے ہٹ کر اس نے اپنی بندوق دوبارہ زرغم پر اٹھائی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"پھر ملیں گے۔"زرغم چند پل اسے دیکھتا رہا۔

جو کہ امید ہے جلد نہیں ہو گا۔

وہ دونوں واپس گاڑی کی جانب بڑھ گئے اور جب اس نے سڑک پر گاڑی آگے جاتی دیکھی تو اپنی بندوق پشت کے پیچھے لگائی۔اپنا ہیلمٹ اور ماسک اٹھایا۔جتنا دلچسپ یہ تھا لیکن اب گولونہ اور راعنین کے پاس واپس جانے کا وقت تھا۔تاکہ وہ فیصلہ کر سکیں کہ یہاں سے چھپ کر کہاں جائیں گے۔

☆☆☆☆☆

جس گھر میں وہ دونوں فی الحال رہ رہے تھے۔اس کے پورے راستے زرغم پاگلوں کی طرح مسکراتا رہا تھا۔

جب مَہرہ مغل کی بات آتی تھی۔ تو وہ یقینی طور پر دماغ پر قابو کھو بیٹھتا تھا۔

جس طرح سے وہ اس کے سامنے کھڑی تھی۔عام طور پر لوگ زرغم کے سامنے بات کرنے سے بھی خوف کھاتے تھے۔ لیکن مَہرہ نہیں۔اس کے پاس شاید خوف جیسا کوئی جزبہ نہیں تھا۔

"انہوں نے تمہاری کیا بے عزتی کی ہے۔۔۔ آپ میرا مقابلہ بلکل نہیں کر سکتے۔" زرغم نے خطیر کا مزاق اڑاتے ہوئے مَہرہ کی باخوبی نکل اتاری تھی۔

"مجھے ذلیل کروا کر تو تمہیں بڑا سکون ملا ہو گا۔" خطیر نے گھر میں داخل ہوتے ہی آنکھیں گھمائیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تمہاری سوچ سے بھی زیادہ۔" سیکیورٹی روم میں پہنچ کر زرغم کرسی کھینچ کر بیٹھا اور خطیر کو دیکھ کر مسکرایا۔

"تم اس سے اتنے امپریس ہوئے ہو؟" خطیر اپنا سر نفی میں ہلاتے ہوئے مسکرایا۔

"تمہیں ماننا پڑے گا وہ۔۔۔بہت بہادر ہیں۔"اس کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔

خطیر کا چہرہ سنجیدہ ہوا اور پھر اس نے زرغم کو گھورا۔یہ جانتے ہوئے کہ وہ کیا سوچ رہا تھا۔ زرغم نے پہلے ہی کہہ دیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں صرف اس عورت کی تعریف کر رہا ہوں۔"

خطیر نے اس کی جانب سوالیہ انداز میں ابرو اٹھائے تو اس نے اسے تنبیہ سمجھتے ہوئے مزید کہا۔

"تم جانتے ہو یار میں پیار محبت وغیرہ کے چکروں میں نہیں پڑتا۔ چلو واپس کام پر توجہ دو۔"

اس نے مَہرہ کی موٹر سائیکل پر ٹریکر چیک کیا اور دیکھا کہ وہ شہر میں موجود سیف ہاؤس میں تھی۔

مَہرہ کا اب تک خود سے ڈیوائس نہ ہٹانا حیرت کی بات تھی۔

کیا وہ خود چاہتی تھی۔ کہ وہ اس کی موٹر سائیکل کو مزید ٹریک کر سکے؟

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"چلو پیار محبت نہیں صحیح لیکن مَہرہ سے شادی کا کیا خیال ہے؟۔۔۔رشتہ مانگنے میں چلتا ہوں۔"خطیر کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی۔

"آج رات تم میری فی میل ورجن سے ملے ہو۔اگر میں نے اس سے شادی کا ذکر بھی کیا تو وہ شاید اسی وقت میری گردن لے جائے گی۔"اس کی بے اختیار ہنسی چھوٹی۔

"مارنا ہوتا تو آج ہی مار دیتی جب تم اس سے بے شرموں کی طرح فلرٹ کر رہے تھے۔"

"تمہیں بھی لگتا ہے نا وہ مجھے پسند کرتیں ہیں؟"اس کی بات پر خطیر بھی ہنسنے پر مجبور ہوا تھا۔

"ہو سکتا ہے۔ کیا خیال ہے پھر شادی کی تیاری شروع کریں؟"خطیر کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"بے بے سے آج ہی بات کرتا ہوں۔"کام کی جانب مڑنے سے پہلے وہ زور سے ہنسا تھا۔

انہوں نے اسکرینوں کو چیک کیا اور دیکھا کہ جس پر توجہ دی جائے ایسی کوئی سرگرمی نہیں ہوئی۔

"اب ریڈ کب کرنی ہے؟"خطیر نے پوچھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"زیادہ انتظار کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ میرے خیال میں ہمیں نیلامی کے بعد ریڈ کرنی چاہیے۔ اس وقت تک سیکورٹی زیادہ رہے گی۔" چند لمحے سوچنے کے بعد اس نے بولا۔

"میں اپنی ٹیم کو بتا دیتا ہوں۔ تم بھی بیک اپ بلا لو۔" خطیر نے اپنے ڈیپارٹمنٹ کو فون کرنے کے لیے اپنی جیب سے فون نکالتے ہوئے کہا۔

اپنا فون نکال کر اس نے تراب نقاش کا نمبر ملا کر ڈائل دبایا تھا۔

"ہیلو۔" تراب نے چند پل بعد جواب دیا۔ وہ ان کے سیکٹر کے بہترین افسران میں سے ایک تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کیسے ہو تراب؟"

"الحمدللہ۔۔تم کہاں غائب ہو؟"

"مجھے کراچی میں تمہاری ضرورت ہے۔جانتا ہوں تمہیں یہاں کی گرمی سے چڑ ہے۔لیکن مرزا صدام مغل پر ریڈ کرنی ہے۔اور واپسی مشکل ہو گی۔اس لیے تم ساتھ چاہیے ہو۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ریڈ کرنے کے لیے تمہیں گرمی کا موسم ہی ملا تھا۔۔۔کب تک پہنچوں میں؟"

"جتنی جلدی ممکن ہو۔"

"مجھے کیس کی تفصیلات بھیج دو۔"

"بھیجتا ہوں۔"

"تو تم واقعی مغل کارپوریشن کے پیچھے جا رہے ہو؟" تراب نے گہری سانس خارج کر رہی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"وہ میرے شہر کو گندا کر رہا ہے۔"

"ٹھیک ہے۔ میں کل رات وہاں ہوں گا۔"

کال ختم کرتے ہوئے اس نے خطیر کی جانب دیکھا اور اپنا فون واپس جیب میں رکھ لیا۔

"واعظ کل رات پہنچ جائے گا۔"

"ان دونوں کو کیس کی تفصیلات بھیجنی ہیں۔"

"اوہ ویسے مغل مینشن کے کمپاؤنڈ کے نیچے کیا ہے۔اس کا کوئی نقشہ نہیں ہے۔"خطیر نے سر نفی میں ہلایا پھر اس نے اپنی توجہ اسکرینوں کی طرف موڑ دی۔

"اگر میں صدام ہوتا تو میرے پاس بہت سی سرنگیں ہوتیں۔ایسا نہیں ہو سکتا کہ اس کے پاس فرار کا دوسرا راستہ نہ ہو۔"

"اس کے پاس ہیلی کاپٹر ہے لیکن ہمارے یہاں آنے کے بعد سے یہ چیز ہلی تک نہیں ہے۔" خطیر حویلی دکھاتی اسکرین کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔

"اس گھر کے نیچے کچھ ضرور ہے۔ میں شرط لگا سکتا ہوں۔" اس نے حویلی کے ہر ایک انچ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مَہرہ نے ان کے ساتھ کام کرنے سے انکار کر دیا یہ افسوس کی بات تھی۔

☆☆☆☆☆

وہ تینوں پچھلے ایک گھنٹے سے خاموش بیٹھے تھے۔ مَہرہ اپنے ذہن میں ناکام آپریشن کا ایک ایک منظر بار بار دہرا رہی تھی۔

گہری سانس لیتے ہوئے اُس نے سو ویں بار سر نفی میں ہلایا۔

"یہ تمہاری غلطی نہیں تھی۔ آدمی بہت زیادہ تھے۔" گولونہ نے مدھم آواز میں کہا۔ وہ بھی اسی کی طرح مایوس تھی کہ وہ تینوں لڑکیوں کو آزاد نہ کر سکے۔

"یہی سب کچھ سوگنا مشکل بنا دیتا ہے۔" مَہرہ سر جھکاتے ہوئے آہ بھر کر بولی۔

وہ تینوں اگلے مرحلے پر بات کرنے سے کترا رہے تھے۔ کیونکہ راعنین کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہوا تھا۔ اب اسے نیلامی کے بعد تک انتظار کرنا ہو گا۔ اور ایسا کوئی راستہ نہیں تھا کہ وہ لڑکیوں کے مکمل غائب ہونے سے پہلے ان تک پہنچ پاتے۔ اس کا مطلب تھا کہ اسے انتخاب کرنا ہو گا۔ کہ کس کو بچانا ہے اور کسے چھوڑ دینا ہے۔

یہ سوچتے ہوئے مَہرہ نے آنکھیں بند کر لیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میں کیسے انتخاب کروں؟

راعنین نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھا۔ مَہرہ نے آنکھیں کھولیں اور اس کی طرف دیکھا۔ راعنین نے سر جھکایا ہوا تھا۔ اور اس کے چہرے پر چھپا ہوا درد واضح تھا۔

"ہم جس کی مدد کر سکتے ہیں۔ وہ ضرور کریں گے۔" گولونہ نے نرمی سے کہا۔

"اور جنہیں ہم نہ بچا سکے۔۔۔ ان کا کیا ہو گا؟" مَہرہ نے سر جھٹکتے ہوئے پوچھا۔

"گولونہ صحیح کہہ رہی ہے آپی۔ ہم جو کر سکتے ہیں۔ وہ کریں گے۔" راعنین نے ضبط سے اپنی آنکھوں کے آنسو اندر اتارے اور پھر آہستہ سے دہرایا۔

یہ پہلی بار تھا کہ وہ اتنی بری طرح ناکام ہوئے تھے۔ اور یہ ناکامی سب پر بھاری پڑی تھی۔ وہ جانتے تھے کہ جنہیں وہ نہیں بچا پائیں گے۔ انہیں تشدد کا نشانہ بنایا جائے گا۔ یہاں تک کہ آخر میں مار ہی دیا جائے گا۔

مَہرہ نے دوسرا ہاتھ اٹھا کر اپنی پیشانی ہتھیلی پر رکھ دی اور آنکھیں دوبارہ بند کر لیں۔

میں کیا کرنے جا رہی ہوں؟

"ہمارے پاس کوئی اور راستہ نہیں ہے۔" راعنین نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے کھینچتے ہوئے کہا۔

"ہمیں نیلامی کے بعد تک انتظار کرنا ہو گا۔" مَہرہ نے سر اٹھا کر دونوں کی آنکھوں میں دیکھا اور آہستہ سے اثبات میں سر ہلایا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"پہلے کم عمر بچیوں کو بچائیں گے۔" گولونہ نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔ اور دونوں نے اس کی بات سے اتفاق کیا۔

"ٹھیک ہے، لیکن مجھے تم دونوں کی مدد چاہیے ہوگی۔ جیسے ہی میں لڑکیوں کو آزاد کروں گی۔ گولونہ تم فوراً انہیں لینے آجانا اور راعنین، تم ان کے سیکیورٹی سسٹم پر اٹیک کروگی تاکہ میں اگلی لڑکی کی طرف بڑھ سکوں۔" مَہرہ نے ہدایت دی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گولونہ نے سنجیدگی سے سر ہلایا۔

"فکر ہی نہیں کریں آپی۔ ایسا بگ چھوڑوں گی کہ روتے رہ جائیں گے۔" راعنین شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔

مَہرہ نے ایک لمحے کے لیے اپنی دوستوں کو دیکھا۔ لوگ کہتے ہیں۔ کہ خون پانی سے گاڑھا ہوتا ہے۔ مگر سچ یہ ہے کہ آنکھیں بند کرنے پر دونوں کے درمیان کوئی فرق نہیں کیا جا سکتا۔

گولونہ نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا اور چند لمحے خاموشی چھائی رہی۔ پھر ہمیشہ کی طرح راعنین خاموشی کی دیوار توڑنے آپہنچی۔

"اس گھر میں روز نیا سیاپا ہوتا ہے۔ پتا ہے آپ کو؟۔۔۔ اس گدھی سے باسم عثمان نے ایئرپورٹ پر نمبر مانگا اور اس نے منع کر دیا۔" راعنین نے بات کا رخ بدلا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کون باسم عثمان؟"مَہرہ نے دلچسپی سے پوچھا۔

"اوہ ہو! آپ کو بھی نہیں پتا؟ لاکھوں فالورز ہیں اُس کے اتنا فیمس یوٹیوبر ہے۔"راعنین جوش سے بولی اور باسم کے کارنامے گنانے لگی۔

"شرم کرو یار میں بزنس ٹرپ پر تھی۔"گولونہ نے چڑ کر جواب دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بزنس ٹرپ پر تھی تو کیا ہوا؟ ایک سیلفی تو بنتی تھی۔"

مَہرہ جو کونے میں بیٹھی تھی۔ کبھی راعنین کو دیکھتی کبھی گولونہ کو۔ وہ جانتی تھی یہ جنگ عظیم اتنی جلدی ختم نہیں ہونے والی۔

"باتیں سنو۔ صرف دو سال چھوٹی ہے ہم سے اور ایسے باتیں کر رہی ہے جیسے کوئی چھوٹی بچی ہو۔" گولونہ نے غصے سے کہا۔

"چھوٹی بچی؟ پہلے قد تو بڑھا لو پھر بات کرنا۔" راعنین نے بھی پلٹ کر ویسا ہی جواب دیا۔

"تم جیسے حور پری ہو؟ میں اولٹے ہاتھ سے ڈرائنگ کروں تو وہ بھی تم سے اچھی لگے گی۔" گولونہ نے ہاتھ نچایا۔

"گرلز۔۔۔" مَہرہ نے بیزاریت سے کہا جسے ان دونوں نے نظر انداز کر دیا۔

"مجھے مجبور مت کرو کہ میں اُٹھ کر تمہیں دو تھپڑ لگادوں۔"راعنین نے دانت پچکچا کر کہا۔

"ہمت ہے تو لگا کر دیکھاؤ۔"گولونہ صوفے پر پیر اوپر چڑھا کر بیٹھی۔

"لگاتی مگر مجھے گندی چیزوں کو ہاتھ لگانے کا شوق نہیں ہے۔"راعنین دو انگلیوں سے اپنی ناک کو پکڑتے ہوئے بولی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اگر تم دونوں کا ہو گیا تو اپنے پنجروں میں واپس آجاؤ۔۔ہر وقت کتے بلوں کی طرح لڑتے رہتے ہو۔"مَہرہ نے کہا تو راعنین نے گولونہ کو دیکھ کر زبان چڑھائی اور گولونہ چھت کو گھورتے ہوئے سر ہلانے لگی۔

☆☆☆☆☆

انسٹاگرام پر کچھ خاص نہ تھا۔ نہ کوئی لمبی چوڑی پوسٹ، نہ ہی ہیش ٹیگز کی بھرمار۔ بس ایک سادہ سی تصویر۔

گولو نہ کھڑکی کے قریب بیٹھی تھی۔ آدھے چہرے پر دھوپ کی نرم پرتیں گری ہوئی تھیں۔ روشنی اس کے سانولے گالوں کو چھو کر جیسے کسی فنکار کے برش سے پھسلتی ہو۔

کیپشن میں کچھ بھی نہیں لکھا گیا تھا۔ بس ایک سفید دل۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

لیکن سوشل میڈیا کی دنیا کیپشن سے نہیں چلتی۔ یہاں لفظوں سے زیادہ چہروں کی اہمیت ہوتی ہے۔ یہاں رنگ اہم ہیں، روشنی اہم ہے۔ اور جو ان پیمانوں پر پورا نہ اُترے وہ اکثر نظر انداز ہو جاتا ہے۔

تبصرے تیزی سے بڑھ رہے تھے۔ لائکس بھی آ رہے تھے۔ مگر ایک کمنٹ جیسے گولونہ کی ہنسی کے دروازے پر چُپ چاپ تالا ڈال گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کچھ بھی کر لو۔ فلٹر لگا کر بھی رنگ کالا ہی رہے گا۔"

اُس نے لمحہ بھر کو اس تبصرے کو دیکھا۔ آنکھیں جمی رہیں۔ پھر جیسے کمرے میں خاموشی چھا گئی ہو۔ روشنی وہی تھی، تصویر وہی، مگر اب اس کی آنکھوں میں وہ چمک نہ رہی تھی۔ دل کی

سطح پر جیسے کسی نے سیاہی انڈیل دی ہو۔اس نے فون بند کیا اور آہستہ سے بستر کے کونے پر بیٹھ گئی۔

کمرے کی سفید دیواریں اب بے جان لگنے لگیں۔ماضی کی آوازیں واپس گونجنے لگیں۔ جس میں خالہ نے توحد ہی کر رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ایسی رنگت پر اچھے رشتہ نہیں آتے۔"

"سفید یونیفارم میں کالی بھوت لگتی ہو۔"اسکول کی گلیوں میں بچوں کی آوازیں۔

"اس سے دور رہو بھئی یہ رنگ چھوڑ دے گی اپنا۔"کبھی کزن کی شرارتوں میں کہے جملے۔

وہ آوازیں وقت کے ساتھ دھندلی تو ہوئیں۔ مگر ختم کبھی نہ ہو سکیں۔ اور آج برسوں بعد ایک اجنبی تبصرے نے وہ زخم پھر سے کھول دیے۔

اگلے چند دنوں وہ خاموش ہو گئی۔

راتوں کو نیند کم آتی اور دن میں آئینے کے سامنے بیٹھے دیر تک خود کو دیکھتی رہتی۔

کسی اشتہار میں "سات دن میں چمکدار گوراپن" کا وعدہ سنا اور دل مچل گیا۔

اسی شام اُس نے ایک دو کان سے وائٹنگ کریم، بلیچ اور فیئر نیس سیریم خریدی۔ پیکنگ چمکتی تھی۔ وعدے جھوٹے سہی مگر خوبصورت تھے۔

اس نے وہ سب چیزیں اپنی الماری میں چھپا دیں۔ جیسے کوئی راز ہو۔ استعمال شروع کیا۔ جلن ہوئی، ہلکا سا خراش بھی آیا، مگر وہ برداشت کرتی گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

☆☆☆☆☆

اگلی دوپہر جب بارش کی بوندیں کھڑکی کے شیشوں پر ہلکی ہلکی ٹک ٹک کر رہی تھیں۔ گولونہ نے دوبارہ وہ سفید شاپنگ بیگ نکالا۔ وہ اُسے کمرے سے باہر لائی، جہاں راعنین کورین ڈرامے کی کسی جذباتی قسط میں غرق تھی۔ اور مَہرہ میز پر بیٹھی اسلحے کا جائزہ لے رہی تھی۔ روٹین کا ایک عجیب مگر انوکھا امتزاج۔

"گُل نور باجی کی کال آئی تھی۔ وہ اور غنی بھائی تم سے ملنے پاکستان آنا چاہتے ہیں۔" راعنین نے فوراً خبر دی۔ جیسے خبر نہ ہو کوئی بریکنگ نیوز ہو۔

"انہیں منع کر دو۔ میں ٹھیک ہوں۔" گولونہ نے سادہ سا جواب دیا۔

"وہ صرف تمہیں دیکھنا چاہتی ہیں۔" راعنین نے پلٹ کر اسے دیکھا، چہرے پر الجھن تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کبھی کبھی محبت بھی بوجھ لگتی ہے۔خاص طور پر جب لوگ ترس کو محبت سمجھ لیں۔"گولونہ نے آنکھیں چرا لیں نظریں نیچے کر کے کہا۔

"جیسے تمہاری مرضی۔"مَہرہ نے راعنین کی طرف دیکھا پھر صوفے سے سیدھی ہو کر گولونہ کی طرف متوجہ ہوئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تبھی راعنین کی نظر اُس شاپنگ بیگ پر پڑی۔

"یہ کیا ہے؟"اُس نے چونک کر پوچھا۔

"کچھ نہیں۔" گولونہ نے نظریں چرائیں۔

راعنین نے لپک کر بیگ چھینا اور مَہرہ نے چونک کر ان کی طرف دیکھا۔

"تم یہ سب کیوں لائی ہو؟" راعنین کے ہاتھ میں وائٹنگ سیریم تھی اور آنکھوں میں بے یقینی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بس ویسے ہی، سیلف کیئر کرنے میں کیا برائی ہے۔"

"یہ سیلف کیئر نہیں self destruction ہے۔" راعنین کی آواز اس بار قدرے اونچی تھی۔

"یہ کریمز صرف تمہاری اسکین نہیں تمہارے اعتماد کو بھی برباد کر دیں گی۔"مَہرہ آہستہ سے بولی۔

گولونہ خاموش رہی۔دل میں ایک جنگ سی چل رہی تھی۔

"تم نہیں سمجھ سکتیں،مَہرہ۔۔۔تم دونوں نہیں سمجھ سکتیں۔"گولونہ کی آواز میں وہ تھکن تھی جو برسوں کی نظر انداز ہوتی لڑکی کے اندر چپ چاپ جم گئی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"جب تمہیں بچپن سے ہی بتایا جائے کہ تم کم تر۔۔خاص نہیں۔ جب تمہارے رنگ کو ہر جملے میں لعن طعن ملے۔۔۔جب کوئی تمہیں ترس سے دیکھے محبت سے نہیں۔۔ تو ایک وقت آتا ہے جب تم خود بھی خود کو دیکھ کر نظریں چرا لیتے ہو۔"

ایک لمحہ جیسے رُک گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کوئی کچھ نہ بولا۔

پھر راعنین نے بیگ سے ایک ایک کر کے وہ ساری کریمیں نکالیں۔اس کی حرکتوں میں غصہ تھا۔ مگر آنکھوں میں صرف دکھ۔

"یہ سب تمہیں خوبصورت نہیں بنائیں گی گولو نہ۔ کیونکہ تم پہلے سے خوبصورت ہو۔

اور تم جانتی ہو اللہ کبھی بھی کسی کو بے کار یا کم تر نہیں بناتا۔۔ بس کبھی کبھی دنیا اتنی شور مچاتی ہے کہ ہم اللہ کی باتیں سن ہی نہیں پاتے۔" اُس کی آواز میں لرزش تھی۔ جیسے اپنی دوست کے اندر کی چیخیں سن کر خود بھی ٹوٹ رہی ہو۔

"ہم تمہیں یوں ہرٹ ہوتے نہیں دیکھ سکتے۔ اگر دنیا نے تمہیں غلط کہا۔۔ تو وہ دنیا غلط تھی۔ تم نہیں۔" مَہرہ کی بات مختصر تھی۔ مگر اُس میں وہ گہرائی تھی جو صرف وہ لڑکیاں جانتی ہیں جو خود اپنے سائے سے لڑ چکی ہوں۔

راعنین نے وہ چیزیں اٹھائیں اور بغیر کچھ کہے باہر جا کر کوڑے دان میں پھینک آئیں۔

☆☆☆☆☆

اگلی صبح، گولونہ کچن میں چائے کا کپ تھامے بیٹھی تھی۔ کھڑکی سے بارش دکھائی دے رہی تھی۔ گرمی کے باوجود موسم آج اچھا تھا۔ مگر اس کا دل ابھی بھی بوجھل تھا۔ پچھلی رات کی باتیں ذہن میں گونج رہی تھیں۔

Clubb of Quality Content

مَہرہ کی سرخ پڑتی آنکھیں اور راعنین کا رونا اس کی تکلیف سن کر رونا۔

"ہم تمہیں ہرٹ ہوتے نہیں دیکھ سکتے۔"

یہ الفاظ کسی آغوش جیسے تھے۔ جس میں وہ برسوں بعد خود کو محفوظ محسوس کر رہی تھی۔ اور یہ احساس نیا تھا۔ عجیب تھا، پر سچا تھا۔

چائے کا کپ رکھ کر وہ اپنے کمرے کی طرف گئی۔ الماری کھولی وہ بچی ہوئی کریمیں نکالیں۔ انہیں ہاتھ میں لے کر دیر تک دیکھتی رہی۔ جب ہی دروازے پر دستک ہوئی۔ راعنین اندر آئی۔

"ہم باہر جا رہے ہیں۔ تیار ہو جاؤ۔ آپی لینے آ رہی ہیں۔" راعنین نے کہا۔

"کہاں؟" گولونہ نے پوچھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"سرپرائیز۔"راعنین نے مسکرا کر کہا۔

☆☆☆☆☆

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تھوڑی دیر بعد بارش تھم چکی تھی۔ لیکن سڑکیں گیلی تھیں اور ہوا میں نمی تھی۔ شہر کی مشہور آرٹ گیلری میں آج کافی رونق تھی۔ گیلری میں مختلف آرٹسٹوں کی پینٹنگز تھیں۔ کچھ چہروں کی، کچھ جذبات کی۔ ہر تصویر کے نیچے ایک چھوٹا سا نوٹ، جیسے کسی نے اپنے زخم کو

برش سے بیان کر دیا ہو۔ادھ کھلی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے آرٹسٹوں کی بھیڑ میں ایک کونے سے تین لڑکیاں نمایاں تھیں۔

گولونہ نے ہلکی سبز رنگ کی اونچی قمیض اور ڈوپٹے کے ساتھ فراشی شلوار زیب تن کر رکھی تھی۔ آدھے بال کیچر میں قید تھے اور آدھے شانوں پر بکھرے ہوئے۔راعنین کریم رنگ کے حجاب اور پیچ فراک میں ملبوس تھی۔اور اُن کے بیچ،مَہرہ۔۔۔سرخ رنگ کی سلیولیس شرٹ،سیاہ جینز اور سر پر بندھا ہوا چھوٹا سا سرخ ریشمی رومال،جس سے نکلتی دو لٹیں اس کے چہرہ کے اطراف میں جھول رہی تھیں۔

"تم ڈھنگ کے کپڑے نہیں پہن سکتیں؟"گولونہ نے نگاہیں آس پاس موجود لوگوں پر ڈالتے ہوئے آہستہ آواز میں جھک کر کہا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"یہ تمہیں ڈھنگ کے نہیں لگ رہے؟اور پڑھو ناولز چشمے کا نمبر واپس بڑھ گیا نا؟"مَہرہ نے آنکھیں گمائیں۔

"اچھے تو لگ رہے ہیں۔بس۔۔۔تھوڑی آستینیں نہیں ہیں۔"راعنین نے حسبِ عادت اس کی طرفداری کر رہی۔

"تمہاری وجہ سے لوگ ہمیں بھی مڑ مڑ کے دیکھ رہے ہیں۔خود پوری کی پوری walking exhibition لگ رہی ہو۔"گولونہ نے جھنجھلاہٹ چھپانے کی کوشش نہیں کر رہی۔

"اگر پینٹنگز کو چھوڑ کر لوگ اب مجھے دیکھ رہے ہیں۔ تو اس میں میری کیا غلطی؟"مَہرہ نے بے نیازی سے کندھے اچکا دیے۔

"یار مجھے تو بھوک لگ رہی ہے۔ اتنے پیسے دے کر آئے ہیں۔ یہ نہیں کہ کوئی چائے پانی ہی پوچھ لے۔"راعنین نے تنگ آ کر بائیں ہاتھ پیٹ پر رکھ لیا۔

"تمہیں ہر وقت کھانے کی پڑی رہتی ہے۔ مجھے تو یہ سمجھ نہیں آ رہا کہ ہم یہاں آئے کیوں ہیں۔"گولونہ نے اس کی جانب دیکھا۔

"تم اداس تھیں نا۔ تو ڈسٹریکشن کے لیے آئے ہیں۔"مَہرہ نے نرمی سے کہا۔

"ڈسٹریکشن وہ بھی بورنگ آرٹ گیلری میں؟۔۔۔یا اللہ یہ آمیروں کی کبھی سمجھ نہیں آنی مجھے۔"راعنین نے سر پکڑ لیا۔

"ڈسٹریکشن کے لیے انرجی کی ضرورت ہوتی ہے۔اگر اسے جلدی کچھ کھانے کو نہیں ملانا تو یاجوج ماجوج کی طرح دیواریں چاٹنا شروع کر دے گی۔"گولونہ نے راعنین کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ٹھیک ہے۔رو مت بس یہ آخری آرٹ پیس دیکھ لوں۔پھر چلتے ہیں۔"مَہرہ ایک تصویر کے سامنے رک گئی۔ایک سنولی رنگت کی لڑکی،جس کے بالوں میں چاندی،آنکھوں میں شعلہ تھے۔

"یہ تم ہو۔"راعنین نے کہا۔

"نہیں،یہ کوئی اور ہے۔"گولونہ نے دھیرے سے کہا۔

"یہ ہر وہ لڑکی ہے جس سے کبھی کسی نے کہا کہ کالی ہو،سانولی ہو،پیاری نہیں ہو۔۔۔اور پھر بھی وہ خود کو خوبصورتی سے جوڑ کر کھڑی رہی۔"مَہرہ نرمی بولی۔

Clubb of Quality Content

گولونہ کی آنکھوں میں نمی آگئی۔ایک دھند سی آنکھوں کے سامنے چھا گئی۔لیکن اس دھند میں روشنی کی ایک لکیر تھی۔قبولیت کی،محبت کی۔

"آج پہلی بار لگ رہا ہے۔ کہ کسی پینٹنگ کی طرح میں بھی مکمل ہوں۔" گولونہ نم آنکھوں سے مسکرادی۔ جیسے دل سے سالوں کا بوجھ اتر گیا تھا۔

"بس اب جلدی نکلو ورنہ میں واقعی دیواریں چاٹنے لگوں گی۔" یکدم راعنین کے پیٹ سے زوردار آواز آئی۔ وہ تینوں ایک دم ہنس پڑیں۔

تینوں کی ہنسی گیلری کے خاموش ماحول میں دبے دبے قہقہوں کی صورت گونج گئی۔ کچھ چہرے واقعی ان کی طرف پلٹ کر دیکھنے لگے۔ پر اب وہ مَہرہ کی آستینوں کی وجہ سے نہیں۔ اُن تینوں کی بے ساختہ، بے باک قہقوں کی وجہ سے تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

☆☆☆☆☆

بالکل اسی طرح جیسے دیگر تمام نیلامیوں میں اس نے سرخ لباس پہنا تھا۔ بہائے جانے والے خون اور چوری ہونے والی معصومیت کے خلاف احتجاج کرنے کا یہ اس کا خاموش طریقہ تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس کا دماغ دوڑ رہا تھا۔ ایک ایسا طریقہ تلاش کرنے کی کوشش میں جس سے وہ آج رات تمام لڑکیوں کو آزاد کر سکے۔ لیکن کوئی راستہ نہیں تھا۔ اور اس سے صرف مایوسی اور پریشانی محسوس ہو رہی تھی۔ جو ایسے جذبات ہیں۔ جن کی وہ عادی نہیں تھی۔

زینے اترتے ہوئے اس نے خالد کو صدام صاحب سے بات کرتے سنا۔

"یہ یقینی طور پر ایک عورت تھی۔ جو ہم پر حملہ کر رہی تھی لیکن اور بھی بہت کچھ ہے سر یہ دیکھیں۔"

کمرے میں داخل ہوتے ہوئے اس نے دیکھا کہ جب خالد نے اپنا فون صدام صاحب کی جانب موڑا تو ان کی آنکھیں پھیل گئیں۔

"زرغم کیانی۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ آلیشان صوفے پر بیٹھتی ہوئے بوریت کی اداکاری کرتی رہی جبکہ اس کی توجہ سو فیصد خالد اور صدام صاحب پر مرکوز تھی۔

"عورت اسی کی ساتھ کی کوئ آفیسر ہو سکتی ہے۔ وہ ٹرینڈ ہے۔" خالد طنزیہ سا مسکرایا تھا۔

اپنا فون نکال کر وہ اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹس کو چیک کرنے کی اداکاری کرتی رہی۔

Clubb of Quality Content

"اس کا مطلب ہے کہ زرغم نے جنگ کا اعلان کر دیا ہے۔" صدام صاحب نے غصے سے کہا تھا۔

"شاید اس لیے کہ ہم اب اس کے شہر میں کام کر رہے ہیں۔" خالد نے ان کو یاد دلایا۔

اگر کوئی مَہرہ سے پوچھے تو یہ ایک احمقانہ حرکت تھی۔

"فی الحال نیلامی پر فوکس کرو اس کے۔ بعد جوابی حملے کا پلان بنائیں گے۔" صدام صاحب نے بہت پر اعتمادی سے کہا۔

ہاں وہ طاقتور تھے۔ لیکن اتنا وہ جان گئی تھی کہ زرغم اور خطیر سے مقابلہ کرنا محض بیوقوفی ہوگی۔

"کیا میرا ہونا ضروری ہے؟" اس نے بوریت سے بھری آواز میں کہا۔

"ابھی مت کرو مَہرہ۔" انہوں نے لفٹ کی جانب جاتے ہوئے چہرے پر سختی لیے کہا تھا۔

منہ بناتے ہوئے اس وہ بھی اُٹھ کر صدام صاحب کے پیچھے لفٹ میں داخل ہوئی۔ جبکہ خالد مہمانوں کا استقبال کرنے کے لیے پیچھے تھا۔

پندرہ منٹ بعد اس نے دیکھا کہ مہمانوں سے ہال بھرنے لگا تھا۔ اور اسے ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی سختی سے اس کے دل کو جکڑ رہا ہو۔

پہلے کم عمر بچیوں کو بچانا۔

Clubb of Quality Content

گولونہ کی آواز اس کے کانوں میں گونجی تھی۔ مَہرہ نے اس لمحے سے خود کو الگ کرنے کی کوشش کی۔

اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوا کیونکہ جیسے ہی بولی شروع ہوئی اور پہلی لڑکی کو اسٹیج پر لے جایا گیا اسے اپنا دل ٹوٹتا ہوا محسوس ہوا تھا۔

ایک بار پھر بندر گاہ پر لڑکیوں کو آزاد کرنے میں ناکامی سے اس کے اندر پشیمانی کے غبارے اٹھانے لگی۔

یہ سب اس کی غلطی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس نے اس بچی کے سفید پڑھتے چہرے اور سیاہ گھونگھریالے بالوں کو دیکھا۔ بچی لڑکھڑا کر پوری گھوم گئی۔ کیونکہ بولی لگانے والوں نے اسے تقریباً اپنا برہنہ جسم دیکھانے پر زبردستی مجبور کیا تھا۔

مَہرہ نے اس کڑوہٹ کو اپنے اندر اتارا اور اپنی ٹھوڑی اٹھا کر گہری سانس لی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اپنے آپ پر کنٹرول رکھو مَہرہ۔

اگر تم مر گئیں تو تم ان لڑکیوں کے لیے کوئی کام کی نہیں ہو۔

وقت گزرتا رہا اور جیسے جیسے ہر لڑکی کو نمائش کے لیے پیش گیا اور وہ فروخت ہوتی گئیں۔ اس کے کندھوں پر وزن بڑھتا گیا۔ یہاں تک کہ ایسا محسوس ہونے لگا جیسے دنیا اس پر بوجھ ڈال رہی ہو۔

آخری لڑکی کو سٹیج پر لایا گیا اور یہ دیکھ کر کہ وہ کتنی چھوٹی تھی۔ اس نے سختی سے مٹھیاں بھیج لیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کچھ شیاطین اللہ نے انسانوں کی صورت میں بھی اتارے تھے۔

اس کی نگاہیں صدام صاحب کی جانب اٹھی تھیں۔ جن کے چہرے پر خوشی کی مسکراہٹ تھی۔ جب وہ بولی لگانے والوں کو رقم ہزاروں اور لاکھوں میں بڑھاتے دیکھ کر دیوانے ہو رہے تھے۔

چھوٹی بچی کو دیکھتے ہوئے وہ زرغم کی آفر کے بارے میں سوچنے لگی۔ یہ نہ صرف صدام صاحب سے چھٹکارا حاصل کرے گا۔ بلکہ اس دہشت کو بھی روکے گا جو وہ پھیلا رہے تھے۔ بجائے اس کے کہ جیسے وہ ایک وقت میں ایک لڑکی کو بچانے کی کوشش کر رہی تھی۔

اس خیال کو اپنے دماغ سے جھاٹکتے ہوئے اس نے واپس لڑکی پر توجہ مرکوز کی۔

پہلے میں تمہیں بچاؤں گی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس نے بولی لگانے والوں کی طرف نگاہیں پھیری اور جب لڑکی تیس لاکھ میں فروخت ہوئی تو اس کی نظریں اس آدمی پر جم گئیں۔ جس نے اسے ابھی خریدا تھا۔ اس نے ایک اور لڑکی بھی خریدی اور واضح طور پر وہ بہت کم عمر لڑکیاں پسند کرتا تھا۔

اگر وہ اس کا پیچھا کرے تو ایک ساتھ دو لڑکیوں کو بچا سکے گی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

☆☆☆☆☆

تراب اور واعظ کے ساتھ شامل ہونے کی وجہ سے سیکیورٹی روم میں جگہ تھوڑی تنگ ہو گئی تھی۔

وہ سب دیکھ رہے تھے۔ کہ لوگ نیلامی کے لیے صدام صاحب کی حویلی میں پہنچ گئے تھے۔ اب تک ان لوگوں کو یہ پتا چلا تھا کہ چار بچیاں فروخت کے لیے تھیں۔ ایسا کوئی راستہ نہیں تھا کہ مَہرہ شہر چھوڑنے سے پہلے ان سب تک پہنچ سکے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زرغم نے بچیوں کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے کیلیفورنیا میں ایک ایجنسی سے رابطہ کیا تھا۔

اس نے اپنا فون چیک کیا اور اپنے رابطے سے جواب نہیں دیکھ کر اس نے بے صبری سے سر نفی میں ہلایا۔ اسے انتظار سے نفرت تھی۔

"تم کیا سوچ رہے ہو؟" خطیر نے پوچھا۔

"مَہرہ سب لڑکیوں کو آزاد نہیں کر سکیں گی۔" زرغم نے بولا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں اب بھی اس چیز کو ہضم کرنے کی کوشش کر رہا ہوں سر کہ مَہرہ میڈم صدام کے خلاف کام کر رہی ہیں۔ میں نے یہ کبھی نہیں سوچا تھا۔" واعظ نے کولڈ ڈرینک کا کین اٹھاتے ہوئے کہا۔

"اگر وہ ٹرینڈ ہے۔ تو وہ چاروں کو آزاد کر سکتی ہے۔" تراب نے اپنی رائے کا اظہار کیا۔

"لیکن بچیوں کے ساتھ کچھ ہونے سے پہلے تیزی سے آگے بڑھنا ہو گا۔۔۔ ہم مَہرہ کی مدد کریں؟" اس کی نگاہوں نے واعظ اور خطیر سے تراب تک صفر کیا۔

"لیکن سر ہمیں نہیں پتا کہ وہ پہلے کس کے پیچھے جائیں گئیں۔" واعظ نے اپنا سر نفی میں ہلاتے ہوئے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اس نے اپنی بائیک سے ٹریکر نہیں ہٹایا۔ اور وہ شاید سب سے پہلے چھوٹی بچیوں کے لئے جائیں گی۔" زرغم کی نظریں خطیر پر جمے تھیں۔

"میں بھی یہی کرتا۔" خطیر نے اتفاق کیا۔

"ہم باقی دو کے پیچھے جائیں گے۔" زرغم نے سر اثبات میں ہلایا اور پھر کہا۔

تب ہی جس پیغام کا وہ انتظار کر رہا تھا۔ وہ آخر کار آ گیا اور اس میں وہ سب کچھ تھا۔

جس کی ان کو ضرورت تھی۔ اس نے معلومات کو ایک بڑی اسکرین پر ڈال دیا اور چار کم عمر لڑکیوں کے چہرے دیکھ کر اس کے سینے میں غصہ ابلنے لگا تھا۔ اگر اسے ایک چیز سے نفرت تھی۔ تو وہ ان لوگوں سے تھی جو معصوم لڑکیوں کا شکار کرتے تھے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جیسے اس کے باپ نے اس کی ماں کا شکار کیا۔ یہ وہ تلخ ماضی تھا۔ جس سے اس نے اپنے چھوٹے بھائی رامس کو بچانے کی کوشش میں رکھا ہوا تھا۔

"تراب اور واعظ اس لڑکی کا پیچھا کر سکتے ہیں جب کہ ہم دوسری کے پاس چلیں گے۔" خطیر نے لڑکیوں میں سے ایک کی طرف اشارہ کیا۔

اس نے دو بچیوں پر نظر ڈالی اس امید میں کہ مہرہ وقت پر ان کے پاس پہنچ جائے گی۔

"چلو تیار ہو جاؤ۔" پھر کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ان چاروں کو تیار ہونے میں صرف پانچ منٹ لگے تھے اور پھر انہوں نے گھر سے نکلنے سے پہلے اپنے اپنے ایئر پیس کو چیک کیا جو وہ پہنے ہوئے تھے۔ واعظ اور تراب اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گئے۔

"امید ہے ہم مَہرہ کی مدد کر کے ان کو ساتھ کام کرنے پر راضی کر لیں گے۔" زرغم نے گاڑی میں بیٹھ کر خطیر کا دروازہ بند کرنے کا انتظار کر رہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہاں ڈھونڈ لو بہانے۔" خطیر اپنی نشست سے بیلٹ کھینچتے ہوئے ہنسا تھا۔

جب وہ گاڑی کو سڑک پر تیزی سے بڑھا رہا تھا۔ تو تراب کی گاڑی ان کا پیچھا کر رہی تھی۔ وہ مغل مینشن کے کمپاؤنڈ کی جانب بڑھے اور گاڑیوں کو سڑک پر پارک کیا۔ پھر اپنے فون

پر حویلی کی پارکنگ اور داخلی دروازے کی کیمرے کی فوٹیج سامنے لاتے ہوئے وہ بولی لگانے والوں کے اپنی خریداری کے ساتھ جانے کا انتظار کرنے لگے۔

"مَہرہ سب گارڈز سے چھپ کر ابھی باہر نکلی ہے۔" خطیر کے پاس وہ کیمرہ تھا۔ جو اس کے فون پر حویلی کا پچھلا حصہ دیکھا رہا تھا۔

اس نے فون پر نظر ڈالی اور پھر گلی کی طرف دیکھا۔ عین وقت پر اسے سیاہ سایہ کمپاؤنڈ سے بھاگتے ہوئے دیکھا۔

آپ یہ کر سکتی ہیں۔

اس کے چہرے پر مسکراہٹ کے ساتھ اس کے دل میں ہر بار اس لڑکی کے لیے احترام بڑھ رہا تھا۔

"تیار ہو جاؤ۔" زرغم نے کہا تاکہ تراب اور واعظ سن سکیں۔

اس نے داخلی دروازے کو دیکھا اور چند منٹ بعد لوگ حویلی سے نکلنا شروع ہو گئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہماری والی لڑکی سفید لینڈ کروزر میں ہے۔" یہ واعظ کہا تھا۔

"تین۔۔دو۔۔ایک۔" پھر جیسے ہی لینڈ کروزر گیٹ کے قریب پہنچی تو خطیر نے کہا۔

"ہم نکل رہے ہیں۔" تراب نے جواب دیا جب وہ اپنی گاڑی سے اس گاڑی کا پیچھا کرنے لگا جس میں لڑکی تھی۔

"ہمارا شکار وہاں ہے۔" خطیر نے باہر نکلتی جی ویگن کی جانب دیکھتے ہوئے بولا۔

زرغم نے انجن سٹارٹ کیا اور جیسے ہی گاڑی دروازے سے گزری اس نے اپنی گاڑی کو ان کے پیچھے چلا شروع کر دی۔ جب گاڑی کو ائیر پورٹ کی جانب بڑھتے دیکھا تو خطیر نے کہا۔

"مجھے پہلے ہی پتا تھا اگر ہم مدد نہیں کرتے تو یہ لوگ مَہرہ کے یہاں تک پہنچنے سے پہلے ہی لڑکی کو ملک سے باہر لے جاتے۔"

"وہاں کیا حالات ہیں تراب؟" زرغم نے پوچھا۔

"لگتا ہے ہم شہر سے باہر جا رہے ہیں۔ یہ آدمی شاید آج رات ہی لڑکی کو مار کر اس کی لاش جانوروں کے لیے چھوڑنے کا ارادہ رکھتا ہے۔" تراب کی آواز دوسری جانب سے آئی۔

"ٹھیک ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آگے ہونا۔" جب وہ ائیر پورٹ کے قریب پہنچ گۓ تو خطیر نے کہا اور وہ وہی کر رہا جو وہ ہمیشہ کرتا تھا۔

اس نے زرغم کی پشت کے پیچھے سے اس کی پستول کھینچ لی۔ اور زرغم دوبارہ پیچھے ہو کر بیٹھ گیا۔ جب کہ خطیر اپنے ہتھیار کو چیک کر رہا تھا۔ حالانکہ زرغم یہ پہلے ہی کر چکا تھا۔

"ریڈی؟" جیسے ہی جی ویگن ایک پرائیویٹ جیٹ کے قریب رکی تو اس نے کہا۔

"اس کے لیے ہمیشہ ہی ریڈی رہتا ہوں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جیسے ہی زرغم نے گاڑی سے باہر نکل کر پرائیویٹ جیٹ کے زینے چڑھتے دو آدمیوں کو دیکھا۔ اس نے یکدم گاڑی کی رفتار بڑھائی اور اسی لمحے خطیر نے اپنی طرف کی کھڑکی کھولی۔ اس نے ہینڈ بریک کو اوپر کرتے ہوئے اسٹیئرنگ وہیل کو اپنے دائیں جانب سختی سے موڑا اور اس نے خطیر کو دو گارڈز کو شوٹ کرنے کا بہترین زاویہ فراہم کر رہا۔

اگلے ہی لمحے زرغم نے گاڑی روکی اور خطیر نے پستول واپس اس کے حوالے کر دی اور وہ دونوں گاڑی سے باہر نکل گئے۔

باقی ایک گارڈ ان کی سمت میں گولیاں چلا رہا تھا۔ لیکن خطیر نے اسے سر میں گولی مار کر اسے ڈھیر کر دیا۔ وہ آدمی بولی لگنے والا لڑکی کو پرائیویٹ جیٹ کی طرف دھکیلنے اور اپنے آپ کو بچانے کے لیے اس کے پیچھے چھپنے کے درمیان کو نفیوزد کھائی دے رہا تھا۔

"مجھے لگا تھا اس کے پاس اور گارڈز ہوں گے۔" زرغم اس کے قریب پہنچ کر ہنسا تھا۔

"بیوقوف کہیں کا۔" خطیر زیرِ لب بڑبڑایا۔

اس آدمی نے ہتھیار ڈالنے کی کوشش میں اپنے ہاتھ اپنے سر کے پیچھے رکھے۔ زرغم نے اس کے دائیں گھٹنے میں گولی ماری۔ وہ درد سے کہراتے ہوئے گھٹنے ٹیکنے کی پوزیشن میں بیٹھ چکا تھا۔

"ایسے اچھے لگ رہے ہو۔ اگر بھیک مانگنا چاہتے ہو تو اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ کے مانگو۔" زرغم نے اس آدمی کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے اس کی طرف سر نفی اثبات میں ہلاتا تھا۔

خطیر کا اس بچی کو لانے کے انتظار کرتے ہوئے اس نے اپنی پستول اس کے سر پر رکھ کر کہا۔

"پھولوں کو ان کے کھلنے سے پہلے ہی نوچ رہے؟ لعنت ہے تمہارے مرد ہونے پر۔" اس نے ٹرگر کھینچا اور بغیر کسی جذبات کے زرغم نے اس کا جسم پتھریلی روش پر زمین بوس ہوتے دیکھا۔

"ہم ٹارگٹ کی طرف بڑھ رہے ہیں۔" تراب نے اچانک ایئر پیس پر کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہم پہلے ہی لڑکی کو بچا چکے ہیں۔ تم میں اب وہ بات نہیں رہی۔"

"میں مشن پر نہیں ہوتا تو ضرور جواب دیتا۔" تراب کی آواز اس کان میں گونجی جس پر وہ مسکرا دیا۔

جب وہ خطیر اور بچی کی طرف متوجہ ہوا تو اس نے کسی بھی زخم کے لیے اس کو سر سے پاؤں تک دیکھتا اور جب کوئی نظر نہیں آیا تو اس نے اپنی بندوق اپنی پشت کے پیچھے چھپا لی۔ پھر اس سے آنکھوں ملانے کے لیے نیچے جھکا۔

"تم زخمی ہو؟" بچی نے ڈر کر سر نفی میں ہلایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تمہارا نام کیا ہے؟"

"اقراء۔" اس نے کانپتی ہوئی آواز میں سرگوشی کر رہی۔

"تم محفوظ ہو اقراء۔ ہم تمہیں ایک ایسی لڑکی کے پاس لے جا رہے ہیں۔ جو تمہیں گھر پہنچنے میں مدد کرے گی۔ ٹھیک ہے؟"

ایسا نہیں لگتا کہ بچی اس کے کہے ہوئے کسی بھی لفظ پر یقین کر رہی تھی۔ لیکن پھر بھی اس نے سر اثبات میں سر ہلایا۔

"چلو چلتے ہیں۔" خطیر نے بچی کو دیکھا جو صرف نیلامی کے جھبلے میں ملبوس تھی۔ جس کے نیچے سے اس کی ننھی سی ٹانگیں جھلک رہی تھیں۔ پھر خطیر نے اپنی جیکیٹ اتار کر اس کے کندھوں پر ڈال دی اور گاڑی کی جانب اشارہ کیا۔

جب وہ گاڑی کے پاس پہنچے تو خطیر اس کے ساتھ پیچھے بیٹھ گیا۔اس لیے کہ وہ کہیں چلتی ہوئی گاڑی سے کودنے کی کوشش نہیں کرے۔یہ فطری تھا کہ وہ ان پر بھروسہ نہیں کرے گی۔

انجن سٹارٹ کر کے جب وہ گاڑی کو ایئر پورٹ سے دور لے گیا تو اس نے اپنا فون نکال کر مَہرہ کی موٹر سائیکل پر ٹریکنگ ڈیوائس چیک کر رہی۔اس سے پتا چل رہا تھا۔کہ وہ شہر سے باہر نکلنے والی شاہراہ پر تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ٹارگٹ سیکیورڈ۔"واعظ کی آواز ایئر پیس پر آئی۔

"مَہرہ کے سیف ہاؤس میں ملو۔"زرغم نے گاڑی چلاتے ہوئے جواب دیا۔

آدھے گھنٹے بعد وہ گھر سے محفوظ فاصلے پر ایک اسٹاپ پر روکے۔ اس لیے کہ وہ مَہرہ کو نہیں ڈرد یں۔ واعظ کو ان کے پیچھے آنے میں مزید پندرہ منٹ لگے تھے۔

گاڑی سے باہر نکل کر وہ دوسری گاڑی کی طرف بڑھا۔ جب اس کے پاس پہنچا تو تراب نے اپنی کھڑکی نیچے کر کے پوچھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا ہم لڑکیوں کو نہیں چھوڑ رہے؟"

"ایسا لگتا تو نہیں ہے کہ کوئی ہے گھر میں۔ایک کام کرو اس بچی کو میری گاڑی میں لے آؤ۔میں اور خطیر مَہرہ کے یہاں دوسری لڑکیوں کے ساتھ آنے کا انتظار کریں گے۔تم اور واعظ واپس جا کر ریڈ کی تیاری شروع کر دو۔"

"ہم لڑکیوں کے ساتھ رہیں گے۔انہیں صرف دروازے پر نہیں چھوڑ سکتے۔"زرغم نے واپس گاڑی میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ظاہر سی بات ہے۔"خطیر نے اقراء کی طرف دیکھتے بغیر جواب دیا جو صدمے سے اسے ہی گھور رہی تھی۔

واعظ دوسری لڑکی کو لے کر آیا اور اقراء اپنی دوست کو دیکھ کر کچھ نارمل ہوئی تھی۔

جب وہ انتظار کر رہے تھے تو اس کے خیالات آنے والی ریڈ کی طرف مڑگ ئے تھے۔ وہ طلوع کل فجر پر ریڈ کریں گے۔

☆☆☆☆☆

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لقمان نیازی۔

یہ اس آدمی کا نام تھا۔ جس کا پیچھا وہ پچھلے ایک گھنٹے سے کر رہی تھی۔ اپنی موٹر سائیکل پارک کرنے کے بعد اس نے اپنا ماسک پہنا اور پھر گھر کی جانب بڑھی۔ دیوار پر چڑھتے ہوئے وہ نیچے جھک کر تیزی سے ایک درخت کے پیچھے ہو گئی۔

خاموشی سے میں اپنے بیگ سے دوربین نکالی اور پھر حویلی کے ارد گرد گارڈز کی پوزیشن سنبھالی جگہوں کو یاد کر لیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لقمان کے پاس آدھی فوج تھی۔ جس کا مطلب یہ تھا۔ کہ اسے جتنی خاموشی سے ہو سکے آگے بڑھنا پڑے گا۔ پہلی گولی پر یہ جگہ جہنم بن جائے گی۔

اپنے چاقو کو اس کے ہولڈر سے نکالتے ہوئے اس کی انگلیاں چاقو کے گرد سخت ہو گئیں تھیں۔ اور پھر جب گھر کے پچھلے حصے کی جانب بڑھی تو نیچے رہ رہی تھی۔ جہاں سامنے والے حصے سے کم گارڈز موجود تھے۔

سائیڈ وال پر پہنچ کر اس نے پائپ اور کھڑکیوں پر نظر ڈالی۔ جنہیں دوسری منزل تک پہنچنے کے لیے استعمال کیا جا سکتا تھا۔ اس نے اپنے چاقو کے ہینڈل کو پکڑا اور دوسری منزل تک جاتے پائپ کو پکڑ کر اپنی سانسوں کو آہستہ رکھا۔ جب پائپ کے اوپر پہنچ گئی۔ تو اس کی پوری کوشش آواز نہ کرنے کی تھی۔

جب دوسری منزل پر پہنچی تو بے ساختہ کسی بندر کی طرح بالکونی کی طرف جھولی۔ اس نے ریلنگ کے لوہے کے گرد انگلیاں مضبوطی سے جکڑی رکھیں۔ اور دھیمی سانس خارج کی۔ پھر اسے اندر کی حرکت سنائی دی۔ ایک لڑکی کی رونے کی سسکیاں اور پھر کمرے سے زوردار تھپڑ

کی آواز آئی۔ آہستہ آہستہ اس نے خود کو اوپر کھینچا اتنا کہ جب تک ریلنگ پر چڑھنے کے قابل نہ ہو۔ جلدی سے دیوار پھر چھلانگ لگا کر اپنے منہ سے چاقو نکال لیا۔

احتیاط سے اس وقت تک آگے کی طرف جھکی جب تک کہ اسے شیشے کے دروازوں سے کمرے کے اندر کا منظر نظر نہ آیا۔

لقمان دونوں لڑکیوں کے ساتھ کمرے میں اکیلا تھا۔ اور فی الحال وہ اپنی قمیض کے بٹن کھول رہا تھا۔

اگر وہ ابھی حرکت کرتی تو وہ اسے آتا دیکھ لے گا اور آخری چیز جس کی مَہرہ کو ضرورت تھی۔ وہ یہ ہے کہ وہ اپنے گارڈز کو آگاہ کرے کہ وہ وہاں موجود تھی۔

ایسا محسوس ہونے لگا جیسے اس کے گلے کو کوئی دبا رہا ہو۔ چپ چاپ سے کھڑی اس معصوم سی بچی کے رخسار آنسوؤں سے بھیگ چکے تھے۔ اس سے کچھ بڑی نظر آنے والی بچی بے تاثر چہرے کے ساتھ قالین پر نگاہیں جمائے ہوئی تھی۔

دنیا میں انسانوں کی بھیڑ کے باوجود، انسانیت نہیں ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بس میں ہی ہوں جو ان معصوم جانوں کے پاس ہوں۔

لقمان نے بڑی بچی کو تھپڑ مارا جس سے چھوٹی بچی ڈر کر رونے لگی۔

وہ ذہنی طور پر انہیں ٹارچر کر رہا تھا۔ جب اس نے چھوٹی بچی پر توجہ مرکوز کی۔ تو مَہرہ آہستہ آہستہ اس وقت تک آگے بڑھی جب تک کہ اسے پکڑنے کے قابل نہ ہو جائے۔

یا اللہ دروازہ لاک نہیں ہو۔

آہستہ سے اس نے لاک گھومایا اور جب دروازہ آہستہ سے کھولا تو اس نے خاموشی سے اللہ کا شکریہ ادا کیا اور تیز قدم اٹھاتی آگے بڑھتے ہوئے لقمان کے پیچھے آئی اور اس سے پہلے کہ اسے احساس ہوتا کہ کوئی وہاں موجود تھا۔ اس نے اپنا تیز دھار کا چاقو اس کے گلے میں گھونپ دیا۔ اپنا دوسرا ہاتھ اس کے منہ پر رکھ دیا تاکہ اس کی سانسوں کو بند کر سکے اور اسے ختم کرنے کے لیے اس کے دل میں چھری گھونپ دی۔ مَہرہ نے اس کے بے جان جسم کو قالین پر دھکیلا اور پھر لڑکیوں پر نگاہ ڈالی۔

اپنی انگلی اپنے ہونٹوں پر رکھ کر انہیں اشارہ کیا کہ شور نہ کریں۔

وہ اب بھی ان ہی کپڑوں میں ملبوس ہیں جو صدام صاحب کے آدمیوں نے انہیں نیلامی کے لیے پہنائے تھے۔

"ہاتھ پکڑو اور میرے پیچھے رہو۔ میں آپ کو یہاں سے نکالنے کے لیے آئی ہوں۔" اس نے لڑکیوں کے سامنے جھک کر سرگوشی کی۔

"آپ ہماری مدد کریں گی؟" بڑی بچی نے سرگوشی کی تو اس کی نگاہوں میں امید نظر آئی تھی۔

Clubb of Quality Content

"آپ دونوں۔ میرے پیچھے رہنا۔ ٹھیک ہے؟"اس نے سر اثبات میں ہلا کر کہا۔

"اس کا ہاتھ پکڑو اور چھوڑنا نہیں۔ اگر مجھے چوٹ لگی تو آپ اسے لے کر جتنی جلدی ہو سکے بھاگ جانا۔"

بڑی بچی نے سر اثبات میں ہلایا۔ جذبات اس کے چہرے پر واضح تھے۔ اور اس کی آنکھیں آنسوؤں سے اس طرح چمک رہی تھیں جیسے کوئی خاموش فریاد ہو۔

"آپ بہت بہادر ہو۔ آپ یہ کر سکتی ہو۔ ٹھیک ہے؟"

مَہرہ نے اسے کچھ حوصلہ دینے کی کوشش کر رہی۔ چھوٹی بچی کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑتے ہوئے اس نے سر اثبات میں ہلایا۔ پھر اس نے اپنی توجہ چھوٹی بچی پر مرکوز کی۔

"شور مت کرنا۔"

اس نے جلدی سے سر اثبات میں ہلایا اور پھر مَہرہ نے کمرے کے باہر کی حرکت کو سننے کے لیے اٹھ کر دروازے کی جانب آ کر اپنے کان کو لکڑی سے لگایا۔ اور پھر دروازہ کھولنے سے پہلے گہری سانس خارج کر رہی۔

کمرے سے نکلا کر راہداری پار کرتے ہی وہ لاؤنج میں داخل ہوئی جہاں دو گارڈز موجود تھے۔ اس نے اپنا چاقو ایک گارڈ کی آنکھ میں گھونپ دیا اور پھر دوسرے گارڈ نے اس کے کان پر

زوردار مکا مارا۔ وہ ذرا سی کھڑ کھڑائی لیکن جلد سنبھل گئی۔ پھر اس نے اپنی دائیں ٹانگ اٹھا کر اپنے بوٹ کی ایڑی کو اس کے کان پر دے مارا۔ لات کی وجہ سے وہ سیدھا ٹائلوں پر جا گرا۔ بے جان آدمی کی آنکھ سے اپنا چاقو نکال کر وہ دوسرے کے پاس گئی اور اس کا گلے پر چلا دیا۔

مَہرہ نے کھڑے ہوتے ہی لڑکیوں کی جانب دیکھا۔ اور لاؤنج سے نیچے کی جانب بڑھنے لگی۔ بڑی بچی نے اس کے پیچھے چلتے ہوئے چھوٹی کو اپنے پیچھے چھپا لیا۔

زینے کے پاس پہنچ کر وہ اپنے دل کی دھڑکن کو پسلیوں تک محسوس کر سکتی تھی۔ احتیاط سے پہلی منزل پر دیکھنے کے لیے وہ آگے جھکی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

زینے کے آخر میں دو گارڈز تھے۔اس نے دیوار کے پیچھے ہو کر اپنا بیگ اتارا جس میں اس سے ایک سائلنسر نکال کر اپنی پستول میں جوڑا۔چند لمحوں میں گہرے سانس اور تیزی سے دھڑکتے دل کو پر سکون کرنے کی کوشش کی۔

فوکس مَہرہ۔

آہستہ سے ایک سانس اور خارج کر رہی۔اور پھر حرکت میں آ گئی۔جیسے ہی گارڈز پر اپنا نشانہ بنا۔اس نے ٹرگر کھینچ لیا۔جس لمحے ہی پہلا گارڈز مین بوس ہوا تو دوسرا بے اختیار اس کی سمت مڑنے لگا۔اس نے اس کے مکمل مڑنے سے پہلے ہی اس کے سر میں ایک گولی مار دی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

زینے اترتے ہوئے اسے بائیں جانب سے بھاری قدموں چاپ محسوس ہوئی۔ اور جیسے ہی آدمی دکھائی دیے اس نے گولیاں برسانا شروع کر دئیں۔ وہ اپنے پیچھے بچیوں سے واقف تھی۔ اسی لیے وہ ایک کے بعد دوسرے گارڈ کو ماری رہی تھی۔ جب اس نے اپنی پستول کو دوبارہ لوڈ کیا۔ تو سامنے کا دروازہ کھلا اور ایک گولی اس کے دائیں بازو کے پاس سے گزری۔ لیکن سامنے کوئی نہیں تھا۔

وہ سامنے کھلے دروازے کی جانب بڑھی۔ اس کے ہر ایک حواس ہائی الرٹ تھے۔ اپنے پیچھے بچیوں کو چیک کر رہا۔ اور جب وہ گھر سے باہر نکلے تو ایک پستول کو اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑے ہوئے اس نے اپنے بائیں بوٹ سے دوسری پستول نکالی اور پھر باقی گارڈز پر فائر کھول دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ایک گولی اس کے بائیں کندھے میں آ کر لگی اور تیز درد کی وجہ سے اس نے دانت پر دانت جما لیے۔ لیکن تکلیف کے باوجود اپنی توجہ کو کھونے نہیں دیا اور اس وقت تک آگے بڑھتی رہتی جب تک کہ آخری آدمی مر نہ جائے۔

"ہمیں بھاگنا ہو گا۔" اپنی پستول کو نیچے کرتے ہوئے اس نے لڑکیوں کو اونچی آواز میں کہا تھا۔ پھر ان کو جلدی سے داخلی دروازے کی جانب بڑھایا جب خود نے اپنا فون نکالا گولونہ کو کال کی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا تم ٹھیک ہو؟" گولونہ کی آواز میں پریشانی واضح تھی۔

"میں انہیں باہر لا رہی ہوں۔ گھر کے سامنے ملو۔"

"ٹھیک ہے۔"

کال ختم کرتے ہوئے وہ سیکیورٹی روم کی طرف بھاگی اور داخلی دروازہ کھول دیا۔

چند لمحوں بعد گولونہ نظر آئی اور وہ لڑکیوں کو وین کی جانب لے گئی۔ گولونہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی تھی۔ جب اس نے پچھلی نشست کا دروازہ کھولا اور پھر لڑکیوں کو اندر بیٹھایا تھا۔

"اب آپ لوگ محفوظ ہو۔"

دروازہ بند کرتے ہوئے اس نے گاڑی پر دستک دی تا کہ گولونہ وہاں سے چلی جائے اور پھر وہ اپنی موٹر سائیکل کی جانب بھاگی۔ وین کے پیچھے چلتے ہوئے وہ گولونہ اور لڑکیوں کو واپس سیف ہاؤس تک لے گئی۔ گھر کے باہر موٹر سائیکل روکی تو سکون کی سانس لی کہ خوش قسمتی سے کچھ نہیں ہوا تھا۔

لیکن اس کے خیالات دوسری دو لڑکیوں کی طرف مڑ گئے۔ جنہیں وہ نہیں بچا سکی اور اچانک اسے اپنے کندھے کا درد بڑھتا ہوا محسوس ہوا تھا۔

جیسے ہی وہ اپنی موٹر سائیکل سے اتری اور اپنا ہیلمٹ اتارا۔ سڑک پر ہوئی حرکت نے اس کی توجہ کھینچ لی۔ وہ ہیلمٹ چھوڑ کر اگلے لمحے ہی اپنی بندوق نکال کر تیار تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سانس روکے اس نے دو لڑکیوں کو اپنی طرف بھاگتے ہوئے دیکھا۔

اوہ میرے خدا۔

اسے جیسے شدد سے راحت ملی تھی۔ لیکن اس سے پہلے وہ آگے بڑھی اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ لڑکیوں کے پیچھے کوئی نہیں تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم یہاں کیسے پہنچیں؟" جب گلی میں کوئی نہیں ہوتا تو وہ لڑکیوں کی طرف پلٹی تھی۔

"دو انکل لائے تھے۔۔ انہوں نے کہا کہ آپ گھر پہنچنے میں ہماری مدد کریں گی۔"

مَہرہ نے سر اثبات میں ہلاتے ہوئے گھر کی طرف اشارہ کیا وہ اب بھی اپنے دائیں ہاتھ میں بندوق تیار رکھے ہوئے تھی۔

"آؤ تم دونوں کو اندر لے چلوں جہاں تم محفوظ ہو گے۔"اس نے ایک بار پھر خالی گلی کے ارد گرد دیکھا اور پھر واپس لڑکیوں کی جانب بڑھ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

خدا کا شکر تھا۔

اس کی سوچ صرف دو آدمیوں تک ہی لے جا رہی تھی۔۔۔زرغم اور خطیر۔

زرغم کیانی نے اس کی مدد کی؟لیکن کیوں؟

شاید اس لیے کہ وہ اس کی احسان مند ہو جائے گی اور صدام صاحب کو گرفتار کرنے میں اس کی مدد کرے۔

تمام لڑکیاں گولونہ، راعنین اور اس کے ساتھ محفوظ تھیں۔ اور اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ کہ زرغم نے اس کی مدد کیوں کر رہی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

چاروں لڑکیوں کے بھیانک زندگیوں سے بچ جانے پر اس کی آنکھوں میں شکر کے آنسو اُمڈ آئے تھے۔ جنہیں وہ ضبط سے روکے ہوئی تھی۔

☆☆☆☆☆

ان چاروں کے علاوہ وہاں مغل کارپوریشن پر ریڈ کرنے کے لیے وہاں پوری ٹرینڈ ٹیم موجود تھی۔

وہ مَہرہ کے بارے میں فکر مند تھا۔ لیکن امید تھی کہ وہ وہاں سے نکل جائے گی۔

ہر کوئی ایئر پیس پہنے بھاری ہتھیاروں سے لیس تھا۔ تراب نے قریبی اپارٹمنٹ کی چھت پر پوزیشن لی جہاں سے وہ کور کرے گا۔ واعظ باقی ٹیم کے ساتھ سامنے سے سنبھالے گا جبکہ خطیر اور زرغم باقی چار آدمیوں کے ساتھ حویلی کے پیچھے سے داخل ہوں گے۔

آج مہینوں کی محنت رنگ لائے گی اور اسے یقین تھا کہ وہ اس مشن میں لازمی کامیاب ہو گا۔

"ریڈی؟"اس نے پوچھا۔

"جی سر"واعظ نے جواب دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں پوزیشن میں ہوں۔"تراب کی آواز ایئر پیس سے آئی تھی۔

"کراچی اور اس کے مضافات میں شکار کا وقت ہوا جاتا ہے۔"زرغم نے مسکرا کر کہا۔

"ہم ایف آئی اے اور اے این ایف کی جوائنٹ ٹیم کی جانب سے ہیں۔ یہ آفیشل ریڈ ہے، پلیز کو آپریٹ کریں۔" خطیر اور زرغم نے جیسے ہی گیٹ پر نصب انٹر کام پر کہا۔

ان کے الفاظ ابھی فضاؤں میں گونج ہی رہے تھے۔ کہ اچانک گھر کے سامنے سے گولیوں کی تیز، لرزہ خیز آوازیں بلند ہوئیں جو پیچھے کھڑی پوری ٹیم کو ہلا کر رکھ گئیں۔

"کاؤنٹر اٹیک ہے۔ چارج کرو۔۔۔ گو" زرغم نے اونچی آواز میں حکم دیا۔

دیواریں پھلانگتے ہی وہ حویلی کے اندر داخل ہوئے، جیسے سائے اندھیرے میں گھل گئے ہوں۔ فضا میں فائرنگ کی دھاڑ گونجی اور در و دیوار لرزنے لگے۔

زرغم نے مشین گن سنبھالی، ٹریگر پر انگلی رکھی اور جیسے ہی اس نے گولی چلائی، ہتھیار اس کے ہاتھ میں دھاڑنے لگا۔ ایک کے بعد ایک چنگاریاں اگلتی ہوئی گولیاں گارڈز کے جسموں کو چھلنی کرتی چلی گئیں۔ فضا میں بارود کی بو اور چیخوں کی گونج مچ گئی۔

لاؤنج کے اندر داخل ہوتے ہی اوپری منزل پر شیشے کا دروازہ دھڑاک سے کھلا۔ خالد عمیر نمودار ہوا اور فوراً گولیاں چلانی شروع کر دیں۔ پل بھر میں خطیر کے دو آدمی زمین بوس ہو چکے تھے۔ اور وہ دروازے کی اوٹ میں واپس غائب ہو گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زرغم نے لپک کر پوزیشن سنبھالی۔

"پہلا فلور کلیئر ہے۔ دوسرے فلور کی طرف بڑھو۔" خطیر نے پکارا اور دونوں اپنے آدمیوں سے الگ ہو کر تیزی سے زینوں کی جانب بڑھے۔

گولیاں مسلسل چل رہی تھیں۔ وہ موت کے سائے میں جیتے قدموں کے ساتھ آگے بڑھتے گئے۔

پچھلے حصے کے قریب پہنچ کر زرغم نے مشین گن کا پٹا اپنے کندھے سے گزار کر سینے پر لٹکایا اور دوڑتے ہوئے دیوار پر چھلانگ لگادی۔ دوڑ کی رفتار سے جسم کو اوپر اُچھالا، بالکونی کا کنارہ تھاما اور اپنی تمام طاقت مجتمع کرتے ہوئے خود کو اوپر کھینچ لیا۔

دونوں ہاتھوں سے ہینڈل تھامے اب وہ بالکونی میں جھول رہا تھا۔ خطیر پیچھے آیا تو زرغم نے جلدی سے اپنی پشت سے چاقو نکالا ایک اشارے پر دونوں اندر داخل ہو گئے۔

اچانک فضا میں ہیلی کاپٹر کے انجن کی گڑگڑاہٹ گونجی۔ زرغم پلٹا اور بالکونی کی طرف دوڑا۔ نگاہیں چھت کی سمت اٹھیں۔ ہیلی کاپٹر تیزی سے فضا میں بلند ہو رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"صدام فرار ہو رہا ہے۔" اس نے پکارا۔

کمرے کے اندر واپس بھاگتے ہوئے خطیر اور زرغم کو صدام کے آدمیوں نے گھیر لیا۔ پل دو پل کی جھڑپ میں قیمتی لمحے ضائع ہوئے۔ آخر کار وہ زینے چڑھنے میں کامیاب ہو گئے جہاں سے چھت کا راستہ نکلنے کی امید تھی۔

سیڑھیوں کے اختتام پر دروازے کو ایک زوردار لات سے توڑا۔ لیکن جیسے ہی دروازہ ٹوٹا اوپر سے ہیلی کاپٹر کے انجن کا ایک جلتا ہوا ٹکڑا اس پر آگرا جو اس کی قمیض کو چیرتا ہوا گوشت تک جا پہنچا۔

زرغم نے قمیض اتار پھینکی۔ اس کے بازو اور گردن کی رگیں تن چکی تھیں، آرمی ویسٹ کے نیچے وہ اب ایک جنگجو کی مانند دکھائی دے رہا تھا۔ موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالنے کو تیار۔

"واعظ ہیلی کاپٹر نکل نہ سکے۔" خطیر کی آواز سرد تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"جی سر۔"ایئر پیس میں جواب آیا۔

زرغم کی نظریں ابھی فضا میں ہی تھیں جب اُس نے مَہرہ کو ہوا میں اُڑتے ہیلی کاپٹر کی جانب دوڑتے ہوئے دیکھا۔دل ایک لمحے کو دھڑکنا بھول گیا۔وہ لپکی اور ایک جست میں لینڈنگ سکڈ کو تھام لیا۔ہیلی کاپٹر ایک جھٹکے سے ڈگمگایا۔پھر زرغم کی ایک گولی اسٹیل کی دیوار سے ٹکرا کر لوٹ کر آئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ بولیٹ پروف ہے۔"زرغم کے دل میں بے بسی کی لہر دوڑ گئی۔

ہیلی کاپٹر نے زاویہ بدلا۔ زرغم نے کاک پٹ کی کھڑکی کو نشانہ بنایا مگر اُس سے پہلے ہی دروازہ کھل گیا۔ مَہرہ اب صرف اپنے بائیں ہاتھ سے لٹکی ہوئی تھی۔ مضبوط اور پُرعزم۔ ایک لمحے میں، مَہرہ نے پشت کے پیچھے سے بندوق نکالی اور خالد پر گولی چلادی۔

خالد نے پلٹ کر فائر کیا۔ گولی کی گونج کے ساتھ مَہرہ کی گرفت چھوٹی اور وہ نیچے گرنے لگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زرغم کا دل سینے میں ساکت ہو گیا۔

وہ اور خطیر، دونوں نے فوراً خالد پر فائر کھول دیا۔ لیکن زرغم جانتا تھا۔ یہ ردعمل عقل کا نہیں دل کا تھا۔ اُس نے سوچا بھی نہیں۔ بس بھاگا اور چھت کے کنارے سے نیچے کی بالکونی کی ریلنگ کو تھاما وہاں سے لان میں اترا اور دیوانہ وار اس طرف بھاگا جہاں مَہرہ گری تھی۔

کونے پر پہنچ کر اُس کی سانس رک گئی۔ مَہرہ بے حس و حرکت صحن میں پڑی تھی۔ ایک لوہے کی میز اس کے جسم پر الٹی ہوئی تھی۔ شاید اُس ہی لمحے گری تھی جب وہ زمین سے ٹکرائی۔

زرغم گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ گیا۔ دنیا تھم گئی۔ وقت جیسے کسی نے روک دیا ہو۔ دل کی ہر دھڑکن ماؤف ہو گئی۔ ذہن سن ہو چکا تھا۔ صرف ایک احساس باقی تھا۔ خوف۔ ایسا خوف جو انسان کے وجود کو اندر سے کھا جائے۔ کیا وہ اُسے ہمیشہ کے لیے کھو چکا تھا؟

مَہرہ کے ہونٹ ہلکے سے کھلے تھے اور ان سے خون بہہ رہا تھا۔ اُس کے سر کے بائیں طرف سے بھی سرخ سیال زمین پر ٹپک رہا تھا۔

"وہ زندہ ہے؟"خطیر پیچھے سے آ کر رکا۔

"پتہ نہیں۔۔۔"زرغم کی آواز بہت مشکل سے نکلی تھی۔اُس نے اوپر دیکھا تو صدام کا ہیلی کاپٹر دور بادلوں میں غائب ہوتا جا رہا تھا۔

"بزدل۔۔"اُس کے اندر کچھ ٹوٹنے لگا۔اُس نے مہرہ کی طرف دوبارہ دیکھا۔

"نبض کمزور ہے۔"خطیر نے اُس کی گردن پر انگلیاں رکھیں۔پھر زرغم کی جانب نگاہوں میں پریشانی لیے دیکھا۔

"ہمیں نکلنا ہو گا۔" واعظ دوڑتا ہوا آیا۔

"باقی کہاں ہیں؟" واعظ کی تنہا آمد دیکھ کر خطیر نے پوچھا۔

"کچھ زخمی ہیں، سر۔ ہاسپٹل منتقل کر رہے ہیں۔ باقی سب ٹھیک ہیں۔" واعظ نے اطلاع دی، پھر نظریں مَہرہ پر جم گئیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میڈم کو کیا ہوا؟"

"وہ گر گئی ہے۔۔" خطیر نے کہا، پھر واعظ کو حکم دیا۔

"مجھے کوئی صاف کپڑا لا کر دو۔"

واعظ فوراً دروازے کی جانب دوڑا۔

"میں وقتی طور پر بینڈیج کر رہا ہوں۔ تراب جتنی جلدی ہو سکے تم گاڑی کو حویلی کے رائٹ سائیڈ لے آؤ۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بس آیا۔" تراب کی آواز ایئر پیس میں گونجی۔

زرغم کے دماغ کو دوبارہ مکمل طور پر کام کرنے میں چند لمحے مزید لگے۔ پھر جیسے حقیقت نے اسے اپنی گرفت میں لیا۔ اُس نے جیب سے فون نکالا اور ایف آئی اے کے ڈائریکٹر،

دانش نواز کو کال ملائی۔ مختصر مگر تیز گفتگو میں اُس نے تمام صورتحال بیان کی۔ دانش نواز نے فوراً اسلام آباد واپسی کے لیے ایک پرائیویٹ جیٹ کا بندوبست کیا۔ زرغم جانتا تھا کہ اس شہر میں مزید رکنا خودکشی کے مترادف ہو گا۔ ان کے زیادہ تر لوگ زخمی تھے اور صدام کے کارندے کسی بھی لمحے دوبارہ حملہ کر سکتے تھے۔ اور وہ جانتا تھا۔ مقابلے کے لیے، پہلے زندگی ضروری تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا تم اسے اسلام آباد پہنچنے تک زندہ رکھ سکو گے؟" اُس نے خطیر سے پوچھا۔

"کوشش کروں گا۔" خطیر کہہ کر مَہرہ کے باقی زخموں کی جانچ کرنے لگا۔

زرغم نے فوری طور پر اپنے چاچو،حاتم کیانی کا نمبر ڈائل کیا۔دو بیل کے بعد کال اٹھالی گئی۔

"چاچو۔۔۔"زرغم کی آواز تھکان سے بھرپور تھی۔

"سب خیریت ہے؟"فون کی دوسری جانب سے پریشان مگر سنبھلا ہوا سوال آیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جی،سب ٹھیک ہے۔خطیر بھی ٹھیک ہے۔لیکن۔۔آپ سے ایک کام ہے۔"

"کہو بیٹا،کیا پریشانی ہے؟"

"آپ کے دوست ہیں ناڈاکٹر دانیال۔۔مجھے ان کی ضرورت ہے۔ ہمیں ان کے کلینک لے چلیں۔"

حاتم صاحب جانتے تھے کہاں جانا ہے۔اُن کی یادیں پلٹیں دو برس پہلے کا وہ لمحہ جب وہ نین کو نہ بچا سکے لیکن زرغم نے دانیال صاحب کی بیٹی کو اغوا اور ممکنہ موت سے بچا لیا تھا۔اب وقت تھا کہ وہ احسان لوٹایا جائے۔زرغم کو اس وقت عالمی معیار کے سرجن کی ضرورت تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہم دو گھنٹے میں پہنچ جائیں گے۔"زرغم نے گھڑی دیکھی۔

"ٹھیک ہے۔میں اُسے بتا دیتا ہوں۔کون زخمی ہے؟"

"ایک دوست۔ آپ نہیں جانتے۔" زرغم نے جواب دیا اور حاتم صاحب نے کال بند کرنے سے پہلے گہری سانس لی۔۔شاید دعا کی۔

واعظ تولیہ لے کر لوٹا۔ خطیر نے اسے لے کر نرمی سے مَہرہ کے گرد لپیٹا تاکہ جب اُسے منتقل کریں تو اس کے زخم مزید خراب نہ ہوں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"چلو" تراب ایک منٹ بعد بھاگتا ہوا آیا۔

"گاڑی کہاں ہے؟"زرغم کی نظریں پریشان ہوئیں۔مَہرہ کی حالت ایسی نہیں تھی کہ اسے یوں ہی اٹھا کر لے جایا جائے۔اگر اُس کی کمر یا گردن کو چوٹ آئی تھی۔تو ایک معمولی حرکت اسے ہمیشہ کے لیے معذور کر سکتی تھی۔

"یہی ہے۔"تراب نے اپنے پیچھے اشارہ کیا۔

"ہم اُسے کیسے لے کر جائیں؟"زرغم نے خطیر کی طرف دیکھا۔

"مجھے کچھ مضبوط چاہیے جس پر اسے رکھ کر اٹھا سکیں۔"خطیر نے سوچتے ہوئے سر ہلایا۔

"دروازہ کام کرے گا؟"زرغم نے مشورہ دیا۔

"دروازہ آپ کی خدمت میں ابھی حاضر ہوتا ہے۔"واعظ نے کہا اور اگر زرغم اتنا بے حال نہ ہوتا تو شاید ہنس پڑتا۔ لیکن اس کی نظریں مَہرہ کے سفید پڑتے چہرے سے ہٹ نہیں رہی تھیں۔ گرنے کی وہ لمحہ وار یاد اس کے دماغ میں دوبارہ گونج رہی تھی۔ ایک انجانا، بے رحم خوف اس کے دل میں پنجے گاڑ چکا تھا۔ ویسا ہی جیسے اس روز جب خطیر کو گولی لگی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آپ مضبوط ہیں۔

میں آپ کو کچھ نہیں ہونے دوں گا۔

یہ الفاظ وہ خود سے کہہ رہا تھا۔ شاید زیادہ خود کو یقین دلانے کے لیے اور کم مَہرہ کو۔

جب وہ گاڑی میں بیٹھنے لگا،ایک لمحے کو اس نے مڑ کر حویلی کی تباہی دیکھی۔زخمی ساتھی، شکست خوردہ منظر۔۔۔اور دل میں ایک احساس کہ شاید وہ غلط تھا۔شاید اس طرح وہ نین کو نہیں ڈھونڈ سکتا تھا۔اندھیری راتیں لمبی ہوتی ہیں۔اس نے اپنی سوچوں کو جھٹکا اور ایئر پیس میں آہستہ سے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"Move out. Operation failed."

کلینک کے پچھلے گیٹ پر گاڑی رکی۔زرغم لپک کر باہر نکلا۔پیچھے کی طرف دوڑا جہاں خطیر پہلے سے موجود تھا۔دروازہ کھولا اور فوراً اندر کو داتا کہ مَہرہ کو احتیاط سے اٹھا سکے۔

وہ دونوں نہایت احتیاط سے اُس دروازے کو اٹھا رہے تھے جس پر مَہرہ کو لٹایا گیا تھا۔ فلائٹ میں وہ مستحکم رہی لیکن وہ دونوں جانتے تھے ایک بھی غلطی اس کی زندگی چھین سکتی تھی۔

کلینک کے دروازے پر ڈاکٹر دانیال کے ساتھ ایک اور ڈاکٹر نے اسٹریچر آگے بڑھایا۔ زرغم اور خطیر نے بہت آہستگی سے دروازے کو جھکایا اور مَہرہ کو اسٹریچر پر منتقل کیا۔

"انہیں کچھ نہیں ہونا چاہیے۔" زرغم نے ڈاکٹر کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔

"ہم اپنی پوری کوشش کریں گے۔" ڈاکٹر دانیال نے سنجیدگی سے سر ہلایا اور پھر وہ دونوں مَہرہ کو آپریشن تھیٹر کی طرف لے جانے لگے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

دروازے بند ہونے سے پہلے حاتم صاحب اپنے دوست کی طرف دیکھا پھر آ کر زرغم کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔اُس لمس میں ایک تسلی تھی۔ایک یاد جس میں وہ نوسالہ زرغم جسے ماں کی موت کے بعد صرف ایک بازو نے تھاما تھا۔

"تم ٹھیک ہو؟"حاتم صاحب نرمی سے پوچھا۔

"جی۔۔بس تھوڑا پریشان ہوں۔"زرغم نے بھاری سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یہ لڑکی کون ہے؟"حاتم صاحب کی نگاہیں گہری ہو گئیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

زرغم کا دل ایک لمحے کے لیے تھم سا گیا۔ وہ جواب دینے کے لیے لب کھولتا مگر زبان ساتھ نہیں دیتی۔ پھر جیسے لفظ خود اس کے دل سے نکلے تھے۔

"میری دشمن کی بیٹی۔"

حاتم صاحب کے چہرے پر ہلکی سی جنبش آئی۔ وہ زرغم کو چند لمحے خاموشی سے دیکھتے رہے۔ اس کے لہجے میں وہ دراڑ سنائی دی جس کے بیچ ایک جذبہ پل رہا تھا۔ جسے وہ شاید خود سے بھی چھپا رہا تھا۔

پھر حاتم صاحب آہستگی سے مسکرائے۔ اُن کے لہجے میں وہ شفقت تھی جو اسے اپنے باپ سے کبھی نہیں ملی تھی۔

"اگر دل مانتا ہے۔ تو باقی سب خاموش ہو جاتا ہے۔۔۔ وقت بھی، نام بھی، دشمنیاں بھی۔"

زرغم کی پلکیں لرزیں۔ اُس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ لیکن اس کے چہرے پر وہ نرم خاموشی اتر آئی جو کسی بڑے بوجھ کے ہلکا ہونے پر آتی ہے۔

حاتم صاحب نے اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور نرمی سے تھپتھپایا۔ وہ لمحہ جیسے زرغم کے دل میں کسی اعتراف کی پہلی اینٹ رکھ گیا تھا۔ ایک دن وہ اعتراف اس کی تقدیر لکھے گا۔

زرغم اس چھوٹے سے ویٹنگ روم میں آ کر بیٹھا جہاں اب حاتم صاحب خطیر کے ساتھ بیٹھے تھے۔اس نے اپنا فون نکال کر تراب کا نمبر ڈائل کیا۔وہ واعظ کے ساتھ کراچی میں کچھ کام نپٹانے کے لیے روکا ہوا تھا۔

"پہنچ گئے؟" تراب کال کا جواب دیتے ہی پوچھا۔

"ہاں بس مَہرہ کی سرجری چل رہی ہے۔"

"واعظ کو یہاں کیا کام دینا ہے؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جس گھر میں ہم رہ رہے تھے اسے بولو وہاں سے سیکیورٹی روم کلیئر کر دے۔" پھر اسے مَہرہ کے سیف ہاؤس اور وہ لڑکیاں یاد آئی تھیں۔ جنہیں ان لوگوں نے کل رات آزاد کیا تھا۔

کیا اب تک صرف چوبیس گھنٹے ہوئے تھے؟

"اس کے علاوہ تم اس سیف ہاؤس جاؤ جہاں ہم نے لڑکیوں کو چھوڑا تھا اور اگر وہ اب بھی وہاں موجود ہیں تو دیکھتے ہیں آگے کا۔"

"میں سب کچھ سنبھال لوں گا۔ فکر نہیں کرو۔"

"شکریہ دوست۔" وہ کال ختم کر کے واپس کرسی کی پشت پر آنکھیں موندھ کر بیٹھ گیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ساری محنت رائیگاں گئی۔ صدام ایک بار پھر ان کی گرفت سے نکل گیا تھا۔

زرغم صرف چند لمحوں کے لیے بیٹھ سکا۔ پھر جیسے کوئی انجانی بے چینی اسے دوبارہ کھینچ کر کھڑا کر لائی۔ آپریشن تھیٹر کے بند دروازے کے سامنے وہ پریشانی سے ٹہلنے لگا۔ ہر قدم کے ساتھ، ہر لمحے کے ساتھ مَہرہ کی زخمی حالت، اس کے لہو میں ڈوبے ہونٹ، اس کے زخمی کندھے کی تصویر اس کی آنکھوں میں تازہ ہوتی جا رہی تھی۔

اچانک، کسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ اس نے مڑ کر نہیں دیکھا۔ وہ جانتا تھا وہ خطیر ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"وہ ٹھیک ہو جائے گی۔" خطیر نے نرمی سی جیسے لفظوں سے اس کی دل کی لرزش روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔

زرغم کو معلوم تھا کہ یہ محض تسلی ہے۔ لیکن وہ سر ہلاتے ہوئے بس اتنا ہی کہہ سکا۔ "ان شاء اللہ" اور وہ بھی اتنی آہستگی سے کہ شاید خود اسے بھی سنائی نہ دیا۔

"صدام کا کیا کرنا ہے اب؟" زرغم جیسے ذہن کو کسی اور سمت موڑنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"ہیلی کاپٹر کی آخری لوکیشن اندرونِ سندھ میں ملی ہے۔ ہماری ٹیمز اس کی باقی پراپرٹیز پر چھاپے مار رہی ہیں۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اپڈیٹ ملے تو فوراً بتانا۔ اور۔۔ گھر سے کافی کالز آچکی ہیں، تم ہی جا کر سب کو تسلی دے آؤ۔"

زرغم نے اثبات میں سر ہلایا۔

"اور تم؟"

"میں ہوں یہاں۔" جواب حاتم صاحب کی آواز میں آیا جو پیچھے سے نزدیک آئے تھے۔

"چاچو، آپ گھر جائیں میں اکیلا ٹھیک ہوں۔" زرغم نے نرمی سے کہا۔

"تمہاری چاچی نے نہیں سکھایا کہ باپ کے سامنے نہیں بولتے؟"حاتم صاحب نے ہلکا سا تنبیہی لہجہ اختیار کیا۔

خطیر بے ساختہ ہنس دیا اور باہر نکل گیا۔

"کافی پیو گے؟"حاتم صاحب نے سوال کیا اور جب زرغم نے انہیں خاموشی سے گھورا تو وہ ہنس پڑے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ پرائیویٹ کلینک ہے۔یہاں صرف کافی ملتی ہے۔چائے نہیں۔"

"رہنے دیں۔۔میں ایسے ہی ٹھیک ہوں۔"زرغم نے ہلکی سی مسکراہٹ دی، پھیکی، تھکی ہوئی۔

دل کے اندر ایک وجود زندگی اور موت کے بیچ جھول رہا تھا۔ایسے میں زبان سے کچھ خوشی کا لفظ نکلنا گناہ سا لگتا تھا۔

انتظار نے اسے دو سال پرانی یادوں میں کھینچ لیا۔جب خطیر کو گولی لگی تھی اور ہر سانس کے ساتھ یہی خوف رہتا تھا کہ کہیں وہ اپنے بہترین دوست کو کھو نہ دے۔

وہ ہال کی دیوار سے ٹیک لگا کر دیوار پر لگی گھڑی دیکھ رہا تھا۔چار گھنٹے گزر چکے تھے۔

حاتم صاحب خاموشی سے اس کے پاس آئے اور پانی کی بوتل اس کی طرف بڑھائی۔ زرغم نے دو گھونٹ پیے اور بوتل بند کر دی۔

"آپ کو یہاں رکنے کی ضرورت نہیں۔" زرغم نے نرم لہجے میں کہا۔

"اگر تمہیں اکیلا چھوڑ گیا تو تمہاری چاچی مجھے گھر سے نکال دیں گی۔" حاتم صاحب مسکرا کر بولے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تو اصل میں میری فکر نہیں صرف چاچی کا ڈر ہے؟" زرغم پہلی بار دل سے ہنسا۔

"ہر شریف آدمی اپنی بیوی سے ڈرتا ہے۔" حاتم صاحب نے سر ہلا دیا۔

اسی لمحے سامنے کے دروازے کھلے۔ زرغم سیدھا ہو کر کھڑا ہو گیا۔ ڈاکٹر دانیال تیز قدموں سے باہر آئے۔

"وہ کیسی ہیں؟" زرغم نے بے تاب ہو کر پوچھا۔

"مریض کا نام؟" ڈاکٹر نے بجائے جواب دینے کے سوال کیا۔

زرغم کو ایک لمحے کے لیے یہ روکھا پن چبھ گیا۔ لیکن وہ جانتا تھا کہ کچھ ڈاکٹر جذباتی لکیروں کے پرے بس طبیب ہوتے ہیں۔

"مَہرہ۔"زرغم نے نظریں ملا کر کہا۔

"سرجری کامیاب رہی۔ایک گولی سینے میں تھی لیکن خوش قسمتی سے پھیپھڑوں کو نہیں چھوا۔دوسری گولی بائیں کندھے پر تھی۔جو کسی اناڑی نے نکالنے کی کوشش کی تھی۔ زخم صاف کر کے ٹانکے لگا دیے ہیں۔رائٹ ہینڈ میں ایک معمولی فریکچر اور سر پر چوٹ ہے۔مگر۔۔وہ بچ گئی ہیں۔"ڈاکٹر نے نرمی سے مسکرا کر کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ڈاکٹر عروج اگلے چوبیس گھنٹے ان کی نگرانی کریں گی۔"

"کیا میں ان سے مل سکتا ہوں؟"

"جی۔" ڈاکٹر نے اندر کے دروازے کی طرف اشارہ کیا۔

زرغم تیز قدموں سے کمرے کی طرف بڑھا۔ جیسے ہی اندر داخل ہوا ڈاکٹر عروج نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا۔

"وہ اس کمرے میں ہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زرغم کی نگاہ جیسے بھٹکنے کے بعد ٹھہر گئی۔ مَہرہ ایک بستر پر لیٹی تھی۔ مشینوں سے جُڑی ہوئی، سانسوں کی گواہی بیپ کی آواز دے رہی تھی۔ کمرے میں دوائیں اور خاموشی کی ملی جلی مہک تھی۔

"کیا یہ واقعی ٹھیک ہیں؟"اس نے دھیرے سے پوچھا جیسے خود کو سمجھا رہا ہو۔

"جی لیکن وقت لگے گا۔"ڈاکٹر نے جواب دیا۔

"فارم پر کیا نام لکھوں؟"

"زرغم۔۔بس زرغم۔"وہ چاہتا تھا کہ مَہرہ کی موجودگی ایک راز رہے۔

وہ بستر کے قریب آیا۔ مشینوں کی آوازیں اذیت دہ تھیں لیکن اس نے خود کو سنبھالا۔اس کی نظریں مَہرہ کے چہرے پر جمی تھیں۔رنگ سفید پڑا تھا،ہونٹ بے خون،لیکن وہ پھر بھی زرغم کو دنیا کی سب سے خوبصورت شے لگی۔

"آپ بہت بہادر ہیں۔"اس نے سرگوشی میں کہا۔

"بیٹھ جائیں سر۔"ڈاکٹر عروج نے ایک کرسی قریب کھینچی۔

"کیا آپ کو لگتا ہے وہ جلد ہوش میں آجائیں گی؟"

"ہم امید کرتے ہیں۔چند گھنٹوں میں۔"

Clubb of Quality Content

زرغم نے اثبات میں سر ہلایا،اور پھر نظریں مَہرہ پر ٹکا دیں۔ پہلی بار،وہ اسے پوری طرح، دل سے، آنکھ بھر کے دیکھ رہا تھا۔اس کے خوبصورت نقوش،گوری رنگت اور اس کے مزاج کی طرح بلکل کھڑی ناک۔

زرغم کی پلکیں جھپکیں۔ایک بار پھر دل میں وہی چبھن اٹھی،وہی انجانی کسک،جو وہ کئی دنوں سے نظر انداز کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔سر کو جھٹک کر اس نے خود کو جھڑکا مگر دل کے جذبات کو خاموش کر دینا اس کے بس کی بات نہ تھی۔وہ مَہرہ کا احترام کرتا تھا۔ اس کے حوصلے،اس کی ہمت کے لیے جو وہ اپنے باپ جیسے شخص کے خلاف کھڑی تھی۔ مگر کسی کو تکلیف میں دیکھ کر دل کا یوں درد کرنے لگنا۔یہ کیا تھا؟

اس کی نظریں دوبارہ مَہرہ کے چہرے پر جم گئیں،جیسے کسی گمشدہ دعا کی تلاش میں ہوں۔

اس خیال پر اس کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھری کہ وہ جیسے ہی ہوش میں آئے گی، غصے سے پاگل ہو جائے گی۔ اسے ہسپتال میں قید رکھنے کا الزام لگا کر، ضد میں آ کر اُس سے لڑے گی، اور شاید بھاگ نکلے گی۔

دروازے کی ہلکی سی آہٹ پر اس نے چونک کر دیکھا۔

"وہ کیسی ہے؟" خطیر اندر آیا۔

"ٹھیک ہے۔" زرغم نے مختصر سا جواب دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"چلو، میں تمہیں گھر لے جانے آیا ہوں۔ تھوڑا سو جاؤ، کھا پی لو، پھر واپس آجانا۔۔۔بے بے غصے میں تھیں۔ بحث مت کرنا، سیدھے چلو۔"

زر غم تھکا ہوا تھا۔ بحث کا موڈ نہ تھا۔ جانے سے پہلے ایک آخری بار مَہرہ کو دیکھا۔ پھر نرس سے مخاطب ہوا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اگر کوئی بات ہو تو مجھے کال کر دینا۔"

"اوکے سر۔" نرس نے مؤدبانہ جواب دیا۔

☆☆☆☆☆

وہ سو نہ سکا۔

فریش ہو کر کپڑے بدلنے اور کھانا کھانے کے باوجود دل میں ایک بے چینی سی تھی۔ جو کسی طور ختم نہیں ہو رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

واپس ہسپتال پہنچا تو خطیر کمرے کے کونے میں نیند میں ہوا بیٹھا تھا، فون پر کسی کرائم ڈاکیومنٹری میں مگن۔ زرغم جانتا تھا کہ اگر وہ سُننے والا ہوتا تو کب کا اسے گھر بھیج چکا ہوتا۔

نگاہیں مَہرہ کی طرف مڑیں۔ کیوں فکر تھی اسے ایک اجنبی عورت کی؟ کیوں اس کے چہرے کی زردی، اس کے جسم کی بے حرکی دل کو چیر رہی تھی؟

شاید۔۔یہ صرف کشش نہ تھی۔ شاید یہ جذبہ حفاظت کا تھا۔ ایک ایسا عہد جو اس نے خود سے کیا کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے وہ اس کی حفاظت کرے گا۔

اسی لمحے ایک یاد کی ٹھنڈی ہوا اس کے دل کو چھو گئی۔

وہ آٹھ سال کا تھا۔ اسکول سے آ کر لاؤنج میں اکیلا کھیل رہا تھا۔ جب آمی سفید چادر اوڑھے، سوفے پر بیٹھی قرآن پاک پڑھ رہی تھیں۔ ننھا رامس ان کی گود میں سو رہا تھا۔ اور بھورے

شلوار قمیض میں ملبوس سکینہ بیگم، جن کی دودھ جیسی رنگت اور نیلی آنکھیں آج بھی اس کی یادوں میں روشن تھیں۔

"امی، آپ کیا پڑھ رہی ہیں؟"

زرغم آہستہ قدموں سے لاؤنج میں کھیلتے ہوئے ان کے قریب آیا۔ جن کے ہونٹ دھیرے دھیرے قرآن کی آیتوں سے ہل رہے تھے۔ دوپہر کی دھوپ گھر میں جھانک رہی تھی۔

"چندا، میں موسیٰ علیہ السلام کا قصہ پڑھ رہی ہوں،" سکینہ بیگم نے مسکرا کر جواب دیا تو آواز میں محبت کا وہی پرانا سکون تھا۔

"قصہ؟"زر غم کی آنکھوں میں چمک سی آئی۔

"ہاں، قرآن کے قصے، جو سچ ہوتے ہیں۔۔ ہر ایک میں ایک راز چھپا ہوتا ہے۔ ایک سبق، ایک دعا۔۔۔"

ناولز کلب

وہ لمحہ جیسے لمحے سے زیادہ تھا۔ ایک دروازہ جو وقت کے پار کھل رہا تھا۔

"مجھے بھی سنائیں نا۔۔۔"

"لیکن وعدہ کرو آخر میں ایک دعا یاد کرو گے۔ وہی جو موسیٰؑ نے تنہائی میں مانگی تھی۔"

زرغم نے فوراً سر اثبات میں ہلا دیا۔ جیسے اس کے اندر کسی ان کہی بات کی طلب جاگ چکی ہو۔

"تو سنو۔۔۔"سکینہ بیگم نے نگاہیں آسمان کی طرف اٹھائیں۔ جیسے وہ خود بھی قصے میں داخل ہو گئی ہوں۔

"حضرت موسیٰ علیہ السلام، فرعون کے محل میں پلے، مگر ان کے دل میں حق کی چنگاری تھی۔ ایک دن، ایک نادان لمحے میں، ان سے ایک خطا ہو گئی اور کسی کی جان چلی گئی۔ اور پھر۔۔۔ وہ قصہ شروع ہوا، جو قیامت تک سنایا جائے گا۔"

زرغم کی سانسیں تھم سی گئیں۔ماں کی آواز میں وہی تاثیر تھی جیسے اللہ کی کتاب خود بات کر رہی ہو۔

"وہ شہر سے نکلے، مدین کی طرف۔ پیاسے، تنہا، پریشان۔ وہاں دو لڑکیاں دیکھیں، جو اپنا ریوڑ پانی پلانے سے قاصر تھیں۔ موسیٰؑ نے ان کی مدد کی۔ اور جب تھکن سے ٹوٹ چکے تو ایک درخت کے سائے میں بیٹھ کر دعا کی۔ وہ دعا جو ہر ٹوٹے دل کی فریاد ہے۔۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سکینہ بیگم کی آواز نمی سے بوجھل ہو گئی۔

"فَقَالَ رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ"۔سورہ القصص (28:24)

"اے میرے رب میں اس کا محتاج ہوں کہ تو مجھ پر اپنی نعمت نازل فرمائے۔"

چند لمحے کے لیے، سب کچھ رک گیا۔ ہوا بھی، وقت بھی۔ زرغم کے لیے یہ صرف ایک بچپن کا قصہ نہیں تھا۔ یہ اس کی روح میں محفوظ ایک دعا تھی۔

اور وہی دعا، برسوں بعد، اسی لمحے مَہرہ کے لیے اس کی زبان پر تھی۔

اس نے نرس سے جائے نماز مانگی۔ جو دو منٹ میں واپس آ گئی۔ وہیں بیڈ کے پاس بچھا کر اس نے دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر ہاتھ اٹھائے۔

"اے اللہ تو دلوں کا حال جانتا ہے۔ اگر یہی پسندیدگی ہے۔ تو مجھے صبر دے اور انہیں میرا بنا دے۔"

اس کے آنسو رخساروں کو بھیگاتے رہے۔ لیکن دل میں سکون اترنے لگا۔ جیسے معاملہ اب اللہ کے حوالے ہو چکا ہو۔

بیڈ کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھا ہی تھا کہ ایک نرم کراہنے کی آواز آئی۔ زرغم چونکا۔ مَہرہ کے چہرے پر تکلیف کے آثار ابھرے، ماتھے پر شکنیں گہری ہو گئیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مَہرہ؟" وہ فوراً جھک کر بیڈ کے کنارے ہاتھ رکھتا ہے۔

وہ پھر کراہی اور اس نے آنکھیں کھولیں۔

"ڈاکٹر دانیال کو لے آؤ۔"زرغم نے خطیر کو فوراً کہا۔

مَہرہ کو ہوش میں دیکھ کر وہ مسکرایا۔گویا خدا کا شکر ادا کر رہا ہو کہ وہ اب بہتر ہے۔

"آپ کیسا محسوس کر رہی ہیں؟"

"تم۔۔۔تم کون ہو؟"مگر جواب میں وہ بس اُسے گھورتی رہی۔پیشانی کے بل اور گہرے ہو گئے۔

زرغم ساکت ہو گیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"آپ کو میں یاد نہیں؟"اس کی آواز بکھرنے لگی۔

"نہیں۔۔تم کون ہو؟اور یہ میں کہاں ہوں؟"وہ کمرے کا جائزہ لیتی ہوئی الجھی نظر آئی۔

"آپ ہاسپٹل میں ہیں۔آپ کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔میں۔۔۔میں زرغم ہوں۔"

اسی لمحے ڈاکٹر دانیال کمرے میں داخل ہوئے۔مَہرہ کو جاگتا دیکھ کر ان کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔وہ فوراًاس کی طرف بڑھے۔

"ہمارا مریض کیسا ہے؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"پریشان۔"وہ دھیرے سے بڑبڑائی۔

"آخری چیز جو آپ کو یاد ہو،وہ کیا ہے؟"ڈاکٹر نرمی سے بولے۔

"مجھے۔۔۔کچھ یاد نہیں۔"مَہرہ نے آنکھیں بند کیں اور چہرے پر الجھن چھا گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا؟"زرغم کے دل کی دھڑکن رک سی گئی۔

"مجھے کچھ کیوں یاد نہیں آرہا؟"وہ بے بسی سے بولی۔

"ان کو کیا ہوا ہے؟"زرغم نے ڈاکٹر کی طرف دیکھا۔

مَہرہ یکدم واپس کرا ہی تھی۔

"کہاں درد ہو رہا ہے؟"وہ فوراً مَہرہ سے مخاطب ہوا۔

"میرا سر۔۔۔"مَہرہ نے ہاتھ اٹھانے کی کوشش کی مگر وہ دوبارہ بستر پر گر گیا۔گویا وہ مکمل طور پر خالی ہو چکی تھی۔طاقت سے،یاد سے،اور رشتوں کی پہچان سے۔

اور زرغم جو اس کی حفاظت کا عہد دہراتا رہا تھا۔اب ایک اجنبی کی صورت میں کھڑا تھا۔

"سر پر چوٹ لگنے کی وجہ سے میموری لوس ہو سکتی ہے۔ لیکن زیادہ تر کیسز میں یادداشت چند گھنٹوں میں واپس آجاتی ہے۔" ڈاکٹر عروج نے نرمی سے دروازے کی جانب اشارہ کیا۔

"کیا آپ باہر جاسکتے ہیں تاکہ ہم مکمل چیک اپ کر سکیں؟"

"میں باہر ہوں۔ ٹھیک ہے؟" زرغم نے پلک جھپکے بغیر مَہرہ کی طرف دیکھا۔

Clubb of Quality Content

"تم۔۔ اپنے گھر جارہے ہو؟" زرغم کے قدم مڑنے ہی والے تھے۔ جب مَہرہ نے اس کی آستین کا کونا تھام لیا اور ہچکچاتی آواز میں بولی۔

وہ لمحہ ایک مکمل توقف تھا۔

"نہیں، ہم اپنے گھر ساتھ جائیں گے۔" زرغم نے حیرت سے اُس کی طرف دیکھا۔ لیکن اس بار وہ اپنی مسکراہٹ چھپا نہ سکا۔

مَہرہ کے چہرے پر عجیب سی خاموشی تھی۔ جیسے وہ اعتماد سے خالی مگر پُرامید ہو۔ اُس نے دھیرے سے سر اثبات میں ہلا دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ویٹنگ روم کی جانب بڑھتے ہوئے خطیر اس کے عقب میں آیا اور چند لمحے کچھ سوچ کر گویا ہوا۔

"مَہرہ کو کچھ بھی یاد نہیں۔۔۔ مطلب؟ ان کی یادداشت جا چکی ہے۔"

"یہ چوٹ کی وجہ سے ہو سکتا ہے۔ میمری کبھی بھی واپس آ سکتی ہے۔"

"اور اگر نہ آئی؟ یا اگر مہینوں لگ گئے؟" زرغم کے دماغ میں خیالات کی ایک ریل چل رہی تھی۔

"اب کیا چل رہا ہے تمہارے شیطانی دماغ میں؟" خطیر نے آنکھیں سکیڑیں۔

"یہ مَہرہ کو ہمارے ساتھ ملانے کا بہترین موقع ہو سکتا ہے۔" زرغم کا لہجہ پُر سکون تھا۔

"کیسے؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میں کہہ سکتا ہوں کہ ہم دونوں کی منگنی ہو چکی تھی۔۔۔اور شادی ہونے والی تھی۔ لیکن صدام نے مجھ سے دشمنی کے باعث ان پر حملہ کروادیا۔"

"تم۔۔شادی کا جھوٹ بولنے جارہے ہو؟"خطیر کی آنکھیں پھیل گئیں۔

"میں کون سا قربانی دے رہا ہوں۔ ہر خوش نصیب یہی چاہتا ہے کہ اُسے مَہرہ جیسی لڑکی ملے۔"زرغم نے شانِ بے نیازی سے کندھے اچکائے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اور تم وہ خوش نصیب نہیں ہو زرغم۔ مَہرہ صدام جیسی نہیں مگر وہ اب بھی مافیا بوس کی بیٹی ہے۔ اگر اُس کی یادداشت واپس آ گئی، تو وہ تمہیں زندہ نہ چھوڑے گی۔" خطیر کی آواز میں بے چینی تھی۔

"نہیں۔۔ اگر ان مجھ سے محبت ہو جائے؟" زرغم کی نظریں دور خلا میں اٹک گئیں۔

"اگر ہو بھی گئی تو اُس جھوٹ سے ہو گی جو تم اسے بتاؤ گے۔ اس کی یادداشت گئی ہے۔ وہ بیوقوف نہیں ہے۔" خطیر کا قہقہہ کمرے میں گونج اٹھا۔

"مجھے وہ پسند ہیں۔" زرغم کے ہاتھ بالوں میں چلے گئے پھر اُس نے جھجکتے ہوئے کہا۔

"فرض کرو اسے تم سے محبت ہو گئی اور شادی بھی کر لی۔ لیکن جب اُسے سب یاد آجائے گا۔ تب کیا کرو گے؟" خطیر کی حیرت سنجیدگی میں بدل گئی۔

"منالوں گا۔" زرغم نے نگاہیں چرا کر دھیرے سے کہا۔

"بے بے کو بتانے سے پہلے گھر کے سارے جھاڑو ڈنڈے چھپا لینا۔" خطیر نے چھت کی جانب دیکھا جیسے دعائیں مانگ رہا ہو۔

"اب نہیں مارتیں صرف دو چار گالیاں دیں گی۔ پھر شادی کی تیاری شروع ہو جائے گی۔" زرغم نے ہنستے ہوئے اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

Clubb of Quality Content

"آٹھ ملین لوگوں میں سے تم ہی پیدا ہونے تھے ہمارے گھر؟"خطیر نے سر ہلایا۔

"اتنے ہینڈسم کزن پر تمہارا شکر کرنا تو بنتا ہے؟"زرغم کا قہقہہ خطیر کے خاموش چہرے پر بھی مسکراہٹ لے آیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

☆☆☆☆☆

جب وہ سو رہی تھی تو زرغم کے ذہن میں ایک ہی منصوبہ ہتھوڑے کی طرح گونج رہا تھا۔

اُسے یہ بتانا کہ وہ اُس کی منگیتر ہے۔

ڈاکٹر دانیال نے کہا تھا کہ امینیشیا(Amnesia)عارضی بھی ہو سکتی ہے۔ مستقل بھی۔ کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ زرغم جانتا تھا اگر اُس کی یادداشت واپس آ گئی اور اُس نے دل نہیں جیتا۔۔۔ تو وہ اُسے چھوڑ دے گا۔

یا شاید قسمت مہربان ہو اور یادداشت شادی کے بعد واپس آئے جب وہ اُس کے دل میں اپنی جگہ بنا چکا ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کیونکہ اس کے سوا مَہرہ کو حاصل کرنے کا کوئی راستہ نہیں تھا۔ اُس کے دل میں برف تھی۔ اور زرغم اُسے توڑنا نہیں چاہتا تھا۔ صرف پگھلانا چاہتا تھا۔

"اب کیسا محسوس کر رہی ہیں؟"اس نے کروٹ بدلی تو زرغم نرمی سے آگے بڑھا۔

"آہ۔۔بہتر۔"اُس نے پانی کی طرف دیکھا۔

زرغم نے فوراًپانی کا گلاس بڑھایا اور دوسرا ہاتھ اس کے سر کے نیچے تکیہ لگانے میں مصروف رہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تھینک یو۔"وہ ایک گھونٹ پی کر بولی۔

"میرا کیا نام ہے؟اور۔۔تم نے بتایا نہیں کہ میرے کون ہو؟"اُس نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"فی الحال مَہرہ مغل۔ کیونکہ میں۔۔بد قسمتی سے ابھی صرف آپ کا منگیتر ہوں۔"

"واٹ؟یہ کب ہوا؟"اُس کی بھنویں بلند ہو گئیں۔

"جب میں آپ کے ڈیڈی کے لیے انویسٹیگیشن کر رہا تھا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میرے ڈیڈی؟اوہاں۔۔میرے گھر والے؟وہ کہاں ہیں؟اور کون سی انویسٹیگیشن؟"

"آپ کے والد صدام مغل ایک مافیا بوس ہیں۔ان کے سوا آپ کا کوئی رشتہ دار نہیں۔میں زرغم کیانی ایف آئی اے میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر ہوں اور اُن کے خلاف انویسٹیگیشن کر رہا

تھا۔اسی دوران آپ سے ملاقات ہوئی۔۔اور میں نے شادی کے لیے پرپوز کر دیا۔"زرغم کی آواز بھاری ہو گئی۔

"تو ہم اچانک ایک دوسرے کو پسند کرنے لگے؟"اُس نے مشکوک نگاہوں سے اسے دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جی۔لو ایٹ فرسٹ سائٹ۔"

"اگر ایسا ہے۔تو مجھے فیل ہونا چاہیے۔ایک کام کرو میری آنکھوں میں دیکھو۔پورے ایک منٹ تک۔"

زرغم تھوڑا جھکا۔اُس کی آنکھوں میں جھانکنے لگا۔جیسے اُس لمحے وقت تھم گیا ہو۔

"ٹھیک ہے، کر لیا یقین۔۔اب پیچھے ہٹو۔"

آدھے منٹ بعد ہی وہ گھبرا کر نظریں چرانے لگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تو۔۔۔میری عمر؟"

"چوبیس۔اور میں انتیس کا ہوں۔"

"اور منگنی کو؟"___

"چار ماہ۔۔اور اس مہینے شادی۔"

"میں کیا کرتی ہوں؟"چند لمحوں بعد ایک اور سوال مَہرہ کی جانب سے کیا گیا تھا۔

"صدام نے آپ کو جنسی غلامی اور منشیات کی ٹریننگ کے لیے باہر بھیجا تھا۔لیکن آپ نے کیلی فورنیا سے بی بی اے کے ساتھ فائٹنگ میں ٹریننگ لی ہے۔"

"سچ میں؟"مَہرہ کا منہ کھل گیا۔

"ہاں،لیکن آپ اُن کے خلاف جا کر میرے ساتھ غلاموں کو آزاد کرنے لگیں۔"

اس نے اٹھنے کی کوشش کی تو زرغم نے فوراً تکیے کو سنبھالا۔

"میں تمہارے ساتھ۔۔غلاموں کو آزاد کرتی رہی ہوں؟"

"ہاں۔بالکل۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میری میمری لوٹ آئے گی؟"

"ہاں۔۔بس تھوڑا وقت لگے گا۔ابھی زور نہیں ڈالیں۔"

وہ دیوار کو گھورنے لگی۔ جیسے ذہن کے کسی بند دریچے کو کھولنے کی کوشش کر رہی ہو۔ پھر اُس نے نظریں زرغم پر جمائیں۔

"کیا تم مجھے پسند کرتے ہو؟"

"آپ کو اندازہ نہیں ہے کہ آپ میرے لیے کتنی اہم ہیں۔" زرغم کے چہرے پر روشنی بکھر گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میرا گھر کہاں ہے؟"

"کراچی۔ مگر ہم اس وقت اسلام آباد میں ہیں۔ وہاں جانا محفوظ نہیں۔۔ آپ میرے ساتھ چلیں۔ ویسے بھی ہماری شادی چند دنوں میں ہونی ہے۔ آپ کی ہر ضرورت کا سامان میرے پاس ہے۔"

زرغم جانتا تھا۔۔ اُسے اپنے کمرے میں جگہ بنانی ہو گی۔ الماری کو اُس کے کپڑوں سے بھرنا ہو گا۔ اور سب سے اہم۔۔۔ گھر والوں کو منانا ہو گا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مَہرہ نے آہستہ سے اثبات میں سر ہلایا۔

زرغم نے گہری سانس لی۔

"مجھے نہیں لگتا کہ میں فوراً شادی کر سکوں گی۔۔۔مجھے تمہیں دوبارہ جاننے کے لیے وقت چاہیے۔"

"میں انتظار کر سکتا ہوں۔"زرغم نے پلکیں جھپکائیں جیسے اس لمحے کو آنکھوں میں قید کرنا چاہتا ہو۔ پھر ہولے سے مسکرا کر کہا۔اور شاید یہی سب سے بڑا جھوٹ تھا جو اُس نے آج تک کسی سے کہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں نہیں چاہتا کہ آپ کسی چیز کی فکر کریں۔بس آرام سے ٹھیک ہو جائیں۔ پھر دیکھ لیں گے کہ کیا کرنا ہے۔"اس کے لہجے میں وہ نرمی تھی جو صرف کسی اپنے کے لیے رکھی جاتی ہے۔

"تھینک یو۔۔"مَہرہ کی نگاہیں پھر سے اس کے چہرے کو جیسے پڑھنے لگیں۔پلکوں کے سائے گالوں پر لرزے،اور وہ ہولے سے بولی۔

زرغم کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں لے لیا ہو۔دھڑکنیں تیز ہوئیں اتنی تیز کہ اسے لگا اگر وہ پل اور رُک گیا تو شاید مَہرہ سن لے گی۔وہ نظریں چراتے ہوئے تیزی سے بستر سے اٹھا۔

"مجھے گھر جانا چاہیے۔چاچی نے آپ کے لیے یخنی بنائی ہے وہ لانی ہے۔اور میں چلا جاؤں تو آپ کچھ دیر سو بھی لیں۔"

"ایک ٹوتھ برش لیتے آنا۔"اُس نے آنکھیں بند کیے ہلکے سے کہا۔

زرغم نے اثبات میں سر ہلایا۔ بغیر کچھ کہے دروازے کی جانب بڑھا۔

دل میں بار بار خود کو سمجھاتے وہ دھیمے قدموں سے کمرے سے باہر نکلا۔

استغفراللہ زرغم۔۔۔وہ ابھی امانت ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

☆☆☆☆☆

اوہ گاڈ۔۔ کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کسی تیز رفتار بس سے ٹکرا گئی ہو۔ ذہن جیسے دھند میں لپٹا ہوا ہو، جسم بوجھل اور آس پاس کی ہر چیز اجنبی سی لگ رہی تھی۔

وہ ماضی کو یاد کرنے کی کوشش کرتی رہی لیکن جیسے ہی ذہن کسی سرے کو چھونے لگتا ایک شدید درد کنپٹی سے اٹھ کر پورے سر میں پھیل جاتا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس آدمی زرغم نے جو کچھ بتایا اس پر یقین کرنا آسان نہیں تھا۔ مگر جب اس کی نگاہیں زرغم سے ملیں تو دل کے کسی گوشے میں ایک مانوس کشش محسوس ہوئی۔ اسے اچانک سمجھ آیا کہ شاید اسی لیے وہ اس سے محبت کرتی تھی۔ یا کرتی ہے؟ وہ یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتی تھی۔ کیا ممکن ہے کہ جذبات واپس آجائیں؟

"میں زرغم کیانی کی منگیتر ہوں۔۔"یہ الفاظ اس کے لبوں سے ادا تو ہوئے مگر سچ سے زیادہ وہ کسی سوال کی صورت لگے۔

"میں ٹرینڈ فائٹر ہوں۔"اس بار یہ جملہ دل میں اتر گیا جیسے کسی گہرے زخم پر مرہم رکھ دیا ہو۔

زرغم نے جو کچھ کہا تھا وہ سب بامعنی لگا۔وہ اس بات پر حیران نہیں تھی کہ صدام صاحب نے اسے نقصان پہنچانے کی کوشش کی کیونکہ اس کے دل میں ان کے لیے اب کوئی محبت باقی نہیں بچی تھی۔

کافی دیر تک چھت کو گھورتے ہوئے وہ تھکن سے آنکھیں بند کر کے سکون پانے کی کوشش کرتی رہی مگر تکلیف جیسے بڑھتی ہی جا رہی تھی۔

"اوہ گاڈ۔۔۔"

دماغ جیسے خالی ہو چکا تھا۔ کوئی بہت اہم چیز یادداشت سے پھسل گئی تھی۔ کچھ ایسا جو زبان کی نوک پر تھا لیکن پوری طرح ذہن میں آنے سے قاصر۔ مایوسی سے اس نے اپنے ایک ہاتھ سے بالوں میں مٹھی میں جکڑ لیا۔

شاید یہ زرغم تھا؟ شاید وہی جذبے جو کبھی دل میں اس کے لیے تھے؟

وہ آنکھیں بند رکھتی رہی۔ کمرے کی چبھتی روشنی جیسے درد کو مزید شدید بنا رہی تھی۔

"آپ ٹھیک ہیں؟" زرغم کی آواز نے خاموشی کو چیر ڈالا۔ وہ چونک کر آنکھیں کھولتی ہے۔ اسے تو خبر ہی نہیں ہوئی وہ کب کمرے میں داخل ہوا۔

"سر میں شدید درد ہے۔" اس نے مختصر سا جواب دیا اور دیکھا کہ زرغم دروازے کے قریب رکھے بیگ کو کرسی پر رکھ رہا تھا۔

"انہیں درد کے لیے کچھ دیں۔" زرغم نے نرس کو ہدایت دی۔

Clubb of Quality Content

"جی سر۔"نرس فوراً پلٹ گئی اور چند لمحوں بعد انجیکشن سے ڈریپ میں دوا شامل کر رہی تھی۔

"شکریہ۔"زرغم نے نرمی سے سر ہلایا۔نرس کے جانے کے بعد وہ بیڈ کے قریب آ کھڑا ہوا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"امید ہے آپ جلد بہتر محسوس کریں گی۔"

اس کی نگاہیں پھر سے زرغم کے چہرے پر جا ٹھہریں۔وہ ایک بار پھر اپنے آپ کو یاد دلانے کی کوشش کرنے لگی کہ یہ شخص اس کی زندگی کا ساتھی تھا۔

مگر سب کچھ اجنبی سا لگ رہا تھا۔ کیا اُسے کچھ محسوس نہیں ہونا چاہیے؟ کچھ تو کوئی یاد، کوئی جذباتی رد عمل؟

زرغم کی گہری نیلی آنکھیں اُس پر جمی ہوئی تھیں۔ اُن کی گہرائی اور اس کی خاموش شدت ایک انجانی طاقت کا احساس دلا رہی تھی۔ وہ بلاشبہ ایک پر کشش مرد تھا۔ متوازن نقش، بکھرے ہوئے سیاہ بال اور ایک خاص سا وقار۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہاں وہ ہینڈسم تو ضرور تھا۔

وہ اپنے احساسات کو ٹٹولتی رہی۔ کوئی خوف نہیں تھا کوئی خطرہ محسوس نہیں ہوا اور شاید یہی سب سے اہم بات تھی۔ اسے زرغم کے ساتھ محفوظ محسوس ہو رہا تھا۔

"آپ کیا سوچ رہی ہیں؟"زرغم نے نرمی سے پوچھا،چہرہ اس کی طرف جھکا دیا۔

"میں سب کچھ سمجھنے کی کوشش کر رہی ہوں۔۔سب کچھ الجھا ہوا ہے۔مجھے یہ سب بالکل بھی پسند نہیں۔"وہ بے بسی سے بولی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زرغم کے لبوں پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ ابھری۔

"آپ ہمیشہ ہر چیز پر قابو رکھنا چاہتی ہیں۔کبھی کبھی انسان کو اپنی boundaries سے باہر بھی قدم رکھنا چاہیے۔۔۔اور جب تک آپ ٹھیک نہیں ہو جاتیں باقی سب میں دیکھ لوں گا۔اسے چھٹی سمجھ لیں۔۔۔یا پھر محنت کا صلہ۔"

"میں کب تک ہسپتال میں رہوں گی؟"اس نے پوچھا جیسے یہ جاننا چاہتی ہو کہ زرغم کے ساتھ گھر جانے سے پہلے خود کو سنبھالنے کے لیے اسے کتنا وقت میسر ہے۔

"ڈاکٹر نے کہا ہے مزید تین دن۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تمہارے ساتھ کون رہتا ہے؟"

زرغم آرام سے بیڈ کے قریب رکھی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"میرا چھوٹا بھائی رامس وہ مجھ سے پانچ سال چھوٹا ہے۔اور جو لڑکا آپ کے پاس تھا۔وہ میرا کزن خطیر ہے۔ میرے چاچو،چاچی،اور بے بے مطلب دادی بھی وہیں رہتے ہیں۔"

"اور۔۔۔ تمہارے موم ڈیڈ؟"اس نے تھوڑا جھجکتے ہوئے پوچھا۔

"حلیل کیانی۔۔ میرے والد ایک کرپٹ پولیس آفیسر تھے۔بے بے نے اسی وجہ سے انہیں گھر سے نکال دیا تھا۔پھر۔۔۔امی اور ان کے انتقال کے بعد چاچو مجھے اور رامس کو اپنے گھر لا آئے۔تب سے وہی میرا گھر ہے۔"اس کے لہجے میں دکھ چھپا ہوا تھا مگر اس نے اسے ایک لمبی سانس میں دبا دیا۔

"اوہ۔۔سوری مجھے نہیں پوچھنا چاہیے تھا۔"وہ نظریں جھکا کر شرمندہ ہو گئی۔

"بہت وقت گزر چکا ہے۔"زر غم نے نرمی سے مسکرا کر کہا۔

"ایک ہی گھر میں اتنے سارے لوگ۔۔۔؟"وہ اب بھی حیران تھی۔

"آپ نے اپنے منگیتر کو غریب سمجھ لیا ہے کیا؟ محل جیسا نہ سہی لیکن میرا گھر خاصا بڑا ہے۔"وہ شوخی سے بولا۔لو جی یادداشت چلی گئی ہے لیکن مہرانی صاحبہ کے شاہی نخرے ابھی بھی سلامت ہیں۔

"میرا مطلب وہ نہیں تھا۔لیکن۔۔۔تمہارے گھر والوں کو برا تو نہیں لگے گا اگر میں شادی سے پہلے وہاں رہوں؟"وہ جلدی سے صفائی دینے لگی۔

"نہیں۔بے بے نے ہی کہا ہے کہ آپ کو گھر لایا جائے۔"

"اوہ۔۔۔ویسے اگر ہم منگیتر ہیں تو میری انگوٹھی کہاں ہے؟"اس کی نظر اچانک اپنے بائیں ہاتھ پر جا ٹھہری۔

"آپ نے خود ہی اسے پالش کروانے کے لیے بھیجا تھا۔جیسے ہی واپس آئے گی لے آؤں گا۔"زرغم نے فوراً جواب دیا۔

"کیا تمہیں برا تو نہیں لگے گا اگر میں کچھ وقت تک اسے نہ پہنوں؟جب تک میں۔۔۔مکمل طور پر تیار نہ ہو جاؤں؟"تھوڑا رک کر وہ بولی،

"بالکل بھی نہیں۔"زر غم نے تسلی بخش انداز میں سر ہلایا۔

وہ اسے دیکھتی رہی۔

دل میں ایک خیال تھا۔دھڑکتا ہوا، کمزور مگر پُراثر یقین۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاید وہ واقعی اس کے ساتھ محفوظ تھی۔شاید یہی وہ جگہ تھی جہاں وہ تب تک رہ سکتی تھی جب تک یادداشت واپس نہ آجائے۔۔۔اور وہ یہ جان سکے کہ آگے بڑھنا کیسے ہے۔

☆☆☆☆☆

شام کی دھوپ نے کیانی ہاؤس کے سرسبز لان کو سنہری روشنی سے نہلا دیا تھا۔ تین منزلہ سفید عمارت کے سائے تلے صوفے پر بیٹھے خاندان کے افراد چائے کے کپ تھامے ایک دوسرے سے باتوں میں مگن تھے۔ لان کے ایک کونے میں رنگ برنگے پھول جھوم رہے تھے جبکہ درمیان میں رکھی میز پر کیک، بسکٹ اور چائے کی خوشبو ہوا میں رچی ہوئی تھی۔ بے بے یعنی بانو بیگم اپنی مخصوص ٹھہری ہوئی وقار کے ساتھ سربراہی صوفے پر بیٹھی تھیں۔ ہاتھ میں کپ تھامے دھیرے دھیرے چائے کی چسکیاں لے رہی تھیں۔ حاتم صاحب اور ماریہ بیگم ان کے دائیں بائیں بیٹھے تھے۔ خطیر ایک کونے میں رامس کے ساتھ صوفے پر بیٹھا اُس سے کچھ چھیڑ خانی میں مصروف تھا۔ اس کی نگاہیں سب سے گھوم کر جا کر بے بے پر ٹک گئیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بھائی ضروری بات کیا تھی؟ جلدی بتائیں مجھے نیند آ رہی ہے، آج میچ تھا میرا۔" رامس نے جمائی لی اور اپنی کیپ اور چشمہ اتارا۔ اُس کے سیاہ گھنگھریالے بال اب قدرے بکھرے ہوئے تھے۔

وہ گوراچٹا، لمبا چوڑا نوجوان نہ صرف شکل میں زرغم سے مختلف تھا۔ بلکہ مزاج میں بھی مختلف تھا۔ جو ہر وقت ہنسی مذاق میں مگن رہتا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ کہو نیند کے بہانے رات بھر کی آوارہ گردی کا پلان ہے۔ کسی دن کسی نے پہچان لیا گیا تو کیا کرو گے؟ نیوز ہیڈ لائن بنے گی۔ مشہور کرکٹر رامس کیانی غیر قانونی ریسنگ ٹریک سے گرفتار۔" خطیر نے طنز سے اسے گھورا۔

"چلیں آپ نے مانا تو کہ میں مشہور ہوں۔ ویسے اسسٹنٹ ڈائریکٹر کا بھائی ہوں لوگ مجھے دیکھنے سے پہلے دوبار سوچتے ہیں۔" رامس نے ناک سے مکھی اڑاتے ہوئے ہنکارا بھرا۔

"رُو۔" زرغم نے صرف ایک لفظ کہا۔

"اوکے سوری اے ڈی۔" بس یہی کافی تھا۔ رامس نے فوراً دونوں ہاتھ ہوا میں اٹھا دیے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مجھے ایک لڑکی پسند ہے۔ شادی کرنا چاہتا ہوں۔" زرغم نے پلکیں جھپکائیں اور پھر بات شروع کی۔

چند لمحے مکمل خاموشی میں گزرے۔یہ وہ بات تھی جو اس گھر کے لڑکوں سے شاید ہی کسی نے کبھی سنی ہو۔

"وہی دشمن کی بیٹی؟والد کیا کرتے ہیں اس کے؟"حاتم صاحب جو دفتر سے آکر ابھی ابھی بیٹھے تھے،ٹانگ پر ٹانگ رکھے سوال کر بیٹھے۔

"کیسی لڑکی ہے؟"ماریہ بیگم جو اکثر کم گو رہتی تھیں کپ اٹھاتے ہوئے بولیں۔

"نام مَہرہ مغل۔۔بہت اچھی لڑکی ہے۔"زرغم کی آواز میں سنجیدگی تھی۔

"بھائی،کہاں سے ڈھونڈ لی لڑکی؟۔۔اندھی تو نہیں ہے؟"رامس نے فوراً لقمہ دیا۔

"بڑے بھائی سے ایسے بات کرتے ہیں؟"ماریہ بیگم نے اسے گھورا۔

رامس دانت نکال کر واپس بسکٹ کھانے لگا۔

"لڑکی کس ذات کی ہے؟"بانو بیگم نے پلکیں سکیڑ کر پوچھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مسلمان ہے۔اتنا کنفرم ہے۔"زرغم نے مدھم آواز میں بس اتنا کہا۔

"پتر،میری جوتی تو لے آ۔۔۔تیرے بھائی کا دماغ ٹھکانے لگانا ہے۔"

بانو بیگم نے منہ بناتے ہوئے رامس سے کہا۔رامس بھی"جی بے بے" کرتا اُٹھ رہا تھا کے جوتی کے ڈر سے زرغم نے طوطے کی طرح ایک ایک بات اگلی۔ مہرا کی شناخت،حادثہ اور باقی سب کچھ۔

"یہ مافیا کے چکر میں بہت رسک ہوتے ہیں بیٹا۔"حاتم صاحب نے بھنویں چڑھائیں۔

"کیا ہم محفوظ ہوں گے؟"ماریہ بیگم بولیں۔

"یعنی کُڑی کے نہ ماں باپ حیات ہیں۔نہ رشتہ دار؟اور باپ بھی دو نمبر ہے؟"بانو بیگم نے کھنکھار کر کہا۔

زرغم خاموش بیٹھا سر جھکاتا رہا۔

"ابھی ہسپتال میں ہے؟"بانو بیگم کا اگلا سوال تھا۔

"جی۔"

"خطیر جا۔۔۔بلکہ نہ تو بھی کمبخت اس کے ساتھ ملا ہوا تھا۔رامس میرا بچہ تو جا کر بھابھی نُو گھر لا۔۔۔جب شادی اسی جادو گرنی کرنی ہے۔تو کم از کم اپنے گھر کی عزت کو اکیلے ہسپتال میں چھوڑو۔"بانو بیگم نے ناک پر چشمہ درست کرتے ہو کہا تو سب کے چہروں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میں سب کو بتادوں مَہرہ کمزور نہیں ہیں۔ اگر انہیں یادداشت واپس آ گئی تو وہ بہت کچھ کر سکتی ہیں۔" زرغم نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مَہرہ خطرناک تب ہوتی ہے۔ جب آپ ان کے لیے خطرہ بن جائیں۔" خطیر نے اثبات میں سر ہلایا۔

"باتوں سے تو وہ بہت کول لگ رہی ہیں۔" رامس نے مزاحیہ انداز میں کہا۔

"کہانی کیا سنائی تم نے اسے؟" حاتم صاحب نے پوچھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میں نے کہا کہ ہم دونوں صدام مغل کے خلاف انویسٹیگیشن میں ملے تھے۔ جو تقریباً سچ ہی ہے۔ بس فرق یہ ہے کہ میں نے ان سے شادی کا کہا اور ہم اگلے ہفتے نکاح کرنے والے تھے۔ لیکن ان کے والد راضی نہ تھے اس لیے حملہ کر دیا۔" زرغم نے وضاحت دی۔

کہانی مکمل ہوتے ہی بانو بیگم کی دھپ اس کے سر پر پڑی۔

"بے غیرت شرم نہ آئی ایک بیمار سے اتنا جھوٹ بولتے ہوئے؟"

"سر میں قرآن ہوتا ہے بے بے سر پر تو نہیں مارا کریں۔" زرغم نے سر سہلاتے ہوئے کہا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اگر یہی تمہاری خوشی ہے۔ تو ہم بھی خوش ہیں۔ لیکن کسی کی بیماری کا فائدہ اٹھانا اچھی بات نہیں ہے۔"ماریہ بیگم نے آہ بھری۔

"نہ میں فائدہ اٹھا رہا ہوں۔ نہ زبردستی نکاح کر رہا ہوں۔ صرف تحفظ کے لیے یہ قدم اٹھا رہا ہوں۔"زرغم نے فوراً کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ٹھیک ہے۔"ماریہ بیگم نے گہری سانس خارج کی۔

"اگر مجھ سے ناراض نہیں ہیں تو میرے ساتھ مَہرہ کی خریداری کرنے چلیں گی؟"اس نے دوبارہ اپنی چاچی کو دیکھا۔

"چلو۔۔مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔"وہ اٹھ کھڑی ہوئیں۔

زرغم کو یاد آیا کہ اسے ابھی مَہرہ کا پسندیدہ پرچیری والی خشبوں کا فیوم ڈھونڈنا ابھی باقی تھا۔

☆☆☆☆☆

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مَہرہ بائیں بازو پر پلاسٹر باندھے نیلی جینز اور ٹی شرٹ میں بیڈ کی سائیڈ پر بیٹھی زرغم کی پشت گھور رہی تھی جو ڈاکٹر سے بات کر رہا تھا۔

جب وہ مڑ کر اُس کی طرف آیا تو ایسا لگا جیسے وہ کوئی خطرناک فیصلہ کرنے والا ہو۔ مگر اس کے اندر خوف نہیں تھا۔ ایک چیلنج کی چمک تھی۔

اٹھتے ہی اسے جسم کی کمزوری کا احساس ہوا۔ بائیں طرف درد کی ایک لہر تھی۔ گولیاں لگنے کی وجہ سے زخم ابھی تازہ تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"چلیں؟" زرغم نے نرمی سے کہا۔

"میرے پاس کوئی اور راستہ ہے؟ اگر میں تمہارے ساتھ نہیں جانا چاہوں؟" مَہرہ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"چوائس آپ کی اپنی ہے۔" زرغم نے سرسری اشارہ دروازے کی طرف کیا۔

مَہرہ دروازے سے نکل گئی مگر محسوس ہوا کہ زرغم اس کے پیچھے ہے۔

"ہم پچھلے دروازے سے جائیں گے۔" اس کی آواز سنائی دی۔

جیسے ہی وہ باہر نکلی سورج کی تپش نے اُس کے چہرے پر دھوپ برسائی۔ اُس نے خود بخود اطراف کی چھتیں، کھڑکیاں اور چھپنے کی جگہیں دیکھیں۔ جیسے کوئی سنائپر موجود ہو۔

یکدم سر میں ایک تیز چبھن اٹھی اور پورا جسم پسینے میں تر ہو گیا۔

"ٹھیک ہی؟"زرغم فوراًاس کے قریب آیا۔

"کچھ جانا پہچانا سا لگا۔"مَہرہ نے دل پر ہاتھ رکھا۔

"کیا؟"وہ اور قریب آیا۔

"میں نے خود بخود ارد گرد کو چیک کرنا شروع کر دیا۔۔جیسے یہ میری فطرت ہو۔"مَہرہ نے دل پر ہاتھ رکھا۔

"جو زندگی آپ گزارتی رہی ہیں اس میں یہ ضروری فطرت ہے۔"زرغم نے ہلکا سا مسکرایا۔

"گھر چلیں گی؟" پھر اس نے گاڑی کی طرف اشارہ کیا۔

"میرا روڈ پر سونے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔" مَہرہ نے دھیرے سے ہنسی چھپاتے ہوئے کہا۔

زرغم نے مسکرا کر اس کے لیے دروازہ کھولا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"وہ کزن کہاں ہے تمہارا؟" گاڑی میں بیٹھتے ہی اسے یاد آیا۔

"خطیر؟ وہ گھر پر انتظار کر رہا ہے۔"

"آپ کا پرانا فون ٹوٹ گیا تھا۔یہ رکھ لیں۔"زرغم نے گاڑی اسٹارٹ کی اور نیا فون اس کی طرف بڑھایا۔

مَہرہ فون کو گھورتی رہی پھر کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔

گھر۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس لفظ میں کچھ تو تھا۔

☆☆☆☆☆

جب گاڑی ایک شاندار اور پر شکوہ گھر کے سامنے رکی تو مہرہ کی نگاہیں بے اختیار اس عمارت پر جم گئیں۔ بیج رنگ کے پتھروں سے بنی تین منزلہ عمارت جس کی بڑی بڑی کھڑکیوں پر بیلیں لپٹی ہوئی تھیں۔ ایک پرانے زمانے کے خواب کی طرح لگ رہی تھی۔ گھر کے سامنے پھیلا ہوا سرسبز لان، جس میں رنگ برنگے پھول کھلے تھے۔ ایک خوبصورت منظر پیش کر رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کوئی سیکیورٹی نہیں؟" اُس نے زرغم کی جانچتی نگاہوں کو نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا۔

"ہمیں سیکیورٹی کی ضرورت نہیں ہے۔" زرغم مسکرایا جیسے یہ بات غیر ضروری تھی۔

ٹھیک ہی کہہ رہا تھا وہ۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے گھر پر میلی نظر ڈالنے کی کس کی مجال ہو گی۔

"ویسے اندر ایک باڈی گارڈ ہے۔ میرا نہیں میرے بھائی کا۔"

"تمہارا بھائی سیلیبریٹی ہے؟" اُس نے آنکھیں سکیڑتے ہوئے پوچھا۔

"یہی سمجھ لیں۔" زرغم کے لہجے میں فخر جھلک رہا تھا۔

"جب تک آپ ٹھیک نہیں ہو جاتیں۔ میں آپ کو اکیلے نہیں چھوڑوں گا۔ ہاں اگر آپ کو واقعی اپنے گھر جانا ہو تو روکوں گا بھی نہیں۔" وہ اس کے سامنے آ کھڑا ہوا تو اس کے لہجے میں حتمی نرمی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس نے خاموشی سے سر ہلا کر نظریں جھکا لیں۔

زرغم نے بیل بجائی تو فوراً دروازہ کھل گیا۔ توقع کے برعکس اندر کا ماحول خوشگوار تھا۔ دروازے پر کھڑی ایک درمیانی عمر کی نرم مزاج خاتون نے مہرہ کو سر سے پیر تک دیکھا اور پھر محبت سے اُسے گلے لگا لیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آؤ بیٹا۔۔ طبیعت کیسی ہے؟" ماریہ بیگم نے پیار سے پوچھا۔

"میں۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔۔" مہرہ نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"ویلکم بھابھی!" پیچھے سے ایک نوجوان کی شوخ آواز آئی۔ گورا رنگ، گھنگھریالے بال اور شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ وہ آگے بڑھا۔

"میں ہوں آپ کا اکلوتا ہینڈسم دیور۔"

"اندر تو آنے دو اسے" خطیر نے کچن سے آواز لگائی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گھر کا اندرونی حصہ بھی اتنا ہی دلفریب تھا۔ عالیشان صوفے، دیواروں پر فیملی فوٹوز اور ہر چیز سے جھلکتی خوشی اور محبت۔ وہ ایک صوفے پر بیٹھی ہی تھی کہ ایک سنجیدہ چہرے مگر نرم آنکھوں والے شخص صوفے پر آ بیٹھے۔

"تو لے آئے ہو گھر اپنی دوست کو۔"وہ زرغم کو معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے بولے۔

"اسلام و علیکم۔"مہرہ نے مؤدب انداز میں سلام کیا اور زرغم کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"وعلیکم السلام بیٹا۔"حاتم صاحب نے مسکرا کر جواب دیا۔

"یہ میرے ابو امی ہیں۔بے بے دوپہر میں آرام کرتی ہیں۔۔اور اس عجیب سی مخلوق کا نام رامس ہے۔"زرغم نے تعارف کروایا۔

"تم تھوڑی دیر آرام کر لو باقی باتیں شام کی چائے پر کریں گے۔"ماریہ بیگم کو اُس کے چہرے کی تھکن صاف دکھائی دے رہی تھی۔

"نہیں نہیں آنٹی۔ میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔"

"چلو شاباش کمرے میں آؤ۔" ماریہ بیگم نے نرمی مگر فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

شام ڈھل چکی تھی۔ سب ایک میز پر جمع تھے۔ مگر ماحول میں ایک عجیب سی سنجیدگی تھی۔ مہرہ کبھی چائے کا کپ تھامتی تو کبھی سر جھکا لیتی۔ سب کی نظریں باری باری اُس پر زرغم پر اور پھر بانو بیگم پر جا رکتی تھیں۔ جن کی خاموش موجودگی ہی ایک طرح کا اعلان تھی۔

"کیا نام تھا تمہارا؟" بانو بیگم نے نرمی مگر گرفت کے ساتھ پوچھا۔

"مَہرہ۔" اس کے جواب دینے سے پہلے ہی زرغم بول پڑا۔

"دیکھو میاں زن مریدی شادی کے بعد کرنا۔ اور سنو لڑکی تم نے بہت تکلیفیں اٹھالیں ہیں۔ اب تمہاری حفاظت کی ذمہ داری ہماری ہے۔" اُن کا لہجہ سخت نہیں مگر فیصلہ کن تھا۔

زرغم نے نگاہیں چرائیں اور رامس اور خطیر کی طرف دیکھا۔ جو آپس کے ازلی دشمن ہونے کے باوجود اس لمحے فون میں ویڈیو گیم کھیلنے میں مصروف تھے۔

"کیا ہوا؟" خطیر نے آنکھوں ہی آنکھوں میں پوچھا۔

"بے بے صحیح کہہ رہی ہیں۔ مَہرہ کے لیے اکیلے رہنا مناسب نہیں ہے۔" حاتم صاحب نے کہا۔

"تم دونوں کی منگنی کو وقت ہو چکا ہے۔ اب شادی کے بارے میں کیا خیال ہے؟"

بانو بیگم کے الفاظ نے جیسے کمرے کی فضا منجمد کر دی۔ مَہرہ کے رنگ میں سرخی گھلنے لگی اور رامس کی ہنسی چھوٹ گئی۔

"لیکن آنٹی"___ مہرہ کی آنکھوں میں الجھن تھی۔

Clubb of Quality Content

"شادی صرف محبت کے لیے نہیں ہوتی۔ عزت اور تحفظ کے لیے بھی ہوتی ہے۔" ان کے لہجے میں نرمی تھی۔ لیکن بات میں وزنی سچائی۔

"اگر شادی نہیں کرنا چاہتیں تو منع کر دیں۔ میں کچھ نہیں کہوں گا۔ لیکن یہ فیصلہ صرف ہم دونوں کے لیے نہیں ہے۔" زرغم نے اُس کی طرف دیکھا۔

سب نگاہیں اُس پر جم گئیں۔ مَہرہ نے آس پاس دیکھا سب کی محبت میں لپٹی خاموشی اور پھر بانو بیگم کا چہرہ۔ عمر رسیدہ مگر خلوص سے لبریز۔ اُس نے آہستگی سے اثبات میں سر ہلا دیا

"یس بھابھی۔ میں آپ کو سب سے ملوا دوں گا۔" رامس نے خوشی سے مکا ہوا میں بلند کیا۔

"فی الحال آرام کرو۔ شادی کی بات بعد میں ہو گی۔" حاتم صاحب نے اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھا۔

کمرے کا ماحول بدل گیا۔ مہرہ جانتی تھی کہ وہ ان سب کی محبت کے آگے انکار نہیں کر سکتی تھی۔ چاہے دل کے کسی کونے میں کوئی خطرے کی گھنٹی بج بھی رہی ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

☆☆☆☆☆

دو ہفتے بعد:

سورج کی کرنیں خوبصورت سجائی گئے کیانی ہاؤس پر روشنی ڈال رہی تھیں۔ جو پھولوں سے سجایا گیا تھا۔ گلابی اور سفید رنگ کے پردے ہلکی ہوا میں لہرا رہے تھے۔ فضا میں چنبیلی اور گلاب کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔

یہ سب کچھ یوں لگا جیسے کسی خواب نے حقیقت کا روپ لے لیا ہو۔ دو ہفتے پلک جھپکتے گزر گئے۔ کسی کو بھی اندازہ نہیں تھا کہ فیصلے اتنے خاموش اور جلدی ہو سکتے ہیں۔ لیکن مَہرہ کی خاموش رضامندی اور زرغم کے ضبط نے وقت کو ٹھہرنے نہ دیا۔

زرغم سفید شیروانی میں نروس سا تیار کھڑا تھا۔ اس کے سامنے خطیر اور رامس ایک جیسے سیاہ شلوار قمیض میں سیاہ چشمے لگائے ایسے لگ رہے تھے۔ جیسے شادی انہی کی ہو۔

"آج ڈائٹ کا کوئی سین ہی نہیں۔۔۔ میرا آج چیٹ ڈے ہے۔"رامس نے اعلان کیا۔

"گہری سانس لو۔۔وہ تمہارا انتظار کر رہی ہے۔"خطیر نے کہا۔

"ایڈی سوہنی کُڑی ہے۔"حظیرہ بیگم دو جڑواں ٹین ایج لڑکوں کے ساتھ اس کے پاس آئیں۔

"آپ کے بھتیجے کی پسند ہے۔"زرغم نے مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

Clubb of Quality Content

"تُسی وی گھٹ نہیں ہو پھپھو۔" رامس نے شرارتی انداز میں چھیڑا تو خطیر نے بمشکل اپنی ابھرتی مسکراہٹ دبائی اور حظیرہ بیگم نے اسے چپ کرانے کو "پرے ہٹ نی!" کہہ کر ہاتھ نچایا اور آگے بڑھ گئیں۔

"میری بھی کچھ پکچرز لے لو۔ پھر مجھے آئس کریم کھانی ہے۔" مومن نے رامس کے کان کے قریب جھک کر رازدارانہ انداز میں کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"پکچرز بھی ہوں گی اور آئس کریم بھی۔۔ ٹینشن کیوں لیتے ہو۔" رامس نے آنکھ دبائی اور دونوں نے اپنی مٹھیاں ایک دوسرے سے ٹکرا دیں۔

"زرغم بھائی ماموں آپ کو بلا رہے ہیں۔" امین نے قریب آ کر پیچھے کی طرف اشارہ کیا۔

"چلو پھر۔" زرغم نے آہستہ سے کہا اور لان کی طرف بڑھ گیا۔

☆☆☆☆☆

لان کے بیچوں بیچ ایک شاندار اور نفیس پردہ آویزاں تھا۔ جو کھلتے ہوئے سفید موتیے اور سرخ گلاب کے خوشبو بکھیرتے پھولوں سے سجایا گیا تھا۔ یہ پردہ نہ صرف دو دلوں کو باندھنے والا تھا بلکہ دو خاندانوں کے درمیان کی علامت بھی بن چکا تھا۔

ناولز کلب
Clubs of Quality Content

ایک جانب مَہرہ خاموشی سے بیٹھی تھی۔اُس کا سراپا ایک سادہ مگر دلکش خوبصورتی کی تصویر تھا۔وہ سرخ رنگ کے نفیس میکسی میں ملبوس تھی۔جس کی چمک دار جھلکیاں روشنی سے عکس بن کر ہر سمت بکھر رہی تھیں۔اُس نے چہرے پر ہلکا سا گھونگٹ ڈال رکھا تھا۔اور مہندی سے سجے ہاتھ گود میں رکھے ہوئے تھے۔اندر ہی اندر دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔ جب اس نے پردے کے پار زرغم کو دیکھا۔تو لمحے کو سب کچھ رُک سا گیا۔جیسے وقت نے اُسے صرف ایک نظر کے لیے تھام لیا ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دوسری طرف زرغم بیٹھا تھا۔وہ سفید شیروانی میں ملبوس، سنجیدہ اور پُرسکون نظر آرہا تھا۔ جب اُس کی نظر مَہرہ پر پڑی تو اس کی آنکھوں میں وہ جذبہ امڈ آیا جسے لفظوں میں بیان کرنا ممکن نہیں تھا۔جیسے اُس لمحے وہ دنیا کا سب سے خوش نصیب انسان تھا۔جس کا خواب آج تعبیر بن کر اُس کے سامنے بیٹھا تھا۔

جب قاضی صاحب نے نکاح کی کارروائی کا آغاز کیا تو پورے ماحول میں خاموشی چھا گئی۔ مہمانوں کی ہلچل، بچوں کی شوخی، سب کچھ تھم گیا۔ صرف پھولوں کے پردے کی مدھم سرسراہٹ باقی رہ گئی۔ جو گویا اس پاک بندھن کی گواہی دے رہی تھی۔ خاندان کے تمام افراد خاموشی سے، چہروں پر محبت بھری مسکراہٹ لیے اس منظر کے گواہ بنے بیٹھے تھے۔

"مَہرہ مغل بنت مرزا صدام مغل۔۔۔ زرغم کیانی ولد حلیل کیانی سے حق مہر دس لاکھ سکہ رائج الوقت پر کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟"

"قبول ہے۔" مَہرہ کی آواز آہستہ مگر پُر اعتماد تھی۔

قاضی صاحب نے سوال دوبارہ دہرایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مَہرہ مغل بنت مرزا صدام مغل۔۔۔زرغم کیانی ولد حلیل کیانی سے حق مہر دس لاکھ سکہ رائج الوقت پر کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟"

"قبول ہے۔"اس بار اُس کی آواز میں اک اطمینان جھلک رہا تھا۔

تیسری بار جب سوال ہوا تو اُس کی آواز میں ایک ٹھہراؤ تھا۔جیسے اُس نے تقدیر کے سامنے سر جھکا دیا ہو۔رضامندی اور محبت کے ساتھ۔

"قبول ہے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

زرغم کی طرف سے بھی تین بار "قبول ہے" کی گونج ماحول میں گہرائی کے ساتھ پھیل گئی۔ دونوں کی رضامندی نے اُس رشتے کو قانونی اور مذہبی اعتبار سے جوڑ دیا جو محبت، یقین اور وعدے کے سائے تلے پروان چڑھنے والا تھا۔

سورج آہستہ آہستہ مغرب کی سمت جھک رہا تھا۔ اور آسمان کو سونے جیسے رنگوں میں رنگ رہا تھا۔ ہوا میں چنبیلی کی خوشبو اور آسمان پر اُترتی شام نے اس لمحے کو اور بھی مقدس بنا دیا تھا۔ ارد گرد کی دنیا جیسے دھندلی پڑ گئی تھی۔ اور ان دونوں کے درمیان بس وہ ایک وعدہ باقی تھا۔ وہ وعدہ جو ایمان اور محبت سے باندھا گیا تھا۔ ہمیشہ کے لیے۔

☆☆☆☆☆

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

شادی کی تمام رسومات مکمل ہونے کے بعد وہ برگنڈی اور سفید رنگوں سے سجا کمرے میں داخل ہوا۔ کمرے کی خوبصورتی اس قدر دلکش تھی کہ مَہرہ کی نظریں خود بخود ان رنگوں پر ٹک گئیں۔ کمرے میں بکھری ہوئی گلاب کی پتیاں جو اب تک ایک خوبصورت یاد بن چکی تھیں۔ اس کی موجودگی کو مزید جاذب نظر بنا رہی تھیں۔ مَہرہ ڈریسنگ ٹیبل کے قریب کھڑی تھی۔ سامنے چوڑیاں اور جیولری پھیلی ہوئی تھی۔ اور وہ ہاتھ پر لگے فیوم کی خوشبو کو محسوس کر رہی تھی۔

"یہ میرے لیے ہے؟" اس نے آہستہ سے پوچھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"نہیں۔۔۔میں عورتوں کے پرفیوم لگاتا ہوں۔"وہ مَہرہ کے قریب آیا اور اس کے کلائی پر بندھی گھڑی اتار کر بڑی نرمی سے رکھ دی۔

"ٹام فورڈ لاسٹ چیری۔۔۔تمہاری پسند بہت اچھے ہے۔"اس نے پرفیوم کا نام پڑھ کر مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"ہاں مجھے معلوم ہے۔"زرغم کی نگاہوں نے اس کے سر سے پاؤں تک کا سفر کیا۔

مَہرہ پرفیوم نیچے رکھ کر الماری کی طرف بڑھی۔اس کی نظریں دائیں طرف زرغم کے کپڑوں پر گئیں اور پھر بائیں طرف جہاں مہنگے مغربی لباس اور خوبصورت مشرقی شلوار قمیض لٹک رہی تھیں۔

"میں کپڑے کیسے پہنتی ہوں؟"اس نے واپس مڑ کر سوال کیا۔

"دن کے وقت آپ سوشلائٹ ہوتی ہیں۔اور رات کو آپ یہ بلیک لیدر سوٹ پہنتی ہیں۔"
زرغم نے ایک دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"تو یہ شلوار قمیضیں کس لیے ہیں؟"مہرہ نے ان کپڑوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے
پوچھا۔

"میں نے سوچا آپ کو یہ اچھے لگیں گے۔۔۔"اس نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

زرغم نے مَہرہ کے لیے شہر بھر کے بازاروں میں جا کر یہ کپڑے خریدے تھے۔ان سب چیزوں کا خیال رکھا تھا کہ وہ ان کے لیے بہترین ہو۔وہ اب ان کپڑوں کو مَہرہ کی نظر سے دیکھ رہا تھا اور یہ محسوس کر رہا تھا کہ اس کے کمرے میں اب اس کی موجودگی کی ایک نئی رنگینی ہے۔

اسے اپنی بیوی کو اس کمرے میں گھومتے ہوئے دیکھ کر عجیب سا سکون محسوس ہو رہا تھا۔ وہ واحد عورت تھی جو اس کے ساتھ رہ کر زندہ رہ سکتی تھی۔اور زرغم کے دل میں ایک انجان سا فخر ابھر آیا تھا۔

"تم مجھے ایسے کیوں دیکھ رہے ہو؟"مَہرہ نے آنکھوں میں سوالات لیے اس کی جانب دیکھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کیونکہ مجھے آپ کو یہاں دیکھ کر اچھا لگ رہا ہے،"زرغم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور پھر مَہرہ کے چہرے پر ایک نرم سی مسکراہٹ دکھائی دی۔

"ہمیں اتنی جلدی شادی نہیں کرنی چاہیے تھی۔"مَہرہ نے گہری سانس کھینچتے ہوئے کہا۔

"جب تک آپ ایڈجسٹ نہیں ہو جاتیں میں صوفے پر سو جاؤں گا۔"زرغم نے نرم انداز میں کہا اور بیڈ سے تکیہ اٹھایا۔

"نہیں۔۔۔اس کی ضرورت نہیں ہے۔"مَہرہ نے فوراً تکیہ واپس رکھا اور اپنے قدم بڑھا کر چینج کرنے کے لیے چلی گئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

زرغم نے تکیہ رکھ کر پردے بند کیے اور بستر پر لیٹتے ہوئے مَہرہ کی کمزوری محسوس کی۔اس کا دل نرم ہو گیا۔ مگر وہ چاہتا تھا کہ مَہرہ خود کو جلدی سے ایڈجسٹ کر لے۔

"آپ ٹھیک ہو جائیں گی۔"اس نے مَہرہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے اس سے نفرت ہے۔"مَہرہ نے بے بسی سے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ آرام کریں میں نیچے ہوں۔"زرغم نے مَہرہ کو نظر انداز کیے بغیر کہا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

"ٹھیک ہے۔"مَہرہ ایک لمحے کے لیے اسے گھورتی رہی پھر کمزوری کی وجہ سے کہا۔

زرغم نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ دروازہ بند کیا اور نیچے کی طرف چل پڑا۔ مَہرہ نے ایک گہری سانس لی اور پھر خود کو تسلی دی کہ اب وہ کسی بھی دھوکہ دہی سے محفوظ ہے۔ اس کے لیے زرغم کا ساتھ صرف قدرتی تھا۔ مگر زرغم اس کے ساتھ سچائی کی زندگی گزارنا چاہتا تھا۔

تھوڑی سی قسمت اور بہت سی مہارت کے ساتھ وہ ایک دن مَہرہ کو اپنی محبت میں مبتلا کر لے گا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

☆☆☆☆☆

اب وہ سیکیورٹی روم میں تھا جہاں خطیر صدام کے متعلق کسی اہم سراغ کا جائزہ لے رہا تھا۔

"کوئی اپڈیٹ؟"زرغم نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔"خطیر نے کہا اور کمپیوٹر اسکرین پر ایک ای میل دکھائی جس میں لکھا تھا۔

"ہیلی کاپٹر آخری بار مکلی کے قریب دیکھا گیا تھا۔ابھی تک لوکیشن کے بارے میں مزید معلومات نہیں ملی جیسے ہی کچھ پتا چلے گا آپ کو اطلاع دے دی جائے گی۔"

"اب اس کی الٹی گنتی شروع ہو چکی ہے۔"زرغم نے گہری مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میرا مکلی جانے کا بلکل موڈ نہیں ہے۔"خطیر نے کہا۔

"مجھے کون سا شوق ہے۔ لیکن اگر وہ وہاں ہے تو ہمارے پاس اور پھر کوئی راستہ نہیں ہے۔"

پھر زرغم نے اپنے دوست سروش خان کا نمبر ڈائل کیا۔

"مجھے تو لگا کہ تم دنیا چھوڑ چکے ہو۔"سروش خان کی آواز فون پر آئی جو اپنے مخصوص پشتو لہجے میں بات کر رہا تھا۔

"ہاں تمہارے خواب میں۔"زرغم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور بتاؤ سب خیریت ہے؟"

"خیریت چھوڑو یہ بتاؤ تم شادی میں کیوں نہیں آئے؟"زرغم نے پوچھا۔

"یار انیا پروجیکٹ تھا۔بس اسی میں پھنس گیا تھا۔"

"ہاں ہاں۔"

"میں نے سنا کسی نے مغل کارپوریشن پر ریڈ کی ہے۔وہ تم تھے نا؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ریڈ کہنا غلط ہو گا۔ ہم نے اس دن اپنے جوان کھو دیے اور وہ مافیا بوس چھپ کر سندھ میں جا بیٹھا ہے۔۔۔ اگر کچھ پتا چلے تو مجھے بتانا۔"

"ضرور۔" سروش نے جواب دیا۔

"چلو آنٹی کو سلام دینا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اب تو کراچی آنا تو ملنے چلے آنا۔۔ اور گلی بار جب میں کال کروں تو فون اُٹھا لینا۔"

"اگر تم خوش قسمت ہوئے تو ضرور۔" زرغم نے قہقہہ لگاتے ہوئے کال ختم کی۔

"تم کہاں جا رہے ہو؟"اس نے خطیر کو اٹھتے دیکھا تو پر سکون لہجے میں پوچھا۔

"کھانا بنانے۔۔ مہمانوں کے چکر میں کسی نے ڈھنگ سے کچھ کھایا ہی نہیں۔"وہ دروازے کی سمت بڑھتے ہوئے بولا۔

"ارے تو راضیہ کو کہہ دو تمہیں کیا ضرورت ہے خود بننے کی؟"زرغم نے ابرو چڑھائے۔

Clubb of Quality Content

"امی ویڈیوز دیکھ دیکھ کر اس سے جو ابلا ہوا ہیلتھی کھانا بنواتی ہیں نا وہ میرے حلق سے نیچے بھی نہیں اترتا۔ تم ہی کھاؤ مریضوں والا کھانا مجھے اپنی زندگی سے بہت پیار ہے۔"خطیر نے پلٹ کر اسے گھورا جیسے واقعی دل پر لے گیا ہو۔

زرغم کی ہنسی ضبط سے باہر ہونے کو آئی مگر اس نے خود پر قابو رکھتے ہوئے بس مسکرا کر سر اثبات میں ہلایا۔

"اگر تمہارے پاس کوئی بہانہ نہیں ہے۔ تو اپنی تشریف کچن میں لے آؤ۔" خطیر نے طنزیہ انداز میں کہا۔

"نہیں بھئی میرے پاس بہت کام ہے۔" زرغم نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے سنجیدہ چہرہ بنایا اور جواب دیا۔

"اب تو ضرور ہو گا۔" خطیر نے آنکھیں گھمائیں اور بے نیازی سے کہا۔

"جھوٹا کہیں کا۔" وہ جیسے ہی دروازے سے باہر نکلا زرغم کو خطیر کی آواز سنائی آئی۔

ہنسی دباتے ہوئے زرغم نے پلٹ کر جواب دینا ضروری نہ سمجھا اور واپس مڑ گیا۔ اس نے مسکراتے ہوئے دوبارہ اپنی توجہ سامنے کی اسکرینوں پر مرکوز کر لی اور صدام کے بارے میں کسی بھی نئی معلومات کی تلاش میں مصروف ہو گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

☆☆☆☆☆

کچھ دیر سونے کے بعد جب وہ تھوڑا بہتر محسوس کرنے لگی تو اُٹھ کر فریش ہونے چلی گئی۔ اپنے مہندی والے سرخ ہاتھ اور جسم کے بائیں حصے کی طرف دیکھا جو زخموں سے ڈھکا ہوا تھا۔

جیسے تیسے شاور لینے کے بعد وہ صرف اپنے دائیں ہاتھ کا استعمال کرتے ہوئے اپنے بالوں کو تھپتھپا کر خشک کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ پھر ہار مان کر تولیے کو دروازے پر پھینک دیا۔ مایوس ہو کر اس نے آئینے میں اپنا عکس دیکھا جہاں دو گولیوں کے زخم تھے۔

کاش اسے یاد ہوتا کہ کیا ہوا تھا۔

"مَہرہ؟" زرغم نے آواز دی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"آ رہی ہوں"اس نے جواب دیا۔

"آپ پر غصہ واقعی سوٹ کرتا ہے۔"جیسے ہی وہ باتھ روم سے باہر نکلی،زرغم کی بھنویں اوپر اٹھ گئیں۔

"مجھ سے ابھی بات مت کرو۔"اس نے تولیہ ڈریسنگ ٹیبل پر پٹکا۔

"میں مدد کر دوں؟"غصہ ہونے کے بجائے وہ اس پر مسکرایا۔

"کوئی ضرورت نہیں۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اوکے اوکے۔۔اگر میری مدد کی ضرورت ہو تو ایک آواز کافی ہے۔"جب مَہرہ نے اسے گھورا تو وہ فوراً بولا۔

"یا نہیں ہو۔"

زرغم واپس لیپ ٹاپ میں سر جھکا لیا اور اس کے سینے میں مایوسی کے غبارے ابھرے۔ تو لیہ پکڑ کر اس نے اپنے بائیں بازو کو استعمال کرنے سے ہونے والے درد کو نظر انداز کرنے کی کوشش کی، لیکن کندھے اور بازو میں جیسے آگ لگ گئی ہو۔

آنکھیں بند کر کے اس نے اپنے اندر کے غصے اور مایوسی پر قابو پانے کی کوشش کی۔

لیپ ٹاپ بند ہونے کی آواز آئی اور چند سیکنڈ بعد وہ پیچھے اس سے لگ گیا۔ زرغم نے اپنا گال اس کے کندھے سے لگایا۔

"مجھے اس سے نفرت ہے۔۔۔ میں خود کو کمزور محسوس کر رہی ہو۔" مَہرہ نے سرگوشی کی۔

"مجھے معلوم ہے لیکن آپ کمزور نہیں ہیں۔۔ ابھی صرف زخمی ہیں۔"

اس نے ڈریسنگ سے تولیہ اٹھایا اور آہستہ آہستہ مَہرہ کے گیلے بالوں کو خشک کرنے لگا۔

"میں خود کر سکتی ہوں۔" وہ اس کی طرف دیکھنے کے لیے پیچھے مڑی۔

"جانتا ہوں۔۔۔لیکن مجھے کرنے دیں"اس نے نرم لہجے میں جواب دیا۔

"میں اپنا خیال خود رکھ سکتی ہوں۔"اسے کمزور ہونے سے نفرت تھی۔

"مجھے رکھنے دیں اپنا خیال۔۔اب بیٹھ رہی ہیں یا میں بیٹھاؤں؟"زرغم کے ہاتھ رک گئے اور اس نے دو انگلیوں سے اس کی تھوڑی اپنی طرف موڑی۔

اس نے بغیر کچھ کہے آہستہ سے اثبات میں سر ہلا دیا۔جب سے اس نے آنکھیں کھولی تھیں، وہ اس کے پاس موجود تھا۔شاید اب تک پاگل ہو چکی ہوتی اگر وہ اسے پر سکون کرنے کے لیے پاس نہ ہوتا۔لیکن اس وقت اسے زرغم سے خوف آیا تھا۔

"تم مجھ سے پیار کیوں کرتے ہو؟"وہ پیچھے ہٹ کر اس سے آنکھیں ملا کر بولی۔

"کیونکہ آپ بہت مضبوط ہیں۔۔۔بہادر،ذہین، کیئر نگ اور خوبصورت بھی ہیں۔سچ کہوں تو ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو میں کہہ سکتا ہوں کہ مجھے آپ میں پسند نہیں ہے۔"اس کے ماتھے پر ایک لمحے کے لیے بل پڑ گئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ دیکھ سکتی تھی کہ اس کا ہر لفظ سچا تھا،جس سے اس کا شک کم ہو گیا۔

"چلیں بھئی۔ آئیے آپ کے بال خشک کرتے ہیں۔ سب کھانے کا انتظار کر رہے ہیں۔"

وہ ڈریسنگ ٹیبل کے اسٹول پر بیٹھ گئی۔ زرغم دراز سے ہیئر ڈرائر نکالا اور اس کے بالوں کو خشک کرنے لگا۔

"تمہارے پاس ڈرائر تھا تو اتنی دیر سے میرے بال تو لیے سے کیوں سوکھا رہے تھے؟" اس نے آنکھیں پھیلا کر ہاتھ نچایا۔

"لائف میں تھوڑا رومانس بھی ہونا چاہیے۔" وہ پلکیں جھپکا کر مسکرا کر بولا۔

"ہنہہ سائیکو" اس نے زرغم کے اس انداز پر بڑبڑا کر دانت پیسے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

☆☆☆☆☆

ڈائننگ روم کی طرف چلتے ہوئے اس نے سوچا کہ کبھی نہ کبھی اسے مَہرہ کے ساتھ جنگ کا انتخاب کرنا پڑے گا۔ وہ اس کے لہجے میں شک کو محسوس کر سکتا تھا اور ڈر کر کہہ دیا کہ وہ اس سے پیار کرتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

امید تھی کہ فی الحال صورتحال ٹھیک ہو۔

ڈائننگ روم کی فضا میں خوشبودار کھانے کی مہک اور نرم گفتگو کی آوازیں گونج رہی تھیں۔ وہ مَہرہ کے لیے کرسی نکالنے کے بجائے اپنی بائیں طرف والی نشست پر اشارہ کر دیا۔ جیسے ہی وہ بیٹھی، ملازمہ رضیہ کھانے کی پلیٹیں لے کر آئی۔

دو ہفتے ایک گھر میں رہنے کے بعد بھی جب مَہرہ اور اس کے گھر والے ملتے تھے تو اس کے جسم کا ہر عضلہ تناؤ میں آجاتا تھا۔ اس لیے نہیں کہ وہ اسے خطرہ سمجھتا تھا، بلکہ اس لیے کہ اگر اس کی یادداشت واپس آجاتی تو...

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بانو کیانی سربراہی کرسی پر بیٹھی تھیں جن کے چاندی جیسے بال ڈوپٹے سے جھانک رہے تھے۔ میز کے دوسرے سرے پر حاتم صاحب بیٹھے تھے اور ان کے برابر میں ماریہ بیگم۔

بانو بیگم کے ساتھ رامس بیٹھا تھا جو اپنے فون پر اسکرول کر رہا تھا۔ اس کے چہرے پر شور مچاتی مسکراہٹ تھی۔ اور اس کے سامنے خطیر تھا جس کی نظریں کھانے پر تھیں۔

"ہم تم دونوں کا انتظار کر رہے تھے۔ رضیہ پلیز کھانا لے آؤ۔" ماریہ بیگم نے مسکرا کر نرمی سے کہا۔

"سوری چاچی، میں سو گیا تھا۔" مَہرہ شرمندہ سی ہوئی تو زرغم نے کہا۔

"آپ ہمیشہ ہی سوتے رہتے ہیں۔" رامس کی مسکراہٹ چھیڑنے والی تھی۔

"تم سے کم ہی سوتا ہوں۔" زرغم نے مذاقاً آنکھیں گھمائیں۔

"تمہارے دکھ میں برابر کا شریک ہوں۔ میں خود بھی نیند نامی شے سے محروم ہوں" خطیر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کھانا شروع کرو، آج کا کھانا خطیر نے بنایا ہے۔" بانو بیگم نے اس کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"آپ کو کھانا بنانا آتا ہے؟" مَہرہ نے حیرت سے پوچھا۔

"کوکنگ کا شوق ہے مجھے۔۔۔" خطیر نے کمرے میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے اپنا ہاتھ گردن پر پھیرا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

رضیہ نے کھانا پیش کرنا شروع کیا۔

"تم دونوں کا کام کیسا چل رہا ہے؟" حاتم صاحب نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"سب ٹھیک ہے چاچو۔" زرغم نے جواب دیا۔

"پاپا بس مغل کارپوریشن کے کیس میں مصروف ہیں" خطیر نے پلاؤ کا نوالہ لیتے ہوئے جواب دیا۔

ٹیبل پر دیکھتے ہوئے مَہرہ کے ماتھے پر بل آ گئے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آنکھیں چھوٹی کر کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر آہ بھری۔

"آپ ٹھیک ہیں؟"زرغم کا دل تیز تیز دھڑکنے لگا۔

آہستہ آہستہ اس نے اپنا سر ہلایا، جیسے کسی چیز پر بہت زیادہ توجہ مرکوز کر رہی ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس کا دل جیسے حلق میں آ گیا۔

"مَہرہ؟"وہ تھوڑا آگے جھک کر بولا۔

"کچھ عجیب ہے۔ایسا لگتا ہے جیسے وہ میری زبان پر ہے... مگر یاد نہیں آرہا۔"وہ گہرائی میں سوچتی ہوئی بڑبڑائی۔

"شاید آپ کے دماغ کو مغل کارپوریشن نام سے غلاموں کو آزاد کرنا یاد آگیا ہو۔"اس کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے اس نے اپنا ہاتھ اس کی پشت پر رکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"وہ غلام نہیں ہیں۔"وہ طاقت بھرے لہجے میں بولی۔

"معصوم ہیں۔"زرغم نے خود کو درست کیا۔

"ایسا لگ رہا ہے جیسے یہ بات ہم نے پہلے بھی کی ہے" اس کے چہرے پر ایک بار پھر خفگی مزید گہری ہو گئی۔

یہ احساس کہ مَہرہ کی یادداشت اس کی توقع سے جلد واپس آسکتی ہے، اسے یہ سوچنے پر مجبور کر رہا تھا کہ اسے چیزوں کو جلدی کرنے کی ضرورت ہو گی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کسی نہ کسی طرح۔

"اوہ سوری۔۔ میں عجیب باتیں کرنے لگی۔" اچانک وہ سب کو دیکھ کر مسکرا دی۔

"ایسا مت کہو۔" ماریہ بیگم نے اس کو ایک تسلی بخش مسکراہٹ دی۔

"ہم فیملی ہیں بیٹا اور فیملی ایک دوسرے کے دکھ تکلیف میں ساتھ رہتی ہے۔"حاتم صاحب نے چہرے پر سنجیدگی لیے کہا۔

کتنے ہی لمحے خاموشی میں گزر گئے اور وہ لوگ واپس کھانے کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"مَہرہ تمہاری طبیعت کیسی چل رہی ہے؟"ماریہ بیگم نے نرم لہجے میں پوچھا۔

"پہلے سے بہتر ہے۔اب ڈائٹ بیلنس کرنے کی کوشش کر رہی ہوں۔"اس نے مسکرا کر کہا۔

"ڈائٹ اور بھائی کے سونے کے شیڈول کو بیلنس کرنے کی کوشش کر رہی ہیں بھابی۔۔۔"رامس نے درمیان میں مزے سے کہا۔

سب ہنسے لگے اور کمرے میں چمچوں کے ٹکرانے اور گفتگو کی آوازیں گونجنے لگیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

☆☆☆☆☆

ان کی شادی کو ایک ہفتہ ہو چکا تھا اور وہ اب اس گھر میں کافی کنفرٹیبل ہو گئی تھی۔ چیزیں اب اجنبی نہیں لگتی تھیں۔

اس کے تمام زخم ٹھیک ہو چکے تھے اور درد بھی زیادہ قابلِ برداشت ہو گیا تھا۔

لیکن وہ بور ہو رہی تھی۔

گھر والے بہت سی چیزوں میں اسے شامل کرنے کی کوشش کرتے رہے، لیکن وہ اس بوریت کو ختم نہ کر سکے جو اسے گھر میں بیٹھنے سے ہو رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میرے ساتھ آئیے۔" وہ لان میں بیٹھی تھی جب زرغم کو گھر سے باہر آتے دیکھا تھا۔

"کہاں؟" اٹھتے ہوئے اس نے پوچھا۔

"دیکھ لیجیے گا۔"

جب زرغم نے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا تو اس نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں رکھ دیا اور اس کے ساتھ گھر میں واپس چلی گئی۔ وہ سیڑھیوں سے نیچے، بیسمنٹ کی طرف گئے اور پھر ایک کمرے کی طرف بڑھے۔

اس نے تقریباً پورا گھر دیکھ لیا تھا لیکن ابھی تک یہ حصہ نہیں دیکھا تھا۔ کمرے میں گن آئل کی بو آ رہی تھی۔ ارد گرد نظریں دوڑاتے ہوئے شوٹنگ رینج الیکٹریک ٹار گٹس سے لیس تھی اور دیواروں پر ہر طرف کیبینٹس تھیں۔ اس نے اپنا ہاتھ زرغم کے ہاتھ سے کھینچ لیا۔ قریب پہنچ کر کیبینٹ کھولا تو ہر طرف اسلحہ نظر آیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تمہارے پاس تو گنز کا خزانہ ہے۔"

"میں تیار رہنا پسند کرتا ہوں۔" وہ ہنسا۔

"جنگ کے لیے؟" وہ اسے چھیڑنے لگی۔

"نہیں، میں امن پسند آدمی ہوں۔۔۔"

"میرے ساتھ شوٹنگ کریں گی؟" زرغم نے کیبینٹ کھول کر دو پستول نکالے۔ وہ میگزین لگا کر ایک اسے دے چکا تھا اور کمرے کے دوسرے سرے سے کہا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہار جاؤ گی۔۔۔"

"ہمم۔۔۔دیکھ لیتے ہیں۔"وہ ایک قدم اس کے قریب آیا۔

"چیلنج؟۔۔۔پھر تو تم اس میں مجھ سے بہتر ہونے چاہیے۔"اس کی آواز دھیمی تھی۔

"بیسٹ شاٹ والا جیتے گا۔"زرغم اس سے دور ہو کر شوٹنگ رینج کی طرف چل پڑا۔

"کیا جیتے گا؟"

"آپ کس چیز کی شرط لگانا چاہتی ہیں؟"اس نے شرارتی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اگر تم جیت گئے تو کمرے میں سو سکتے ہو۔۔۔ایسے مت دیکھو، مجھے پتہ ہے کام کے بہانے تم روز گیسٹ روم میں سوتے ہو۔"وہ ایک لمحے کے لیے سوچتی رہی اور جیسے ہی وہ دونوں شوٹنگ رینج تک پہنچے تو وہ بولی۔

"آپ کو اسپیس دے رہا تھا۔۔۔لیکن اب تو میں کسی قیمت پر ہارنے والی نہیں ہوں۔"زرغم نے اس کی طرف ابرو اٹھائے۔

"لیکن۔۔۔اگر میں جیت گئی تو میں ٹریننگ شروع کروں گی اور تم کچھ نہیں بولو گے۔"وہ ایک کیوبیکل میں کھڑی ہو گئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ڈیل۔"زرغم نے بندوق اٹھا کر ٹارگٹ پر گولی چلانا شروع کر دی۔

ایک لمحے کے لیے وہ اسے صرف گھورتی رہی کیونکہ اسے ہتھیار سنبھالتے دیکھنا مختلف تجربہ تھا۔ پھر اس نے نشانے پر نظر ڈالی اور اس کی بھنویں اٹھ گئیں۔

وہ اچھا شوٹر تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ظاہر ہے،وہ اچھا شوٹر ہو گا۔وہ ایک ٹرینڈ آفیسر جو تھا۔

ہر گولی ٹارگٹ کے سر پر لگ رہی تھی۔ایک گہرا سانس لے کر اس نے اپنا دھیان اپنے ٹارگٹ پر مرکوز کیا اور بازو اٹھا کر جب ٹریگر کھینچا تو اس کی رگوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور پھر اس وقت تک گولیاں چلاتی رہی جب تک میگزین ختم نہ ہو گیا۔

"یہ تمہارے لیے بھی اتنا ہی مزیدار تھا جتنا میرے لیے تھا؟"ایک مطمئن سانس خارج کر کے اس نے زرغم کی طرف دیکھا جو اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مجھ سے زیادہ آپ خوش نظر آ رہی ہیں۔"وہ مسکرایا۔

"لگتا ہے اب کمرہ شیئر ہی کرنا پڑے گا۔"ٹارگٹ کو چیک کرنے کے بعد زرغم نے سائیکو کی مسکراہٹ دی۔

"زیادہ خوش مت ہو۔۔۔دوسرا راؤنڈ؟"اس نے آنکھیں گھمائیں لیکن جب وہ اپنی جگہ سے نہ ہلا تو وہ کھنکھنائی۔

"میں یہ راؤنڈ ہارنے والا ہوں۔"وہ مزید گولیاں لینے کے لیے کمرے کے دوسری طرف جاتے ہوئے بڑبڑایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

☆☆☆☆☆

زرغم ہمیشہ ہر چیز پر قابو پانے پر فخر کرتا تھا۔ لیکن جیسے ہی مَہرہ کی بات آتی، وہ اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ سکتا تھا۔

اپنے بیڈ روم میں کھڑے جینز کی جیبوں میں ہاتھ رکھ کر وہ یہ جاننے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہ کیسا محسوس کر رہا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسے مَہرہ مغل پسند تھی۔ نہ صرف اس لیے کہ وہ ایک اچھی الائنس ہوتی بلکہ اسے اس سے لگاؤ ہونے لگا تھا۔

اس نے رامس کو چھیڑا تھا جب اسے محبت ہوئی تھی اور اس کی رشتہ کرنے میں مدد بھی کی تھی۔ لیکن ایک لمحے کے لیے بھی نہیں لگا تھا کہ ایک عورت ہو گی جو اسے اپنے لیے بھی happily ever after کی خواہش دے جائے گی۔

وہ ہنس دیا۔

مَہرہ مغل، اس کے دشمن کی بیٹی۔ دل بھی آیا تو دشمن کی بیٹی پر آیا۔

اس کی آنکھیں یہ سوچ کر چھوٹی ہو گئیں کہ اس کی یاد کسی بھی وقت واپس آسکتی ہے اور اگر ایسا ہوا تو وہ کیا کرے گا۔

معلوم نہیں کہ مَہرہ کس طرح کاردِ عمل ظاہر کرے گی۔

بہر حال وہ لوگ اسے زخمی کراچی میں چھوڑ سکتے تھے۔ امید تھی کہ یہ چیز کسی کام آسکے گی۔

وہ پوری کوشش کر رہا تھا کہ مَہرہ کو اپنے گھر میں محفوظ رکھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاید وہ بد گمان نہ ہو۔

شاید قسمت کچھ وقت کے لیے اس کا ساتھ دے دے۔

اپنے پیچھے دروازہ کھلتا ہوا سنائی دیا اور آہستہ سے اپنے کندھے کے پیچھے نظر ڈالی۔

مَہرہ اندر آئی اور اس کی طرف چلنے سے پہلے دروازہ بند کر دیا۔ وہ اپنی نظریں کھڑکی کے باہر کے منظر کی طرف موڑ چکا تھا۔ جب وہ پاس آ کر کھڑی ہوئی تو ان کے گرد خاموشی چھا گئی۔ وہ اس سوچ میں کھویا تھا کہ ان کے لیے مستقبل میں کیا ہے۔ وہ ہمیشہ آگے کا پلان کرنے میں کامیاب رہا تھا، لیکن اب ایسا لگ رہا تھا جیسے یہ ماضی کی بات ہو گئی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں ٹریننگ شروع کرنا چاہتی ہوں۔" وہ آہستہ سے بولی۔

"ٹھیک ہے۔" منہ موڑ کر زرغم نے اس کی طرف دیکھا۔

"بس آرام سے کریئے گا۔"

وہ اثبات میں سر ہلا کر اپنی آنکھیں اس کی طرف اٹھا چکی تھی اور پھر وہ چند سیکنڈز یوں ہی ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔ایک لمحے بعد مَہرہ نے کہا۔

"مجھے بس تھوڑا اور وقت چاہیے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وقت۔۔۔

"لے لیں وقت، لیکن مجھ سے محبت کرنی پڑے گی۔" سر ہلاتے ہوئے اس نے اپنا بایاں بازو اس کے کندھوں کے گرد لپیٹ کر اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور مذاقاً کہا،حالانکہ وہ سنجیدہ تھا۔

"اتنا مشکل نہیں ہے۔۔۔ لیکن ایک مہینے میں شادی بھی۔۔۔ میرے لیے یہ سب بہت جلدی تھا۔ میں جانتی ہوں کہ تمہارے لیے یہ مشکل ہو گا۔" مَہرہ نے اس کی طرف دیکھا۔

"محبت کو ایک طرف رکھ کر، کیا آپ مجھ شادی کر سکتیں تھیں؟" اپنے بازو اس کے کندھوں سے نیچے کرتے ہوئے وہ اس کا سامنا کرنے کے لیے مڑا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جس دنیا کا تم نے مجھے بتایا ہے، میں اتنا تو جانتی ہوں کہ میرے ڈیڈی مجھے اپنے پسند کے کسی آدمی سے شادی کے لیے مجبور ضرور کرتے۔" اس کی بھنویں اُٹھ گئیں۔

"لیکن میں نے شادی کر لی۔۔۔بہر حال یہ میری مرضی سے ہوئی ہے۔"وہ اسے حیران کرتے ہوئے مزید بولی۔

"مجھ سے شادی صدام صاحب کے لیے سب سے بڑا صدمہ ہو گا۔"وہ مچلتی مسکراہٹ کو چھپا نہ سکا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور ان کی شادی کی خبر سن کر صدام بھی چھپ نہ سکے گا۔

"میں چیلنج کر کے سونے جا رہی ہوں۔"مَہرہ کھلکھلاتے ہوئے باتھ روم میں غائب ہو گئی۔

وہ الماری کی طرف چلا، اپنے کپڑوں کو ہٹایا۔ چھوٹے سے سیف کو کھولنے سے پہلے کوڈ ڈالا اور تصدیق کی۔ اپنی ماں کی چمکتی سرخ یاقوت کی انگوٹھی روز کی طرح جیب سے نکال کر اندر سیف میں رکھ دی۔ یہ سوچتے ہوئے کہ کیا وہ کبھی مَہرہ کی انگلی میں یہ انگوٹھی دیکھ سکے گا۔

اپنے بالوں کو دائیں کندھے پر ڈال کر وہ لیٹ گئی۔ باتھ روم کا دروازہ کھلا اور اس کی نظریں اس طرف اٹھ گئیں جہاں زرغم سیاہ سویٹ پینٹ پہنے باہر آرہا تھا۔

اوہ گاڈ۔۔ میری پسند اتنی بھی بری نہیں تھی۔

"میرے بیڈ پر اچھی لگ رہی ہیں۔" وہ بیڈ کے پاس رُک کر اپنا سر جھکا کر اسے دیکھنے لگا۔

"اپنا دماغ گٹر سے نکال لو۔"مَہرہ نے اسے خبر دار کیا۔

زرغم سر نفی میں ہلاتے ہوئے مسکرایا اور لائٹ بند کر کے لیٹ گیا۔

"تم اپنی سائیڈ رہو گے اور میں اپنی سائیڈ۔"وہ کہتی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آف کورس۔۔۔"وہ زیرِ لب بڑبڑایا۔

"سونے کی ایکٹنگ کرنے کے بجائے مجھے پانی اور پین کلر لادو۔"وہ خاموشی سے لیٹے ہوئے تھے جب مَہرہ اچانک بولی۔

"کیا ہوا؟زیادہ درد ہے؟"وہ فوراً آنکھیں کھول کر اسے دیکھنے لگا۔

"اتنا نہیں ہے۔اس سے مجھے جلدی نیند آجائے گی۔"سر ہلاتے ہوئے وہ اس کی طرف دیکھ کر پھیکا سا مسکرا دی۔

"آتا ہوں۔"بستر سے اٹھتے ہوئے وہ کہنے لگا۔

جب وہ کمرے سے نکلا،وہ چھت کی طرف دیکھتی ہوئی واپس خیالات میں کھو گئی۔شادی اتنی بھی بری چیز نہیں تھی۔وہ یقینی طور پر زرغم سے محبت کرنا سیکھ سکتی تھی۔وہ اسے پہلے ہی پسند کرنے لگی تھی اور اس کے بارے میں سوچنے کے لیے کچھ دن لینے کا فیصلہ کرتے ہوئے

وہ اصل میں پچھلے دو ہفتوں سے بہتر محسوس کر رہی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے چیزیں آہستہ آہستہ اپنی جگہ پر آ رہی ہیں، حالانکہ اس کی یادیں ابھی تک غائب تھیں۔

☆☆☆☆☆

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کیانی ہاؤس پر دن نکلا ہوا تھا۔ سارا گھر سورج کی روشنی سے جگمگا رہا تھا اور حاتم صاحب اپنے دفتر روانہ ہو چکے تھے۔ ماریہ بیگم باورچی خانے میں رضیہ کے سر پر کھڑی تھیں اور بے بے قرآن پاک کی تلاوت کر رہی تھیں۔ خطیر اور زرغم آج کل دوپہر میں دفتر جایا کرتے تھے۔

ایسے میں دو ہفتے ہو چکے تھے کہ مَہرہ نے ان سے وقت مانگا تھا اور اس کے بعد سے اس نے اس بارے میں کچھ نہیں کہا تھا۔

صبر کرنا کوئی آسان کام نہیں تھا۔ یہ صرف اذیت تھی۔

بیسمینٹ میں شوٹنگ رینج کے برابر میں وہ جدید سرمئی انٹیریئر اور سامان والے جم میں داخل ہوا تو مَہرہ سبز لمبی آستینوں والی شرٹ اور لیگنگز میں ملبوس، اونچی پونی کے ساتھ ہیڈ فون لگائے ہوئے ٹریڈ مل پر جاگنگ کر رہی تھی۔

اس نے تقریباً اپنی سابقہ طاقت کو دوبارہ حاصل کر لیا تھا۔ لیکن پھر بھی وہ کسی جنگجو کی طرح ٹریننگ کر رہی تھی۔

بغیر آستین کے ٹریک سوٹ پہنے، ہمیشہ کی طرح اسٹائلش سے بکھرے بالوں کے ساتھ، اس کے ساتھ والی ٹریڈ مل پر چڑھتے ہوئے اس نے دھیمی رفتار سے چلنا شروع کیا تاکہ وہ وارم اپ کر سکے۔

"تم لیٹ ہو۔" ہیڈ فون گردن سے ہٹاتے ہوئے وہ گہرے سانس بھرتی ہوئی کہتی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زرغم تراب کے ساتھ کال پر تھا جو لڑکیوں کو تلاش نہیں کر سکا تھا۔ ایک مہینہ پہلے جب تراب اور اس کی ٹیم کو مَہرہ کے سیف ہاؤس کی تلاشی کرنے پر مجبور کیا گیا تھا، صرف اسے خالی پانے کے لیے۔

مَہرہ کو چوٹ لگنے سے پہلے،ان لوگوں نے جن لڑکیوں کو بچایا تھا وہ ابھی تک غائب تھیں اور زرغم صرف امید کر سکتا تھا کہ صدام ان کے پاس اس سے پہلے نہیں پہنچا ہو گا۔

اس کے علاوہ ابھی تک صدام کا کوئی سراغ نہیں ملا تھا۔ وہ بہت خاموش تھا اور زرغم کو ایسا لگتا تھا کہ وہ حملے کا پلان کر رہا ہے۔ جبکہ اسے مکلی میں دیکھا گیا تھا لیکن وہاں اس کا کوئی ثبوت نہیں ملا تھا،شاید یہ ان لوگوں کا دھیان ہٹانے کے لیے تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بس کچھ کام تھے۔" ٹریڈ مل کی رفتار بڑھاتے ہوئے زرغم نے جواب دیا۔

"کوئی پریشانی ہے؟" مَہرہ نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"بس فسٹریٹ ہوں۔۔۔صدام کہیں نہیں مل رہا۔۔۔"بولتے ہوئے اس نے اپنی رفتار کو مزید بڑھادیا۔

وہ اپنی ٹریڈ مل کو ایک سٹاپ آہستہ کر کے بیٹھ گیا اور پھر ایسا لگا کہ وہ گہری سوچ میں پڑ گیا تھا۔

"آپ کو معلوم ہے کہ وہ کہاں چھپا ہو سکتا ہے؟"اس نے مَہرہ سے پہلے بھی پوچھا تھا لیکن اس نے ان تمام جگہوں کا ذکر کیا تھا جو صدام کو تلاش کرنے میں مدد نہیں کر رہی تھیں۔

"ٹھٹہ کے بارے میں کیا خیال ہے؟ہماری خاندانی حویلی ہے وہاں۔۔۔مرزا محل۔"مَہرہ نے اپنی نظریں اس کی طرف موڑیں۔

"ایک منٹ۔۔۔مجھے کیسے۔۔۔آہ؟"زرغم زور سے آنکھیں میچ کر یکدم پیچھے ہٹا۔

"ڈاکٹر نے کہا تھا ایسے کچھ چیزیں اچانک یاد آسکتی ہیں۔"مَہرہ نے ہاتھ بڑھا کر اسے پانی کی بوتل دی۔

"صرف ٹیس اٹھی تھی۔"زرغم نے سر ہلاتے ہوئے بوتل واپس کی۔

زرغم کی پیشانی پر بل پڑے تھے۔جیسے ٹرک گزر گیا ہو۔پہلے مَہرہ کو کچھ کچھ یاد آنا شروع ہوا تھا اور دوسرا اسے ٹھٹہ کے بارے میں کیوں خیال نہیں آیا تھا۔اگر کسی کو چھپنے کی ضرورت ہو تو گھر سے بہتر جگہ کون سی ہو سکتی تھی۔

لیال لازمی جانتی تھی کہ زرغم صدام کو ڈھونڈ رہا تھا۔

ٹریڈ مل روک کر زرغم جم سے باہر نکلا اور تیزی سے زینے چڑھ کر سیدھا سیکیورٹی روم کی طرف بڑھا جہاں اس کا فون رہ گیا تھا۔ فون اٹھاتے ہوئے اس کے سینے میں غصہ ابلنے لگا جب اس نے لیال اتحاد کا نمبر ڈائل کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا ہوا؟" خطیر نے پوچھا اور اسے روکنے کا اشارہ کیا۔

"السلام علیکم مسٹر کیانی، واللہِ آپ کی کال کا ہی انتظار تھا۔" لیال نے جواب دیا۔

"وعلیکم السلام۔۔۔مرزا صدام مغل کہاں ہے؟"زرغم نے گہری سانس خارج کی۔

"پہلے پیمنٹ۔"لیال نے انتہائی سکون سے کہا۔جس پر زرغم کو آگ لگ گئی تھی۔

"کر رہا ہوں پیمنٹ۔۔۔"اس نے دانت کچکچا کر بینک کی ایپ کھولی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کر لو چیک۔"

"اس بار آپ نے تھوڑی دیر کر دی اینی ویز۔۔۔مسٹر مغل کا ہیلی کاپٹر مکلی کے کسی کھیت کی طرف لینڈ ہوا تھا اور وہاں سے وہ خوفیاں راستے کی مدد سے ٹھٹہ میں مرزا محل نامی مینشن کی طرف گئے ہیں۔"کچھ لمحوں کے بعد لیال نے کہا۔

زرغم نے لیال کا شکریہ ادا کیا اور کال ختم کی، پھر میز پر مکا مارا۔

"Dammit۔"

"بتانا پسند کرو گے کیا ہوا؟" خطیر نے ہاتھوں کا تکیہ بنا کر کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر پوچھا۔

"صدام ٹھٹہ میں چھپا بیٹھا ہے۔" زرغم نے جب کہا، تو اس کے جسم میں غصہ ابلا تھا۔

"سب سے پہلے صدام کی پراپرٹیز کو چیک کرنا چاہیے تھا۔ ہم نے بہت وقت ضائع کر دیا۔"

"بہترین۔۔۔"خطیر نے زیر لب کہا۔

اسی وقت دروازہ اچانک کھلا اور مَہرہ اندر آئی، جو یقیناً سب سن چکے تھے۔

"مجھے اپنے ساتھ لے چلو، میں مدد کر سکتی ہوں۔"اس نے اندر آتے ہی کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ ایک خطرناک آپریشن ہے۔ ہم کسی سیویلین کو ساتھ نہیں لے کر جا سکتے۔"زرغم نے اس کی بات پر حیرت کا اظہار کیا۔

"میں کوئی عام سیویلین نہیں ہوں۔ میں حویلی کی اندرونی لے آؤٹ، سیکیورٹی کی تفصیلات سب جانتی ہوں۔۔۔اور میں اپنے ڈیڈی کو گرفتار ہوتے دیکھنا چاہتی ہوں۔"اس نے سپاٹ نگاہوں سے سامنے بیٹھے دونوں لڑکوں کو دیکھا۔

"یہ آسان نہیں ہے۔"

"مجھ پر بھروسہ کر کے تو دیکھو۔تم نے ہی کہا تھا نا میں سالوں سے اپنے ڈیڈی کے خلاف کام کر رہی ہوں۔"اس کی بات کاٹ کر اس نے پھر سے کوشش کر رہی۔

"اس کی بات صحیح ہے۔اندرونی معلومات ہمارے کام کی ہو سکتی ہیں۔"خطیر نے زرغم کی طرف دیکھتے ہوئے اسے راضی کرنے کی کوشش کی۔

"ٹھیک ہے، لیکن آپ ہمارے آرڈرز پر عمل کریں گی اور میرے یا خطیر کے ساتھ رہیں گی۔" چند لمحوں کی خاموشی کے بعد زرغم نے انگلی اٹھا کر اسے تنبیہ کی۔

"ہاں ہاں، پرومیس۔" مسکراتے ہوئے مَہرہ اور خطیر نے آپس میں نظریں ملائیں۔

"ویسے مرزا محل پر حملہ کرنا آسان نہیں ہے۔ وہاں ڈیڈی کی پوری فوج ہو گی۔"

"میرے پہلے ہی دو بندے مارے گئے تھے۔" خطیر نے لمحے بھر کے لیے آنکھیں موند لیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تو تمہاری ٹیم نہیں ہو گی؟"زرغم کے ماتھے پر لکیریں آئیں۔

"اتنے نازک نہیں ہیں میرے لڑکے۔۔۔جب میں ہوں گا تو میری ٹیم بھی ہو گی۔"خطیر ابھی تک بے نیاز سا بیٹھا تھا۔

"اب ڈائریکٹر سے اجازت لینی پڑے گی۔۔۔"زرغم نے بیزاری سے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اجازت کون لیتا ہے؟ان کو بتاؤ صرف۔۔۔"خطیر نے شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ کہا جس پر زرغم نے آنکھیں گمائیں۔

"تم ہماری مدد کیوں کرنا چاہتی ہو؟"خطیر نے مَہرہ کی طرف دیکھ کر سوال کیا۔

"جب میں کچھ مدد کر سکتی ہوں تو ظاہر ہے مجھے اپنے شوہر کا ساتھ دینا چاہیے۔"اس نے تھوڑی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"کیا میں اسے ہاں سمجھوں؟"زرغم کا دل ایک لمحے کے لیے رک گیا۔

"اگر پروپوزل رومانٹک ہوا تو شاید۔۔۔"وہ کندھے اچکاتی ہوئی مڑ کر دروازے کی طرف چل دی۔

زرغم یہ جان کر پریشان تھا کہ صدام کہاں چھپا ہوا ہے۔ پھر بھی اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔یہ ایک جیت تھی جس کی اسے بہت ضرورت تھی۔

"شادی کے بعد کون سا پروپوزل؟"خطیر سارا قصہ سن کر بے خبر یہی بول پایا۔

"پتا نہیں۔۔۔لیکن یہ پروپوزل کو رومانٹک کیسے بناتے ہیں؟"وہ اس کی طرف مڑا اور پوچھا۔

"تمہیں معلوم ہے نا کہ میری زندگی میں رومانس جیسی کوئی چیز نہیں ہے؟جا کر رُوسے پوچھو۔"خطیر اسے ایسے دیکھ رہا تھا جیسے وہ پاگل ہو۔

"رائٹ۔"

زرغم پروپوزل کے پلان کے لیے سیکیورٹی روم سے نکلا تاکہ اس کے بعد صرف صدام والے آپریشن پر توجہ مرکوز کر سکے۔

ایک وقت میں ایک ہی کام کرنا چاہیے تھا زرغم کو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

☆☆☆☆☆

راہداری گزار کر وہ تیز تیز قدم اٹھا کر اپنے پورشن کے زینے کی طرف بڑھ گیا تھا۔ جب وہ رامس کے کمرے میں داخل ہوا تو کمرے میں چاروں طرف اندھیرا تھا۔ اس نے بتیاں

روشن کی تھیں تو ہلکی زرد اور آسمانی رنگ کی دیواریں اور ہر طرف ٹروفیز نظر آئیں۔ رامس گول بیڈ پر آئی ماسک لگائے اندھے منہ سو رہا تھا۔

اس نے جا کر سائیڈ ٹیبل پر دستک دی تھی۔ تو نائٹ سوٹ میں آئی ماسک سر پر چڑھا کر مندی مندی سی آنکھیں کھول کر اسے دیکھنے لگا تھا۔

"بھائی ویسے تو آپ میرے کمرے میں آتے نہیں ہیں لیکن جب سو رہا ہوتا ہوں تب ہی کیوں آتے ہیں۔" رامس نے اسے کہہ کر واپس غڑاپ سے اندر گھس گیا تھا۔

"کیوں کہ تم پورے دن سوتے ہی رہتے ہو۔" وہ اس کا کمبل کھینچ کر بولا تھا۔

"ظلم ہے یار ظلم۔۔۔بس اٹھ گیا ہوں خوش؟"رامس نے برا سا منہ بنا کر بیٹھ گیا تھا۔

"مجھے کوئی رومانٹک پروپوزل کا آئیڈیا چاہیے۔"وہ ساتھ جا کر بیڈ پر بیٹھ گیا تھا۔

رامس نے بے یقینی سے اس کی طرف دیکھا تھا، جیسے اس نے ابھی کوئی غیر ملکی زبان بول دی ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا ہوا؟ پنجابی میں دہراؤں؟"

"ارے نہیں، مجھے آپ سے یہ الفاظ سننے کی امید نہیں تھی۔۔۔ویسے پتا ہے بھائی اتنی جلدی بدلنے سے لوگ مر جاتے ہیں۔"وہ جلدی سے سر ہلا کر اسے چھیڑ رہا تھا۔

زرغم کے گھورتے رہنے پر بھی اس کی بتیسی بند نہیں ہوئی تھی۔

"اب اتنا سڑا ہوا منہ بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر آپ کو میری مدد چاہیے تو مجھ سے پیار سے بات کرنی ہوگی۔"

"اپنی بھابھی کے لیے کوئی اچھا سا پروپوزل کا آئیڈیا دے دو مجھے۔" گہرا سانس لیتے ہوئے وہ دانت پر دانت جما کر مسکرایا تھا۔

"آپ کو ریکویسٹ کرنی ہی نہیں آتی لیکن آپ میرے بھائی ہیں تو بتا دیتا ہوں۔" رامس گردن پیچھے پھینک کر ہنسنے لگا تھا۔

زرغم اسے دیکھتا رہا۔۔۔وہ جانتا تھا کہ رامس کی ہنسی ہمیشہ کی طرح کھوکھلی تھی۔وہ ایسے ہی ہنس بول کر لوگوں کے سامنے اپنا غم چھپانے کی کوشش کرتا تھا۔اس کے ہنستے چہرے کے پیچھے کی تکلیف سے وہ واقف تھا لیکن بے بس تھا۔

رامس نے اپنی ٹھوڑی کے نیچے انگلی رکھ کر سوچا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آئیڈیا آج کی تاریخ میں ہی چاہیے۔"ایک منٹ گزر جانے کے بعد زرغم نے کہا تھا۔

"میرے پاس ہزاروں آئیڈیاز ہیں اور میں یہ سوچ رہا ہوں کہ بھابھی کو کون سا پسند آئے گا۔اس لیے تھوڑا صبر کریں۔"وہ اسے گھورتا رہا تھا۔

یا اللہ،اس میں تو سارا دن لگے گا۔

"کینڈل لائٹ ڈنر کیسا رہے گا؟"زرغم نے پوچھا تھا۔

"بورنگ"رامس نے کہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ کچھ سوچنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن دماغ میں کچھ نہیں آرہا تھا۔

"آپ کے ایسے گھورنے کی وجہ سے میرا بھی دماغ نہیں چل رہا۔"وہ رامس کو اس وقت تک گھورتا رہا جب تک کہ وہ بولا نہیں تھا۔

"بھابھی کو آپ کسی خوبصورت پھولوں والی فیلڈ میں لے جاسکتے ہیں اور اچھا سا خط لکھنا پڑے گا۔ صرف محبت کا اظہار کافی نہیں ہے۔" ایک اور لمحہ خاموشی میں گزرنے کے بعد وہ کہہ رہا تھا۔

"میں کچھ لکھوں گا؟ تم مذاق کر رہے ہو نا؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اس سے زیادہ میں اس میں مدد نہیں کر سکتا۔ اظہار تو دل سے ہوتا ہے۔" رامس کی پیشانی پر بل پڑے تھے۔

"تمہیں واقعی لگتا ہے، کہ میرے پاس فل ہے؟" وہ زور سے ہنس دیا تھا۔

"آپ بھول گئے ہیں کہ میں آپ کا بھائی ہوں۔ مجھے بیوقوف بنانے کی کوشش مت کریں۔" رامس اس کے کندھے کو تھپتھپاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"صرف بھابھی کو یہ بتائیں کہ آپ ان کے لیے کیسا محسوس کرتے ہیں۔" وہ سر سے آئی ماسک اتارتے ہوئے مزید کہہ رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کیا میں ایکٹنگ اتنی اچھی کر رہا ہوں کہ رامس کو بھی یقین ہو گیا کہ میں مَہرہ سے محبت کرتا ہوں؟

گویا رامس جیسے اس کا دماغ پڑھ سکتا ہو۔

"صرف آپ کو لگتا ہے کہ یہ ایکٹنگ ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ آپ ان کے ساتھ کیسے رہتے ہیں۔ آپ ان کی پرواہ کرتے ہیں اور آپ کو اس حقیقت کو قبول کر لینا چاہیے اس سے پہلے دیر ہو جائے۔"

"دیکھ بھال کا مطلب پیار نہیں ہوتا رُو۔" بیڈ سے اٹھ کر اس نے رامس کو دیکھا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس کے کمرے سے باہر نکل کر وہ گیسٹ روم کی طرف گیا تھا۔ اس نے اپنے پیچھے دروازہ بند کر لیا تھا اور پھر کھڑکی کے سامنے کھڑا ہو کر سوچنے لگا تھا۔

وہ ہر چیز میں اتنا پھنس گیا تھا کہ واقعی اس پر غور نہیں کیا تھا کہ وہ کیسا محسوس کرتا ہے۔

اسے وہ دن یاد تھا جب مَہرہ کو پہلی بار دیکھا تھا۔ اسے لڑتے ہوئے دیکھ کر اس نے عزت کیسے کمائی تھی۔ لیکن پچھلے مہینے اس کے ساتھ رہنے سے۔۔۔

ہاں، اسے پرواہ تھی۔

اس کی بہادری، طاقت، ذہانت سب ہی پسند تھے۔ سب سے زیادہ یہ پسند تھا کہ وہ غلاموں کو آزاد کرنے کے لیے صدام کے خلاف کیسے لڑی تھی۔ اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ مَہرہ کے پاس بھی دل ہے۔ جب وہ کسی چیز کی پرواہ کرتی تھی تو وہ اس کے لیے مرنے کے لیے بھی تیار ہوتی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آنکھیں موندھ کر وہ مَہرہ کی تصویر سامنے لایا تھا۔اس کی خوبصورتی،اس کی خوشبو۔۔۔اسے یہ سب ہی پسند تھے۔

میں ان سے محبت کرتا ہوں؟اس کی آنکھیں کھل گئی تھیں۔

کیا یہ ایسا ہی ہے؟ گہری سانس خارج کر کے اس نے ہیلی کاپٹر والے منظر کی یاد تازہ کی تھی جب وہ موت کے منہ میں تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس کے ہاتھ مٹھیوں میں جکڑ گئے تھے جیسے اس کے سینے میں چبھن ہوتی ہے۔

اوکے، گہری سانسیں لو۔

میں مَہرہ سے محبت کرتا ہوں۔

اس کی سانسیں تیز ہونے لگیں اور زندگی میں پہلی بار گھبراہٹ محسوس ہوئی تھی۔

اوہ خدا۔۔۔اگر اس کی یادیں لوٹ آئیں اور میں اسے کھودوں؟

پھر میں کیا کروں گا؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کل کے بعد جب ان کو پتہ چلا تھا کہ اس کے ڈیڈی ٹھٹہ میں چھپے ہوئے ہیں، زر غم انتہائی پریشانی کا شکار تھا۔

وہ صرف صبح فجر کے وقت بستر پر آیا تھا اور اس کے بیدار ہونے سے چلا گیا تھا۔ وہ جس طرح مدد کر سکتا تھا کر دیا تھا۔

وہ باورچی خانے میں ماریہ بیگم کے ساتھ کھڑی اپنی سلاد بنا رہی تھی جب زرغم کچن میں آ کر اسے بے صبری سے دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"آپ کس کاموں میں لگ گئی ہیں؟ اس کے لیے رضیہ ہے نا۔ چلیں باہر آئیں۔"

"میں نے بہت منع کیا تھا تمہاری بیوی کو لیکن اس نے میری ایک نہیں سنی۔" ماریہ بیگم نے فاؤن شلوار قمیض زیب تن کی ہوئی تھی۔

"خیر ہے چاچی، یہ میری بھی نہیں سنتیں۔۔۔ مہرانی صاحبہ باہر آنا پسند کریں گی؟" اپنی چاچی کو کہہ کر وہ مَہرہ کی طرف پلٹا تھا۔

"کیوں؟"وہ دھیلی جینز پر سیاہ ٹی شرٹ میں ملبوس تھی۔

"میں آپ کو کہیں لے جانا چاہتا ہوں۔"

"کہاں؟"وہ سلاد کو کاؤنٹر پر رکھ کر پوچھ رہی تھی۔

Clubb of Quality Content

"سوری چاچی بٹ۔۔۔"زرغم کہنے کے بعد پلٹا تھا۔

اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے کچن سے باہر لاؤنج سے گزارتا، زینے چڑھتا، تیسری منزل، ان کے پورشن کی راہداری سے بیڈ روم تک لے گیا تھا۔ الماری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

"اپنی لیدر پیٹ اور جیکٹ پہن لیں۔ میں نیچے انتظار کر رہا ہوں۔"

وہ اسے کمرے سے ایسے باہر نکلتے ہوئے دیکھ رہی تھی جیسے وہ کسی کو مارنے نکلا ہو، پھر الماری سے کپڑے نکال کر جلدی سے کپڑے تبدیل کیے اور لیدر بوٹس پہنے تھی۔

جب آئینے میں اپنے عکس کو دیکھا تھا تو اس کے اندر ایک مانوس احساس جھلکا تھا۔ وہ کپڑوں میں آرام دہ محسوس کر رہی تھی جیسے وہ خاص ہوں۔

اس کے علاوہ اچھی بھی لگ رہی تھی۔

کمرے سے باہر نکل کر وہ زینے عبور کر رہی تھی کہ رامس سفید ٹیسٹ میچ کے یونیفارم میں ملبوس تھکا ہوا سا اوپر چڑھ رہا تھا۔ مَہرہ پر نظر پڑتے ہی مسکرا دیا تھا۔

"بڑے بڑے لوگ بھائی۔" وہ اسے چھیڑتا ہوا آگے بڑھ گیا تھا اور وہ بھی مسکرا دی تھی۔

نیچے پہنچی تو سامنے صوفے پر بیٹھی بانو بیگم نے اسے سر سے پاؤں تک دیکھا تھا۔

"شلوار قمیض نہ ہیں تیرے پاس؟۔۔۔یہ کیسے کپڑے پہن رکھے ہیں؟"وہ جو کافی عرصے سے برداشت کر رہی تھیں، آج ان کی بس ہو گئی تھی۔

"اپنے شوہر کے ساتھ جا رہی ہیں اور اکیلے بھی جائیں تو مسئلہ نہیں ہے۔"زرغم نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا تھا۔

"کمبخت کچھ حیا کر۔ساراخاندان باتیں بنا رہا ہے کہ ہماری بہو چھوٹے چھوٹے کپڑوں میں گھومے۔"بانو بیگم نے دہل کر زرغم کی جانب دیکھا تھا۔

"میں زبردستی اپنی مرضی مَہرہ پر مسلط نہیں کر سکتا بے بے۔ہاتھی پالنے کے بعد اسے پنجرے میں رکھنے کی توقع نہیں کر سکتے ہم۔جو بنا رہا ہے باتیں،اسے بنانے دیں۔۔۔"نرمی

سے کہتے ہوئے اس نے بانو بیگم کی جانب سر کو خم دیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر باہر کی طرف چل پڑا تھا۔

پارکنگ میں آتے ہی مَہرہ رک گئی تھی اور اس کی نظریں زرغم پر جم گئی تھیں۔

"تم نے مجھے ہاتھی کہا؟" صدمے سے بس وہ یہی بول سکی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نہ۔۔ نہیں، وہ تو بس محاورہ تھا۔" اس نے بے اختیار بہت سا تھوک نگلا تھا۔

"کیا چیز؟" وہ اسے ناسمجھی سے دیکھتے ہوئے سوال کر رہی تھی۔

"Idiom Idiom"

"اوہ۔۔۔ پھر ٹھیک ہے۔" وہ واپس مسکرا دی تھی۔

"انگریز چلے گئے، میری بیوی چھوڑ گئے۔" وہ زیر لب بولا تھا۔

صدمے سے نکل کر جب پارکنگ میں ہیوی ڈیوٹی موٹر سائیکل دیکھی تھی تو مَہرہ کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔

"ایک بائیک کو کون اتنے پیار سے دیکھتا ہے۔" اس نے آنکھیں گھما کر اسے دیکھا تھا۔

"یہ بائیک نہیں،بیسٹ ہے۔"اس کی پتیتی آنکھیں دیکھ کر وہ محفوظ ہوئی تھی۔

"اللہ کی مخلوق کی بنائی ہوئی چیز دیکھ رہی ہیں،اللہ کی مخلوق کو دیکھیں،یہ ہے عظیم شاہکار۔"
وہ گھوم کر اس کے سامنے آیا تھا۔

پارکنگ میں کھڑے ڈرائیور نے بمشکل مسکراہٹ دبائی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کوئی شاہکار نہیں،صرف ڈیلوجنل ہو تم۔"اس نے ہاتھ جھلا کر بے نیازی سے کہا تھا۔

"اس میں ڈیلوجن کیسا؟ میں اپنی لوکس کو اپریشیئٹ کر رہا ہوں۔"اس کے انداز میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔

"آئیں۔"وہ آگے جا کر موٹر سائیکل پر چڑھا تھا اور پھر ایک ہیلمٹ اس کے سامنے کیا تھا۔

ہیلمٹ لے کر اس نے پہنا تھا اور پھر موٹر سائیکل کے پچھلے حصے پر زرغم کو دونوں طرف سے پکڑ کر بیٹھ گئی تھی۔

انجن اسٹارٹ کرتے ہی وہ گھر سے نکل گئے تھے۔وہ شوٹنگ رینج سے زیادہ خوش محسوس کر رہی تھی۔

جب وہ ہائی وے (این۔5) کے پاس پہنچے تھے تو اس نے اپنی آنکھیں بند کر کے اس لمحے میں خود کو کھو دیا تھا۔

اپنا بازو زرغم کے گرد مضبوطی سے تھامے ہوئے۔۔۔ نہیں معلوم تھا کہ وہ کتنی دیر سے ڈرائیو کر رہے تھے اور وہ لوگ کہاں جا رہے تھے، جب تک کہ زرغم نے بائیک روکی نہیں تھی۔ ارد گرد نظر دوڑاتے ہوئے، پہاڑوں اور سبز درختوں کے درمیان ایک جھیل نظر آئی تھی۔ کھڑے درختوں کی چھاؤں میں صرف پرندوں کی چہچہاہٹ سنائی دے رہی تھی۔

ہیلمٹ اتارنے کے بعد زرغم نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے واکنگ ٹریک کی جانب لے جایا تھا۔ گھنے درختوں کے سائے سے گزرتے ہوئے پانی کی سطح پر سورج کی کرنیں چمک رہی تھیں۔ خوبصورت منظر کو دیکھ کر وہ مسکرا دی تھی۔

"یہ کون سی جگہ ہے؟" وہ ہاتھوں کا چھجا بنا کر پیشانی پر رکھ کر اسے دیکھنے لگی تھی۔۔۔ اس نے زرغم کی گہری نیلی آنکھیں آج پہلی بار غور سے دھوپ میں چمکتی دیکھی تھیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"راوال لیک۔۔۔ آمی کے ساتھ آتا تھا یہاں۔" اس کے چہرے پر اداس مسکراہٹ آئی تھی۔

"مَہرہ۔" وہ زرغم کی طرف متوجہ ہوئی تھی، تو اس کے سنجیدہ لہجے پر اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا۔ وہ ایک گہرا سانس خارج کر کے پھر سر جھکا لیتا تھا۔

"مستقبل میں کچھ بھی ہو جائے، میں چاہتا ہوں کہ آپ اس لمحے کو یاد رکھیں۔۔۔ میرا مطلب ہے، وہ سب کچھ جو میں کہنے جا رہا ہوں۔"

"ٹھیک ہے۔" وہ لب بھینچ کر اس کی جانب دیکھنے لگی تھی۔

وہ ایک اور گہرا سانس خارج کر کے اس کی سیاہ آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔

"میرے دل میں آپ کا ایسا بسیرہ ہے، کہ اب اسے اپنا کہنا مشکل ہو گیا ہے۔"

یہ الفاظ اس کے دل میں سیدھے اترے تھے، جو کہ عجیب بات تھی کیونکہ وہ باتوں باتوں میں اکثر محبت کا اظہار کرتا رہا تھا۔ لیکن اس بار یہ مختلف لگا تھا۔۔۔ جیسے دل سے کہا ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ اپنا سر ہلا کر بہت سا تھوک نگل گئی تھی۔

"جب میں نے آپ کو پہلی بار دیکھا تھا، مجھے تب ہی اندازہ ہو گیا تھا کہ آپ مختلف ہیں۔ میرا مطلب ہے، اور کون چھ فٹ چار انچ کے آدمی کو اتنا نروس کر سکتا ہے؟۔۔ لیکن یہ صرف

خوبصورتی یا ذہانت نہیں ہے، جو مجھے اپنی طرف کھینچتی ہے۔ یہ وہ احساس ہے جو مجھے آپ کے ہونے سے ہوتا ہے، جیسے میں بلکل وہاں ہوں جہاں مجھے ہونا چاہیے۔"

زرغم کے الفاظ اس کی سانسوں پر دستک دے رہے تھے۔

کشش کی صورت میں شروع ہونے والی محبت، دل لگی سے لگاؤ، پھر قربت۔۔۔ اور اب ایک مضبوط وعدہ بن چکی تھی۔

"راستے کٹھن ہو سکتے ہیں۔۔۔ مگر کیا زندگی کے اس سفر میں میرا ساتھ دیں گی؟"

Clubb of Quality Content

وہ ایک لمحے کے لیے جھیل کے ٹھہرے ہوئے پانی کو گھورتی رہی تھی، سب کچھ سمجھنے کے لیے۔ یہ صرف محبت کے بارے میں نہیں تھا۔ وہ زندگی کا ایک اٹوٹ الائنس تشکیل دے رہے تھے۔

ہم مل کر لڑیں گے۔ ہم ایک ساتھ مریں گے۔ لیکن پہلے۔۔۔ ایک ساتھ ہم جیئیں گے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہاں۔۔۔ہاں۔"

"تھینک گاڈ۔۔۔"زرغم کی آنکھوں سے لمحوں میں فکر غائب ہو گئی تھی اور لب مسکراہٹ میں دھل گئے تھے۔ پھر جیب سے ایک انگوٹھی نکالی تھی۔

"اپنا ہاتھ دو۔"

"دو۔۔۔ تم نے مجھے تم کہا؟ زیادہ فری نہیں ہو ورنہ ڈیسیژن چینج کر لوں گی۔" اپنا ہاتھ آگے کرتے ہوئے وہ شرارتی سی مسکرا دی۔

"تم نے دیر کر دی، اب نو ریٹرن، نو ایکسچینج ہے۔" زرغم نے یاقوت کی انگوٹھی اس کی انگلی میں پہنائی جس کے گرد چمکدار ہیرے لگے تھے اور پھر آنکھیں اس کی طرف اٹھائیں تھیں۔

"اب تو ساتھ کیانی نام لگانا ہی پڑے گا تمہیں۔" اس نے اپنی نگاہیں مَہرہ کے چہرے پر جما دی تھیں۔

مَہرہ مغل کیانی۔

یہ نام کتنا طاقتور لگا تھا۔۔۔ نئی زندگی کا نیا نام۔

☆☆☆☆☆

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ڈریسنگ روم میں کھڑے ہو کر وہ اپنے عکس کو گھورتے ہوئے اُس صبح کی یاد تازہ کر رہا تھا۔

خدا کا شکر تھا۔

مَہرہ نے یہ تو نہیں کہا تھا کہ وہ اس سے محبت کرتی ہے، لیکن وہ یہ رشتہ دل سے قبول کر چکی تھی اور اس کے لیے یہی بہت تھا۔ اب اس سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں تھا۔

جس کا مطلب تھا کہ وہ اُس کی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہاں تک کہ اگر مَہرہ کی یادداشت واپس آ بھی جاتی، تب بھی وہ اسے چھوڑ کر نہ جاتی۔ اس نے کچھ پریشانی کم کر دی تھی اور اب وہ مغل کارپوریشن پر توجہ مرکوز کر سکتا تھا۔ اگلے دن انہیں آپریشن کی منصوبہ بندی شروع کرنی تھی۔ سارا دن ایک کے بعد ایک کام ہونا تھا۔

چاند کی ہلکی روشنی کمرے کے اندر پھیل رہی تھی۔ وہ آنکھیں موندھے بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی۔ زرغم ڈریسنگ روم سے نکل کر کمرے میں آیا، جہاں مَہرہ کا دھلا دھلایا سا چہرہ لیمپ کی روشنی میں چمک رہا تھا۔

"تم ابھی تک جاگ رہی ہو؟" پوچھتے ہوئے وہ بیڈ کے قریب آ گیا۔

"ہاں۔۔ بس تمہارا انتظار کر رہی تھی۔" اُس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

زرغم اُس کے قریب آ کر بیڈ پر آہستہ سے لیٹ گیا۔ جیسے ہی وہ لیٹا تو اُس نے دیکھا کہ مَہرہ کے بال اس کے تکیے پر بکھرے ہوئے تھے۔ وہ ان خمار آلود بالوں کی خوشبو میں گم ہو گیا۔

"تمہارے بال کتنے خوبصورت ہیں۔"اُس نے نرمی سے کہا اور پھر اپنی انگلیوں سے اُس کے بالوں میں ہلکی ہلکی چال چلانے لگا۔

"اگر ڈائے نہیں کرتی ہو تو یہ رنگ اترتا کیوں نہیں ہے؟"

"کیوں اترے گا؟ یہ نیچرل کلر ہے۔"اُس نے آنکھیں کھول کر اُس کی طرف دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہیں؟۔۔۔ مطلب تم۔۔اسی کلر کے ساتھ پیدا ہوئی ہو؟"اُس کا منہ کھل گیا اور آنکھیں چھوٹی کر کے وہ اس کے بال دیکھنے لگا۔

"ظاہر سی بات ہے۔۔۔"مَہرہ لبوں پر مچلتی مسکراہٹ روک نہ سکی۔

"کیا تھا۔۔۔ آم۔۔۔ نہیں Auburn نا؟ نام بھی یاد ہے مجھے۔" وہ چند لمحے تو خاموش رہا، اس کے بعد کچھ یاد آنے پر فاتحانہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"کتنے پیسے لگے تھے ایک جواب کے بدلے گاڑی موڈیفائے کرنے میں؟" پلکیں جھپکا کر وہ معصومیت سے بولی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بہت دوستی ہو رہی ہے تمہاری اس جاسوس رامس سے۔" اُس نے دانت کچکچائے اور وہ کھلکھلا دی۔

"کل سے مجھے ہمارے ولیمے کے انتظامات بھی کرنے ہیں۔" وہ اب تک اس کے بالوں میں انگلیاں چلا رہا تھا۔

"اب کون سا ولیمہ؟ اتنا ٹائم ہو گیا شادی کو۔" اُس نے بھنویں اچکا کر پوچھا۔

"تمہارے صحیح ہونے کا انتظار کر رہا تھا اور ویسے بھی ولیمہ سنّت ہے۔" اُس نے نرمی سے کہا تو مَہرہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یہ بتاؤ تھیم کس کلر کی رکھنی ہے؟" وہ چہرہ موڑ کر چھت کو دیکھنے لگا۔

Clubb of Quality Content

"تمہاری آنکھوں کی طرح۔۔اوشن بلو۔"اُس نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد آہستہ سے کہا۔

"میری آنکھوں جیسی؟"وہ چونکا۔

"ہاں،مجھے تمہاری آنکھیں بہت اچھی لگتی ہیں۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میری آنکھیں خاص نہیں ہیں،ان میں نظر آتا تمہارا عکس خوبصورت ہے۔"وہ مسکرایا۔

وہ پل بھر کو خاموش ہو گئی،جیسے ہوا رک گئی ہو اور پھر بس اتنا کہا۔

"اس سے یاد آیا آؤ چھت پر چلتے ہیں۔" وہ دیکھ رہی تھی کہ کچھ دنوں سے وہ کام کی وجہ سے پریشان تھا اور یہ اسٹریس ریلیف کا بہترین موقع تھا۔

"اس وقت؟ لیٹ ہو گیا ہے، سب سو رہے ہوں گے۔" وہ مَہرہ کی بات پر کچھ حیران ہوا۔

"ہم لاسٹ فلور پر رہتے ہیں، کوئی نہیں ہو گا، ڈسٹرب۔ چلو۔" اُس نے فوراً اُٹھ کر کھلے بالوں کو جوڑے میں باندھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جب وہ چھت پر پہنچے تو وہاں مدھم روشنی جگمگا رہی تھی۔ آسمان ستاروں سے بھرا ہوا تھا اور ہوا میں ٹھنڈک تھی۔ اچانک وہاں رامس کو دیکھ کر دونوں چونک گئے، جو اندھیرے میں اکیلا بیٹھا تھا۔

"تم کیوں لوٹی ہوئی ریاست کے اُجڑے ہوئے سلطان بنے بیٹھے ہو؟"زرغم نے اپنے بھائی کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"میں نے سوچا تھا کہ یہ سکون کی جگہ ہوگی، مگر لگتا ہے کہ سکون تو صرف انتظار کرنے میں ہے۔"رامس نے اداس مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تمہیں ولیمے کا بتایا اس نے؟"مَہرہ نے ماحول کا تناؤ بھانپ کر موضوع بدلا۔

"ہاں، پتا چلا تھا۔ بھابھی، اس بار پلیز ڈانس فلور بھی لگوائیں گے۔"

وہ لوگ بات ہی کر رہے تھے کہ خطیر بھی بھاپ اُڑاتا کافی کا کپ لیے آ گیا اور اُس نے حیرت سے سب کو دیکھا۔

"یہاں تو پارٹی ہو رہی ہے۔" اُس نے کہتے ہوئے بے ساختہ کپ مَہرہ کی جانب بڑھایا۔

"تمہاری ہی کمی تھی بس۔" زرغم نے ناگواری سے دونوں کباب میں ہڈیوں کو دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اسے کیا ہوا ہے؟" خطیر نے رامس سے پوچھا تو اُس نے کندھے اچکا دیے۔

"تم لوگوں نے کبھی پرائیویسی کا نہیں سنا؟ جاؤ نا اپنے اپنے کمروں میں۔" زرغم کا وہیں اپنے بال نوچنے کو دل کر رہا تھا۔

"آپ جائیں، ہم کام کی بات کر رہے ہیں۔" رامس نے بالکل متاثر ہوئے بغیر کہا۔

مَہرہ کے ساتھ وہ ٹائم گزارنے آیا تھا، لیکن اُسے اپنے بھائی اور کزن کے ساتھ زوردار قہقہے لگاتے دیکھ کر اُس نے سوچ لیا تھا۔

شاید اب مجھے ان لوگوں سے دور ایک گھر خریدنا ہی پڑے گا، جہاں میں اور میری بیوی سکون سے رہ سکیں۔

☆☆☆☆☆

صرف ایک مہینہ گزرا تھا۔

مگر راعنین کی خالی نظروں میں وہی چپکے سے بہتے آنسو تھے جو مَہرہ کے غائب ہوتے ہی اس کے چہرے پر جم گئے تھے۔ گولونہ نے کتاب کا صفحہ پلٹا، کوشش کی کہ اپنی توجہ الفاظ پر مرکوز رکھے۔ مگر ہوا کا ہلکا سا جھونکا بھی اب اسے مَہرہ کی یاد دلا دیتا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تمہیں لگا وہ خواب تھا؟"

کمرے کی خاموشی راعنین نے توڑی تھی۔ گولونہ نے چائے کا کپ ہونٹوں سے لگایا۔ جواب دینے سے پہلے ہی راعنین کی انگلیاں میز پر بکھرے مَہرہ کی ریشمی رومال سے الجھ گئیں۔ وہی رومال جو اس نے اُس دن آرٹ گیلری میں پہن رکھا تھا۔

"کیا چیز؟" گولونہ نے چونک کر اُسے دیکھا۔

"آپی کا یوں اچانک غائب ہو جانا۔۔ میرا سسٹم ان کو ٹریس ہی نہیں کر پا رہا۔" راعنین کی آواز بھاری تھی۔

"راعنین۔۔۔ ہمیں صبر رکھنا ہو گا۔" گولونہ نے آہستہ سے کہا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"مجھے بس۔۔۔"وہ رک گئی۔

"مجھے ان کی یاد آتی ہے۔"

"مجھے بھی۔"گولونہ نے آہستہ سے اثبات میں سر ہلایا۔

"تمہیں لگتا ہے۔۔۔کہ وہ ٹھیک ہوں گی؟"

"اسے ہاتھ لگا کر کوئی اپنی موت کو دعوت دے گا۔۔۔فضول کی ٹینشن مت لو۔"گولونہ کے الفاظ میں یقین تھا جو وہ راعنین کو دینا چاہتی تھی۔مگر سچ؟وہ خود بھی ڈری ہوئی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میں آپی کو پھر ٹریس کرنے کی کوشش کرتی ہوں۔"راعنین رومال اٹھاتی دروازے کی جانب بڑھ گئی۔

گولونہ کی زندگی میں وہ لمحے ابھی تک تازہ تھے۔

جب اُس نے خطیر کی فالو ریکویسٹ فوراً ان فالو کر دی تھی۔اُس دن ایئر پورٹ پر جو کچھ ہوا تھا،وہ اب بھی اُس کے ذہن میں گونج رہا تھا۔وہ جانتی تھی کہ وہ اجنبی۔جو باسم سے مداخلت کرنے آیا تھا۔اس کا پیچھا کرنے والے خیالات سے کہیں زیادہ تھا۔مگر پھر بھی،یہ اس بات کو سمجھنا کہ وہ واقعی کس کے بارے میں سوچ رہی تھی،ایک چیلنج بن چکا تھا۔

آج بھی جیسے ہی گولونہ نے ایک کتاب کے صفحے پلٹے۔

چائے کے کپ کے ساتھ وہ ایک معمولی سی انسٹا گرام اسٹوری پوسٹ کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔ سادہ معمولی سی بات مگر اُس لمحے میں بھی کچھ تھا جو غیر معمولی تھا۔ اس نے کتاب کے صفحے کو ایک آخری بار پلٹا اور تصویر کے ساتھ "کتاب کے صفحے اور چائے کا کپ" کا ٹائٹل لگایا۔ جیسے وہ دنیا کے تمام تھکاوٹوں کو بھلا کر سکون تلاش کر رہی ہو۔

لیکن جب اس نے اس اسٹوری کو پوسٹ کیا، تب اسے کچھ خاص محسوس نہیں ہوا۔ اس نے انتظار کیا کہ دوست اور فالوورز اس پر ردعمل دیں گے۔ مگر جو کچھ ہوا وہ نہ تو معمولی تھا، نہ ہی وہ کچھ تھا جسے گولونہ آسانی سے نظر انداز کر سکتی تھی۔

ایک دم اس کی اسکرین پر ایک نیا پیغام آیا۔

ایک نمبر سے پیغام آیا جسے وہ نہیں جانتی تھی۔

"تم نے یہ ناول تین بار نہیں پڑھا؟ پھر سے پڑھنے سے ہیپی اینڈ نگ نہیں ہو گی۔"

یہ پیغام پڑھ کر گولونہ کا دل تیز دھڑکنے لگا۔ اس کے اندر کچھ عجیب سی سرگوشیاں اُٹھنے لگیں۔ جیسے یہ کسی سے زیادہ نہیں، بلکہ کسی اجنبی سے تھا جو اس کی زندگی میں کچھ مخصوص نوعیت کا دخل دینے کی کوشش کر رہا تھا۔

"آپ کون؟"

فوراً اس نے پیغام کا جواب دیا۔

"تمہیں چاہیے کہ ہیپی اینڈ نگ والے ناولز پڑھو۔ رونے میں آخر کیا مزہ آتا ہے؟" جواب جلدی آیا۔

"اگر میرے پاس پیسے ہوتے تو ضرور دوسرے پڑھ رہی ہوتی۔" گولونہ نے بیزاری سے جواب لکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"فکر مت کرو لونہ۔ تمہیں دوبارہ یہ نہیں پڑھنا پڑے گا۔" مگر اگلا پیغام اس کے دل کی دھڑکن تیز کر گیا۔

اگلے دن جب گولونہ تیار ہو کر ہسپتال جانے کے لیے نکلنے والی تھی۔ راعنین کی آواز سن کر رک گئی۔

"تمہارا پی آر آیا۔"

گولونہ نے دروازہ کھولا اور باہر کا منظر دیکھا۔ ایک بڑا سا پیکج جو اُس کے نام کے ساتھ آیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس نے پیکج کو کھولا اور جب اندر کی چیزوں پر نظر ڈالی تو اُس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ سینتیس کتابوں کا ڈھیر تھا۔ وہ تمام کتابیں جو اس کی پسندیدہ مصنفین کی تھیں۔ ان کتابوں کی جلدیں اور عنوانات جیسے اس کی ذاتی پسند کی عکاسی کر رہی تھیں۔

ایک چھوٹا سا سفید کارڈ بھی تھا۔ جس پر لکھا تھا۔

"تمہاری پسندیدہ کہانیوں کا ایک نیا آغاز لو نہ۔"

گولونہ کی نظریں کتابوں پر مرکوز ہو گئیں۔ مگر پھر راعنین کی غصے والی آواز آئی۔

ناولز کلب
Clubbers Quality Content

"یہ کیا بھئی۔ تم نے اس بار مجھے ماسک دینے کا وعدہ کیا تھا۔"

گولونہ نے گہری سانس لی اور کتابوں کو ایک طرف رکھا۔ وہ جانتی تھی کہ کچھ ایسا تھا جو اس کے پیچھے چھپ رہا تھا۔ اس کا دل ہر لحظہ اس بات پر کڑھ رہا تھا۔ وہ سرسری طور پر ان کتابوں کو دیکھ رہی تھی۔ لیکن اُس کے ذہن میں ایک ہی سوال تھا:

یہ سب کچھ کون کر رہا تھا؟ کیا یہ مَہرہ تھی؟۔۔۔

گولونہ نے کمرے کی کھڑکیاں کھولیں اور باہر کا منظر دیکھا۔ دھوپ کی کرنیں زمین پر پھیل گئی تھیں اور گلاب کے پھولوں کی خوشبو نے کمرے میں تازہ خوشبو بھری تھی۔ وہ مسلسل ان کتابوں میں ڈوبی ہوئی تھی، جیسے وہ ان میں چھپے کسی راز کو حل کرنا چاہتی ہو۔ مگر اس کی آنکھوں میں ایک سوال تھا:

یہ سب کیوں ہو رہا ہے؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ جانتی تھی کہ کسی نہ کسی اجنبی نے اس کی زندگی میں مداخلت کی تھی۔اور اس کا کوئی خاص مقصد تھا۔مگر وہ اس مقصد کو ابھی تک پوری طرح سمجھ نہیں پائی تھی۔وہ صرف یہ چاہتی تھی کہ یہ سب ختم ہو اور اس کے سامنے سچائی آجائے۔

☆☆☆☆☆

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سیکیورٹی روم کی ہوا میں تناؤ تھا کیونکہ وہ سب گول میز کے پاس نقشے کے ساتھ کھڑے تھے۔خطیر،مَہرہ اور زرغم نقشے کو یاد کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔

"یہاں صحن ہے۔ گارڈز ہر پانچ منٹ بعد پیٹرول کرتے ہیں۔" مَہرہ اندرونی جانب اشارہ کر رہی تھی۔

"اگر آؤٹ ڈور شوٹنگ رینج کو اُڑا دیں تو وہاں سے داخل ہو سکتے ہیں۔" خطیر دائیں طرف اشارہ کر رہا تھا۔

"مَہرہ۔۔ لیفٹ سائیڈ کتنے گارڈز ہیں؟" زرغم نے پنسل پکڑ کر نقشے پر جھکتے ہوئے کہا۔

"دس سے پندرہ شاید۔" وہ ایک لمحے کے لیے سوچتی تھی۔

اس نے لکھ کر خطیر پر نظر ڈالی۔

"شوٹنگ رینج کے قریب؟۔۔۔میں تیس بندوں کی تیاری کر لیتا ہوں۔"خطیر نے کہا۔

زرغم نے سر نفی میں ہلایا تو خطیر نے اس سے پوچھا۔

"کیا؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"گارڈز کا مسئلہ نہیں ہے۔ہم گارڈز کی پہلی لائن سے گزر جائیں گے۔۔۔میں صدام کے بارے میں پریشان ہوں۔"زرغم نے مَہرہ کی طرف دیکھے بغیر کہا۔

"وہ ہم سے اچھے فائٹر نہیں ہوں گے۔"مَہرہ نے کہا،جس پر زرغم اور خطیر نے آپس میں نظروں کا تبادلہ کیا۔

"تمہیں شروع کی ٹریننگ تمہارے والد نے دی تھی،اور استاد کو شاگرد کی ہر چال کا اندازہ ہوتا ہے۔"خطیر کی بات سن کر بھی مَہرہ کے سپاٹ انداز میں کوئی فرق نہیں آیا۔

"اور کتنے گارڈز ہوں گے؟"اُس نے پوچھا۔

"دو بالکونی میں جو ڈیڈی کے اسٹڈی کی طرف جاتی ہے،اور دو تہہ خانے کے قریب۔"

اس نے آدمیوں کی تعداد لکھی۔

"اگر ہم حویلی کے اس حصے کو اُڑا دیں؟ کیا دیواریں اسٹیل کی ہوں گی؟" چند لمحے سوچنے کے بعد زرغم نے ایک گہری سانس خارج کی۔

"شاید اسٹڈی کا پچھلا حصہ، جہاں ہتھیاروں والی الماریاں ہیں، لیکن ہر طرف نہیں۔" خطیر نے آہستہ سر نفی میں ہلایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"خطیر صحیح کہہ رہے تھے۔ جہاں تک مجھے یاد آرہا ہے، تاریخی آرٹ ورک کی وجہ سے چھتیں اور دیواروں کو ویسے ہی رہنے دیا تھا۔" مَہرہ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اتفاق کیا۔

"چلو۔۔کم از کم ہمارے پاس یہ فائدہ ہے۔"وہ نقشے کو گھورتے ہوئے گارڈز کی پہلی لائن میں آسانی سے ساٹھ آدمیوں اور دوسری لائن میں بیس کا اندازہ لگا رہا تھا۔

دروازے پر دستک ہوئی اور ماریہ بیگم کمرے میں داخل ہوئیں۔

"تھوڑا وقفہ لے لو۔۔چلو، کھانے کا وقت ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ماریہ بیگم نے نرمی سے مسکراتے ہوئے کہا۔

وہ نقشے پر پنسل رکھ دیتا ہے۔جب خطیر اور مَہرہ ماریہ بیگم کے پیچھے چلے جاتے ہیں تو وہ ان نمبروں پر نظر ڈالتا ہے جو اُس نے لکھے تھے۔

فکر اُس کے اندر ہتھوڑے کی طرح برس رہی تھی۔

میں ہر اُس شخص کو خطرے میں ڈالوں گا جو میرے لیے ضروری ہے۔ میرے دوست۔

میری ٹیم۔ خطیر اور مَہرہ۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ بھی ممکن تھا کہ ہم میں سے کچھ مر جائیں۔

آنکھیں بند کر کے اُس نے اپنی پیشانی دو انگلیوں سے دبائی۔

☆☆☆☆☆

ہیڈ کوارٹر میں آپریشنل نقشوں اور بڑی اسکرین کے درمیان، این ایف اے اور ایف آئی اے کی ٹیمز ایک بڑی اور چمکدار کانفرنس ٹیبل کے گرد بے چینی سے اکٹھی تھی۔

"آپریشن کلین سویپ کے مقاصد صدام مغل کو پکڑنا، ہیومن ٹریفکنگ اور منشیات کے نیٹ ورکس کو ختم کرنا ہے، جس پر الفا ٹیم اور ٹیم ڈیول مشترکہ طور پر کام کریں گی۔" خطیر نے بریفنگ کا آغاز کیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہمارے پاس تصدیق شدہ لوکیشن ہے۔ میری وائف اور صدام مغل کی بیٹی ہمیں اہم معلومات فراہم کر رہی ہیں۔" زرغم نے سب کو اپنی طرف متوجہ کیا۔

"الفا ٹیم سیکیورٹی آپریشنز سنبھالے گی۔" خطیر نے سر ہلایا۔

"ٹیم ڈیول متاثرین کو محفوظ جگہ منتقل کرے گی اور ثبوت حاصل کرنے پر توجہ دے گی۔" انسپکٹر تراب نے اضافہ کیا۔

"دشمن کی تعداد کا کیا اندازہ ہے؟" واعظ نے پوچھا۔

"کم از کم پچاس سے ساٹھ گارڈز، ممکنہ طور پر اس سے زیادہ۔" زرغم نے جواب دیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آدھے گھنٹے بعد کمرا خاموش ہو چکا تھا۔ سب اپنی ذمہ داریوں کا جائزہ لے چکے تھے اور ذہنی طور پر آنے والے خطرے کے لیے خود کو تیار کر رہے تھے۔

☆☆☆☆☆

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"زور سے مارو۔" خطیر کی آواز میں حکم تھا۔

"آپ کو لگ جائے گی۔" وہ الجھی ہوئی نظروں سے بولی، گردن دائیں بائیں ہلاتے ہوئے۔

"بس یہی تو پوائنٹ ہے، مَہرہ۔ دکھاؤ کہ تم کیا کر سکتی ہو۔" خطیر نے اس کی آنکھوں میں جھانک کر کہا۔

پچھلے ایک گھنٹے سے وہ ٹریننگ کر رہے تھے، مگر مَہرہ کے لیے اُس پر وار کرنا اب بھی آسان نہیں ہو رہا تھا۔

"اگر تم نے مجھے چوٹ پہنچائی، تو قصور میرا ہو گا۔ کہ میں نے تمہیں ہلاک نہیں کیا۔"

اُس نے ایک گہری سانس خارج کی، جیسے خود کو سمجھا رہی ہو۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"مجھے یہ جاننا ہے کہ تم واقعی خطیر سے مقابلہ کر سکتی ہو۔ ورنہ میں تمہیں ساتھ لے جانے کا رسک نہیں لوں گا۔" زرغم کی آواز پیچھے سے آئی۔

مَہرہ نے پلٹ کر دیکھا۔ زرغم سینے پر بازو باندھے، میٹ کے کنارے پر کھڑا، جیسے اگلے لمحے وہ بھی میدان میں اترنے والا ہو۔

"ٹھیک ہے۔۔" وہ بمشکل سر ہلاتی ہوئی بولی۔

اس کی سب سے بڑی الجھن یہ تھی کہ اُسے اپنی پرانی تربیت یاد ہی نہ آ رہی تھی۔ جیسے سب کچھ دھندلا ہو گیا ہو۔ کیا کر سکتی ہے، کیا نہیں، کوئی اندازہ نہیں تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اچانک خطیر نے جھک کر وار کیا۔ مَہرہ نے بلا سوچے سمجھے رد عمل دکھایا۔ اُس کی ٹانگ تھامی، خود کو اوپر کھینچا، اپنی ٹانگیں اس کی گردن کے گرد لپیٹیں اور گھما کر دونوں زمین پر آ گرے۔

"یہ چیز۔۔۔ اسی کی تو بات کر رہا تھا!" زرغم کی آواز جوش سے لبریز تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ اچھا تھا۔" خطیر ہنستے ہوئے پیچھے ہٹا۔

"نو آفینس خطیر، لیکن آپ کا وزن کچھ زیادہ ہی ہے۔" مَہرہ کراہتے ہوئے میٹ سے اٹھی۔

"دوبارہ!" زرغم نے آواز بلند کی۔

"وہاں کھڑے ہو کر چِلانا آسان ہے۔"اُس نے تیوری چڑھا کر زرغم کی طرف دیکھا۔

"ٹھیک ہے پھر۔تم اور میں؟"زرغم نے سنجیدگی سے اپنا کوٹ اتارا اور جوتے کھولنے لگا۔

"کیوں؟تمہارے پاس میرے آگے پیچھے گھومنے کے علاوہ اور کوئی کام نہیں؟"مَہرہ ہنس دی۔

Clubb of Quality Content

"یہی تو میرا فیورٹ کام ہے۔"زرغم نے ہنستے ہوئے جواب دیا اور میٹ پر قدم رکھا۔

"رولز ہوں گے کچھ؟۔۔چہرے پر مت مارنا۔"وہ انگلی اٹھا کر بولی۔

"ڈیل۔"

اُس نے جھپٹ کر وار کیا۔ زرغم نے بڑی آسانی سے وار روک لیا۔ اُس کی مٹھی مَہرہ کے کندھے سے جا لگی، مگر وہ جانتی تھی کہ وہ پوری طاقت استعمال نہیں کر رہا۔

"مہرانی صاحبہ، آپ اس سے کہیں بہتر کر سکتی ہیں۔" زرغم نے سر نفی میں ہلاتے ہوئے کہا۔

وہ اگلے ہی لمحے دوڑی، چھلانگ لگائی اور زرغم کے کندھے کو تھام لیا۔ ہوا میں جھولتے ہی زرغم نے اُس کا بازو پکڑا، نیچے جھکا دیا، اور وہ سیدھا میٹ پر گر گئی۔

مَہرہ نے گھٹنوں کے بل اٹھ کر پسینہ پونچھا۔

"بریک لو۔ مجھے اور خطیر کو دیکھ کر موو منٹس یاد کرو۔" زرغم نے اُس کے سامنے پانی کی بوتل رکھی۔

ناولز کلب

وہ بوتل لے کر کچھ قدم دور چلی گئی۔ اُس کا دل زور سے دھڑک رہا تھا۔

خطیر اور زرغم اب آمنے سامنے تھے۔ زرغم نے مسکرا کر اپنے کزن کو دیکھا۔

"جو جیتا وہ سکندر، جو ہارا وہ۔۔۔؟"

"چلو بندر، کلمہ پڑھ۔" خطیر کی مسکراہٹ میں شرارت تھی۔

پھر حملہ ہوا۔

مَہرہ نے پانی کی بوتل تھامی، مگر آنکھیں دونوں کی ہر حرکت پر مرکوز تھیں۔ جیسے وہ دو لوگ نہیں، بلکہ ایک ہی لَے میں چلتے دو سائے ہوں۔

چند منٹ گزرے۔ ایک لمحے میں زرغم نے خطیر کی گردن کے گرد بازو لپیٹا، اُسے گھما کر نیچے گرا دیا۔

رفتار۔۔۔

زرغم کی رفتار۔۔ناقابلِ یقین تھی۔

"ہاں بھائی،کون ہے بندر؟"اُس نے ہنستے ہوئے خطیر سے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور دونوں ہنس دیے۔

"کیا چیز انسان کو اپنے مخالف سے زیادہ طاقتور بناتی ہے؟"زرغم نے اب مَہرہ کی طرف رخ کیا۔

"اسپیڈ۔"

"گڈ گرل۔"اُس نے ایک آنکھ مارتے ہوئے کہا۔

"میٹ سے اُتر جاؤ، تاکہ میں خطیر کے ساتھ ٹریننگ کر سکوں۔"مَہرہ نے بوتل اس کی طرف اچھالی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میرے ساتھ کیوں نہیں؟"زرغم نے جھوٹی خفگی سے بوتل تھامی۔

"تمہاری اسپیڈ بہت تیز ہے۔میں ہمیشہ دفاع نہیں کرنا چاہتی۔۔۔اصل ٹریننگ چاہتی ہوں۔اور وہ تمہاری طرح بے صبرا بھی نہیں ہیں۔"اُس نے خطیر کی طرف مسکرا کر دیکھا۔

"ہاں،اس گھر میں تمہیں میرے علاوہ سب ہی اچھے لگتے ہیں۔"زرغم نے آنکھیں گھمائیں اور کوٹ اٹھانے چلا گیا۔

وہ جھوٹ نہیں بول رہی تھی۔ خطیر،زرغم سے زیادہ تحمل والا تھا۔اور ایک شاندار ٹرینر بھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس دن کا باقی گھنٹہ ٹریننگ میں گزرا۔ خطیر کی رہنمائی سے وہ تیزی سے بہتر ہو رہی تھی۔ ہر حرکت،ہر دفاع،پہلے سے زیادہ پر اعتماد بنا تا جا رہا تھا۔

"مَہرہ، تم نے پہلے دن کے لیے بہت اچھا پرفارم کیا۔" خطیر نے کہا جب جم میں صرف سانسوں کی آواز باقی رہ گئی۔

"شکریہ۔" اُس نے تھکی ہوئی سانسوں کے ساتھ کہا۔

"کل اسی وقت۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اوکے۔" اُس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"ٹریننگ کے لیے شکریہ۔" جب خطیر جانے لگا، وہ رُک کر بولی۔

"کوئی بات نہیں۔" وہ مڑا، اور اُن کی نظریں ملیں تو اُس کی آواز میں نرمی آ گئی۔

جیسے ہی خطیر باہر گیا، مَہرہ نے زرغم کو دیکھا، جو خاموشی سے ساری کاروائی دیکھ رہا تھا۔

"خطیر واقعی ایک اچھا ٹرینر ہے۔" وہ چھیڑتے ہوئے بولی۔

"سن کر اچھا لگا۔ وہ میرا بیسٹ فرینڈ ہے۔" زرغم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اور رُو؟" اُس نے آنکھیں چھوٹی کر کے پوچھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اس کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا۔ چھوٹے بہن بھائی اولاد کی طرح ہوتے ہیں۔"زرغم نے اُس دروازے کی طرف دیکھا جہاں سے خطیر گیا تھا۔

"تم خوش قسمت ہو کہ تمہارے پاس اتنے قریبی رشتے ہیں۔۔۔اور اب میں بھی ہوں۔" اُس نے نرمی سے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اچھا؟"زرغم نے اُس کی طرف ایک لمحے کو دیکھا۔

"آف کورس۔"مَہرہ کی مسکراہٹ ذرا پھیکی پڑی۔

"پانی پی لو،ورنہ ڈی ہائیڈریٹ ہو جاؤ گی۔"زرغم نے بوتل اُس کے سامنے رکھی۔

اُس نے بوتل سے دو گھونٹ لیے، مگر دل میں ایک بے چینی سی گونج رہی تھی۔

زرغم کو مجھ پر ابھی تک بھروسہ نہیں ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

☆☆☆☆☆

مَہرہ نے گاڑی پارک کی تو اُس کی نظر وسیع و عریض عمارت پر پڑی، جس کے سامنے بڑے گیٹ کے پاس سیکیورٹی اہلکار کھڑے تھے۔ ایف آئی اے کی عمارت سفید اور ہلکے نیلے رنگ

کی تھی۔ جب وہ باہر نکلی، تو سڑک پر صرف اُس کی سیاہ ہیلز کی ٹک ٹک کی آواز گونج رہی تھی۔ سیاہ پینٹ سوٹ پہنے، بیگ کو کہنی پر لٹکائے، اس نے بالوں کو ترتیب سے کمر پر جھولتا چھوڑ رکھا تھا۔

وہ اعتماد سے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"کس سے ملنا ہے آپ کو؟" سیکیورٹی گارڈ نے اُسے روکتے ہوئے کہا۔

"اسسٹنٹ ڈائریکٹر زرغم سے۔۔۔" اُس نے سیاہ چشمہ سر پر رکھتے ہوئے جواب دیا۔

"بی بی، ایسے ہی نہیں مل سکتے ڈی اے صاحب سے۔ آپا ئنٹمنٹ لیا تھا آپ نے؟" گارڈ نے اُسے سر سے پاؤں تک دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"اپنے ڈے اے صاحب کو بولو، اُن کی بیوی آئی ہے۔" وہ ہلکا سا مسکرا کر بولی۔

"سوری میڈم، سر کا آفس اس طرف ہے۔" گارڈ کا چہرہ حیرت سے بدل گیا۔ اُس نے جلدی سے دروازہ کھولا اور اُسے زرغم کے دفتر کی طرف رہنمائی کی۔

جب وہ اندر داخل ہوئی، تو ایک روشن لابی سامنے تھی۔ سامنے بڑی سی سیڑھیاں تھیں جو اوپر کی منزل کو جاتی تھیں۔ جب وہ راہداری تک پہنچی، تو کئی لوگ اُسے دیکھ کر سرگوشیاں کرنے لگے۔

دروازے پر دستک دے کر اندر قدم رکھا، تو اُس کی نظر سب سے پہلے دیواروں پر لگی سرکاری تصویروں اور ایوارڈز پر گئی۔ ایک جانب صوفے پر دو مرد بیٹھے تھے۔ ایک فربہ جسم کے، سیاہ سوٹ اور نیلی ٹائی میں اور دوسرے بلند قامت، بھورے سوٹ میں۔ دوسری طرف یونیفارم میں بیٹھا خطیر بے نیاز دکھائی دے رہا تھا۔

میز کے پیچھے بیٹھا زرغم فائلوں میں مصروف تھا، مگر اُس کی موجودگی کا احساس ہوتے ہی اُس نے سر اٹھایا۔ گہری نیلی آنکھوں نے سیاہ نگاہوں میں جھانکا اور وہ مسکرا دیا۔ نیلی شرٹ اور گرے پینٹس میں وہ عام دنوں کے برعکس لگ رہا تھا۔

"سر، یہ میری وائف ہیں مَہرہ۔ اور مَہرہ، یہ اسلم اور کامران سر ہیں۔ ہمارے ڈائریکٹر جنرل۔" زرغم نے اپنی ڈیسک کے پیچھے سے کھڑے ہو کر تعارف کروایا۔

"میرا نہیں خیال کہ میں لیٹ ہوں۔۔۔"مَہرہ نے دیوار پر لگی گھڑی دیکھ کر کہا۔

"آپ لیٹ نہیں،ہم جلدی آگئے تھے۔ بیٹھیں۔"کامران صاحب نے خوش دلی سے صوفے کی طرف اشارہ کیا۔

مَہرہ نے اپنا بیگ میز پر رکھا اور زرغم کے برابر والے صوفے پر بیٹھ گئی۔

"ہمیں خوشی ہے کہ آپ اپنے والد کے خلاف ہماری مدد کر رہی ہیں، لیکن اس سے پہلے ہمیں آپ کے دستخط کی ضرورت ہو گی۔"اسلم خان نے سنجیدگی سے کہا۔

"جی، مجھے معلوم ہے۔" اُس نے اثبات میں سر ہلایا۔

خطیر نے خاکی لفافہ میز پر رکھا۔ مَہرہ نے غیر اظہاری معاہدہ(NDA)کو بغور پڑھا اور پھر دستخط کر دیے۔

"مسسز کیانی، آپ کو ٹیم میں خوش آمدید۔ آپ کا تعاون ہمارے لیے بہت اہم ہے۔" اسلم صاحب نے کہا۔

"ہم اس آپریشن کے دوران آپ کی مکمل حفاظت کو یقینی بنائیں گے۔" کامران صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

Clubb of Quality Content

"تھینک یو سو مچ۔"مَہرہ نے نرمی سے جواب دیا۔

"میں بھی چلتا ہوں، میری میٹنگ ہے۔"خطیر نے لفافہ اٹھایا اور تیز قدموں سے کمرے سے نکل گیا۔

کامران اور اسلم صاحب بھی اُس کے پیچھے باہر نکل گئے، تو کمرے میں خاموشی چھا گئی۔ مَہرہ اُٹھ کر شیلف پر رکھے ایوارڈز دیکھنے لگی، جبکہ زرغم میز سے ٹیک لگا کر اُسے خاموشی سے دیکھ رہا تھا۔

"ایک سوال پوچھوں؟"اُس نے دھیمی آواز میں کہا۔

"تم کب سے کچھ پوچھنے سے پہلے اجازت لینے لگے؟"مَہرہ نے مڑے بغیر کہا۔

"تم خوش ہو؟۔۔۔ میرا مطلب،صدام کے کیس میں تمہیں میری مدد کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ میں جانتا ہوں،والدین سے نفرت کرنا آسان نہیں ہوتا۔"اُس کی نظریں ابھی بھی اُس کی پشت پر بکھرے بالوں پر تھیں۔

"صرف اس لیے کہ آپ کو سیاہ رنگ پسند ہے،اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ اپنی پوری دنیا کو بھی سیاہ رنگ دیں۔۔انسان کو سیاہ اور سفید میں فرق کرنا آنا چاہیے۔"اُس کے ہاتھ ایک لمحے بھر کو ساکت ہو گئے۔

وہ جانتا تھا کہ وہ مضبوط ہے،لیکن اتنا مضبوط ہونا کیا خود پر ظلم نہیں؟

"مجھے بھوک لگ رہی ہے، آؤ، لنچ پر چلتے ہیں۔" وہ اُس کے قریب آیا، اپنا بازو اُس کی پشت پر رکھا اور جواب کا انتظار کیے بغیر اُس کا بیگ اٹھالیا۔

"لیکن مجھے بھوک نہیں ہے ابھی۔۔۔" اُس کے رخسار پر جانے کیوں سرخ دوڑ گئی تھی۔

"واؤ۔۔۔ داڈیڈ لی ریون ریبلش بھی کرتی ہے؟" زرغم اپنی مسکراہٹ نہ روک سکا۔

"شٹ اپ۔۔۔" اُس نے نظریں جھکا کر فرش کے ٹائلز پر مرکوز کر دیں۔

وہ دونوں گاڑی میں بیٹھے۔ دوپہر کا سورج چمک رہا تھا۔ شہر کی سڑکوں پر زندگی رواں دواں تھی۔ گاڑیاں، درخت، دھوپ۔

"دوپہر کا وقت ہے، اس لیے ٹریفک کچھ زیادہ ہے۔ میں اس ریسٹورینٹ کا کھانا پہلے ٹرائے کر چکا ہوں اور کافی دنوں سے چاہ رہا تھا کہ تمہیں یہاں لاؤں۔" زرغم نے ڈرائیونگ کرتے ہوئے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ویسے تمہارا شہر واقعی خوبصورت ہے۔" مَہرہ نے باہر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ابھی تم نے مارگلہ ہلز تو دیکھے ہی نہیں ہیں۔ اور ویسے بھی، ہم ہنی مون پر نہیں گئے، کیوں نہ مشن کے بعد پاکستان ٹور کر لیں؟"

"ٹھیک ہے،ڈن۔"وہ مسکرائی،بغیر یہ بتائے کہ وہ پہلے ہی پاکستان ٹور کر چکی تھی۔

☆☆☆☆☆

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گاڑی سادہ لیکن جدید ڈیزائن کی عمارت کے پاس رکی۔وہ اتر کر ریستورینٹ میں داخل ہوئے جو کہ شیشے کی نما سے مزین تھا۔باہر کے اطراف میں سجے ہوئے پودے اور باغیچہ تھا۔داخلی حصے میں قدم رکھتے ہی ایک کشادہ ہال کا سامنا ہوا جس میں گول میزیں تھیں اور

ہلکی موسیقی چل رہی تھی۔ شطرنج کی بساط کا فرش اور بڑی بڑی کھڑکیوں کے ذریعے آنے والی دھوپ پورے ہال میں پھیل رہی تھی۔

"سر آپ کیا آرڈر کرنا پسند کریں گے؟" وہ دونوں ایک میز پر بیٹھے اور کچھ دیر میں ایک ویٹر ان کے پاس آیا۔

"پاستا اور ایک چکن ملائی بوٹی کی ڈیل۔" کیونکہ وہ یہاں کا کھانا کھا چکا تھا تو مہرہ نے اپنے لیے بھی اسے ہی آرڈر کرنے کو کہا تھا۔

"اوکے سر۔ میں ابھی لے کر آتا ہوں۔" ویٹر چلا گیا۔

ناولز کلب
Clubs of Quality Content

وہ دونوں آپس میں گفتگو کرتے رہے اور روشنی کھڑکی سے ریستورینٹ کے اندر آرہی تھی۔ ویٹر ان کا کھانا لے آیا۔ ملائی بوٹی کو دیکھ کر مَہرہ کے چہرے پر اداس سی مسکراہٹ آ گئی۔

"پچھتا رہی ہو نا انگریزوں کے کھانے کے آگے یہ لذیذ شاہکار دیکھ کر؟" وہ نوالہ توڑتے ہوئے بولا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جب میں چھوٹی تھی تو مجھے گوشت نہیں پسند تھا اور میری دادی مجھے زبردستی چکنا گوشت کھلاتی تھیں۔ پھر آہستہ آہستہ گوشت صرف ان کے ہاتھ سے ہی کھانے کی عادت ہو گئی لیکن جب۔۔۔ دادی کے انتقال کے بعد میں نے ایک بار خود سے گوشت کی کوشش کی، پھر مجھے احساس ہوا کہ مجھے بوٹی کو توڑنا بھی نہیں آتا۔" بہت سا تھوک نگل کر اس سے نظریں ملائے بغیر وہ پاستا میں چمچ چلا رہی تھی۔

"اس دن کے بعد سے تم نے گوشت ہی نہیں کھایا؟" وہ چونک کر اسے دیکھنے لگا۔

"صرف بون لیس اور اسٹیک وغیرہ۔ یہ دیسی کھانوں والا نہیں۔" اس نے آہستہ سے سر ہلایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Novels

اچانک زرغم نے اس کی طرف نوالہ بڑھایا۔

"سب دیکھ رہے ہیں، پلیز یہ کرینج حرکتیں مت کرو۔" اس نے حیران سی آنکھیں زرغم کی جانب پھیریں۔

"مہرانی صاحبہ، میں صرف سنت پر عمل کر رہا ہوں اور اپنے ناخنوں کو دیکھو۔" وہ ہنس کر بولا۔

وہ اپنے لمبے سرخ رنگ کے ناخنوں کی طرف دیکھتی ہے، پھر اس کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو اور آگے جھک کر کھالیا۔

"ولیمے کی کیسی تیاری ہے؟" زرغم نے ہونٹوں کو تر کرتے ہوئے سوال کیا۔

"اچھی ہے۔ آنٹی نے شاپنگ میں بہت مدد کروائی تھی۔"

تیاریوں کی باتیں کرتے ہوئے وہ دونوں دوبارہ کھانے کی طرف متوجہ ہو گئے۔

☆☆☆☆☆

گولونہ نے اپنے کمرے کی کھڑکی کھولی تو ٹھنڈی ہوا کے جھونکے نے اُس کے بالوں کو اُڑا دیا۔ دن بھر کی تھکن اس کی آنکھوں میں بسی ہوئی تھی۔ مگر دل میں وہی پرانا اضطراب تھا۔ کون تھا وہ؟ جو اتنی خاموشی سے اس کی زندگی میں داخل ہو چکا تھا۔ جیسے کوئی نرمی سے بغیر دروازہ کھٹکھٹائے آتا ہے۔ اور اپنا سایہ چھوڑ جاتا ہے؟

اُسے یاد آیا صرف دو دن پہلے وہ نامعلوم نمبر سے ایک اور پیغام آیا تھا۔

"تمہیں چاکلیٹ پسند ہے،نا؟"

"ہاں مگر زہر ملا کر مت بھیجنا۔"

اس نے مَہرہ سمجھ کر اسے مذاق میں جواب دیا تھا۔

اُس نے سوچا تھا کہ شاید یہی سب ختم ہو جائے گا۔مگر اگلی صبح جب وہ اسپتال کے لیے نکلی تو دروازے کے باہر ایک چھوٹا سا باکس رکھا تھا۔اندر اعلیٰ کوالٹی کے چاکلیٹس رکھے تھے۔ہر وہ برانڈ جو وہ پسند کرتی تھی۔ایک چھوٹے سے نوٹ کے ساتھ۔

"چاکلیٹ کبھی زہریلی نہیں ہوتی،مگر لوگ ہو سکتے ہیں۔"

گولونہ نے باکس کو دیکھا۔ نوٹ کو پڑھا پھر ایک سرد آہ بھر کر دروازہ بند کر دیا۔ اسے اب یقین ہو چکا تھا کہ یہ مَہرہ نہیں کوئی اور ہے۔

☆☆☆☆☆

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کیانی ہاؤس کی رونقیں عروج پر تھیں۔ مہمانوں کا ہجوم تھا اور ہر طرف قہقہے گونج رہے تھے۔ گھر زرد قمقموں کی روشنی سے جگمگا رہا تھا۔ لان میں چند کزنز اکٹھے بیٹھے ہنسی مذاق کر رہے تھے۔ چاندنی رنگ کے اسٹیج کے پیچھے اور اطراف میں مختلف رنگوں کے پھول سجے

ہوئے تھے۔ رامس کی کسی بات پر مومن اور امین کو ہنستے ہنستے پھندا لگ چکا تھا۔ بانو بیگم دیگر بزرگ خواتین کے ساتھ گپ شپ میں مصروف تھیں۔

کمرے کی دیواریں خوشبودار پھولوں سے سنواری جا چکی تھیں۔ مَہرہ سنجیدہ چہرے کے ساتھ شام سے سنگھار آئینے کے سامنے بیٹھی تھی، جبکہ بیوٹیشن اس کے چہرے پر مہارت سے برش چلا رہی تھی۔ اسے بالکل بھی پسند نہیں تھا کہ کوئی اس کے چہرے کو چھوئے، لیکن جب زرغم نے ٹین ایجرز کی طرح ضد کی، تو اور کوئی راستہ نہ تھا۔ اس لیے آج یہ تکلیف برداشت کرنی پڑی۔

"بس اب آپ کے بالوں کو کرل کرنا ہے۔" بیوٹیشن نے برش رکھتے ہوئے کہا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی، لیکن آنکھوں میں بے زاری جھلک رہی تھی۔ بیوٹیشن بے دھیانی سے اس کے بال کرل کرتی رہی، پھر اس کے سر پر دوپٹہ سجانے لگی۔

"نہیں۔۔ اسے بس سائیڈ پر سیٹ کر دیں۔" مَہرہ نے اچانک ہاتھ سے روکنے کا اشارہ کیا۔

بیوٹیشن حیران ہوئی، مگر وہ سہمی سی لڑکی فوراً اثبات میں سر ہلا کر دوپٹہ سائیڈ پر سیٹ کر کے تقریباً بھاگتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئی۔ باریک موتیوں سے مزین گہری نیلی فراک پر پرفیوم لگانے کے بعد اس نے کانوں میں ڈائمنڈ کے ٹاپس پہنے اور آئینے میں اپنا عکس دیکھا۔

"آجاؤ۔" دروازے پر دستک ہوئی تو اس نے آواز دی۔

سیاہ کورٹ، پیٹ پر سیاہ ٹائی پہنے اور بال جیل سے سیٹ کیے ہوئے رامس اندر داخل ہوا۔ وہ اس کا عکس دیکھ کر مڑی۔

"بھائی کی تو لاٹری لگ گئی ہے۔۔۔ ویسے سچ بتائیں بھابھی، انھوں نے بلیک میل تو نہیں کیا شادی کے لیے؟ اگر ایسا ہے تو دو بار پلکیں جھپکائیں۔" اس کے سنجیدہ چہرے کے باوجود آنکھوں میں شرارت جھلک رہی تھی۔

"تم بھی اچھے لگ رہے ہو۔" وہ زور سے ہنس پڑی۔

Clubb of Quality Content

"وہ تو ہمیشہ لگتا ہوں۔۔۔ آپ بتائیں، تیار ہیں؟" اس نے اپنا کوٹ درست کرتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں، صرف دس منٹ چاہئیں۔" اسے تمام مہمانوں سے ملنے سے پہلے خود کو پر سکون کرنے کی ضرورت تھی۔

"نو پرابلم، کوئی جلدی نہیں ہے۔" وہ کہہ کر کمرے سے باہر نکل گیا اور مہرہ باہر بالکونی میں جا کر نیچے تمام میزوں اور سجاوٹ کو دیکھنے لگی۔ ملازم آخری لمحات کے کاموں کے لیے ادھر ادھر بھاگتے دکھائی دے رہے تھے۔

اچانک ہیلی کاپٹر کی آواز نے اس کی توجہ اپنی طرف مبذول کی اور اس نے نظریں اٹھا کر دیکھا کہ ایک ہیلی کاپٹر حویلی کے اوپر سے ہوتا ہوا آگے نکل گیا تو اس کے ذہن کے پردے پر کچھ یادیں ابھر آئیں۔

اس کا دل زور سے دھڑکنے لگا۔ لینڈ نگ سکڈ پر لٹکتے ہوئے بائیں کندھے میں درد کی ایک لہر دوڑ گئی۔ اس نے ٹرگر کھینچا اور خالد کو گولی لگتے دیکھ کر لمحے بھر کو اطمینان ہوا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر خالد نے جوابی فائرنگ کی اور اس کے سینے میں تیز درد اٹھا۔ وہ لینڈ نگ سکڈ سے اپنی گرفت کھو بیٹھی جبکہ مزید گولیاں ہیلی کاپٹر کو لگیں اور پھر وہ زمین بوس ہو گیا۔

لمحے بھر کو آنکھیں بند کرتے ہی دماغ سے پردہ اٹھ گیا اور اسے ایک لمحے کے لیے دنیا گھومتی ہوئی محسوس ہوئی۔ اس نے شیشے کے دروازے کو کانپتے ہاتھوں سے تھام کر بمشکل اپنے آپ کو سنبھالا۔

سر اٹھاتے ہی غصہ بجلی کی طرح اس میں دوڑ گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سب کچھ سمجھنے میں چند منٹ لگے۔

اوہ مائی گاڈ۔۔۔

زرغم کیانی نے اسے بیوقوف بنایا تھا۔

اس نے اسے استعمال کیا تھا۔

نظریں اپنے بائیں ہاتھ کی طرف گئیں جو کسی طوفان میں پتے کی طرح ہل رہا تھا، اور وہ اس کی دی ہوئی انگوٹھی کو دیکھنے لگی۔

اس نے اسے دھوکہ دے کر اس کے ڈیڈی تک رسائی حاصل کی تھی۔

اس نے آنکھیں بند کر کے خود کو پرسکون کرنے کے لیے گہری سانسیں لیں۔ اسے فوکس کرنے کی ضرورت تھی۔

فوکس، مَہرہ۔

ماضی کی یادیں پچھلے دو مہینوں کی یادوں سے ٹکرائیں اور اس کے اندر ایک دھماکے کی صورت میں پھٹ گئیں۔

یاد آیا کہ وہ کس طرح جھوٹ کا شکار ہوئی تھی۔ اس نے ان پر کیسے یقین کیا اور وہ اس کی دنیا کیسے بن گئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میں نے زرغم کے ماسک کو سچ سمجھ لیا۔

اوہ گاڈ۔۔۔ اس نے واقعی مجھے یقین دلایا کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔

غصے سے چیخنے کی خواہش دبا کر جب وہ بالکونی سے واپس کمرے میں آئی۔

Get a grip, Mahra…

ششش۔۔۔ گہری سانسیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ذلت نے سینے پر زور سے دستک دی اور زخمی دل اسے اپنی گرفت میں لیے ہوئے تھا۔

ایک ہاتھ اٹھا کر اس جگہ پر رکھا جہاں خالد نے اسے گولی ماری تھی۔ گہری سانسیں لیتے ہوئے وہ خود کو نارمل کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

ارد گرد پھیلے جھوٹ اس کے دل کو ٹکڑے ٹکڑے کر چکے تھے۔

میں نے زر غم پر یقین کیا۔

ایک ماسک سے محبت کی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میں اس سے محبت کرتی تھی۔

آنکھیں چمکنے لگیں تو اس نے گہری سانسیں لیتے ہوئے بہت سے آنسو اندر اتار لیے۔

پھر راعنین کا خیال اسے چونکا گیا۔سانسیں بے ترتیب ہو گئیں۔

یا اللہ۔۔۔

راعنین اور گولونہ کا کیا ہوا؟

کانپتے ہاتھ کو منہ پر رکھا۔اپنی دوستوں کی فکر میں وہ برف کی مانند جم گئی۔

اس کا سر درد سے دھکنے لگا،اور عین اسی لمحے کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سلور شلوار میں ملبوس ماریہ بیگم اندر داخل ہوئیں اور اسے دیکھ کر مسکرا دیں جیسے وہ فیملی کا حصہ ہوں۔ اس کی حالت دیکھ کر ان کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔

"کیا ہوا؟"

"سر درد ہو رہا ہے۔" وہ بمشکل بولی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"روکو، میں دوا لاتی ہوں۔" وہ دروازے کی طرف تیز قدموں سے بڑھتے ہوئے بولیں۔

"زرغم کو مت بتائیے گا۔۔۔ وہ پریشان ہو جائے گا۔" اس نے کچھ سوچ کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔"

جیسے ہی ماریہ بیگم کمرے سے باہر گئیں،وہ موجودہ مسئلے پر توجہ مرکوز کرنے کی کوشش کرنے لگی۔ آج رات اس حویلی سے باہر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں تھا۔زرغم اور خطیر کے ساتھ۔۔۔ تراب نقاش۔۔۔یا خدایا۔۔۔

یہ دنیا شکاریوں کی ہے اور اگر خود شکار نہیں بننا چاہتے تو شکار کرنا ضروری ہو گا۔۔۔یہ ان کی دنیا کے ہر بچے کا پہلا سبق تھا۔ لیکن وہ ابھی کسی کا قتل افورڈ نہیں کر سکتی تھی اور یہاں سے زندہ نکلنا بھی ممکن نہیں تھا۔

ٹھیک ہے۔ سوچو۔۔۔

بے ترتیب سانسیں اب پر سکون ہو گئیں اور دل کی دھڑکن نارمل ہو گئی۔

آج رات گزار لو، کل دیکھا جائے گا۔

ماریہ بیگم جلدی سے کمرے میں پانی کی بوتل اور درد کی دوا لے آئیں۔

Clubb of Quality Content

"اگر زیادہ درد ہے تو ہسپتال چلتے ہیں۔" وہ دوا دیتے ہوئے فکر مندی سے بولیں۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے آنٹی، میں بس دس منٹ میں آتی ہوں۔" بستر پر بیٹھ کر وہ دوا نگل گئی۔

"ٹھیک ہے۔"وہ پھر اسے فکر مندی سے دیکھتی رہیں۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔آپ مہمانوں کو دیکھیں۔"کسی طرح وہ پھیکی سی مسکراہٹ لے آئی۔

ماریہ بیگم کچھ مطمئن دکھائی دیں اور اس کی انتقامی نگاہیں ان کے کمرے سے باہر جانے تک ان کا پیچھا کرتی رہیں۔

اب صرف آج رات گزارنی تھی۔کل وہ فرار ہونے کا راستہ تلاش کرے گی اور پھر کراچی جا کر چیک کرے گی کہ راعنین سیف ہاؤس میں ہے یا نہیں۔

سیڑھیاں چھوڑ کر چڑھنے سے منہ کے بل گرنے کا خدشہ ہوتا ہے،اس لیے ایک وقت میں ایک قدم اٹھانا ہو گا۔

غصہ اندر ہی اندر ابلتا رہا اور خیالات زرغم کی طرف مڑتے رہے۔

ماننا پڑے گا کہ یہ ایک شاندار کھیلا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نظریں کمرے کے گرد گھومیں جہاں ان کی بہت سی یادیں موجود تھیں جو کہ آف کورس جھوٹی تھیں۔۔۔وہ اس پر ہنس رہا ہو گا۔

زرغم کیانی نے اس سے نکاح تو کر لیا لیکن وہ یہ نہیں جانتا کہ اس سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔

مغل کی دنیا میں نہیں۔

ان کی دنیا میں تلاقیں نہیں ہوتیں۔اس سے نکلنے کا واحد راستہ موت ہے۔

یا تو وہ یا میں۔

☆☆☆☆☆

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ سوچتے ہوئے کہ مَہرہ کہاں رہ گئی،وہ تیزی سے زینے عبور کرتا راہداری سے گزرا۔ تبھی وہ کمرے سے باہر نکل آئی۔اس کی نظریں زرغم پر پڑیں اور گہری سانس خارج کرتے ہوئے وہ اس کی جانب چلنے لگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم ٹھیک ہو؟"اس نے پوچھا۔

"ہاں۔"

زرغم نے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا اور مَہرہ نے آگے بڑھ کر اسے تھام لیا۔

"واقعی ٹھیک ہو؟"کچھ مختلف تھا اس میں جو وہ اسے دیکھتا رہا۔

"بس نروس ہوں۔"اس کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"میں ہوں نا ساتھ۔"زرغم نے اس کی طرف جھک کر کہا۔

Clubb of Quality Content

مَہرہ نے اس کی آنکھوں میں ویسے دیکھا جیسے وہ کچھ تلاش کر رہی ہو اور وہ نا سمجھی سے زینے اترتے ہوئے اپنی رفتار کو مَہرہ کے لیے سست کر گیا۔

"بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔"آنکھیں اسے سر سے پیر تک دیکھتی گئیں۔

"تھینک یو۔"وہ مسکرادی۔

جب مَہرہ کو شیشے کے دروازوں سے گزر کر باہر لان کی جانب لے جایا گیا تو سب کی نظریں ان پر تھیں۔

"اللہ بری نظر سے بچائے۔۔بلکل چاند سورج کی جوڑی ہے۔"سب سے پہلے بولنے والی بانو بیگم تھیں۔ان کی نظریں زرغم سے مَہرہ کی طرف گئیں۔

"مجھے ایکسیپٹ کرنے کے لیے شکریہ بے بے۔"وہ بانو بیگم کو دیکھ کر مسکرائی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کیسے نہ کرتے قبول، میرے لختِ جگر کی پسند جو ہے۔" بانو بیگم ہنستے ہوئے حظیرہ بیگم کی طرف متوجہ ہوئیں جو مَہرہ کے ایک قدم قریب آ کر اسے جلدی سے گلے لگانے کے لیے جھکتے ہوئے بولیں۔

"بہت مبارک ہو۔ اللہ پاک خوشیاں دکھائے تم دونوں کو۔"

"یہ حظیرہ پھپھو ہیں اور یہ ان کے بیٹے مومن آمین۔" زرغم نے اس کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"یاد ہیں مجھے پھپھو۔ نکاح میں ملاقات ہوئی تھی۔" مَہرہ نے مسکرا کر سر ہلایا۔

"ویلکم بھابھی۔" مومن نے پرجوش مسکراہٹ کے ساتھ کہا اور جیسے ہی کچھ کزنز ان کی طرف آئے تو اس نے ان کے نام مَہرہ کے کان میں بتائے۔ آہستہ آہستہ وہ مہمانوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے سب کا استقبال کرتے رہے۔ آخر میں وہ حاتم صاحب اور ماریہ بیگم تک پہنچے۔

"بیٹھ جاؤ، اب تھک گئے ہو گے دونوں۔" ماریہ بیگم نے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے نرمی سے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ابھی کہاں۔" وہ دیکھتا رہا کہ بولتے ہوئے مَہرہ کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔

"آدھے گھنٹے میں کھانا لگواتے ہیں بس۔" حاتم صاحب نے گھڑی دیکھتے ہوئے کہا۔

"جی، سب مہمان آ چکے ہیں۔" وہ بولا۔

زرغم مَہرہ کو بانو بیگم کے پاس چھوڑ کر آگے بڑھ گیا۔

بانو بیگم نے مَہرہ کو غور سے دیکھا، جیسے دل کی گہرائیوں سے کچھ جانچنے کی کوشش کر رہی ہوں۔

Clubb of Quality Content

"دل لگ گیا گھر میں؟" ان کی نرمی میں ایک گہری سنجیدگی چھپی تھی۔

"جی۔۔۔ یہی مسئلہ ہے، بے بے۔" مَہرہ نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ سر جھکا لیا۔

بانو بیگم نے اسے ایسے دیکھا جیسے ہر احساس پڑھ لینا چاہتی ہوں۔

"میں آپ سب کی دنیا سے نہیں ہوں، بے بے۔" مَہرہ کی آواز مدھم پڑ گئی۔

"میں ایک ایسی دنیا سے آئی ہوں جہاں خوف، خاموشی اور اندھیرا ہے۔ جہاں انسان کم اور درندے زیادہ بستے ہیں۔۔۔"

اس نے ایک گہرا سانس لیا اور نظریں چرائیں۔

Clubb of Quality Content

"اور شاید میں بھی انہی میں سے ایک ہوں۔۔۔میں آپ سب سے بہت مختلف ہوں، بے بے۔"

بانو بیگم نے نرمی سے اس کا ہاتھ تھاما۔ پھر اپنی جھریوں بھری ہتھیلی اس کی ہتھیلی پر رکھ کر بولیں۔

"یہ پانچ انگلیاں دیکھو۔ایک جیسی لگتی ہیں۔۔۔ہر ایک کا اپنا الگ کردار،اپنی پہچان۔"

مَہرہ نے اپنے ہاتھ کو دیکھا پہلی بار کچھ سوچتے ہوئے۔

"ایسے ہی انسان ہوتے ہیں، بیٹا۔ سب مختلف، پھر بھی ایک۔ کیونکہ سب کو ایک ہی رب نے پیدا کیا، ایک ہی مقصد کے لیے۔"

بانو بیگم کی آواز دھیرے دھیرے جیسے مَہرہ کے دل میں اترتی گئی۔

"یہ جو تو سوچتی ہے نا کہ بہت گناہ ہو گئے، اب واپسی ممکن نہیں۔۔۔ یہ شیطان کا وار ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم مایوس ہو جائیں۔"

"لیکن رب کی رحمت، وہ کبھی ختم نہیں ہوتی۔ وہ تو کہتا ہے کہ لوٹ آؤ۔۔۔ بس دل سے آؤ۔" وہ تھوڑی دیر کو رکیں، پھر محبت سے بولیں۔

Clubb of Quality Content

"آپ بالکل میری دادی جیسی ہیں۔" مَہرہ نے دھیرے سے مسکرا کر کہا۔

"زرغم نے تو کہا تھا کہ تیرا کوئی رشتہ دار حیات نہیں۔" بانو بیگم نے چونک کر پوچھا۔

"تین سال پہلے وہ دنیا سے رخصت ہو گئیں۔ انہوں نے ہی مجھے پالا تھا۔" مَہرہ کی آنکھوں میں ایک ہلکی سی نمی ابھری، لیکن آواز میں وہی ٹھہراؤ تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ایک لمحے کو اس کی نظریں جھکیں۔

"اور ان کی موت کی خبر بھی۔۔۔ مجھے سوئم کے بعد دی گئی تھی۔ میں ان کا چہرہ بھی نہیں دیکھ سکی، بے بے۔"

"تو ایک بار اپنے باپ کو میرے ہاتھ لگنے دے، بس۔۔۔"بانو بیگم کی آنکھوں میں ایک تپش سی جاگ اٹھی۔

مَہرہ نے بے اختیار ان کی طرف دیکھا۔ان کے چہرے پر اب بھی ایک نرم سی مسکراہٹ تھی، لیکن آنکھوں میں روشنی گہری تھی۔وہ کسی اور سے بات میں مصروف ہو گئیں، مگر مَہرہ کے دل میں بہت سی یادیں ساتھ آئی تھیں۔

یادوں کا یہی مسئلہ ہوتا ہے، کہ وہ درد کا سایہ ساتھ لے کر آتی ہیں۔

Clubb of Quality Content

☆☆☆☆☆

"ولیمے میں بزنس ٹاک نہیں۔" اسے آتے دیکھ کر تراب کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تیاری کیسی ہے؟" وہ ہنسنے لگا۔

"تھوڑا بریک لے لو بھائی۔" تراب نے اسے دیکھ کر سر ہلایا۔

"مرنے کے بعد آرام ہی آرام ہے۔" وہ مسکرا کر کہنے لگا۔

"ٹیم تیار ہی ہے بس اوپر سے آرڈر کا انتظار ہے۔" تراب کا لہجہ سنجیدہ ہو گیا۔

"آرڈر آنے میں ابھی دو ہفتے تو ہیں۔" خطیر نے جواب دیا۔

"اچھا۔" وہ خوش ہو کر بولا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ساری لائم لائٹ تو تم نے چرا لی زرغم اور بھابھی کی۔۔۔ لوگ چھپ چھپ کر تمہاری تصویریں لے رہے ہیں۔" رامس ان کے ساتھ آ کر کھڑا ہوا تو تراب نے بات بدلنے کے لیے کہا۔

"میں پوز کر لیتا ہوں۔ چھپ کے تصویریں لینے کی کیا ضرورت ہے۔" گہری مسکراہٹ کے ساتھ رامس نے جواب دیا۔

"پوز مت کرو، ٹی ٹوئنٹیز آنے والے ہیں، تم وہ ٹھیک سے کھیل لو یہی بہت ہے۔" خطیر نے رامس کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔

"رونے کی بات نہیں ہے۔ اگلی بار آپ کو بیٹ لادوں گا۔" رامس نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تھپتھپایا۔

"تم لوگ آرام سے لڑو، میں جا رہا ہوں اپنی بیوی کے پاس۔" وہ تراب کو دیکھ کر مسکرایا اور جب مَہرہ کے قریب آیا تو بانو بیگم اٹھ کر کسی سے مل رہی تھیں۔

"اب محفل میں ایسے دیکھو گی تو سب کو پتا چل جائے گا کہ تم میرے لیے دیوانی ہو چکی ہو۔" مسکراتے ہوئے اس نے اپنی توجہ مَہرہ کی طرف موڑی تو وہ اسے ہی گھور رہی تھی، جیسے وہ کچھ معلوم کرنے کی کوشش کر رہی ہو۔

"شٹ اپ، سائیکو۔۔۔"اس نے آنکھیں گھمائیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یئس میم۔"وہ اس کی طرف جھکا۔

"تمہارے نزدیک دھوکے کی کیا سزا ہونی چاہیے؟"جب ویٹر ان کے پاس سے گزرا تو وہ جوس لے کر اس کا ایک گھونٹ لیتی ہوئی بولی۔

زرد قمقموں سے جگمگاتا لان اچانک خاموش ہو گیا۔۔۔چند لمحوں کے لیے ہر گردش کرتی شے ساکت ہو گئی۔

جب جواب نہ آیا تو اس نے زرغم کی طرف سوالیہ نظریں اٹھائیں۔

"بدلہ۔"اس کی مسکراہٹ پھیکی پڑی لیکن قدرے سنبھل کر بولا۔

"اگر دھوکہ دینے والی میں ہوئی؟"وہ اپنی ٹھوڑی اٹھاتے ہوئے پوچھ بیٹھی۔

کیا میں کرتا؟

اگر مَہرہ نے مجھے دھوکہ دیا تو کیا میں اس سے بدلہ لے سکتا؟

یہ خیال ہی میرے دل کو چیر دے گا۔

"تم اگر مجھے قتل کر دو تب بھی اُف نہیں کروں گا، تو بدلہ کیسا پھر؟" اس نے دونوں ہاتھ اٹھا کر ان کو لبوں سے لگایا اور آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔

"لیکن میں بدلہ لینے کے حق میں ہوں۔" وہ اثبات میں سر ہلاتی گئی۔

☆☆☆☆☆

فارغ ہوتے ہی وہ زینے عبور کرتی سیدھی اپنے کمرے کی طرف گئی۔

خدایا۔۔یہ ایک طویل رات ہونے والی تھی۔زرغم کو نیند میں مارنے کی پوری کوشش کرنی پڑے گی کیونکہ اسے اپنے ڈیڈی کو تباہ کرنے کے لیے اس کی ضرورت تھی۔الماری سے ٹی شرٹ،ٹراوزر نکالا اور فریش ہو کر باہر نکل کر بالوں کو اونچی پونی میں سمیٹا۔بیڈ تک آکر کمبل سر تک تان کر لیٹ گئی۔

کمرے میں لیمپ کی مدھم روشنی تھی۔ جیسے ہی وہ اندر داخل ہوا،اس نے دیکھا مَہرہ سر تک کمبل تانے لیٹی تھی۔اس نے خاموشی سے ڈریسنگ روم میں جا کر اپنی گھڑی اتاری اور پھر چند لمحے بعد فریش ہو کر واپس آیا۔بہت ہی ہلکے قدموں سے اس کے قریب آ کر آہستہ سے بستر پر لیٹ گیا۔

"تم سو رہی ہو؟"اس نے آہستہ سے پوچھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہاں۔"اس نے ہلکے سے جواب دیا۔

اس نے غور کیا کہ آج پہلی بار مَہرہ نے اپنے لمبے بال سمیٹ رکھے تھے۔وہ ہمیشہ اپنے بال کھولے رکھا کرتی تھی۔یہ جانتے ہوئے کہ ان میں زرغم کی کمزوری چھپی ہے۔

"تمہارے بال آج میرے تکیے پر نہیں ہیں۔۔۔باندھ کیوں لیے؟"اس نے حیرت سے پوچھا۔

"ایسے ہی۔"اس نے جواب دیا۔

"کیا میں نے کوئی غلطی کی ہے؟"اس نے فکر سے پوچھا۔

"نہیں۔۔۔بس آج پورا دن مصروفیت کی وجہ سے تھک گئی ہوں۔"اس نے فوراً کہا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پھر وہ آہستگی سے آنکھیں موندھ کر سو گئی۔ مگر وہ خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔ کچھ نہ کچھ غلط تھا اور یہ احساس اسے بے چین کر رہا تھا۔ جیسے کچھ چھپا ہوا ہو۔۔۔ وہ سوچتا رہا کہ آج کی مصروفیت میں کیا ایسی بات تھی جو وہ جان نہیں سکا؟

☆☆☆☆☆

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آج کا دن عام دنوں جیسا نہیں تھا۔ لنچ بریک کے دوران اسپتال کی راہداری سنسان تھی۔ زیادہ تر اسٹاف یا تو کیفے ٹیریا میں تھا یا مریضوں کے ساتھ مصروف۔ گولونہ اپنی فائلوں میں گم اسپتال کے کوریڈور میں چل رہی تھی جب اچانک ایک نرس کی چیخ سنائی دی۔

"ڈاکٹر گولونہ"

وہ دوڑتی ہوئی اُس کمرے کی طرف پہنچی جہاں شور مچ رہا تھا۔ اندر قدم رکھتے ہی اُس کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی۔

ایک مریض جس کی ذہنی حالت غیر مستحکم تھی۔ ہاتھ میں اسکیلپل لیے کھڑا تھا۔ اُس کی کلائی سے خون بہہ رہا تھا۔ ساتھ دو نرسیں خوفزدہ کھڑی تھیں۔ ایک دیوار کے ساتھ چپکی ہوئی۔ جبکہ دوسری اُسے روکنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

"مجھے معلوم ہے۔ آپ تکلیف میں ہیں۔ مگر یہ حل نہیں ہے۔"

گولونہ نے ایک گہری سانس خارج کر رہی اور اپنے اندر کے خوف کو دبایا اور نرمی سے بولی۔

مریض کی آنکھیں نم تھیں۔ وہ لرزتے ہاتھوں سے اسکیلپل تھامے کھڑا تھا۔ گولونہ نے آہستہ آہستہ اس کے قریب قدم بڑھائے۔ جیسے کوئی جنگل میں زخمی شیر کے پاس جا رہا ہو۔

"کوئی آپ کو سننا چاہتا ہے، اور وہ میں ہوں۔ مگر آپ کو یہ ہتھیار نیچے رکھنا ہو گا۔"

لمحوں کی خاموشی کے بعد مریض کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی۔

مگر جیسے ہی اس نے اسکیلپل چھوڑنے کی کوشش کی۔ وہ ہاتھ سے چھوٹ کر گولونہ کی ہتھیلی پر جا لگا۔

تیز دھار نے اُس کے ہاتھ پر زخم ڈال دیا۔ مگر اُس نے درد کو محسوس کرنے سے انکار کر دیا۔ نرسیں فوراً آگے بڑھیں مریض کو قابو میں کیا گیا اور گولونہ کے ہاتھ پر پٹی باندھی گئی۔

دو گھنٹے بعد جب گولونہ ہسپتال کے اپنے دفتر میں داخل ہوئی تو ایک عجیب سا سکون محسوس ہوا۔ مگر جیسے ہی اُس کی نظریں اپنی میز پر گئیں وہ ٹھٹک گئی۔

سامنے ایک چھوٹا سا پیکٹ رکھا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اُس نے قریب جا کر پیکٹ کھولا اور اندر جو چیزیں دیکھیں وہ حیران رہ گئی۔ ایک ٹیزر اور پیپر اسپرے۔

ساتھ ہی ایک پرچی تھی جس پر سادہ مگر گہرے الفاظ لکھے تھے۔

"کتابیں تمہیں بچانے نہیں آئیں گی۔ خود کی حفاظت کرنا سیکھو۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گولونہ نے فوراً اپنے ارد گرد نظر دوڑائی۔ دفتر سنسان تھا۔ اسپتال کے اس حصے میں زیادہ رش نہیں ہوتا تھا۔ مگر یہ چیز یہاں تک کیسے پہنچی؟

ایک لمحے کے لیے، جیسے اُس کا دماغ سن ہو گیا ہو۔ پھر اچانک اسے ایک خیال آیا۔۔۔ سی سی ٹی وی اُس نے جلدی سے اپنے لیب کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور فون نکالا۔ جیسے ہی اُس نے فون کو ان لاک کیا، ایک اور پیغام آچکا تھا۔

"دیکھنے کی زحمت نہیں کرو۔ میں وہم نہیں حقیقت ہوں۔""

"مجھے تم جیسے اسٹاکر سے بچنے کی ضرورت ہے۔ معصوم مریضوں سے نہیں۔" گولونہ نے فوراً جواب دیا۔ اس بار اپنی بے ساختہ سنجیدگی اور طنز کے ساتھ۔

"تمہیں کبھی مجھ سے بچنے کی ضرورت نہیں پڑے گی، لونہ۔" چند لمحے بعد جواب آیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اُس کے ہاتھ خود بخود فون کے گرد سختی سے بند ہو گئے۔ اُس نے ارد گرد دیکھا۔ جیسے کسی نامعلوم سایے کو تلاش کر رہی ہو۔ مگر کچھ بھی نہیں تھا۔ کوئی نہیں تھا۔

مگر وہ جانتی تھی۔ وہ کہیں نہ کہیں تھا۔ وہ دیکھ رہا تھا۔ وہ انتظار کر رہا تھا۔

☆☆☆☆☆

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مَہرہ جم میں آئی تو زرغم نے اس پر نظر ڈالے بغیر پل اپس جاری رکھے، جب تک مکمل نہ کر لیے۔

کھڑے ہوتے ہوئے اُس نے اُس طرف نظر ڈالی جہاں وہ میٹ کے ساتھ کھڑی تھی۔

"خطیر کے ساتھ ٹریننگ ہے؟"زرغم نے پوچھا۔

"نہیں،میں تمہارا انتظار کر رہی تھی۔۔۔سوچا آج ٹریننگ تمہارے ساتھ کروں۔"وہ بولی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میٹ کی جانب آتے ہوئے زرغم کی آنکھیں اس سے ملیں۔

کل سے ایک عجیب سا احساس ہو رہا تھا۔مَہرہ کچھ مختلف لگ رہی تھی۔جس طرح وہ اسے دیکھتی،الفاظ کا دوہرا مطلب اور کل رات کا جلدی سونا۔۔۔

اُس کی گٹ فیلنگ پہلے کبھی غلط نہیں ہوئی تھی۔

"چلو۔۔۔ریڈی۔"میٹ پر ہاتھ جھاڑتے ہوئے زرغم نے کہا۔

پوزیشن میں آتے ہی جسم میں تناؤ بڑھ گیا۔یہ صدام اور مغل کارپوریشن کی ٹینشن کی وجہ سے وہم بھی ہو سکتا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مَہرہ اُس پر جھپٹی اور وہ اُس کی لات کو بلاک کر گیا۔پھر جب وہ مکمل اٹیک موڈ میں گئی تو اُسے اپنی جگہ بدل کر بلاک کرنا پڑا۔

یہ مَہرہ کے خطیر کے ساتھ والے ٹریننگ سیشنز میں سے کسی کی طرح نہیں تھا۔اُس کی حرکتیں پلانڈ اور پوائنٹ پر تھیں۔

اگر اُس کی یادداشت واپس آ گئی۔۔۔

مَہرہ کو کھو دینے کے خیال پر اُس کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ جوابی حملہ کرتے ہوئے بھی محتاط رہا کہ اُسے تکلیف نہ پہنچے۔اور اچانک،وہ زرغم کے گلے پر حملہ کرنے کی کوشش کرنے لگی۔مَہرہ کا بازو پکڑ کر،مڑتے ہوئے اُسے اپنے کندھے پر سے گزارا اور نیچے پھینکا۔جیسے ہی اُس کی پشت میٹ سے ٹکرائی،زرغم اُس کے اوپر اپنے وزن کے ذریعے اُسے رکنے پر مجبور کر چکا تھا۔

اب جم میں محض اُن دونوں کی سانسوں کی آوازیں تھیں اور پھر مَہرہ برف جیسا مسکرائی۔

"یو باسٹڈ۔"

وہ اُس کی گرفت سے خود کو آزاد کرنے کی کوشش کرنے لگی اور جب اُس نے اپنا سر زرغم کے سر پر مارا، تو زرغم اُس کے سر کو سرخ ہوتا دیکھ کر ایک طرف ہو گیا۔

اُسے چھوڑ کر پیچھے ہٹتے ہی وہ کھڑا ہو گیا۔۔۔ ہر چیز کے لیے تیار۔

"پیچھے رہو۔ مَہرہ کی یادداشت واپس آچکی ہے۔" اسی وقت خطیر جم میں آتا دکھائی دیا تو زرغم چیخا۔

خطیر رک گیا، اُس کی نظریں فوری طور پر مَہرہ پر جم گئیں۔

"میں تمہیں مار ڈالوں گی۔" سرد اور جنگلی آنکھوں سے اُسے دیکھتے ہوئے وہ غصے سے ہنسنے لگی۔

"ہم اس پر بات کر سکتے ہیں۔" زرغم نے ہاتھ اٹھایا۔

"بات؟۔۔۔'بات؟'" وہ اُسے زہر آلود نگاہوں سے دیکھنے لگی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مَہرہ ایک بار پھر اُس پر حملہ آور ہوئی لیکن اس بار اُس نے اُسے ہلاک نہیں کیا۔ اُس نے زرغم کے جبڑے پر زوردار مکا مارا، جس سے وہ لڑکھڑا گیا۔

اگلے حملے پر زرغم نے اُس کے بازو کو روک کر پکڑا اور اُسے اُس کی پشت کے پیچھے موڑ دیا۔ اپنا دوسرا بازو اُس کے گلے میں پھنساتے ہوئے اپنی گرفت مضبوط کر لی تاکہ وہ حرکت نہ کر سکے۔

"تم نے میرے ساتھ کھیل کھیلا۔" مَہرہ نے کاٹ دار لہجے میں کہا، لیکن جب زرغم نے لفظوں میں چھپی تکلیف اور غصے کو سنا تو اُس نے اُسے چھوڑ دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم مجھے ہرا نہیں سکتیں، مَہرہ۔ مجھے وضاحت کا موقع تو دو۔" پیچھے ہٹتے ہوئے اُسے دیکھتے ہوئے اُس نے ایک ہاتھ اٹھایا۔

"تم خوش قسمت ہو کہ میرے پاس گن نہیں ہے۔" مَہرہ نے ایک ہاتھ بالوں میں پھیرا اور پھر قہر آلود انداز میں زرغم پر نظر ڈالی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"سب کچھ جھوٹ نہیں تھا۔" اُس نے کہا۔

زرغم کے الفاظ اُسے ہنسانے پر مجبور کر گئے۔

"میں تم سے محبت کرتا ہوں۔۔۔میں نے اس کے بارے میں جھوٹ نہیں بولا۔"زرغم نے گہری نیلی نگاہیں اٹھا کر اُس ظالم لڑکی کو دیکھا۔

وہ گردن دائیں بائیں ہلانے لگی۔اُس کے بال بکھر کر کندھوں کے گرد گر رہے تھے۔

"میں تمہیں زخمی چھوڑ سکتا تھا،لیکن میں نے ایسا نہیں کیا۔میں جو چاہتا تھا،وہ کر سکتا تھا، لیکن میں نے انتخاب تمہارے ہاتھ میں دیا۔لیک کے پاس میں نے جو کہا،وہ مت بھولنا۔"

مَہرہ اُس کی طرف بڑھتی گئی اور بالکل اُس کے سامنے آ کر رک گئی۔وہ اُس کی آنکھوں میں نفرت دیکھ سکتا تھا جب اُس نے زرغم کے سینے پر انگلی رکھی۔

"تم نے مجھے دھوکہ دیا۔۔۔میں کمزور تھی اور تم نے حالات کا فائدہ اٹھایا۔تم نے مجھے ایک کٹھ پتلی کی طرح نچایا۔۔۔جب تک میں نے تم پر بھروسہ نہیں کر لیا۔"

غصے سے اُس کی آنکھیں چمک رہی تھیں، جیسے وہ ضبط سے آنسو روکے ہوئے ہو، لیکن پھر بھی آواز بھرّا گئی تھی۔بے ترتیب سانسوں کے ساتھ وہ پیچھے ہٹی، جیسے اُس کے قریب کھڑی نہیں ہو سکتی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور اُس سے زرغم کے دل کو جیسے کسی نے جھنجھوڑ دیا ہو۔

"میں نے تم سے نہیں کھیلا۔میں نے صرف ایک ہی چیز کے بارے میں جھوٹ بولا تھا کہ ہم کیسے ملے اور ہم اینگیجڈ تھے۔باقی سب کچھ سچ تھا۔"اُس کے بڑھتے قدم یکدم رک گئے۔

"کیا مجھے تم پر یقین کرنا چاہیے؟۔۔۔میں مَہرہ مغل ہوں اور تم نے مجھے ایسے ذلیل کیا جیسے میں۔۔۔کچھ بھی نہیں۔"وہ چیخی تو طیش سے اُس کے سفید چہرے میں سرخی گھل گئی۔

کوشش کے باوجود جب اُسے روکا نہ جاسکا تو زرغم نے آگے بڑھ کر مَہرہ کو گلے لگالیا۔وہ اُس کی گرفت سے آزاد ہونے کی کوشش کرتی رہی۔

"میں تم سے واقعی محبت کرتا ہوں۔۔۔میں نے اپنے جذبات کے بارے میں جھوٹ نہیں بولا۔"اُس نے مَہرہ پر اپنی گرفت مضبوط کرتے ہوئے کہا۔

Clubb of Quality Content

"مجھے تمہارے جذبات سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔" وہ اُس کی گردن پر مکا مارتی ہے اور اس سے پہلے کہ دوسرا مکا اُس کے چہرے پر جڑ جاتا، وہ اُسے اپنی گرفت سے آزاد کر چکا تھا۔

اُسے پرسکون کرنے کا کوئی راستہ نہیں بچا تھا۔

"میں اپنے ڈیڈی کو اریسٹ کرنے میں تمہاری مدد کروں گی۔ آپریشن کے بعد ہم ملیں گے اور ہم میں سے صرف ایک ہی زندہ واپس جائے گا کیونکہ میری دنیا میں طلاقیں نہیں ہوتیں۔" گہرے گہرے سانسیں لیتی ہوئی، مَہرہ کا چہرہ چند لمحوں میں سپاٹ ہو گیا اور اُس نے خالی خالی نگاہیں اٹھا کر زرغم کو دیکھا۔

"کہاں جا رہی ہو؟" جب وہ مڑی تو اُس نے پوچھا۔

"اپنے کام سے کام رکھو۔" وہ دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے بولی۔

مَہرہ کے پیچھے اُس کے قدم یکدم ہی چل پڑے، جیسے کسی نے بجلی بھری ہو۔ سر دراہداری سے گزرتے ہوئے جب وہ بیڈ روم میں گئی تو اُس نے اُسے لیدر کی جیکٹ اور جینس لے کر ڈریسنگ روم میں جاتے ہوئے دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میرا مقصد تمہیں تکلیف دینا ہرگز نہیں تھا۔"

مَہرہ کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا جب وہ لیدر بوٹس پہنتی رہی۔ پھر وہ اُس کی طرف آئی اور اُس کے بالکل سامنے آ کر رکی۔

"مجھے موٹر سائیکل اور کریڈٹ کارڈ چاہیے۔"

زرغم نے اپنی جیب سے والٹ نکالا اور کریڈٹ کارڈ اُس کے حوالے کر دیا۔ مَہرہ نے اُسے اپنی جیب میں ڈالا اور ایک لمحے کے لیے دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے رہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"پلیز اپنا خیال رکھنا۔۔۔اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے فوراً بتا دینا۔" اُس نے بہت سا تھوک نگلتے ہوئے کہا، یہ سوچ کر کہ جس سے وہ محبت کرتا ہے، وہ اب اُس سے نفرت کرنے لگی تھی۔

"نہیں بتاؤں گی۔"وہ سپاٹ نگاہوں سے اُسے دیکھتے ہوئے کمرے سے باہر چلی گئی۔

دل تنگ ہونے لگا۔۔۔اُس کے پیچھے بھاگ کر زرغم نے اُس کا ہاتھ تھام لیا۔

"رک نہیں سکتیں؟"

"میرے پاس رکنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔"اُس کی سرد آواز میں وارننگ تھی۔

"میں بھی نہیں؟ میں وجہ نہیں بن سکتا؟"اُس کا دل زخمی ہونے لگا۔

"نہیں۔۔۔"اُس کے لہجے کی تلخی اب کے سرد سی فضا میں تحلیل ہو چکی تھی۔

"لیک کے پاس میں نے جو کہا تھا،وہ یاد رکھنا۔"وہ بے بس سی نگاہوں سے اُسے دیکھتا رہا۔

اُسے جانے دو زرغم۔تم اُسے قابو نہیں کر سکتے۔یہ وہی بات ہے جو تمہیں اُس کے بارے میں سب سے زیادہ پسند ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مَہرہ کا ہاتھ زرغم کے ہاتھ سے چھوٹ گیا اور وہ ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔پھر اُس نے اُسے خود سے دور ہوتے دیکھا۔

☆☆☆☆☆

رات کا وقت تھا جب وہ آخر کار کراچی پہنچی،اور پہنچتے ہی وہ سیدھی دوسرے سیف ہاؤس چلی گئی جو اُس نے راعنین کے نام پر خریدا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یا اللہ،وہ پلیز یہاں موجود ہو۔"

دیوار کو پکڑ کر اُس پر سے چھلانگ لگاتے ہوئے وہ گھر کے پچھلے حصے میں داخل ہوئی۔

وہ سیکیورٹی گیٹ تک پہنچی، لیکن اس سے پہلے کہ وہ بائیومیٹرک اسکینر پر اپنی شناخت کی تصدیق کر پاتی، دروازہ کھل گیا۔

"مَہرہ۔" گولونہ اُسے دیکھتے ہی اُس کے گلے لگ گئی، اور راعنین، جو بے یقینی سے آنکھیں پھیلائے اُسے دیکھ رہی تھی، جب مَہرہ نے اُس کی طرف قدم بڑھایا تو وہ بھاگتی ہوئی آ کر اُسے گلے لگ گئی۔ مَہرہ نے دونوں کو مضبوطی سے تھام لیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"خدا کا شکر ہے۔"

گولونہ کا جسم زلزلے کی زد میں تھا، اور پھر راعنین نے مَہرہ پر اپنی گرفت مضبوط کرتے ہوئے رونا شروع کر دیا۔

"سوری۔۔۔میں نے آنے میں دیر کر دی۔"مَہرہ کی آنکھیں نم ہو چکی تھیں،اور جب ایک آنسو ٹوٹ کر گرا،تو اُس نے سرگوشی میں کہا۔

اپنی سہیلیوں کے حصار میں وہ اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکی،اور بھیگی پلکوں تلے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے۔۔۔وہ محبت جو اُس نے زرغم کے لیے محسوس کی تھی،اور زرغم نے کیسے اُسے اُس کی ذات کی تذلیل کے لیے استعمال کیا۔۔۔دل کروٹیں لینے لگا۔

کسی خیال کے تحت وہ گھر کے اندر آئی تاکہ سیکیورٹی گیٹ بند کر سکے۔پھر ایک دوسرے کے گلے لگے وہ زمین پر ہی بیٹھ گئے۔

"میں۔۔۔بہت فکر مند تھی۔"گولونہ آنکھوں سے گرتے آنسو رگڑتے ہوئے بولی۔

"مجھے لگا تھا۔۔۔میں نے آپ کو کھو دیا ہے۔"راعنین نے اُسے بھیگی نگاہوں سے دیکھا۔

"جب منہ کھولنا تو بکواس ہی کرنا۔۔۔میں نے کہا تھا ناہمارے چیتے کو مارنا آسان نہیں ہے۔"گولونہ نے زور سے راعنین کو دھپ ماری، پھر نم آنکھوں کے ساتھ مسکرا کر مَہرہ کی طرف دیکھا۔

Clubb of Quality Content

"ابھی تو مت مارو یار۔۔۔"راعنین اپنا کندھا سہلاتے ہوئے بولی۔

"مجھے تھوڑی دیر لگ گئی۔۔۔"مَہرہ مسکرائی تو اُس کے نم رخسار پر ایک اور آنسو پھسل گیا۔

جب دونوں اُس سے الگ ہوئیں، تو گولونہ نے اپنی آنکھیں ہاتھ کی پشت سے رگڑیں،اور راعنین نے اپنی ہچکیوں پر بمشکل قابو پایا۔ پھر اُس نے مَہرہ کی طرف دیکھا،اور راعنین کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔ نگاہیں اُس داغ تک گئیں جو مَہرہ کے بالوں میں غائب ہو رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہوا کیا تھا؟"

"لونگ اسٹوری ہے۔"وہ کھڑی ہوئی اور اپنے دونوں ہاتھ اپنی دوستوں کی طرف بڑھائے، پھر تینوں کمرے میں چلی گئیں۔

"شکر ہے تم دونوں خیریت سے یہاں پہنچ گئیں۔"

"تمہارے گھر پر ریڈ کے فوراً بعد دو آدمی سیف ہاؤس پہنچے، تو ہم لڑکیوں کو لے کر انڈر گراؤنڈ راستے سے یہاں پہنچ گ ئے۔"گولونہ نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کون آدمی؟"مَہرہ نے نا سمجھی سے اپنی سہیلیوں پر نگاہ مرکوز کی۔

"میرے پاس سیکیورٹی فوٹیج ہے۔"راعنین اُٹھ کر اپنے کمرے کی طرف جانے لگی۔

جب مَہرہ اُن کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئی، تو اُس کے لبوں پر مسکراہٹ آگئی کیونکہ راعنین نے سیکیورٹی سسٹم بالکل ویسا ہی بنایا تھا جیسا مَہرہ نے اُسے سکھایا تھا۔

راعنین نے فوٹیج نکالی، اور اسکرین پر تراب اور ایک دراز قد نوجوان گھر کے اندر داخل ہوتے نظر آئے۔

مَہرہ نے زرغم کے آدمیوں کو دیکھ کر سکون کا سانس لیا۔

"وہ دوسری فوٹیج بھی چلادو۔" گولونہ نے راعنین سے کہا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

راعنین خاموشی سے فوٹیج چلانے لگی،اور اسے جھکنا پڑا کیونکہ فوٹیج اندھیرے میں تھی۔

اچانک دو لڑکیاں آگے بڑھیں اور اگلے لمحے زرغم روشنی میں داخل ہوا۔اُس نے لڑکیوں کو دیکھا،شاید یہ جانچنے کے لیے کہ وہ حفاظت سے مَہرہ تک پہنچ گئی ہیں،اور پھر وہ واپس اندھیرے میں غائب ہو گیا۔

تو یہ وہ تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زرغم لڑکیوں کے پیچھے چلا گیا۔

میں سیدھی ہو کر راعنین کی طرف دیکھنے لگی۔

"وہ آدمی لڑکیوں کو لے کر گھر آئے کیونکہ میں زخمی تھی۔ مجھے نہیں لگتا وہ تم دونوں کے بارے میں جانتے تھے۔۔۔ وہ صرف مدد کرنا چاہتے تھے۔" اُس نے صوفے سے پشت ٹکاتے ہوئے کہا۔

دل کہیں اندر ڈوب کر ابھرا تھا۔ وہ زرغم کے کسی اچھے عمل کے بارے میں سوچنا نہیں چاہتی تھی۔ یہ اُسے اُس کی طرف نرم کر دے گا، اور وہ اس کے قابل نہیں تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم ٹھیک ہو؟" گولونہ نے کرسی سے اٹھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔" اُس نے سر ہلایا۔

"مجھے خالد نے گولی ماری تو میں ہیلی کاپٹر سے گر گئی۔ زرغم کیانی ایف آئی اے کا اسسٹنٹ ڈائریکٹر ہے، وہ مجھے اسلام آباد لے گیا۔" راعنین کافی کا بھاپ اُڑاتا کپ لے کر آئی، اور صوفے پر بیٹھ کر کپ لبوں سے لگایا۔ اس کی نظریں مَہرہ پر مرکوز تھیں۔

"اگر تمہیں ٹھیک ہونے میں اتنا وقت لگا، تو ضرور چوٹ بہت گہری لگی ہوگی۔" گولونہ کے چہرے پر تشویش تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میری میموری لوس ہو گئی تھی۔" وہ سر ہلاتی رہی۔

"کیا؟" راعنین چونک کر بولی۔

"زرغم نے جھوٹ بولا کہ ہم انگیجڈ ہیں اور شادی کرنے والے ہیں۔۔۔"اُس نے گہری سانس خارج کرتے ہوئے کہا۔

گولونہ نے اپنا سر ہلایا جیسے وہ مَہرہ کا درد محسوس کر سکتی ہو۔مَہرہ نے نگاہیں اپنے ہاتھ میں موجود انگوٹھی پر جھکا لیں۔

"اُس نے مجھے بے وقوف بنایا،اور بے وقوف بنا کر شادی کر لی۔۔۔مجھے اُس کے ماسک سے محبت ہو گئی تھی اور لگا کہ وہ واقعی مجھ سے پیار کرتا ہے۔"

"اللہ اللہ۔۔۔مَہرہ۔"گولونہ نے اُس کے گرتے آنسو دیکھ کر کہا۔

راعنین نے اُس سے کپ لے لیا،اور وہ اپنی سہیلیوں کے کندھوں سے لگ کر بکھر کر رونے لگی۔۔۔جانتے ہوئے کہ یہ ایک محفوظ جگہ ہے۔

"مجھے بہت انسلٹ محسوس ہو رہی ہے۔"اُس نے پانی سے بھری آنکھیں اٹھا کر کہا۔

"میں سمجھ سکتی ہوں۔"گولونہ نے اُس کی پشت پر ہاتھ پھیرتے ہوئے سرگوشی کی۔

Clubb of Quality Content

"میں۔۔۔میں اُس سے محبت کرنے لگی تھی۔"دل کے دروازے پر جو احساس بہت عرصے سے دستک دے رہا تھا،آخر کار اُس نے اسے بلند آواز سے تسلیم کر لیا۔

"شش۔۔۔اللہ کے ہر فیصلے میں بہتری ہوتی ہے۔"راعنین نے اُس کے نم رخسار خشک کیے۔

مَہرہ نے گہری سانس خارج کی،بے دردی سے آنکھیں رگڑیں،اور پھر اثبات میں سر ہلایا۔

"میں نے بہت دعائیں کی تھیں۔"راعنین نے لبوں پر مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مَہرہ نے گم سم سی راعنین کو بغور دیکھا۔وہ مسکرا رہی تھی،لیکن یہ مسکراہٹ راعنین کی اپنی نہیں تھی۔وہ تو طوطے کی طرح بولنے والی لڑکی تھی،اب چپ کیوں تھی؟اُس نے بے اختیار گولونہ کی طرف دیکھا،اور گولونہ بھی یہی نوٹ کر کے پلکیں جھپکاتی ہوئی اُس کی طرف متوجہ ہوئی۔

"چلو،اب جب مَہرہ آ گئی ہے تو ہم ساتھ رہیں گے۔"گولونہ نے گلہ کھنکھارااور کہا۔

"ہمیشہ۔۔۔"مَہرہ نے مسکرا کر کہا،اور گولونہ کے اشارے پر وہ دونوں واپس راعنین کے گلے لگ گئیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

☆☆☆☆☆

اپنے بیڈ روم میں کھڑکی کے سامنے کھڑے ہو کر، وہ زرغم ٹریکنگ ڈیوائس کو چیک کر رہا تھا جو اس نے مَہرہ کی انگوٹھی میں لگائی تھی۔ اُس سے پتا چل رہا تھا کہ وہ کراچی میں ہے۔

اُس نے انگوٹھی نہیں اتاری تھی۔

"کراچی میں ایسا کیا ہے؟" وہ لوکیشن دیکھتے ہی سرگوشی کر رہا تھا، جو پچھلے چوبیس گھنٹوں سے نہیں ہلی تھی۔ آہ بھرتے ہوئے اُس نے اپنا فون واپس جیب میں ڈالا اور دن نکلنے کی روشنی میں لان کو گھورنے لگا۔

نچلا لب دانتوں تلے دبائے، وہ کوئی ایسا طریقہ سوچ رہا تھا جس سے مَہرہ کو یقین دلایا جا سکے کہ سب کچھ جھوٹ نہیں تھا۔

دروازے پر دستک ہوئی،اور جب وہ مڑا تو خطیر اندر آ گیا۔

"آمی پوچھ رہی ہیں تمہارا۔"وہ اُس کے پاس کھڑا ہوا تھا۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مَہرہ کا میری زندگی میں نہ ہونا،یہ سوچنا بھی ناقابلِ برداشت تھا۔

"میں اُسے واپس لانے کا راستہ نکالوں گا۔"

"ہو سکتا ہے وہ واپس نہ آئے۔" خطیر کا نرم لہجہ اُس کے دل پر گویا بم بن کر پھٹا تھا۔

"میں اُسے واپس لے آؤں گا۔۔۔ وہ مجھ سے ہمیشہ نفرت نہیں کر سکتی۔" وہ یقین سے کہہ رہا تھا۔

"اگر تم اُس کی جگہ ہوتے تو تمہارا کیا ریئکشن ہوتا؟" خطیر نے سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے پوچھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں نے اُسے کسی چیز کے لیے مجبور نہیں کیا۔" اُس نے آہستہ سے کہا۔

میں اپنے باپ جیسا نہیں ہوں۔

"سوال کا جواب دو۔"

چند لمحے کی گہری خاموشی کے بعد وہ خود کو مَہرہ کی جگہ رکھ کر سوچنے لگا۔

"میں اُس سے اتنا ناراض نہ ہوتا جتنی وہ ہے۔"سر ہلا کر اُس نے خطیر سے کہا۔

Clubb of Quality Content

"اگر تم مَہرہ کی جگہ ہوتے، لیکن تمہارے سامنے صدام ہوتا، جب تمہاری یادداشت واپس آتی۔۔۔؟"خطیر نے ایک ابرو اٹھا کر اُس سے پوچھا۔

"کیا بکواس کر رہے ہو؟"اُسے اب غصہ آنے لگا تھا۔

"مَہرہ نے تمہیں دشمن سمجھا،اور پھر دو مہینے تمہاری ایکٹنگ کو حقیقت مانتے ہوئے گزار دیے۔ سوچو،یہ اُس کے لیے کتنا بڑا صدمہ ہو گا۔۔۔ میں نے تم سے کہا بھی تھا کہ ایسا مت کرو۔"

خطیر کی طرف مڑتے ہوئے اُس کی نگاہیں پتھرا گئیں، جیسے لفظوں نے اُسے کھوکھلا کر دیا ہو۔

اچانک ماضی کی یادیں آنکھوں کے سامنے چھا گئیں۔ تکلیف کی شدت سے اُس نے آنکھیں میچ لیں۔ پورا جسم لمحوں میں پسینے میں ڈوب گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رات کی خاموشی میں زرغم کو کمرے کے باہر سے زوردار تھپڑ کی آواز نے جگا دیا تھا۔ اُسے معلوم تھا یہ آواز پاپا کی تھی، جو آمی پر ہاتھ اٹھا رہے ہوں گے۔ کیونکہ آمی کبھی اونچی آواز میں نہیں روتی تھیں۔

اُس نے سوتے ہوئے ننھے رامس کی طرف دیکھا، سکون کی سانس لی، پھر اپنے کمرے سے نکل کر راہداری عبور کرتا ہوا جیسے جیسے زینے کے قریب پہنچا، پاپا کے مارنے کی خوفناک آوازیں بلند ہوتی گئیں۔ وہ ریلنگ کے پیچھے چھپ گیا۔

پاپا کے ہاتھ میں اپنی پسندیدہ بندوق تھی، جسے وہ آمی کو مارنے کے لیے استعمال کر رہے تھے۔ نچلے لب کو دانتوں میں دبائے، اُس نے آمی کے چہرے پر لگا خون اور ارد گرد بکھری شراب کی بوتلیں دیکھیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پاپا نہیں۔۔۔

وہ اُنہیں روکنے کی کوشش کرتا رہا، مگر آواز حلق میں ہی دب گئی جب پاپا نے بندوق آمی کی طرف بڑھائی۔ آمی نے چہرہ زرغم کی جانب موڑا۔۔۔ سفید چہرے پر زخم اور خون کے دھبے دیکھ کر اُس کا دل جیسے سینے سے باہر نکل آیا۔

"آنکھیں بند کر لو، چندا۔۔۔" سکینہ بیگم کی بے بس، گہری نیلی آنکھیں اُس پر مرکوز تھیں جب انہوں نے دھیمی سرگوشی کی۔

میں نہیں کر سکتا، آمی۔۔۔

اچانک گولی چلی،اور وہ آمی کے خون میں لت پت جسم کو زمین پر گرتا ہوا دیکھتا رہا۔

"جب کوئی تمہیں دھوکہ دیتا ہے زرغم، تو ہچکچاتے نہیں ہیں۔اُسے مار دیتے ہیں۔۔۔ سمجھ آئی؟"اگلے ہی لمحے، حلیل کیانی نے سرد آواز میں کہا۔

نظریں ماں کے بے جان وجود پر جا ٹھہریں، تو وہ سر نہ ہلا سکا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا تم سمجھ گئے ہو؟"وہ چلائے۔

زرغم کا سر خود بخود اثبات میں ہلنے لگا۔چند لمحے وہ آنسوؤں سے بھری آنکھوں سے آمی کے بے جان جسم کو دیکھتا رہا، پھر اچانک اُسے ایک آواز سنائی دی۔

پیچھے مڑنے پر اُس نے دیکھا کہ پاپا زینے سے نیچے گر چکے تھے۔ اُن کے سر سے خون بہہ رہا تھا، اور ساتھ ہی شراب کی بوتلیں بھی ٹوٹ چکی تھیں۔

اپنی آمی کا سرد پڑتا جسم اور پاپا کے سر سے بہتے خون کی دھار کو دیکھ کر، اُسے سمجھ نہیں آیا کہ وہ ماں کے لیے روئے یا باپ کے لیے۔۔۔ لیکن ایک بات سمجھ آ گئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آج پاپا نے آمی کو قتل کر دیا تھا۔

اُس نے آنکھیں کھول دیں۔ منظر دھندلا تھا، تو وہ چند ساعتوں تک گہرے گہرے سانس لیتا رہا، خود کو نارمل کرنے کی کوشش کرتا رہا۔ جسم پسینے سے شرابور تھا۔ جب نگاہیں خطیر کے فکر مند چہرے پر پڑیں، تو دل میں ایک اور دھچکا لگا۔

اُس نے آنکھیں کھول دیں۔ منظر دھندلا تھا، تو وہ چند ساعتوں تک گہرے گہرے سانس لیتا خود کو نارمل کرنے لگا۔ جسم پسینے سے شرابور تھا۔ جب نگاہیں خطیر کے فکر مند چہرے پر پڑیں، تو دل میں ایک اور دھچکا لگا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اُس نے وہ نہیں کہا ہو گا جو مجھے لگا۔۔۔

خطیر میرا ماضی جانتا ہے۔

"میں نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک بار بھی زبردستی نہیں کی،نہ ہی اُس سے زبردستی نکاح کیا ہے۔۔۔صرف ایک بات کے بارے میں جھوٹ بولا تھا۔" گہرے سانس لیتے ہوئے اُس نے کاٹ دار لہجے میں کہا۔

"میں نے ایسا کچھ نہیں کہا۔۔۔ٹھنڈا ہو جاؤ۔میرا مطلب یہ نہیں تھا۔"خطیر نے پریشانی سے اُس کی طرف قدم بڑھایا۔

طیش کی ایک تیز لہر نے اُس کے جسم کو اپنی لپیٹ میں لے لیا،اور وہ بنا کچھ سوچے تیز تیز قدموں سے سیدھا گھر سے باہر نکل گیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"زرغم!" خطیر پیچھے سے چلایا۔

ڈرائیور سے چابی چھین کر، وہ گاڑی میں بیٹھا، اُسے ڈرائیووے سے باہر نکالا، اور زن سے آگے بڑھا جیسے کوئی زلزلہ اُس کے اندر سے ٹکرا رہا ہو۔

کیا مَہرہ ایسا محسوس کرتی ہے؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کیا وہ اس رشتے کو بھی اسی نظر سے دیکھتی ہے؟

میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔ میں ایسا کبھی نہیں کر سکتا۔

سردی میں اترتی نرم دھوپ میں، اُس نے مارگلہ ہلز کے سبز اونچے نیچے پہاڑوں کے آگے گاڑی روکی، دروازہ کھولا، اور تیز قدموں سے پہاڑ کی چوٹی پر جا پہنچا، جہاں وہ گھٹنوں کے بل بیٹھتا چلا گیا۔

"آنکھیں بند کر لو، چندا۔۔۔" آمی کی سرگوشی ایک بار پھر کانوں میں گونجی۔

جب درد ناقابلِ برداشت ہو جائے، تو انسان دل پر ہاتھ رکھ کر سانس لینے لگتا ہے۔

حلیل کیانی نے اُس کی ماں کو خریدا تھا، اور جب رامس کی پیدائش کے بعد اُن کا دل سکینہ بیگم سے بھر گیا، تو اُنہیں گولی مار دی تھی، جیسے وہ انسان نہیں، کوئی جانور تھیں۔ صرف اس لیے کہ وہ فرار ہونا چاہتی تھیں، اور حلیل کیانی نے اُسے دھوکہ سمجھا۔

وہ پہلی موت تھی جو زرغم نے دیکھی تھی۔۔۔اور آخری چیز وہ خود تھا جو سکینہ بیگم نے دیکھی۔

نو سال کی عمر میں اُس نے دنیا کی سیاہی دیکھ لی تھی۔ لیکن خوش قسمتی سے رامس چھوٹا تھا، اُسے کچھ یاد نہیں،اور یہ راز وہ رامس کو کبھی معلوم بھی نہیں ہونے دے گا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اصل مرد وہ ہے جو عورت کے انکار کا احترام کرے۔۔۔اُسے انسان سمجھے۔

صدام سے بے حد نفرت کرنے کی یہی وجہ تھی۔اور اسی لیے اُسے پکڑنے کے لیے زرغم اپنی جان بھی داؤ پر لگانے کو تیار تھا۔

لرزتے ہاتھ سے اُس نے گھاس کو چھوا۔

اگر مَہرہ کو لگتا ہے کہ میں نے اُس کے ساتھ غلط کیا ہے، تو دنیا کی کوئی طاقت اُسے واپس نہیں لا سکتی۔

یہ خیال دل پر ایک زوردار ضرب کی طرح کے دل پر بے رحمی سے لگا تھا۔

کیونکہ میں اُس سے اتنی ہی محبت کرتا ہوں۔

وہ نفی میں سر ہلانے لگا،یہ سوچتے ہوئے کہ شاید وہ اُسے کبھی معاف نہ کرے۔۔۔ کیونکہ شاید وہ بھی اپنے والد سے مختلف نہیں تھا۔

یا اللہ۔۔۔ نہیں۔۔

ٹھنڈ کے باوجود اس کا سارا جسم پسینے میں شرابور تھا۔ سینے میں درد بڑھنے لگا تھا تو سانس لینا مشکل ہو گیا تھا۔

Clubb of Quality Content

لرزتی سانس خارج کرتے ہوئے اُس نے زمین پر مکا مارا۔ پھر ایک آنسو ٹوٹ کر گرا اور ایسا لگا جیسے وہ آمی کے خون سے گزرتا ہوا اُس کے رخسار پر نشان چھوڑ گیا ہو۔

میں نے غلطی کر دی تھی۔

میں نے بہت بڑی غلطی کر دی تھی۔

اپنے پیچھے قدموں کی آہٹ سن کر وہ اُٹھ کر پلٹا۔ پیچھے خطیر کو اپنی جانب آتے دیکھ کر وہ زرغم کے سامنے رک گیا اور اُسے کندھے سے پکڑ کر گلے لگا لیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مجھے معاف کر دو۔ میرا یہ مطلب نہیں تھا۔۔ ایسا سوچنا بھی مت۔"

"اگر وہ ایسا ہی محسوس کرتی ہے؟ پھر میں اُس بھیڑیے سے مختلف نہیں ہوں۔"

"تم نے مَہرہ پر کوئی زبردستی نہیں کی تھی۔۔بس کام ڈاؤن۔یہ جذبات میں آکر فضول باتیں مت سوچو۔"خطیر نے زور زور سے نفی میں سر ہلایا اور اپنی گرفت مضبوط کر لی۔

آنکھیں بند کر کے وہ اپنے دوست کی بات سنتا رہا اور گہری سانسیں لینے پر توجہ مرکوز کی۔

"تم تایا کی طرح بالکل نہیں ہو۔"خطیر نے دھیمی سی آواز میں کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ماضی کی یادوں سے بھاگنے کی کوشش کرتے ہوئے اُس نے خطیر کے بازوؤں کو زور سے پکڑ لیا۔

"تم اُس انسان جیسے ہرگز نہیں ہو۔"خطیر نے دہرایا۔

وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے بے ترتیب سانسیں نارمل کرنے کی کوشش کرنے لگا۔

خطیر پیچھے ہٹ کر اپنے دونوں ہاتھ اُس کے شانوں پر رکھ چکا تھا اور اپنی بھوری آنکھیں اُس پر مرکوز کی تھیں۔

"میری بات سنو زرغم۔ہاں، تم نے جھوٹ بولا تھا لیکن تم نے مَہرہ کو مجبور نہیں کیا تھا۔اُس نکاح میں اُس کی برابر مرضی شامل تھی۔"

اُس نے نظریں نیچے کر لی تھیں، لیکن خطیر مزید بولا:

"پاپا تم دونوں کو گھر لائے تو میں نے تمہیں بے بے کے سامنے روتے دیکھا تھا صرف اس لیے کہ سب رامس کو اس واقعے کے بجائے یہ بولیں کہ تایا تائی کا انتقال کار ایکسیڈنٹ میں ہوا ہے۔۔۔ تم خود بھی بچہ تھے لیکن تم نے اپنے بھائی کو ٹروما سے بچا لیا تھا۔ پھر تم کیسے اپنے باپ کی طرح ہو سکتے ہو؟ تم ویسے نہیں ہو۔"

اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اُس نے پسینہ جیکٹ کی آستین سے صاف کیا اور بہت سا تھوک نگل لیا۔ پھر خطیر کی جانب سے چہرہ موڑ کر اپنی نظریں پہاڑوں پر مرکوز کیں، اور پھر ان کے درمیان خاموشی چھا گئی جب خطیر اُسے ماضی کو واپس اندھیرے میں دھکیلنے کا وقت دینے لگا۔

میں نے مَہرہ کو مجبور نہیں کیا تھا۔

اس سوچ کو دہراتے ہوئے وہ آہستہ آہستہ پلکیں جھپکانے لگا۔

☆☆☆☆☆

ناولز کلب
Clubbing Quality Content

وہ بھاری دل سے بیڈ سے اُٹھی اور دن کے لیے تیار ہونے لگی۔

وہ طاقت جو اُس کے جسم میں ہوتی تھی، یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ اُڑ چکی ہو۔ غصے کی جگہ دل کی تکلیف نے لے لی تھی اور جبکہ وہ یہ تسلیم کرنا نہیں چاہتی تھی، اُسے زر غم یاد آنے لگا تھا۔

وہ گہری نیلی آنکھیں۔۔

اس کی شریر مسکراہٹ۔۔۔

اس کے دیکھنے کا انداز۔۔۔گویا وہ واقعی اُس سے پیار کرتا تھا۔

Clubb of Quality Content

اپنے ارد گرد اُس کے مضبوط بازوؤں کا احساس۔۔۔

یہاں تک کہ وہ اُس کے چلنے کو بھی یاد کرنے لگی تھی۔

"نو مَہرہ۔۔نو۔"

نفی میں سر ہلاتے ہوئے وہ زرغم کو اپنے دماغ سے نکالنے کی کوشش کرنے لگی اور جوتے پہن کر بیڈ روم سے نکل گئی۔ وہ راعنین اور گولونہ کو کچن میں پائی،جہاں ایک کافی بنا رہی تھی اور دوسری ٹوسٹ پر مکھن لگا رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ناشتہ؟"گولونہ نے پوچھا۔

اُس نے اثبات میں سر ہلایا اور کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔

"آپی، آج جانا ضروری نہیں ہے۔"راعنین نے کہا۔

ان دونوں نے واضح کر دیا تھا کہ وہ مَہرہ کے موٹر سائیکل اور ہتھیار لینے کے لیے پرانے سیف ہاؤس واپس جانے کے فیصلے سے خوش نہیں تھیں۔

اس نے پچھلا ہفتہ سیف ہاؤس کے ارد گرد دیکھنے میں گزارا تھا تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ یہ جگہ سیف ہے۔ جو کہ نہیں تھی کیونکہ ڈیڈی کے آدمی وہاں نگرانی کر رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں انہیں وہاں نہیں چھوڑ سکتی تھی۔"

راعنین نے بھاپ اُڑاتی کافی کا کپ اُس کے سامنے رکھا اور گولونہ کے ساتھ بیٹھ گئی۔ دونوں کی نظریں مَہرہ کے چہرے پر مرکوز تھیں، پھر گولونہ نے پوچھا:

"تم ٹھیک ہو؟"

"یہ سوچنا مشکل ہے کہ وہ سب ایکٹنگ تھی۔"اُس نے جواب دیا۔

"شاید نہیں تھی۔۔"گولونہ نے ٹوسٹ اُس کی طرف بڑھایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"زرغم کیانی اپنے فائدے کے بغیر کچھ بھی نہیں کرتا۔"اداس مسکراہٹ کے ساتھ اُس نے کافی کا ایک گھونٹ لیا اور مزید کہا:

"میں اب بھی سمجھنے کی کوشش کر رہی ہوں۔ ہمارے درمیان جھوٹی شادی کیوں؟ وہ اس سے کیا حاصل کرتا؟"

"جبکہ تمہارے ذریعے وہ تمہارے ڈیڈی تک بھی نہیں پہنچ سکتا۔" گولونہ نے کندھے اچکائے۔

"یہی سمجھ سے باہر ہے۔ زرغم ڈیڈی کو اریسٹ کرنا چاہتا ہے اور ان تک پہنچنے کے لیے شادی کرنا۔۔۔ یہ بات کوئی سینس نہیں رکھتی۔" اُس نے ٹوسٹ کا نوالہ لیا۔

"میرے لیے یہ بات سمجھ سے باہر ہے، آپی، کہ آپ نے یادداشت واپس آتے ہی اسے گولی کیوں نہیں ماری۔" راعنین کے چہرے پر واضح غصہ تھا۔

"مجھے موقع نہیں ملا را عنین۔ نہیں تو میں اُسے زندہ چھوڑتی؟"

"ہاں ہاں۔۔ چوبیس گھنٹے میں آپ کو موقع نہیں ملانا۔" را عنین نے آنکھیں چھوٹی کر کے اُسے دیکھا۔

"چلو گولی نہیں صحیح، لیکن میں نے اُسے دو چار پنچ مارے تھے۔" اُس نے آنکھیں گھما کر کہا۔

"تمہیں لگتا ہے انہوں نے صرف دو چار پنچ مارے ہوں گے؟" را عنین نے گولونہ کی سہمی سی نگاہوں کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

"تم نے ایف آئی اے کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر کو مارا اور اُس نے تمہیں گرفتار نہیں کیا؟"
گولونہ نے بے یقینی سے جھرجھری لی۔

چند پل دونوں مَہرہ کو خاموشی سے شک بھری نظروں سے دیکھنے لگیں۔

"اتنی سپورٹ کے لیے شکریہ۔" اُس نے سنجیدگی سے کہا اور کافی کا گھونٹ لیا۔

"اچھا، آپ جانے لگیں تو انہوں نے کیا کہا؟" راعنین نے اس نے طنز کو نظر انداز کرتے ہوئے مزے سے پوچھا۔

"اُس نے۔۔۔میرا ہاتھ پکڑ کر"___ گہری سانس خارج کرتے ہوئے اُس نے کہنا شروع کیا۔

"ہاتھ پکڑ کر؟"گولونہ نے کرنٹ کھا کر سر اُٹھایا اور ساتھ ہی راعنین کی کمر تھپکی،جسے مَہرہ کی بات سن کر جھٹکا لگا تھا۔

"ہاں۔۔۔اُس نے کہا تھا کہ خیال رکھنا"____

"خیال رکھنا؟"اس سے پہلے وہ بات مکمل کرتی،راعنین اور گولونہ نے زور سے چیخا۔

"ایسا کچھ مطلب نہیں تھا۔۔۔"اُس نے صفائی دینے کی کوشش کی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اچھا؟ آپ نے ایک بندے کی کُٹ لگادی اور وہ سامنے سے کہہ رہا ہے 'خیال رکھنا'۔۔۔ آپی، کوئی اندھا بھی بتا سکتا ہے کہ وہ آپ سے محبت کرتا ہے۔" راعنین نے کپ میز پر رکھا۔

"ہاں، تمہارے خواب میں۔" وہ بے ساختہ ہنس پڑی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"راعنین غلط نہیں کہہ رہی۔" گولونہ نے ناک پر چشمہ درست کرتے ہوئے کہا۔

"وہ محبت نہیں کر سکتا۔"

"وہ انسان ہے مَہرہ۔ محبت سب کو ہو سکتی ہے۔" گولونہ نے اُس کی آنکھوں میں جھانک کر کہا۔

وہ کپ میں بچی ہوئی کافی کو

گھورتی رہی اور اس بات پر غور کرنے لگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ خیال آتا کہ زرغم نے اُسے اس طرح دیکھا جیسے وہ اُس کا سب کچھ ہو۔

کیا وہ واقعی ایکٹنگ تھی؟

"میں تمہیں زخمی چھوڑ سکتا تھا، لیکن میں نے ایسا نہیں کیا۔ میں جو چاہتا، وہ کر سکتا تھا، لیکن میں نے انتخاب تمہارے ہاتھ میں دیا۔ لیک کے پاس میں نے جو کہا، وہ مت بھولنا۔"

آنکھیں بند کرتے ہوئے اُس کا دماغ اُس لمحے میں چلا گیا جب زرغم نے اُسے پرپوز کیا تھا۔

"مستقبل میں کچھ بھی ہو جائے، میں چاہتا ہوں کہ آپ اس لمحے کو یاد رکھیں۔۔۔ میرا مطلب ہے، وہ سب کچھ جو میں کہنے جا رہا ہوں۔"

زرغم نے ایک اور گہرا سانس خارج کر کے اس کی سیاہ آنکھوں میں دیکھا۔

"میرے دل میں آپ کا ایسا بسیرہ ہے۔ کہ اب اسے اپنا کہنا مشکل ہو گیا ہے۔"

ایسا لگا جیسے اس کا وہی مطلب تھا جو اس نے کہا تھا۔

"میں چاہتا ہوں کہ آپ میری زندگی میں ہمیشہ رہیں۔ اب آپ کے بغیر میں کبھی مکمل نہیں ہو سکتا۔ جانتا ہوں کہ میں اس قابل نہیں ہوں لیکن وعدہ کرتا ہوں ہمیشہ خوش رکھوں گا۔۔۔ اگر کوئی عورت ہے جس کا میں سب سے زیادہ احترام کرتا ہوں تو وہ آپ ہیں۔"

سینے میں ہوتی چبھن برداشت سے زیادہ ہونے لگی تھی اور یادوں سے جان چھڑاتی سر نفی میں ہلاتی رہی۔

"دو منٹ پہلے تم ہی کہہ رہی تھیں کہ میں نے اسے گولی کیوں نہیں ماری۔"وہ گڑبڑا کر پہلو بدلتی راعنین کو کہنے لگی۔

"ہاں تو مجھے لگا کہ وہ آپ کو اریسٹ کرنے کے لیے ڈرامہ کر رہے تھے۔یہ تھوڑی پتا تھا کہ وہاں تو مست رومانس چل رہا تھا۔۔سیلف ڈیفینس اور رومانس میں زمین آسمان کا فرق ہے۔"راعنین نے اس کے سامنے ہاتھ نچایا۔

"ہم پانچ منٹ میں نکل رہے ہیں۔۔میرے پاس فضول باتوں کا ٹائم نہیں ہے اور ان لوگوں سے بات کرنے کا ٹائم تو بلکل نہیں ہے جو صبح صبح نشے کرتے ہیں۔"اس نے جنھجھلا کر گھڑی کی طرف نگاہ پھیری۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"مجھے پتا ہے کہ کیا کرنا ہے۔۔۔"وہاں چند پل کی خاموشی چھائی تھی کہ راعنین نے ذرا سا بھی متاثر ہوئے بغیر پر جوش ہو کر کہا۔

کیا؟جلدی بتاؤ۔"گولونہ بھی میز پر آگے جھکی۔

"آپ ان کو کال کر کے سوری کر لیں۔"راعنین نے میٹھی سی مسکان لبوں پر سجائی۔

"اس کا علاج ایک بار کر دیتیں نا تم تو یہ وقت نہیں آتا۔"بے یقینی سے ان دونوں کی جانب باری باری دیکھ کر اس نے گولونہ سے کہا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میں دماغ کی ڈاکٹر ہوں جانوروں کی نہیں۔۔ لیکن اس کی بات بھی ٹھیک تھی۔ ہو سکتا ہے اس کو تم سے پیار ہو گیا ہو اس لیے ہی جھوٹ بول کر شادی کر رہی ہو۔" گولونہ نے بھی اس کی امید پر پانی پھیر دیا تھا۔

"اس نے مجھے دھوکہ دیا ہے اور تم لوگ عجیب باتیں کر رہے ہو۔" اس کے دانت کچکچا کر سامنے کرسی پر براجمان اپنی دوستوں کو دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تو آپ نے مار نہیں لگائی ان کی؟ حساب برابر ہو گیا بس۔" راعنین مَہرہ کا لال بھبھو کا چہرہ دیکھ کر محفوظ ہوئی۔

"اللہ مجھے صبر دے۔۔۔" اس کا دل کر رہا تھا وہیں اپنے بال نوچ لے۔

"اچھا چلو پانچ منٹ پورے ہو گئے۔ شاباش۔" اس کا موڈ خراب ہوتا دیکھ کر گولونہ نے راعنین کو گھورتے ہوئے کہا۔

کچن میں ڈش واشر میں برتن لگا کر وہ تینوں ساتھ باہر کی جانب چل پڑے تھے۔

شاید زرغم کو بھولنے کے لیے اسے صرف صبر اور وقت کی ضرورت تھی۔

☆☆☆☆☆

"یہ جانا پہچانا لگ رہا ہے۔" خطیر مے کہا جب وہ دوبارہ کراچی کے سیف ہاؤس میں بیٹھے تھے۔

ایک ہفتہ صبر سے کام لینے کے بعد وہ واپس کراچی آ کر مَہرہ پر نظر رکھ رہا تھا۔

ٹریکر کو گھورتے ہوئے جو مَہرہ کو اس کے دوسرے سیف ہاؤس میں دکھاتا تھا۔ اچانک مار کر حرکت کرنے لگا اور وہ فوراً کھڑا ہو گیا۔

"وہ نکل گئی ہے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

خطیر اٹھ کر گھر سے باہر اس کا پیچھا کیا۔ اس دن کے بعد سے وہ زرغم کے ساتھ چپک کر کسی باز کی طرح اس پر نظر رکھ رہا تھا۔

"میں اکیلے جا سکتا ہوں۔" وہ یہ جانتا تھا کہ یہ بے معنی ہو گا۔

"ساتھ چل رہا ہوں میں۔ پورے شہر میں صدام کے آدمی پھیلے ہوئے ہیں۔" خطیر نے نفی میں سر ہلایا اور اس کی ساتھ والی نشست کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔

صدام کے روپوش ہونے کے باوجود کاروبار ہمیشہ کی طرح جاری تھا۔ اس نے اوصاف نامی شخص کو انچارج بنایا ہوا تھا۔

"یہاں تو ہر قدم پر ہی گندگی ہے۔" وہ زیر لب بولا۔

مَہرہ کا پیچھا کرتے ہوئے وہ گاڑی کو خالی مکان کی طرف لے گیا۔

گھر اور موٹر سائیکل سے فاصلے پر سڑک پر پارک کی تا کہ وہ انہیں دیکھ نہ سکے۔ صرف چند منٹ کے اندر ہی ایک وین ڈرائیو وے میں داخل ہوئی۔

Clubb of Quality Content

"یہ وہی وین ہے جسے ہم نے اس کے سیف ہاؤس میں دیکھا تھا۔" خطیر نے یاد کرتے ہوئے کہا۔

دونوں اپنے سر ایک طرف جھکا کر دیکھ رہے تھے کہ دو افراد گاڑی سے باہر نکلے۔

زرغم دوربین لے کر انہیں اپنی آنکھوں کے سامنے لایا۔ پھر اس شخص کو اچھی طرح دیکھا۔

"کوئی عورت ہے۔۔ پچیس سے کم لگ رہی ہے۔" دوسری عورت کی جانب دیکھتے ہی لگا کہ اسی وقت ایک گاڑی رکی اور اس نے اپنی ہیڈ لائٹس ہلکی کیں۔

"کہا تھا نا۔۔" خطیر نے کہا اور پھر دونوں تیز رفتاری سے گاڑی سے باہر نکلے سیدھا گاڑی کی طرف بھاگے۔ وہ اپنے پیچھے سے بندوق نکال کر سڑک کے بیچوں بیچ رک کر فائر کیا جو ونڈ اسکرین کو ٹکڑے ٹکڑے کر گیا۔

آدمی گاڑی سے کیڑوں کی طرح باہر نکلے۔ گاڑی کے ڈرائیور کو دھونڈ کر وہ ٹرگر کھینچا اور اسے فرش پر گرادیا۔

خطیر دو بندوں کو شوٹ کیا۔

"بس یہی ہیں؟" زرغم نے پوچھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہاں لیکن تمہارا ابھی تک زندہ ہے۔"

"کاکروچ کی طرح سر کاٹ دو پھر بھی چلتے رہتے ہیں۔۔۔" جہاں وہ آدمی خود کو سائے میں گھسیٹنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس کے پاس جا کر اس نے مزید دو گولیاں چلائیں۔

جب وہ مڑا تو نظر سامنے مَہرہ پر پڑی جس کے ہاتھ میں بندوق تھی۔ اسے دیکھ کر زرغم کے دل میں چبھن سی ہوئی اور اس نے اپنی گن واپس پشت کے پیچھے لگا لی۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" مَہرہ نے حیرت سے پوچھا۔

"تمہیں سیف رکھنے کے لیے آیا ہوں۔" وہ جواب دیا۔

"تم نے مجھے ٹریک کیا؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زرغم اس کی جانب جا کر وہاں رکا جہاں سے اسے واضح طور پر دیکھ سکتا تھا۔ یہ جانتے ہوئے کہ مَہرہ کا بندوق کا نال اس کے سینے پر تھا۔

پھر ہوا کا جھونکا چلا اور اس کی خوشبو ہوا کے ساتھ زرغم کے خیالوں میں اتر گئی۔

"اگر تم نہیں چاہتیں کہ میں یہ جانوں کہ تم کہاں ہو تو تمہیں یہ انگوٹھی اتار دینی چاہیے۔" وہ یہ دعا کرتے ہوئے کہتا تھا کہ وہ ایسا نہ کرے۔

"مجھے پہلے ہی سمجھ جانا چاہیے تھا۔" مَہرہ اپنا بایاں ہاتھ اٹھا کر انگوٹھی کو دیکھ رہی تھی۔

"اور موٹر سائیکل کے ٹریکر کو بھی مت بھولنا۔" اس نے مزید کہا۔

مَہرہ کی نگاہیں اس کی طرف اٹھیں اور پھر وہ چند پل ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔

"اچھی لگ رہے ہو۔"زرغم نے کہا۔

"صرف ایک ہفتہ ہوا ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ایک ہفتہ بہت لمبا ہوتا ہے۔"

"چلے جاؤ۔۔"مَہرہ نفی میں سر ہلاتی رہی۔

"وہ لڑکیاں کون ہیں؟"

"اپنے کام سے کام رکھو۔" وہ فوراً اسے سختی سے تنبیہہ کی۔

اس کا مطلب وہ لڑکیاں مَہرہ کے لیے بہت ضروری تھیں۔

"میں نہیں جارہا ہوں۔۔ صدام کے آدمی جانتے ہیں کہ تم یہاں ہو۔"

"میں اپنا خیال رکھ سکتی ہوں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جانتا ہوں اور آخری دفعہ کہہ رہا ہوں تمہارا خیال رکھنے کے لیے اب میں ہوں۔۔۔اس لیے میں کہیں نہیں جا رہا۔"زرغم کی نگاہیں اچانک سرد ہو گئی تھیں۔

"تم مجھ پر غصہ کر رہے ہو؟"مَہرہ نے اسے کبھی اتنا سنجیدہ اور سپاٹ نہیں دیکھا تھا۔

"نہیں بلکل نہیں۔۔"اس نے بمشکل لبوں پر ابھرتی مسکراہٹ روکی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مَہرہ پلٹ کر واپس گھر کی جانب چلنے لگی تو وہ ایک لمحے ہچکچایا لیکن پھر کے پیچھے سے پکارتا رہا۔

"مَہرہ۔"

"اب کیا مصیبت ہے؟"وہ رک گئی لیکن ناراض نظر آ رہی تھی۔

"کیا میں نے تم پر کوئی زبردستی کی ہے؟"حوصلہ کرتے ہوئے وہ سوال پوچھا۔

"اگر تم ایسا کرتے تو ابھی زندہ نہیں ہوتے۔"ایک لمحے کے لیے وہ اسے نگاہیں چھوٹی کر کے دیکھتی رہی جس سے زرغم کو اپنا دل رکتا ہوا محسوس ہوا۔

لمحے بھر کو آنکھیں موندھ کر اس نے اللہ کا شکر ادا کیا۔

"گھر جاؤ زرغم۔ میں ریڈ سے پہلے وہاں پہنچ جاؤں گی۔"

"تمہارے بغیر گھر گھر نہیں ہے۔" آنکھیں کھول کر مَہرہ پر توجہ مرکوز کرتے ہی اس کی زبان سے پھسل گیا۔

وہ ایک لمحے اس کی آنکھوں میں دیکھتی رہی اور پھر وہ وین کے پیچھے غائب ہو گئی۔

گھر کے سامنے سے گزرتے ہوئے وہ نظر ڈالا لیکن مَہرہ یا ان دونوں لڑکوں کا کوئی نشان نہیں تھا۔

گاڑی میں بیٹھ کر وہ دوربین اٹھایا اور پھر گھر کو اسکین کیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ان کا بیک اپ کے پہنچنے سے پہلے اسے یہاں سے نکل جانا چاہیے۔" خطیر نے کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے کہا۔

"نکلنے ہی والی ہو گی۔" وہ کہتا رہا اور اسی وقت گھر کا دروازہ کھلا اور مَہرہ نے موٹر سائیکل کو باہر دھکیلی تھی۔ اس پر بیٹھ کر اسے انجن کو کک اسٹارٹ کرنے میں کچھ وقت لگا۔

"یہ عورتیں کون ہوں گی؟ جب میں نے مَہرہ سے پوچھا تو اس کے ریئکشن سے لگا کوئی قریبی ہیں۔" وین آگے بڑھی اور وہ کہتا رہا۔

"اس کی ساتھی ہو سکتی ہیں۔" خطیر نے اندازہ لگایا۔

"ہاں ان لڑکیوں کو ہمارے سیف ہاؤس پہنچنے سے پہلے شاید ان ہی عورتوں نے منتقل کر دیا تھا۔"

وہ یہ سوچ کر مسکرانے لگا کہ مَہرہ وہاں اکیلی نہیں تھی۔

"سکون ملا بے عزتی کروا کر؟" خطیر نے پوچھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہاں۔ مجھے اس کی ضرورت تھی۔" وہ تسلیم کیا۔

اس کا مطلب یہ بھی تھا کہ میرے پاس اب بھی مَہرہ کو واپس لانے کا موقع ہے۔

☆☆☆☆☆

ہفتے گزر چکے تھے۔ گولونہ کی زندگی معمول پر آچکی تھی۔ یا کم از کم وہ خود کو یہی باور کرا رہی تھی۔ صبح کی مصروفیات، کلینک کے مریض، سوشل میڈیا کے لیے شیڈول شدہ پوسٹس، اور شام کو دوستوں کے ساتھ گھر - سب کچھ وہی تھا۔ مگر کچھ بدل چکا تھا۔

وہ اب بھی وہی تھی۔ مگر کہیں نہ کہیں ایک معمولی سی کمی محسوس ہوتی تھی۔ وہی بے نام سی کمی جو انسان تب محسوس کرتا ہے۔ جب کوئی مسلسل آپ کی زندگی میں دخل اندازی کرے اور پھر اچانک غائب ہو جائے۔

صبح بخیر لونہ۔

امید ہے آج کا دن تمہارے لیے اچھا ہو۔

بارش ہو رہی ہے۔ تمہیں ٹھنڈی ہوائیں پسند ہیں نا؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ پیغامات، جو کبھی بے نام نمبر سے آتے تھے۔ اب نہیں آ رہے تھے۔ انسٹا گرام کی وہ عجیب سی موجودگی۔ وہ گم نام پروفائل۔ جو ہر کہانی دیکھتا تھا۔ اچانک جیسے زمین نگل گئی ہو۔

شروع میں یہ پر سکون تھا۔ مگر جیسے جیسے دن گزرے وہ سکون بے چینی میں بدلنے لگا۔ گو لونہ نے کبھی خود کو یہ اعتراف نہیں کرنے دیا کہ اس گمنام شخص کی موجودگی نے اس کے دنوں میں ایک عجیب سا رنگ بھرا تھا۔ مگر اب جب وہ رنگ معدوم ہو چکا تھا۔ تو زندگی کچھ دھندلی محسوس ہونے لگی تھی۔

پھر بھی اُس نے خود سے ایک وعدہ کیا تھا۔ وہ خود سے کبھی رابطہ نہیں کرے گی۔ نہ کسی گمنام نمبر پر، نہ انسٹا گرام پر۔ وہ ایسی لڑکی نہیں تھی جو کسی اجنبی کی غیر موجودگی کو محسوس کرے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مگر اُس رات جب اُس نے انسٹاگرام کھولا اور بے دھیانی میں اپنی اسٹوریز لائک اسکرول کر رہی تھی۔

تب اچانک اُسے وہ نظر آیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

خطیر۔

ایک عام سی اسٹوری، سفید کافی کا مگ، کسی دفتر کی ڈِم لائٹس، اور نیچے لکھے گئے چند الفاظ۔

"کچھ سوالوں کے جواب صرف خاموشی میں ملتے ہیں۔"

گولونہ کی انگلیاں ایک لمحے کے لیے ساکت ہو گئیں۔

یہ کیا تھا؟

کیا وہ۔۔اس کے بارے میں تھا؟

ناولز کلب

یہ خیال بے ساختہ تھا۔اور شاید فضول بھی۔مگر پھر بھی ایک انجانے تجسس نے دل میں سرسراہٹ پیدا کی۔

یہ تجسس ایک لمحے کا تھا۔اگلے ہی لمحے اُس نے غصے سے لب بھینچ کر خطیر کو بلاک کر دیا۔

یہ سب بے کار تھا۔ وہ ایسی لڑکی بلکل نہیں تھی کہ کسی کے بارے میں اس حد تک سوچے۔

☆☆☆☆☆

خطیر رات کے آخری پہر نیند کے کسی گہرے جال میں پھنسا تھا۔ جب اچانک ایک دھندلے خواب نے اُسے جھنجوڑ کر جگا دیا۔

وہی خواب۔

وہی خوفناک منظر۔

رات کا اندھیرا، گاڑی کے باہر جلتی بجھتی اسٹریٹ لائٹس اور ایک لڑکی۔ ایک جانی پہچانی لڑکی۔ لائلاک فراک میں آنسوؤں سے بھیگا چہرہ لیے کھڑکی پیٹ رہی تھی۔

"دروازہ کھولو۔۔ پلیز مجھے جانے دو۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آواز کانپ رہی تھی۔ آنکھیں بے یقینی سے بھرپور تھیں۔ اور کھڑکی پر پڑنے والی انگلیوں کی تھرتھراہٹ خطیر کے دل کو کسی خنجر کی طرح کاٹ رہی تھی۔

خون خطیر کی شرٹ پر بہنے لگا۔ وہ یکسر سیاہ و سفید ہو گیا۔ اس لڑکی کی چیخیں اس کی سماعت میں گونجنے لگیں۔ خطیر نے اسے بچانے کی کوشش میں آخری بار گولی چلائی۔ مگر دنیا یکدم اندھیرے میں ڈوب گئی۔ اس کا مسکراتا چہرہ۔۔ اس لمحے نے خطیر کا سب کچھ چھین لیا تھا۔

وہ ہڑبڑا کر اٹھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سانسیں بے ترتیب، پیشانی پر پسینے کے قطرے، اور سینے میں کسی ان دیکھے خوف کی ٹھنڈک۔

اس نے فوراً بیڈ سائیڈ ٹیبل پر رکھا موبائل اٹھایا اور انسٹاگرام کھولا۔

گولونہ۔

وہ کہاں تھی؟

کیا وہ ٹھیک تھی؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کئی اسٹوریز اسکرول کرنے کے بعد آخر کار وہ ایک تصویر پر رکا۔

وہ کسی ریسٹورنٹ میں تھی۔ ہلکی مسکراہٹ چہرے پر اور سامنے کھانے کی ٹرے رکھی ہوئی تھی۔

اس نے گہری سانس لی۔

"وہ ٹھیک ہے۔"

یہ خیال آتے ہی اُس نے آنکھیں موند کر کے بستر کی پشت سے ٹکا دیا۔

Clubb of Quality Content

مگر جیسے ہی اُس نے انسٹاگرام دوبارہ کھولا۔

"User not found"۔

خطیر کی انگلیاں ساکت ہو گئیں۔

وہ۔۔۔بلاک ہو چکا تھا۔

چند لمحوں کے لیے اُس کی آنکھوں میں حیرانی چمکی۔

پھر بے اختیار ہلکی سی مسکراہٹ لبوں پر ابھری۔

یہ کھیل ابھی ختم نہیں ہوا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

☆☆☆☆☆

زرغم کو دیکھے ہوئے ایک ہفتہ ہو چکا تھا۔

"تمہارے بغیر گھر گھر نہیں ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نگاہیں بے ساختہ اپنی انگلی میں چمکتی انگوٹھی کی جانب اٹھیں جسے اس نے اتارنے کی کوشش کی لیکن نہیں اتار نہیں سکی۔

لمحوں میں اسے زرغم کا خیال آیا۔

وہ کون ہے؟

وہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر جو مجھ جیسے مجرموں کو سوچے سمجھے بغیر گرفتار کر لیتا ہے؟

یا وہ شخص جو مجھے محفوظ رکھنے کے لیے اپنا گھر چھوڑ کر دوسرے شہر چلا آیا؟

Clubb of Quality Content

شاید یہ سب جھوٹ نہیں تھا؟

شاید۔۔۔ صرف شاید زرغم مجھ سے محبت کرتا ہے؟

تب تم کیا کرو گی مَہرہ؟

وہ نفی میں سر ہلانے لگی۔

"چلیں آپی سمندر چلتے ہیں واک کرنے۔" راعنین نے اچانک کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"گو لو نہ منہ بنا کر بیٹھ جائے گی اگر اسے پتا چلا۔"

"اس کو کون بتا رہا ہے۔۔ ویسے بھی آج دیر سے آئے گی۔" راعنین نے سبز رنگ کے کورڈ سیٹ پر اسی رنگ کا حجاب بناتے ہوئے کہا۔

"جیکٹ پہنو پہلے۔۔" کھڑے ہو کر اس نے کہا تو رائنین جلدی سے اپنے کمرے میں بھاگی اور واپس آ کر وہ رائنین کے ساتھ گھر سے نکل گئی۔

زرغم کی یادیں سارا راستہ اس کا پیچھا کرتی رہیں۔

ان لوگوں کا اسلام آباد جانے کا وقت آ گیا تھا۔

اب تک ریڈ کا اپروول اچکا ہو گا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جب وہ سمندر پہنچے تو اس کی وسعتیں افق تک پھیلی ہوئی ہیں۔ جیسے نیلے کینوس پر بے شمار اسرار چھپے ہوں۔ لیکن مَہرہ نے ساحل پر اٹھتی ان لہروں کی جانب نظر بھی نہیں ڈالی جو چٹانوں سے ٹکرا رہی تھیں۔

"ہمیں اسلام آباد جانا ہو گا۔" اس نے خود کو کہتے سنا۔

"میرا جانا ضروری ہے کیا؟" راعنین پل بھر کو خاموش ہوئی۔

مَہرہ نے بغور اسے دیکھا تھا۔ کچھ تھا جو راعنین اس سے چھپا رہی تھی۔

"زرغم کی فیملی بہت اچھی ہے۔ تم اور گولونہ ہوٹل سے زیادہ سیف ان کے ساتھ رہو گے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"لیکن مجھے نہیں جانا وہاں۔۔"راعنین نے دھیمی سی آواز میں کہا۔

"دو تین دن کی بات صرف۔ میں ہوٹل بک کروادیتی لیکن زرغم کے گھر تم دونوں محفوظ رہو گے۔۔ٹرسٹ می میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گی۔"اس نے راعنین کی نگاہوں میں دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں جانتی ہوں۔"راعنین پھیکا سا مسکرائی۔

چند پل کے لیے ان دونوں کے بیچ خاموشی چھا گئی۔ راعنین رک کر ریت پر بیٹھی اور مَہرہ نے اسی کے ساتھ بیٹھتے ہی اپنے ارد گرد نظر ڈالی یہ دیکھتے ہوئے کہ وہ محفوظ تھے۔ پھر اس نے اپنی نظریں صاف نیلے پانی کی طرف موڑیں۔

"محلوں میں کیمروں کے سامنے پرفیکٹ دیکھنے والے خوکھلے لوگ بستے ہیں۔۔ میں نے اصل محبتیں مڈال کلاس گھر میں دیکھی ہیں۔" اس نے گہرہ سانس لے کر کہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راعنین نے اس کی جانب دیکھا مگر خاموش رہی۔

"مجھے لگا تھا آپ فرشتہ ہیں۔" راعنین چہرہ نیچے جھکاتے ہوئے ریت پر ہاتھ پھیرنے لگی۔

مَہرہ کے ماتھے پر بل پڑے لیکن راعنین وہ دیکھ نہیں پائی۔

"جب آپ نے۔۔۔ جب آپ نے اسے مجھ پر سے کھینچا تو مجھے لگا کہ آپ کوئی فرشتہ ہیں جو مجھے جنت میں لے جانے آیا ہے۔"

اس کے رونگٹے کھڑے ہونے لگے تو اس نے راعنین کے چہرے کو اپنی نظروں کی گرفت میں لیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ پہلی بار راعنین نے اس رات اس کی بات کر رہی تھی۔ مَہرہ سانس روکے اسے تک رہی تھی کہ سالوں بعد وہ اپنے اوپر سے اتنا بھاری بوجھ اتار دے گی۔

دو سال بعد بھی یاد کے پردے سے راعنین وہ دن مٹا نہیں سکی تھی۔

بارش کی بوندیں زمین پر گر رہی تھیں اور وہ بارش کی بوندوں میں ہاتھوں کو پھیلاتے ہوئے ریسٹورینٹ کے باہر اپنے بھائی کا انتظار کر رہی تھی۔ دور سے اپنے بھائی کی گاڑی کو آتے دیکھا تو لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی اور خوشی سے ان کی طرف ہاتھ ہلایا۔

لیکن اچانک ایک وین قریب آ کر رک گئی۔ آنکھوں کے سامنے سب کچھ بہت تیزی سے ہوا۔ دو آدمی وین سے نکلے اور اسے زبردستی کھینچنے لگے۔ اس نے چھڑانے کی کوشش کر رہی لیکن وہ لوگ مضبوط تھے۔ وہ مدد کے لیے چلائی لیکن بارش کے شور میں آواز دب گئی۔

اسی لمحے اس نے دیکھا کہ اس کے بھائی نے اپنی بندوق نکالی اور بھائی کی آنکھوں میں غصہ اور خوف کی متضاد کیفیات تھیں جب وہ وین کی جانب نشانہ بنانے لگا۔ راعنین کے سامنے بیٹھے آدمی کے گولی لگی تھی۔ پھر اس نے دیکھا کہ ان آدمیوں نے گولیاں چلانا شروع کر دیں اور ایک گولی اس کے بھائی کے سینے پر جا لگی۔

"نہیں۔" وہ زور سے چلاتی وین کی کھڑکی پر ہاتھ مارنے لگی۔ بارش کی بوندیں اس کے چہرے کو بھگو رہی تھیں۔ اس کی نگاہیں اپنے بھائی کے جسم سے بہتے خون تک گئی تھیں۔ جواب بھی اس کے لیے لڑنے کی کوشش کر رہا تھا۔ راعنین کی آنکھوں کے سامنے سب کچھ سست ہو جا رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بھائی۔"اس نے پکارنے کی کوشش کر رہی اور سب کچھ ایک لمحے کے لئے جیسے رک گیا۔۔۔بارش کی شدت میں کمی نہیں آئی لیکن اس کی دل کی دھڑکنوں کی گونج اور بھی تیز ہو گئی۔

"پاپا نے میرا برائڈل شاور باہر رکھنے کو منع بھی کیا تھا لیکن میں نے ضد کر کے ریسٹورینٹ میں رکھا تھا۔۔۔اگر میں ان کی بات مان لیتی تو بھائی کو کچھ نہیں ہوتا۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مَہرہ نے جھک کے اسے گلے لگایا۔راعنین اپنا سر اس کے کندھے پر رکھ کر سمندر کی طرف دیکھنے لگی۔

"مجھے پاپا اور بھائی نے پریوں کی طرح رکھا تھا آپی۔ میں نہیں جانتی تھی کہ دنیا میں یہ حصہ موجود ہے۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ اس دنیا میں اتنی وحشت ہے۔" ہچکیوں کی وجہ سے اس کا پورا جسم لرز رہا تھا۔

"میری وجہ سے بھائی کو گولی لگی تھی۔۔ماما پاپا سب کو مجھ سے نفرت ہو گئی ہو گی۔" آنکھوں میں ڈھیروں آنسو لے کر وہ دو سال کا غبار آج نکال رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"شش۔۔۔میرا بچہ۔" وہ اس کی پشت سہلاتے ہوئے بولی۔

"گولونہ کی اپنی فیملی ہے۔ لیکن میں اکیلی ہوں آپی، میں آپ کو نہیں کھو سکتی۔۔" بھیگی پلکوں تلے آنسوؤں سے بھری آنکھیں اس سے ملی تھیں۔

"تم مجھے نہیں کھوؤ گی۔ میں ہمیشہ تمہاری حفاظت کروں گی۔" وہ اپنے ہاتھ اس کے گالوں پر رکھ کر اس کے ماتھے پر لب رکھے تھے۔

"آپی آئی لو یو۔" اس نے سرگوشی کی تھی۔

"آئی لو یو ٹو میرا بچہ۔۔" لمحے بھر کو وہ ہچکچائی لیکن آنکھیں بند کر کے آخر وہ الفاظ کہہ دیئے جو اس نے کبھی کسی کو نہیں کہے تھے لیکن آج اس لڑکی کو کہے تھے۔ جسے وہ اپنی بہن کہتی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اگر ہمیں واقعی اسلام آباد جانے کی ضرورت ہے تو میں چلنے کو تیار ہوں۔" وہ اپنے گالوں کو رگڑتے ہوئے کہنے لگی۔

مَہرہ ہلکا سا مسکرائی لیکن اچانک عجیب سا احساس ہوا۔ اس نے ارد گرد نظر ڈالی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ زرغم ہو سکتا تھا۔

لیکن وہ نہیں بھی ہو سکتا۔۔

"واپس چلو اب۔ ہم بہت دیر سے باہر ہیں۔" کھڑے ہو کر اس نے راعنین کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

تیزی سے گھر کی طرف چلتے ہوئے وہ اپنے ارد گرد نظریں دوڑاتی رہی تھی۔

"کوئی بات ہے؟" راعنین نے ارد گرد دیکھ کر پوچھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نہیں۔۔ تم فکر نہیں کرو۔" مَہرہ نے جواب دیتے ہی اپنا دایاں ہاتھ پشت کے پیچھے لے جا کر انگلیاں بندوق کے گرد لپیٹیں اور اپنا بایاں ہاتھ راعنین کی پشت پر رکھا۔ تاکہ اگر ان پر اچانک حملہ ہو تو وہ اسے تھام سکے۔

اس کے حواس اس وقت تک ہائی الرٹ رہے تھے جب تک اس نے راعنین کو گھر میں دھکیل کر حفاظتی دروازے کو بند کر دیا۔

"میرے بغیر گھومتے ہوئے تم دونوں کو شرم نہیں آئی؟" گولونہ جو لیب کورٹ اتار رہی تھی ان دونوں کی دیکھتے ہی بولی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"چپ کرو یار ابھی۔" اس نے بیزاریت سے کہا۔

"کیا ہوا ہے؟" راعنین نے پھر سے پوچھا۔

"پتا نہیں۔ یہ زرغم بھی ہو سکتا ہے، جو مجھ پر نظر رکھا ہوا ہو۔" اس نے نفی میں سر ہلایا۔

وہ راعنین کے کمرے میں جا کر گھر کے آس پاس موجود سیکیورٹی کیمرے اسکرین پر لائی۔ اس کے پیچھے گولونہ اور راعنین بھی ساتھ کمرے میں بیٹھے تھے اور پھر انتظار کرنے لگے کہ آیا کوئی گھر کے قریب تھا۔

چند لمحے بھی نہیں گزرے تھے کہ ایک گاڑی آہستہ سے گھر کے سامنے رکی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بی سیف۔" راعنین ایک لمحے کے لیے اپنی جگہ جم سی گی۔

"میرے پیچھے دروازہ سیل کر دو۔" وہ اپنے پیچھے سے بندوق کھینچتی ہوئی اٹھی۔

"اور میں کیا کروں؟"گولونہ نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"اللہ اللہ کرو۔اور کیا کروگی۔"راعنین نے لطیف سے انداز میں جواب دیا۔

"شٹ اپ یو بوتھ اینڈ فوکس۔"اس نے جھنجھلا کر دونوں کو دیکھا۔

"لاسٹ ٹائم جب تم نے یہ بولا تھا تو میں سمندر میں گرتے گرتے بچی تھی۔"گولونہ نے آنکھیں پھیلا کر اسے دیکھا۔

"زندہ بچ گئی ہو یہ کافی نہیں ہے؟"اس کے بات خاطر میں لائے بغیر بے نیازی سے اس نے جگمگاتی اسکرین پر نظریں مرکوز رکھیں،جہاں تین آدمیوں کو گاڑی سے اترتے دیکھا تھا۔

"یہ نہیں یاد کہ اس کے بعد ہماری یاٹ میں آگ لگ گئی تھی؟ وہ بھی سمندر کے بیچ و بیچ۔" راعنین نے کھلکھلا کر مزے سے کہا۔

"ایڈیٹس۔۔"وہ زیر لب بڑبڑاتے باہر کی جانب بڑی۔

"رکو۔"گولونہ نے اسکرین کی جانب اشارہ کیا۔

اس کی نظریں کمپیوٹر کی طرف اٹھتی تھیں۔ایک آدمی پہلے ہی بے جان پڑا تھا اور اس نے دوسرے کو گرتے دیکھا۔تیسرے نے بھاگنا شروع کیا لیکن دور جانے سے پہلے ہے وہ زمین پر گر چکا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اسی وقت دیوار کی طرف ہونے والی حرکت نے اس کی توجہ اپنی طرف کھینچ لی اور اس نے دیکھا کہ زرغم نے سیکورٹی گیٹ کی طرف بھاگتے ہوئے چھلانگ لگائی تھی۔

جسم خود بخود حرکت کرنے لگا اور وہ زینے عبور کرتی سیکورٹی گیٹ کھولنے کے لیے اس میں کوڈ ڈالنے لگی۔ پھر زرغم دروازہ بند کرتے ہوئے اندر داخل ہوا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہمیں فوراً نکلنا ہو گا۔ خطیر نے بندوں کو روکا ہوا ہے۔" اس نے گہری نگاہیں اٹھا کر مہرہ کو دیکھا۔

"راعنین گولونہ۔۔۔۔ ہمیں نکلنا ہے۔ سسٹم کلئر کرو راعنین اور گولونہ تم ایمرجنسی بیگ اٹھاؤ۔" وہ چیخ کر اپنی دوستوں کے جانب بھاگتے ہوئے مڑی تھی۔

زرغم نے اچانک ہی اس کا بازو اپنے ہاتھ میں قید کر کے نرمی سے اسے خود سے لگایا اور اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھے تھے۔ اگلے ہی لمحے اس کی آنکھیں حیران ہو کر پھیلی تھیں لیکن پلکیں جھپکا کر وہ پیچھے ہٹنے لگی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جاؤ۔" پھر اس نے آہستہ سے مَہرہ کا کندھا تھپک کر کہا۔

وہ اس سے دور ہو کر زینے اترتی نیچے بھاگی۔ گولونہ سفید چہرے اور ماتھے پر پسینے لیے دو بیگ لاؤنج میں گھسیٹ کر لا رہی تھی۔ زرغم کو دیکھ کر جلدی سے ہسپتال کے نیلے اسکرب پر گلے میں اسکارف مفلر کی طرح لیا۔

"میں مَہرہ کی دوست ہوں۔ گولونہ توصیف۔" زرغم نے سوالیہ نگاہوں سے گولونہ کو دیکھا تو وہ مسکرا کر کہنے لگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم سے مل کر خوشی ہوئی۔" وہ ہلکا سا مسکرا دیا۔

اس نے اپنا بیگ اٹھا کر اسے کندھے ڈالا اور اپنی بندوق کے میگزین چیک کیا پھر ٹائمر سیٹ کرنے لگی جو گھر کو آگ لگا دے گا۔ پھر اس نے دیکھا کہ راعنین اپنے کمرے میں کمپیوٹر کلئر کرنے کے لیے تیزی سے ٹائپ کر رہی تھی۔

"میں کیا کر سکتا ہوں؟" زرغم نے اچانک پوچھا اور راعنین اتنی بری طرح چونکی کہ سسٹم چھوڑ کر کرسی سے کھڑی ہو گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس نے زرغم کی حیرت سے پھیلی آنکھیں راعنین پر جمی دیکھیں اور راعنین کا سفید پڑتا چہرہ دیکھا۔ زرغم نے اس کی جانب قدم بڑھایا تو راعنین ایک لمحے میں ہی مَہرہ کی جانب بڑھی اور اس کی قمیض کو آستین کو پکڑ کر کھڑی ہو گئی۔

"تم زرغم کو جانتی ہو؟"مَہرہ نے زرغم کو رکنے کا اشارہ کر رہا۔

راعنین نے خاموشی سے اثبات میں سر ہلا دیا۔

مَہرہ نے باری باری ان دونوں کی جانب دیکھا پھر وہ کمپیوٹر کے پاس جا کر باقی سسٹم شٹ ڈاؤن کرنے لگی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم۔۔مَہرہ کے ساتھ تھیں؟"زرغم کی نظریں راعنین کی جانب اٹھی تھیں۔

راعنین نے صرف اثبات میں سر ہلایا اور پھر نگاہیں جھکا لیں۔

"مجھے بلکل سمجھ نہیں آرہا یہ کیا چل رہا ہے لیکن ہمیں اب واقعی یہاں سے نکلنا ہو گا۔" اس نے کمرے سے باہر نکل کر ٹائمر شروع کر دیا اور گولونہ نے راعنین کو بیگ پہنانے میں مدد کی۔

"میرے پیچھے رہنا تم دونوں۔۔اگر مجھے کچھ ہو جاتا ہے تو جتنی تیزی سے بھاگ سکتے ہو بھاگ جانا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گولونہ کا چہرہ پیلا پڑا اور راعنین نے نفی میں سر ہلایا لیکن اس کے پاس اپنی دوستوں سے بحث کرنے کا وقت نہیں تھا۔ کیونکہ وہ اب زرغم کے ساتھ سیکیورٹی گیٹ کے پاس کھڑے تھے۔

"سب کلئر ہے خطیر؟"وہ خطیر کا جواب نہیں سن سکتی۔ لیکن زرغم دروازے کی طرف اشارہ کیا۔

"اسے کھولو۔"

مَہرہ نے وہی کیا جیسا کہ اس نے کہا تھا۔ اور جب ان تینوں نے اپنا آخری سیف ہاؤس بھی چھوڑ دیا تھا۔ تو اسے احساس ہوا کہ سب کچھ ہونے کے بعد بھی وہ زرغم پر بھروسہ کرتی تھی۔

☆☆☆☆☆

"کلئر۔"خطیر نے کہا۔

"دیوار کے اوپر سے۔۔"زرغم نے لڑکیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

مَہرہ گولونہ اور راعنین کی مدد کرنے لگی،لیکن پھر اس نے قدم بڑھایا اور راعنین کو اوپر چڑھنے میں مدد کی۔

دونوں لڑکیوں کے بعد،مَہرہ نے ایک لمحے میں دیوار پھلانگ لی۔پھر زرغم بھی ان کے ساتھ دوسری طرف اترا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"بھاگو۔۔ گاڑیاں آ رہی ہیں۔" خطیر کی آواز ان کے کانوں میں گونجی۔

"اپارٹمنٹس کی طرف بھاگو۔۔" اس نے اُس طرف اشارہ کیا جہاں خطیر سنائپنگ پوزیشن میں تھا۔

لڑکیاں آگے بڑھیں، اور وہ ان کے پیچھے تھا۔ جب وہ عمارت کے قریب پہنچے، تو اسے اپنے پیچھے گولی چلنے کی آواز سنائی دی۔

"جلدی کرو۔" خطیر کی آواز غصے سے بلند ہوئی۔

آگے بڑھتے ہوئے، زرغم نے راعنین کا ہاتھ پکڑ لیا اور مَہرہ اور گولونہ کو پیچھے چھوڑ کر تیزی سے آگے نکل گیا۔ لیکن مَہرہ اور گولونہ بھی تیزی سے اس کے ساتھ وین کی طرف دوڑیں۔

"مَہرہ، گولونہ، بیٹھو جلدی۔" وین تک پہنچ کر، اس نے پچھلا دروازہ کھولا اور راعنین کو اندر بٹھایا۔

"خطیر، آؤ۔" ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھولتے ہوئے، اس نے ائیر پیس میں کہا۔

"جاؤ تم۔ میں آجاؤں گا۔" خطیر نے جواب دیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے جانتا تھا کہ خطیر ٹریکر کا پیچھا کر سکتا ہے جو اس کے پاس ٹیگ میں تھا۔۔ جسے وہ کبھی نہیں ہٹاتا تھا۔

ٹریفک میں گاڑیوں کے درمیان سے نکلتے ہوئے،اس نے فون پر خطیر کی لوکیشن چیک کی۔

"خطیر، نکلو وہاں سے۔" بیوی اور اس کی دوستوں کی موجودگی کی وجہ سے،اس نے زبان پر آتی گالی کو روک کر ضبط سے کہا۔

"بس پانچ منٹ۔۔"

Clubb of Quality Content

"اپنی تشریف اٹھا کر روڈ پر لے آؤ۔۔میں آرہا ہوں۔"اسٹیئرنگ گھماتے ہوئے،اس نے یوٹرن لیا۔

"تم کبھی میری بات نہیں سنتے۔۔"خطیر نے غصے سے کہا۔

"مَہرہ،مجھے تمہارے کور کی ضرورت ہے۔۔میرے پیچھے بیٹھو۔"عمارت کے قریب پہنچتے ہی،زرغم مَہرہ کی طرف متوجہ ہوا۔

"نیچے ہو۔"اس نے راعنین اور گولونہ کو کہا۔پھر وہ زرغم کی نشست کے پیچھے گئی اور کھڑکی کھولی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تیار ہو؟"

"ہاں۔"اس نے گہری سانس چھوڑی۔زرغم نے سائیڈ مرر میں مَہرہ کے ہاتھوں میں بندوق دیکھی، پھر سڑک پر توجہ مرکوز کی۔

"کور۔"اسی لمحے، خطیر نے زمین پر چھلانگ لگائی۔زرغم نے اسٹیئرنگ وہیل دائیں طرف موڑا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جیسے ہی وین دائیں مڑی، مَہرہ نے گولیاں چلانا شروع کر دیں۔زرغم جھک کر اپنی طرف والا دروازہ کھولا۔ایک گولی دروازے پر لگی،اور خطیر گاڑی میں کود گیا۔زرغم نے ایکسلریٹر پر پاؤں رکھا،اور وین تیزی سے آگے بڑھی جبکہ مَہرہ پیچھے سے فائر کرتی رہی۔

جب صدام کے آدمی پیچھے رہ گئے، تو مَہرہ نشست پر سکون سے بیٹھ کر اپنی بندوقیں لوڈ کرنے لگی۔

"ہیلو ٹرینر۔۔مجھے یاد کیا؟"مَہرہ نے کہا۔

"نہیں، لیکن کور کا شکریہ۔"خطیر ہنس دیا۔

"آپ نے میری جان بچائی تھی، میں نے آپ کی بچالی۔۔حساب برابر۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

خطیر کی نگاہیں بے اختیار گولونہ سے مل گئیں۔ جو اسی ہی حیرت سے آنکھیں پھیلا کر دیکھ رہی تھی۔

گولونہ نے سوالیہ سی نظریں اٹھا کر مَہرہ کو دیکھا۔ اور خطیر نے اپنی ابھرتی مسکراہٹ دبائی۔

"یہ مَہرہ کی دوست ہے، اور یہ میرا کزن ہے۔" زرغم نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نیچے رہو۔" مَہرہ نے گولونہ سے کہا، پھر زرغم کی سیٹ پکڑ کر آگے جھکی۔

"ہم کہاں جا رہے ہیں؟" اس کی چیری جیسی خوشبو زرغم تک پہنچی۔

"ایئر پورٹ، پھر گھر۔"اس نے جواب دیا۔

اس نے ارد گرد نظر دوڑائی،یہ چیک کرتے ہوئے کہ کوئی پیچھا تو نہیں کر رہا۔ پھر اس نے خطیر کے پیچھے چھپی راعنین کی سفید چادر دیکھی۔

"تم گاڑی پارکنگ میں لگا کر آؤ۔"زرغم نے وین ایئر پورٹ کے سامنے روکی۔ سب سے پہلے خطیر باہر نکلا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ایک ایک کر کے باقی سب بھی باہر نکلے۔ گولونہ اور مَہرہ اپنے بیگ اٹھانے لگے، لیکن راعنین ابھی بھی اپنی جگہ بیٹھی رہی۔

"سب انتظار کر رہے ہیں۔"زرغم نے راعنین کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

وہ ایک لمحے کو ہچکچائی، لیکن پھر اس کا ہاتھ تھام لیا۔ وین سے لڑکھڑاتے ہوئے نکلی،اور آنسوؤں نے رکنے کا نام نہیں لیا۔اس نے آستین سے آنکھیں صاف کیں، نظریں چراتے ہوئے اپنی دوستوں کے پاس سے گزر کر آگے بڑھ گئی۔

مَہرہ اور گولونہ نے ایک دوسرے کو دیکھا، پھر خاموشی سے ان کے پیچھے چل پڑے۔

ایئرپورٹ کے ہجوم میں،راعنین ادھر ادھر دیکھ رہی تھی، جیسے کسی کو ڈھونڈ رہی ہو۔ اچانک خطیر کی نظر اس پر پڑی تو وہ ساکت ہو گیا۔ارد گرد کا شور غائب ہو گیا۔راعنین کو اپنا دل رکتا ہوا محسوس ہوا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے؟ کیا یہ دونوں ایک دوسرے کو جانتے ہیں؟" گولونہ نے مَہرہ سے پوچھا۔

مَہرہ نے کندھے اچکائے اور زرغم کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ زرغم نے جواب نہ دیا، بلکہ اس کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیا اور اپنی آنکھوں کے کونے سے آنسو صاف کیے۔

خطیر نے سانس روک کر اسے دیکھا۔ پھر آہستگی سے قدم بڑھایا۔ آنکھوں میں چمکتے آنسوؤں کے ساتھ، اس نے راعنین کے چہرے کو چھوا، جیسے کوئی خواب دیکھ رہا ہو۔

"بھائی۔۔" راعنین نے دھیمی آواز میں کہا۔ یہ سرگوشی تھی، لیکن اس کے آنسو سب کچھ بتا رہے تھے۔

جیسے ہی راعنین نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھا، خطیر نے اسے مضبوطی سے گلے لگالیا۔ وہ لڑکی جس کی دو سال پہلے وہ حفاظت نہیں کر سکا تھا۔ وہ واپس آ گئی تھی۔ راعنین کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔ ارد گرد کے لوگ حیرت ان کو سے دیکھ رہے تھے، لیکن انہیں کوئی پرواہ نہیں تھی۔ خطیر نے اپنی بہن کو دو سال بعد پایا تھا۔ وہ بچوں کی طرح رو رہا تھا، اور راعنین بھی اس کے سینے سے لپٹ کر زور زور سے روئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راعنین، جو دو سال سے سمجھ رہی تھی کہ اس کا بھائی مر چکا ہے، آج اس کے سامنے کھڑا تھا۔ خطیر کو لگا جیسے وہ وقت کی قید سے آزاد ہو گیا ہو۔ اسے یقین ہو چکا تھا کہ اگر خدا مہربان ہو، تو معجزے بھی ہوتے ہیں۔

راعنین اور خطیر جہاز کی طرف چل پڑے۔ان کے پیچھے،باقی سب خاموشی سے چل رہے تھے۔وہ لڑکی جو زرغم کی نظروں سے اوجھل ہو گئی تھی،اب اس کے سامنے تھی۔لیکن اسے حیرت تھی کہ مَہرہ اور راعنین کیسے ملی تھیں۔شاید مَہرہ نے اسے بچایا ہو گا،لیکن وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ راعنین واپس گھر کیوں نہیں آئی تھی۔

سیٹیں ملتے ہی،خطیر نے راعنین کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے پاس بٹھایا۔مَہرہ اور گولونہ نے اپنے بیگ رکھے اور ٹیک آف کے لیے سیٹ بیلٹ لگائی۔

زرغم نے مَہرہ کو دیکھا۔مَہرہ نے نظریں اٹھا کر ایسے دیکھا،جیسے پوچھ رہی ہو۔اب کیا مسئلہ ہے؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اب بھی مجھ سے نفرت ہے؟"زرغم نے پوچھا۔

مَہرہ نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھا۔

"جانتی ہو؟ محبت اور نفرت کے درمیان ایک قدم کا فاصلہ ہوتا ہے۔"زرغم نے چھیڑا۔

"تمہارا کیا خیال ہے؟ کیا مَہرہ مجھے معاف کر دے گی؟"اس کی نظر گولونہ کی طرف گئی۔

"مشکل ہے۔ لیکن کر دے گی۔"گولونہ مسکرا کر بولی۔

مَہرہ نے گولونہ کو گھور کر اس کی ہنسی گل کر دی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کم از کم، اس نے گولونہ کا اعتماد جیت لیا تھا۔

"سچ اور جھوٹ کے درمیان بھی ایک ہی قدم کا فاصلہ ہوتا ہے۔" اس کی نظریں مَہرہ پر واپس گئیں۔

"ہاں، اور تم نے اس فن میں مہارت حاصل کر رکھی ہے۔" مَہرہ نے زیر لب کہا۔

"تمہاری طرح۔۔" اس نے جواب دیا، جس پر مَہرہ نے اسے گھورا۔

ابھی اہم بات یہ تھی کہ وہ مَہرہ اور راعنین کو گھر لے جا رہا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ایک وقت میں ایک جیت۔

جہاز اسلام آباد کی طرف اڑان بھر تا رہا۔ زرغم نے کھڑکی سے باہر دیکھا، پھر مَہرہ کو دیکھا۔ اس کی آنکھیں واپسی کا راستہ تلاش کر رہی تھیں۔

"سو جاؤ۔ پہنچ کر اٹھا دوں گی۔" پرواز کے آدھے گھنٹے بعد، جب گولونہ نیند میں جھولنے لگی، تو مَہرہ نے اس کا سر اپنے کندھے پر رکھا۔

زرغم نے انہیں دیکھا۔ مَہرہ کی گولونہ اور راعنین کے لیے حفاظت اور محبت اسے متاثر کر رہی تھی۔

اگر ہمسفر پسندیدہ ہو، تو زندگی خود بخود خوبصورت لگنے لگتی ہے۔

☆☆☆☆☆

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راعنین نے رات کی مدھم روشنی میں اُس گھر کی طرف دیکھا جو کبھی اُس کا اپنا گھر ہوا کرتا تھا۔ لیکن آج اُس کے قدم زنجیر بن چُکے تھے۔ خطیر اُس کی طرف مڑا اور نرمی سے اُس کا ہاتھ تھام کر آہستہ آہستہ گھر کی طرف لے چلا۔ اندر حاتم صاحب، ماریہ اور بانو بیگم ٹی وی کے سامنے بیٹھے تھے، جہاں کرکٹ میچ چل رہا تھا۔

"یہ رامس ایسے ہی کھیلتا رہا تو صبح تک میچ ختم ہو جائے گا۔" حاتم صاحب نے نفی میں سر ہلایا۔

"بچہ اتنی محنت کر رہا ہے۔ کبھی کبھی قسمت ساتھ نہیں دیتی،" بانو بیگم نے فوراً اپنے لاڈلے کی طرفداری کی۔

"بی بی جی!" اسی لمحے رضیہ کی نظر داخلی دروازے پر کھڑی را عنین پر پڑی، اور وہ زور سے چلّائی۔

رضیہ کی چیخ نے گھر کی فضا یکلخت بدل دی۔ سب کے نظریں داخلی دروازے پر جم گئیں، اور وقت جیسے تھم سا گیا۔

"نینا۔۔۔؟"حاتم صاحب کھڑے ہوئے۔اُن کی آواز لڑکھڑا گئی۔

راعنین کے دل میں خوشی اور غم کا طوفان اُٹھا۔وہ رُک نہ سکی اور تیزی سے حاتم صاحب کی طرف بڑھی۔اُس نے اُنہیں گلے لگایا اور بے اختیار رو پڑی۔ماریہ بیگم بھی اُس کے پاس آ گئیں،اور دونوں نے ایک دوسرے کو مضبوطی سے تھام لیا۔بانو بیگم نے بھی آنسوؤں کے ساتھ اُٹھ کر راعنین کی پشت پیار سے تھپکنا شروع کر دی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گولونہ نے بھی چمکتی آنکھوں سے مَہرہ کی جانب دیکھا۔

گھر کی رونق لوٹ آئی تھی۔ماضی کی تلخ یادیں اب بھی تھیں،لیکن ایک نیا آغاز ہو چکا تھا۔

ائیر پورٹ سے لے کر اب تک کا ہر منظر دیکھ کر مَہرہ کا دماغ چکرا گیا تھا۔ گھر میں سب کے سکون پا لینے تک اُس کی ہمت جواب دے چکی تھی۔

زندگی کی کچھ کہانیاں ایسی ہوتی ہیں جنہیں دہرانے سے صرف تکلیف ہی ملتی ہے۔ راعنین کا سچ چھپانا اُس کے لیے دکھ کا باعث نہیں تھا۔ لیکن سب حیران تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کیانی ہاؤس میں عید جیسا ماحول تھا۔ سب لاؤنج میں راعنین کے ارد گرد جمع تھے، جو تھکی ہوئی نظر آ رہی تھی۔ ایک کونے میں مَہرہ، گولونہ کے ساتھ بیٹھی زرغم کو نظر انداز کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

اچانک اُسے خیال آیا کہ جب اُن پر حملہ ہوا تھا، تو زرغم اُس کے ساتھ ہی تھا۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ کیا وہ اکیلے اس مصیبت سے نکل پاتی؟

وہ اُسے چھوڑ سکتا تھا۔ مگر اُس نے ایسا نہیں کیا۔

"میرے پورشن کے گیسٹ روم میں رہنا ہے؟" وہ گولونہ کی طرف جھکی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اُس نے میرے گھر کو اپنا کہا۔ اِس دھیمی سی آواز پر زرغم ہلکا سا مسکرا دیا۔

"تمہارا پورشن کون سا ہے؟" گولونہ نے اُسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"نیچے بے بے اور ملازم رہتے ہیں،دوسری منزل پر خطیر کی فیملی،اور آخری پر ہم۔"

"میں آنٹی کے ساتھ ٹھیک ہوں۔یہاں کوئی لڑکا نہیں ہو گا،"گولونہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"تمہیں جیسے کمفرٹیبل ہو۔۔اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو رضیہ کو بتا دینا یا مجھے کال کرنا،"
مَہرہ نے ہلکے سے سر کے اشارے سے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہماری گڑیا کو گھر واپس لانے کا بہت شکریہ،"حاتم صاحب نے سنجیدگی سے خطیر کی طرف دیکھا۔

"نینا کو واپس لانے والا میں نہیں،مَہرہ ہے۔"خطیر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"مَہرہ بیٹا۔۔مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ تمہارا شکریہ کیسے ادا کروں،"بانو بیگم نے اُٹھ کر اُس کا چہرہ ہاتھوں میں لے لیا۔

"اِس احسان کے بعد میں تمہارا عمر بھر کا مقروض ہوں۔"حاتم صاحب کے چہرے پر نرمی چھا گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ ایسی باتیں مت کریں۔۔بلکہ مجھے معذرت کرنی چاہیے کہ میں نے اُسے واپس لانے میں اتنی دیر کر دی۔"مَہرہ نے بانو بیگم کے ہاتھ تھام کر کہا۔

"میری بچی لوٹ آئی ہے۔ میرے لیے یہی کافی ہے۔"ماریہ بیگم نے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔

"اب صبح باتیں کرلیں گے۔ بچے تھکے ہوئے ہیں۔"بانو بیگم نے مَہرہ کے چہرے کو پیار سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"وقت کا پتا ہی نہیں چلا۔۔۔رضیہ، گولونہ کو گیسٹ روم دکھادو۔ نینا، تم اپنے کمرے میں چلو۔"

پھر خیال آیا کہ اُس نے زرغم کو موٹر سائیکل کے پیسے نہیں دیے تھے۔

"مجھے تمہارے کتنے پیسے دینے ہیں؟"مَہرہ کی نظریں اُس پر اُٹھ گئیں۔

"ہمم۔۔میں تمہیں بتادوں گا۔"زرغم ہنس پڑا۔

"میرے ساتھ گیمز مت کھیلو۔"اُس نے سیدھے لہجے میں کہا۔

زرغم چلتے ہوئے رُک گیا اور اُس کی گہری نیلی آنکھیں مَہرہ کے چہرے پر جم گئیں۔

یہ جانتے ہوئے کہ زرغم محض ایک بھیگی بلی نہیں تھا،مَہرہ کے لیے اُس کی طرف دیکھنا مشکل ہو گیا تھا۔

گولونہ نے اپنی دوست کی طرف دیکھا۔

"کتنی رقم ہے؟"اُس نے اصرار کیا۔

مَہرہ کے پاس بیس کروڑ تھے۔ جو اُس نے اپنے والد سے چُرائے تھے۔ اور اگر زرغم کا قرض ادا کرنے کے لیے سب کچھ دینا پڑے تو وہ تیار تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں پیسوں کی بجائے تمہارا وقت چاہتا ہوں۔"اُس نے سر جھکا لیا۔

"کتنا وقت؟"اُس کے ماتھے پر شکنیں پڑ گئیں۔

"صرف ایک گھنٹہ۔"وہ ہلکا سا مسکرایا۔

"ٹھیک ہے۔"مَہرہ نے سکون کا سانس لیا۔

"گولونہ کو گیسٹ روم دکھا کر کمرے میں آجانا۔"وہ کہہ کر زینے کی طرف چل دیا۔

مَہرہ گولونہ کے ساتھ گیسٹ روم کی طرف مڑی،اندر داخل ہوئی اور دروازہ بند کر دیا۔

"تم پریشان مت ہونا۔ہم یہاں محفوظ ہیں۔"اُس نے گولونہ کو تسلی دی۔

"اور راعنین؟اُس نے ہم سے جھوٹ کیوں بولا؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اُس نے جھوٹ نہیں بولا، صرف سچ چھپایا ہے۔"

"تمہیں معلوم تھا؟ تم بھی؟"___

"نہیں، مجھے کچھ نہیں پتا تھا۔ آئی سوئیر۔" اُس نے فوراً کہا۔

Clubb of Quality Content

"چلو اُس کے پاس چلتے ہیں۔ کہیں وہ پینک نہ ہو رہی ہو۔"

"یہ اُس کا گھر ہے۔ وہ ایڈجسٹ کر لے گی۔"

گولونہ نے اثبات میں سر ہلایا اور کمرے کو دیکھنے لگی۔

"تم آرام کرو۔ میں زرغم سے بات کر کے آتی ہوں۔"

"غصہ مت کرنا۔۔"گولونہ کی نظریں اُس پر ٹھہر گئیں۔

"تم سکون سے سو جانا۔"وہ مسکرا کر دروازے سے باہر نکل گئی۔

گولونہ نے اپنا بیگ بیڈ پر رکھ کر سر ہلایا۔

ناولز کلب
Clubbed Quality Content

اپنے پیچھے دروازہ بند کرنے کے بعد وہ زینے عبور کرتی ہوئی سیدھی تیسری منزل کی جانب گئی۔اور کمرے کے اندر داخل ہو کر دیکھا کہ زرغم باہر بالکونی میں کھڑا تھا۔اس کی پشت مَہرہ کی جانب تھی۔

جب نظریں کمرے کے گرد گھومیں تو دیکھا کہ اس کے استعمال کی ہر چیز اپنی جگہ پر رکھی ہوئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا میں نے واقعی تم پر کوئی زبردستی نہیں کی؟"زرغم اس کی جانب مڑ کر افسردہ سی مسکان لبوں پر لیے سوال کر بیٹھا۔

"بے عزتی، غصہ، تکلیف۔۔۔اور بھی بہت کچھ لسٹ میں ہے۔ لیکن زبردستی نہیں۔"اس سوال پر وہ لمحے بھر کو چونکی لیکن فوراً ہی سنبھل کر بولی۔

"شروع ایک گھنٹہ۔۔۔"زرغم نے گہرا سانس خارج کر کے اپنے فون میں ٹائمر لگا دیا۔

"تمہیں بات کرنی تھی نا؟"مَہرہ نے اثبات میں سر ہلایا، پھر چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا۔ لیکن جب زرغم کچھ کہنے کے بجائے صرف اسے دیکھتا رہا تو وہ بولی۔

"ہاں، لیکن اس سے پہلے میں تمہیں صرف دیکھنا چاہتا تھا۔"

بالکونی کے دروازے سے گرتی چاندنی میں وہ زرغم کو بغور دیکھنے لگی۔

جتنی دیر اس کی نگاہیں زرغم کے چہرے پر رہیں، ویسے ہی ڈیڈی کے دشمن کی جگہ اسے صرف وہ شخص دکھائی دیا جس سے وہ محبت کر بیٹھی تھی۔

اپنے اندر کہیں غصہ تلاش کرنے کی کوشش کی لیکن تکلیف کے سوا کچھ نہ ملا۔

"میرا مقصد تمہیں تکلیف دینا نہیں تھا۔" زرغم نے اچانک دھیمی سی سرگوشی کی۔

"لیکن تم نے پھر بھی وہی کیا۔۔۔ تم چاہتے تو مجھے شروع میں ہی سچ بتا سکتے تھے۔"

"میں نہیں چاہتا تھا کہ تم واپس چلی جاؤ۔" اس نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"کیوں؟تم ڈیڈی تک تو مجھ سے شادی کے بعد بھی نہیں پہنچ سکے، تو آخر اس شادی کی وجہ کیا تھی؟"اس نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔

"تم۔۔۔وجہ تم تھیں۔"وہ فوراً ہی بول اٹھا۔

ناولز کلب

اس کے الفاظ نے غصے کے سارے عزائم لمحوں میں ٹھنڈے کر دیے۔

وہ زرغم کی نگاہوں میں سچائی تلاش کرنے کی کوشش کرتی رہی، لیکن شک انہیں پڑھنا ناممکن بنا گیا۔

اپنا رخ دوسری جانب پھیر کر اس نے قدم بالکونی کی جانب بڑھا دیے۔

"مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا ہے۔۔۔"زرغم کی نگاہوں کو اپنی پشت پر محسوس کرتے ہوئے وہ آنکھیں موند گئی۔

"صدام کو بلیک میل کرنے کے لیے تم سے نکاح کرنا صرف ایک جھوٹ تھا جو میں صرف سب سے ہی نہیں بلکہ اپنے آپ سے بھی بول رہا تھا۔"

"اگر ڈیڈی کو بلیک میل نہیں کرنا تھا تو ایکٹنگ کر کے مجھے محبت کرنے پر مجبور کرنے کی آخر وجہ کیا تھی؟"وہ کرنٹ کھا کر مڑی۔۔۔وہ تھک چکی تھی ہر وقت ماسک پہنے رکھنے سے،اس لیے صاف لفظوں میں سوال کیا۔

"محبت؟۔۔۔"زرغم کی آنکھیں بے یقینی سے پھیل کر ساکت ہو گئیں۔

"اسے چھوڑو۔۔۔تم نے یہ ڈرامہ صرف مجھے ذلیل کرنے کے لیے کیا تھا؟"وہ جھنجھلا کر تیزی سے بولنے لگی۔

"ہمارے نکاح کو ڈرامہ مت کہو۔۔۔میں نے یہ اس لیے کیا کیونکہ میں تم سے عشق کرتا ہوں۔"سنجیدہ گہری نیلی آنکھیں مَہرہ کو تک رہی تھیں۔

"میں نے ڈیڈی اور خالد کو باتیں کرتے سنا تھا کہ تم وہ واحد آفیسر ہو جسے وہ خرید نہیں پا رہے۔۔۔اور دشمن کی بیٹی سے محبت؟"اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"دشمن کی بیٹی نہیں، میری بیوی ہو تم۔ اور بیوی سے محبت کرنا گناہ تھوڑی ہے۔"

مسکراہٹ کے ساتھ وہ مَہرہ کو دیکھ رہا تھا۔

"اب تو کل ہی نیوز آئے گی کہ زرغم کیانی اپنی دشمن کی بیٹی پر دل ہار بیٹھے۔" وہ بھی ہلکا سا مسکرا دی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نوکری پیشہ آدمی ہوں یار، ایسا مت کرنا، اگر مجھے جاب سے نکال دیا تو تمہیں ہی پالنا پڑے گا اپنے بے روزگار شوہر کو۔" وہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔

"میں نہیں پالتی بھئی۔بے روزگار شوہر کسے پسند ہوتا ہے۔"سینے پر ہاتھ باندھ کر اس نے بے نیازی سے کہا۔

"اتنی امیر ہو کر بھی شوہر کو نہیں پال سکتیں؟"شرارت سے اس کی آنکھیں چمکنے لگیں۔

مَہرہ نے مسکراہٹ دبا کر نفی میں سر ہلایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اگر میری یادداشت نہیں جاتی تو میں اب بھی یہیں ہوتی؟"اب وہ سنجیدہ تھی۔

"ہاں،میں کوئی اور راستہ نکال ہی لیتا۔۔۔اس رات پارٹی میں تم نے مجھے ڈیلوجنل کہا تھا لیکن آنکھوں میں شکاری چمک ہونے کے باوجود بھی تم میرے فلرٹ کرنے پر ہنس پڑی

تھیں۔اور دوبارہ ملنے پر جیسے حیران تھیں،میں تب ہی سمجھ گیا تھا کہ مہرانی صاحبہ کی اٹینشن مل گئی ہے۔"اس نے سر اثبات میں ہلایا۔

مَہرہ کا چہرہ سفید پڑنے لگا۔

اوہ گاڈ۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہوٹل میں ہونے والی ملاقات تو وہ بھول ہی گئی تھی۔

"مَہرہ؟"زرغم نے فکر مندی سے کہا۔

"تم تب ہی مجھے پسند کرنے لگے تھے؟"اس کی دل کی دھڑکن تیز ہو گئی۔

"جہاں تک مجھے یاد ہے،میں یہ پہلے ہی بتا چکا ہوں۔"زرغم نے سر اثبات میں ہلایا۔

"تم واقعی مجھ سے محبت کرتے ہو؟"

"اسٹیم پیپر پر لکھ کر دوں؟"زرغم نے مسکرا کر آنکھیں گھمائیں۔

وہ مسکرا بھی نہ سکی۔۔۔سب سانس روکے اسے تک رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubbians Quality Content

"میں نے جھوٹ بول کر غلطی کی تھی۔اور اس غلطی سے اگر مجھے تم مل گئی ہو تو میں دوبارہ موقع ملنے پر بھی یہی غلطی کروں گا۔"

"مجھے سمجھنے دو۔۔۔کہ تم مجھ سے محبت کرتے ہو۔"وہ دھیمی سی آواز میں بولی۔

"کیوں؟"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔

Clubb of Quality Content

"کیونکہ ہمیں بھی دشمن ہونا چاہیے تھا۔"

زرغم ہنسنے لگا۔

"دشمن تب تک سمجھتا تھا، جب تک میں نے تمہیں لڑکیوں کو بچانے کے لیے اپنی جان خطرے میں ڈالتے نہیں دیکھا۔"

"تم اس سے ایمپریس ہو گئے تھے؟" اس نے پوچھا۔

"یہ کہانی پھر کسی دن سناؤں گا۔" زرغم کے چہرے پر ایک سایہ سا لہرایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اور تمہیں لگ رہا ہے کہ کوئی اور دن بھی آئے گا؟" مَہرہ اسے چھیڑتی رہی۔

"بالکل۔۔۔ مَہرہ، اب لڑائی ختم؟" زرغم اپنی مسکراہٹ روک نہ سکا۔

"ہاں،فی الحال۔۔۔"

"فی الحال سے کیا مطلب؟"زرغم نے آنکھیں چھوٹی کر کے اس سے پوچھا۔

"جب تک تم واپس کوئی الٹی سیدھی حرکت نہیں کرتے۔۔۔"مَہرہ مسکرانے لگی۔

"میں پھر سے منالوں گا۔"وہ سینے پر ہاتھ باندھ کر بالکونی کے دروازے سے ٹیک لگا گیا۔

"اچھا۔۔۔"مَہرہ مسکرائی اور زرغم نے اپنے فون میں بجتے ٹائمر کو بند کر دیا۔

مجھے راعنین کو دیکھنا ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اوہاں۔

"نینا تمہیں کب ملی؟"اس نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا تھا۔

"دو سال پہلے۔"مَہرہ کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہو گئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تو وہ واپس گھر کیوں نہیں آئی؟"

"اس نے کہا تھا کہ اس کے پاس جانے کے لیے کوئی جگہ نہیں تھی۔"اس نے آنکھیں جھکا لی تھیں۔

"تم اس سے بہت پیار کرتی ہو۔"مَہرہ اور اس کے قد میں زیادہ فرق نہیں تھا، لیکن وہ اس کی جھکی ہوئی آنکھوں میں دیکھنے کے لیے نیچے جھکا تھا۔

"گولونہ بھی میری دوست ہے لیکن راعنین میری بہن ہے۔"مَہرہ بہت سنجیدگی سے کہہ رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں مطمئن ہوں کہ تم اس کے ساتھ تھیں۔"وہ بھی اب بے حد سنجیدہ تھا۔

"اسے۔۔ڈیڈی نے ہی کیڈنپ کروایا تھا۔"مَہرہ کی آنکھوں میں ندامت جھلک رہی تھی۔

"وہ آدمی کون تھا جس نے؟۔۔"اس نے طیش سے دانت پیسے تھے۔

"اس باسٹڈ کے کچھ کرنے سے پہلے ہی میں نے اسے مار دیا تھا۔"مَہرہ کے چہرے پر لمحے بھر کو غصہ ابھرا تھا۔

"اس کو لگا کہ خطیر کو گولی لگنے کی وجہ سے کچھ ہو گیا۔۔اتنے ٹایم سے وہ اپنے آپ کو بلیم کر رہی تھی۔۔اس کی مسکراہٹ پر مت جانا،اندر سے بہت ڈری ہوئی ہو گی۔"اس نے مزید کہا۔

"میں سب کو بول دوں گا کہ اسے کچھ وقت دیں۔۔۔ان دو سالوں میں اس نے کیا کیا؟"اس نے آہستہ سے سر اثبات میں ہلایا۔

"بچانے کے بعد اسی رات میں اسے کیلی فورنیا لے گئی تھی۔ وہاں یونیورسٹی میں میرے ساتھ ہی اس نے سائبر سیکیورٹی پڑھی پھر میرے لیے کیمرے اور سسٹم سنبھالے۔"

"پھر کیلی فورنیا سے واپس کب آئی؟" زرغم کے ابرو اکٹھے ہو گئے تھے۔

"سات آٹھ مہینے پہلے۔" مہرہ نے یاد کرتے ہوئے پلکیں جھپکیں۔

"تم نے انگوٹھی کیوں نہیں اتاری تھی؟" مہرہ نے قدم باہر کی جانب بڑھائے تو اس نے پیچھے سے سوال کیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تم مجھے اور کیسے ڈھونڈتے؟"مَہرہ نے اسے دیکھ کر فاتحانہ مسکراہٹ دی۔

"تم چاہتی تھیں کہ میں تم پر نظر رکھوں؟"

"تمہیں ہی شوق تھا تو کرو پروٹیک۔"دروازہ کھولتے ہوئے مسکرا کر اس نے کندھے اچکا دیئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"وہیں مت سو جانا۔"زرغم نے اچانک ہی سنجیدگی سے کہا۔

"دیکھتے ہیں۔"مَہرہ پھر بھی ذرا سا بھی متاثر ہوئے بغیر کہا۔

☆☆☆☆☆

کمرے سے باہر نکل کر ساتھ زینے اترتے ہی زرغم نے پہلے مَہرہ کو را عینین کے کمرے کے دروازے کے گولونہ کے ساتھ باہر کھڑا دیکھا تو ہلکا سا مسکرا دیا، پھر سیکورٹی روم کی جانب بڑھ گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مجھے لگا تھا کہ کمرے سے تمہاری واپسی چار کندھوں پر ہو گی۔" اندر میں داخل ہوتے ہی خطیر تھک کر مسکراتا ہوا اسے دیکھنے لگا۔

"محبت کی جنگ سے اپنے پاؤں پر ہر کوئی واپس تھوڑی آسکتا ہے۔"اس کی آنکھوں میں فاتحانہ سی چمک تھی۔

"اب ہر کسی کی بیوی مافیا بوس کی بیٹی تھوڑی ہوتی ہے۔"خطیر زیر لب کہا۔

"مافیا بوس کی بیٹی ہو یا کسی نارمل انسان کی،بیوی کے آگے اچھے اچھوں کے برہم تیل ہو جاتے ہیں۔"زرغم نے نفی میں سر ہلایا۔

خطیر کی ہنسی بے ساختہ ابھری تھی۔

"پوچھ لو جو پوچھنا چاہ رہے ہو۔"اس نے سپاٹ چہرے کے ساتھ خطیر کو دیکھا۔

"کیا کہا مَہرہ نے؟"خطیر نے برف ہوتے ٹائلز کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔

"صدام ہی تھا اس کی اغوا کے پیچھے۔۔۔نینا نے کہا تھا کہ اسے لگا تم گولی لگنے کی وجہ سے مرگئے ہو اور اس کے پاس جانے کو کوئی جگہ نہیں ہے۔ تو مَہرہ اسے فوراً ہی بچا کر کیلی فورنیا لے گئی۔۔ پھر کچھ مہینے پہلے واپس آئی ہے۔"اس نے آہستہ سے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"خطیر ادھر دیکھو۔۔ہماری نینا کو کچھ نہیں ہوا ہے۔۔اسے کسی نے ہاتھ نہیں لگایا۔"جب خطیر جواب دینے کے بجائے چپ چاپ ٹائلز کو دیکھتا رہا تو زرغم نے اپنے دونوں ہاتھ خطیر کے شانوں پر رکھے تھے۔

"تم سچ کہہ رہے ہو؟"خطیر نے بھیگی گہری بھوری آنکھیں بے یقینی سے پھیلا کر زرغم کو دیکھا تھا۔

"سچ میں۔۔اپنے آپ کو اس کا گناہگار سمجھنا چھوڑ دو۔۔وہ صرف ایک حادثہ تھا جو تمہاری غیر موجودگی میں بھی ہو سکتا تھا۔"اس کی آنکھیں بھی بھیگنے لگی تھیں۔

"مم۔۔میں محافظ تھا اس کا اور وہ اسے میری آنکھوں کے سامنے لے گئے تھے۔میں کچھ نہیں کر سکا زرغم۔۔۔جو کام میرا تھا وہ ایک غیر لڑکی نے کیا ہے۔"وہ روتے ہوئے کانپتی آواز میں کہہ رہا تھا۔

"اس کے پاس اپنا بھائی نہیں تھا لیکن اللہ تھا اور اللہ سے بڑا محافظ کوئی نہیں ہے۔۔۔اللہ تعالی آسمان سے فرشتے نہیں بھیجتے، صرف وسیلے بناتے ہیں۔اور نینا کے لیے وہ وسیلہ مَہرہ تھی۔"زرغم نے اسے اپنے ساتھ لگایا تھا۔

"وہ کیلی فورنیا میں خوش تھی؟"وہ زرغم کی بات سن کر پل بھر کو خاموش ہوا، پھر آنکھیں رگڑتا اسے دیکھنے لگا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"خوش؟۔۔وہ ننھی خرگوش مَہرہ والی یونیورسٹی سے سائبر سیکیورٹی پڑھنے کے بعد اپنی دونوں دوستوں کے ساتھ مل کر صدام کے خلاف کام کرتی رہی ہے۔"زرغم آبرو اٹھا کر کہا۔

"وہ ہار ماننے والوں میں سے کہاں ہے؟"خطیر بے ساختہ نم آنکھوں سے ہنس دیا۔

جب ہی زرغم کا فون بجنے لگا تھا۔ اگلے ہی لمحے اپنی جیب سے فون نکالا تو جگمگاتی اسکرین پر تراب کالنگ لکھا آرہا تھا۔

"ہیلو۔۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کوئی بری خبر ہو تو بالکل مت دینا۔" زرغم نے جواب دیا۔

"سر نے ریڈ کی ڈیٹ فائنل کر دی ہے۔ کل تک آفیشل نوٹس آجائے گا۔"

"آج کا دن ہی اچھا ہے۔۔۔ کیا ڈیٹ ہے؟" زرغم مسکرایا۔

"تین دن بعد۔۔" تراب نے کہا۔

"صحیح۔۔"

"ریڈ کی ڈیٹ آ گئی ہے۔ تین دن بعد کی۔۔" اس نے فون بند کر کے خطیر کو دیکھا تھا۔

Clubb of Quality Content

"شکر۔۔ اب صدام کی الٹی گنتی شروع۔" خطیر برف سا مسکرایا تھا۔

"اچھا ہاں۔۔ گھر کے باہر پولیس موبائل کھڑی کروانی ہو گی۔" زرغم نے کچھ یاد آنے پر کہا۔

"وہ میں دیکھ لوں گا۔"

اس نے سر اثبات میں ہلایا ہی تھا کہ دروازہ کھٹکھٹایا جانے کی آواز پر دیکھا سامنے رضیہ کھڑی تھی۔

"وہ۔۔زرغم بھائی بی بی جی نے کھانے کا پوچھنے کا کہا تھا۔"رضیہ نے سر پر جما دوپٹہ درست کرتے ہوئے کہا تھا۔

"تم نے اور نینا نے پلین میں کچھ کھایا تھا؟"اس نے رخ خطیر کی جانب پھیرا۔

"نہیں۔۔اس کو بولو نینا کے کمرے میں ہی لگادے کھانا۔"خطیر نے سر نفی میں ہلا کر دھیمی سی آواز میں کہا۔

"لگادو نینا کے کمرے میں ہی۔"رضیہ سر اثبات میں ہلاتی باہر نکل گئی تھی۔

"میں کبوتر نہیں ہوں، خود بھی اپنے منہ کا استعمال کیا کروں۔"وہ دونوں دروازہ پار کرتے نینا کے کمرے کی جانب بڑھے تو زرغم نے آنکھیں گمائیں۔

"اتنا بولنے سے تمہارے جبڑے میں درد نہیں ہوتا؟"خطیر نے بیزاریت سے اسے دیکھا تھا۔

خطیر نے کمرے کے دروازے پر آہستہ سے دستک دی تو دروازہ نینا کے بجائے گولونہ نے کھولا تھا۔ خطیر یکدم ہی پیچھے ہوا۔ زرغم نے بمشکل لبوں پر ابھرتی مسکراہٹ روکی تھی۔

گولونہ نے دروازہ پورا کھول دیا، پیچھے بیڈ پر بیٹھی راعنین اُٹھ کر دروازے تک آئی تھی۔

"کھانا تمہارے کمرے میں لگوا رہا ہوں۔ نیچے بے بے ڈسٹرب ہوں گی۔" خطیر نے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ٹھیک ہے۔" راعنین نے سر اثبات میں ہلایا۔

"مَہرہ کہاں ہے؟" زرغم نے کمرے کے گرد دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"فریش ہونے گئی ہے۔"گولونہ نے جواب دیا۔

"چلو پھر ہم کھانا لگواتے ہیں۔"زرغم نے خطیر کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

☆☆☆☆☆

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تو۔۔۔کیا بات ہوئی؟"گولونہ نے پوچھا۔

"زرغم سے۔۔؟"وہ ان دونوں سے ساتھ بیڈ پر بیٹھتی تھی۔

"ہاں۔۔مجھے تو لگتا ہے وہ تم سے سچ میں پیار کرتے ہیں۔"گولونہ رازداری سے اس کی جانب جھکی۔

"زرغم بھائی آپ سے صرف پیار نہیں بہت پیار کرتے ہیں۔"راعنین بھی پیر اوپر چڑھا کر اس کی جانب جھکی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تمہارا کزن ہے اس لیے تعریفیں کر رہی ہو؟"اس نے ناگواری راعنین کو دیکھا۔

"نہیں"__

"تم چپ ہی رہو۔ میں تمہیں ہر بات بتاتی ہوں اور تم نے مجھ سے اتنا بڑا جھوٹ بولا۔" گولونہ نے ہاتھ نچا کر راعنین کی بات کاٹی تھی۔

"اس نے دھوکہ نہیں دیا صرف سچ چھپایا ہے۔" راعنین کی معصوم شکل دیکھ کر مَہرہ نے فوراً کہا۔

ناولز کلب
Clubs of Quality Content

"تو یہ بتا بھی تو سکتی تھی۔" گولونہ نے غصے سے گہرا سانس لیا تھا۔

"سوری۔۔" راعنین کی آواز بھر آئی۔

"اچھا اب روتی شکل مت بناؤ۔" گولونہ نے یکدم ہی اس کے کندھے پر دھپ رسید کی تھی۔

راعنین نم آنکھوں سے مسکراتی ان دونوں کو خود سے لگاتی باری باری دونوں کے رخسار پر لب رکھنے لگی۔

"میرے پیملز ہو جایں گے۔۔"مَہرہ اپنا رخسار رگڑتی ہنسنے لگی۔

دروازہ کھٹکھٹائے جانے کی آواز پر مَہرہ نے اُٹھ کر دروزہ کھولا تو سامنے زرغم اور خطیر پلیٹوں کے ساتھ کھڑے تھے۔اور پیچھے رضیہ کھانے کی ڈِش لیے نمودار ہوئی۔رضیہ کمرے میں داخل ہو کر کھانا لگانے کے بعد دروازہ بند کرتی باہر نکل گئی۔اور جب وہ مڑی تو راعنین، زرغم اور خطیر زمین پر بیڈ کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔اور گولو نہ بیڈ کے پاس کھڑی مَہرہ کو دیکھ رہی تھی۔

"آجاؤ بیٹھو۔"اس نے مسکرا کر گولونہ کو زمین کی جانب اشارہ کیا۔

گولونہ نے اس کے دائیں طرف بیٹھتے ہوئے خاموشی سے آلو گوشت کی ڈِش کو دیکھا۔ پھر کھانا کھاتے ہوئے سب کے درمیان خاموشی پھیل گئی۔

"تمہاری اور مَہرہ کی دوستی کو کتنا وقت ہو گیا؟"زرغم گولونہ سے مخاطب ہوا تھا۔

"ساڑھے تین چار سال۔۔ہماری دوستی یونیورسٹی میں ہوئی تھی۔"گولونہ سوال پر کچھ چونکی پھر یاد کرتے ہوئے جواب دیا۔

اس نے اثبات میں سر ہلایا۔ پھر اپنی پلیٹ میں گوشت کے ٹکڑے کر کے مَہرہ کی پلیٹ میں رکھے۔ مَہرہ نے بدلے میں اپنی پلیٹ سے گوشت اس کی پلیٹ میں ڈال کر دوبارہ جھک کر کھانے میں مصروف ہو گئی۔۔

راعنین اور گولونہ بے ساختہ ہی ہنس پڑی تھیں۔ مَہرہ کی نگاہیں ان کی جانب اٹھیں تو راعنین زرغم کو دیکھ رہی تھی۔ جب وہ زرغم کی جانب مڑی تو دیکھا کہ وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا؟" اس نے پوچھا۔

"آپ کو زمین پر بیٹھ کر پہلی بار آلو گوشت کھاتے دیکھنا کچھ ہضم نہیں ہو رہا۔" راعنین ہنستے ہوئے بولی۔

"تم نے کبھی آلو گوشت نہیں کھایا؟"خطیر کے آبرو حیرت سے اوپر اٹھے تھے۔

"اسے پاکستانی کھانے پسند ہی نہیں تھے۔"گولونہ نے مسکرا کر نفی میں سر ہلایا۔

"ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔"مَہرہ نے سنجیدگی سے کہا۔

Clubb of Quality Content

"رہنے دیں آپی۔ آپ ہی کہتی تھیں۔۔ٹوچ آئلی ہوتے ہیں۔"

"بس دیکھ لو میرے پیار کی طاقت۔۔"زرغم مزے سے بول کر واپس کھانے کی جانب متوجہ ہو گیا تھا۔

"بیوی آ گئی ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تم واپس یہ چیپ حرکتیں شروع کر دو۔"جہاں گولونہ اور راعنین نے بمشکل اپنی مسکراہٹ دبائی وہاں خطیر نے بیزاریت چھپانے کی کوشش ہر گز نہیں کر رہی تھی۔

"تم خود سنگل ہو تو میری خوشیوں کو تو نظر مت لگاؤ۔"زرغم نے متاثر ہوئے بغیر کہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اب نظر بٹو کو بھی نظر لگے گی۔۔"خطیر زیر لب بڑبڑایا تو راعنین کا قہقہہ ابلا۔

"ویسے مَہرہ کو تم بھابھی بھی کہہ سکتی ہو۔۔۔ہیں نا زرغم بھائی؟"گولونہ نے باری باری راعنین اور زرغم کو دیکھا تھا۔

"ہاں آف کورس۔"زرغم سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"میری پیاری بھابھی۔۔"راعنین نے میٹھی سی مسکان لبوں پر سجائی تھی۔

ایسا احساس جو پہلے کبھی محسوس نہیں ہوا وہ اب ہونے لگا تھا۔کسی خود سے زیادہ طاقتور شخص کا اپنا محافظ اور اپنی بھی ایک فیملی ہونے کا احساس ہونے لگا۔

اسے ہمیشہ مضبوط ہونا پڑا تھا۔ہمیشہ اپنے لیے لڑنا پڑا تھا۔لیکن اب جب کہ زرغم ساتھ ہے، تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ صرف ایک فائٹر ہی نہیں بلکہ ایک عورت بھی ہے۔

اس کی گردن میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔

ہاں مغل کارپوریشن کی ایکلوتی وارث ہونے کے باوجود محبت کے معاملے میں وہ بھی ایک عام عورت تھی۔ جو محبت کے لیے مار بھی سکتی ہے اور مر بھی سکتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

☆☆☆☆☆

رات کے تین بج چکے تھے۔ اور اسے اب بھی امید تھی کہ مَہرہ کمرے میں واپس آئے گی۔

بالکونی کا دروازہ بند کرنے کے بعد جیسے ہی وہ بیڈ تک آیا اور کمبل اوڑھنے لگا اسی وقت دروازہ کھلا اور مَہرہ اندر داخل ہوئی۔

"تم ابھی تک جاگ رہے ہو؟"اس نے پوچھا۔

"بس کسی کے انتظار میں۔"وہ بیوقوفوں کی طرح مسکرانے لگا۔

Clubb of Quality Content

"میری ہر چیز جگہ پر ہے۔"مَہرہ نے کمرے سے ڈریسنگ روم میں جھانکتے ہوئے کہا

"تمہارا کمرہ ہے۔۔"

"بہت آوَر کانفیڈیس ہو۔"رخ اس کی جانب موڑتے ہوئے وہ ہولے سے مسکرادی۔

"شکریہ۔۔واپس آنے کا شکریہ۔" گہری نیلی نگاہیں اٹھا کر وہ سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔

"تمہاری یادداشت واپس کب آئی تھی؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ولیمے سے کچھ دیر پہلے۔۔۔میرا صدام مغل کی بیٹی ہونے سے تمہیں کوئی فرق نہیں پڑتا؟"وہ بستر پر دراز ہو گئی۔نیم اندھیرے میں اس کا چہرہ واضح نہیں تھا۔لیکن وہ زرغم کی نگاہیں خود پر محسوس کر سکتی تھی۔

"کبھی بھی کسی بچے کو اس کے ماں باپ کے گناہوں کا ذمہ دار نہیں سمجھنا چاہیے۔۔۔ لیکن ایک سوال ہے، کہ تم صدام کے نقش قدم پر کیوں نہیں چلیں؟" وہ مَہرہ کی اپنے باپ کو دھوکہ دینے کے پیچھے کی وجہ جاننا چاہتا تھا۔

"اس قدر ہولناک چیزیں۔۔ کسی کو روکنی ہی تھیں۔" مَہرہ نے جھرجھری لی۔

صدام کو گرفتار کرنے کی ایک اور وجہ یہ بھی تھی۔ کہ اس نے بار بار اس عورت کو مارنے کی کوشش کر رہی جو میرا سب کچھ ہے۔ اور صرف یہ اللہ جانتا ہے کہ مَہرہ نے بچپن میں کیا کیا دیکھا ہے۔

"تم بہت بہادر ہو۔" وہ مَہرہ کے بیڈ پر بکھرے بالوں میں آہستہ آہستہ انگلیاں چلا رہا تھا۔

"مجھے نہیں معلوم کہ مستقبل میں کیا ہے۔ لیکن مجھے اتنا پتا ہے۔ کہ میں اس کا سامنا تمہارے ساتھ کرنا چاہتی ہوں۔" مَہرہ نے اچانک رخ اس کی جانب کر رہا تھا۔

زرغم کی انگلیاں ایک دم ہی تھم گئیں۔ اس نے بے یقینی سے مَہرہ کو دیکھا۔

"آئی لو یو زرغم۔۔" مَہرہ جانتی تھی کہ وہ کیا سننا چاہتا تھا۔

یہ وہ الفاظ تھے۔ جو اپنی ماں کے انتقال کے بعد اس نے کسی سے نہیں سنے تھے۔

اچانک ہی اس کی آنکھ سے ایک آنسو پھسل کر رخسار پر چمکنے لگا۔

"تم رو رہے ہو؟۔۔رکو ذرا۔۔۔"مَہرہ یکدم اُٹھ بیٹھی اور اس کے قریب آئی پھر زور سے ہنستے ہوئے موبائل سے ویڈیو بنانے لگی تھی۔

"میں تمہیں کچھ بتانا چاہتا ہوں۔"زرغم نے اس کے ہاتھ سے موبائل جھپٹ کر گہرا سانس بھرا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اوکے۔۔۔"مَہرہ نے بمشکل مسکراہٹ دبائی۔

"یہ رامس کو نہیں پتا۔"

"نہیں بتاؤ نگی اسے۔۔"اس نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"میری آمی جنسی غلام تھیں۔" بہت سا تھوک نگل کر اس نے وہ سچ تسلیم کر رہا جو کوئی بیٹا نہیں کرنا چاہے گا۔

مَہرہ کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں اور لب کھولے اسے دیکھتی رہی۔

"جب آمی نے بھاگنے کی کوشش کی تو پاپا نے ان کو گولی مار دی۔۔۔ آخری چیز جو انہوں نے دیکھی وہ میں تھا۔"

مَہرہ نے نرمی سے اس کانپتے پڑتا ہاتھ پکڑ لیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اسی وجہ سے مجھے صدام کو پکڑنا ہے۔"

"میں سمجھ سکتی ہوں۔"اس نے سر اثبات میں ہلایا۔

اپنا چہرہ موڑ کر زرغم نے اس کی ہتھیلی تھام کر اس پر لب رکھے تھے۔

"اسی لیے تم نے مجھ سے پوچھا تھا کہ مجھے کوئی زبردستی محسوس ہوتی ہے یا نہیں؟"مَہرہ نے حیران ہو کر پوچھا تھا۔

"ابھی تک ناراض ہو جھوٹ بولنے پر؟"اس نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"میں ہرٹ ہوئی تھی۔ لیکن تم نے معافی مانگ لی۔"مَہرہ کچھ دیر تک تو خاموش رہی پھر گہرا سانس لے کر کہا۔

"واقعی؟ کیونکہ جانے سے پہلے جو تم نے مجھے پنچ مارا تھا اس سے تو ٹھیک ٹھاک ناراض لگ رہی تھیں۔"

"تم نے ہی ڈاج نہیں کر رہا تھا۔"مَہرہ ہولے سے مسکرائی تھی۔

☆☆☆☆☆

رات کا پچھلا پہر تھا۔ گولونہ کچن میں کھڑی تھی، گلاس میں پانی نکالتی، اپنے خیالات میں گم۔ چکن کی مدھم روشنی میں کھڑکی سے آسمان واضح تھا۔ ہوا میں خنکی تھی، اور گولونہ کی نظریں آسمان کے ان گنت ستاروں پر مرکوز تھیں۔ وہ سچ میں کسی گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی۔ جیسے وہ اپنی زندگی کے کسی موڑ پر کھڑی ہو، جہاں ہر فیصلہ ایک نیا راستہ کھولنے کا منتظر ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اتنے میں، پیچھے سے کسی کی آواز آئی۔

"تمہیں میں واقعی نہیں یاد؟"

گولونہ کا دل ایک لمحے کے لیے رک سا گیا۔ اُس نے سر اُٹھایا اور وہی لمحہ تھا جب اُس کی نظریں خطیر پر جا کر رک گئیں۔ وہ چند قدم دور کھڑا تھا اور اُس کی نگاہوں میں تجسس اور مایوسی کا امتزاج تھا۔ گولونہ نے لب کاٹتے ہوئے جواب دیا، جیسے وہ کچھ چھپانے کی کوشش کر رہی ہو۔

"جی نہیں۔" اس نے چشمہ درست کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

خطیر کی آنکھوں میں چمک آئی، اور وہ مزید دو قدم اُس کے قریب آیا۔ اب وہ اتنا قریب تھا کہ گولونہ کی سانسوں کی گونج بھی وہ سن سکتا تھا۔ اُس نے گولونہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھا۔

"اچھا؟ تو پھر یہ بتاؤ مجھے بلاک کیوں کیا؟"

گولونہ نے اپنی نظریں جھکائیں اور ایک لمحے کے لیے خاموش رہی۔ اُس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک تھی۔ جیسے وہ کوئی جواب دینے سے پہلے اپنی اندر کی جنگ لڑ رہی ہو۔ پھر آہستہ سے، گویا وہ کچھ ایسا کہنے جا رہی ہو جو وہ پہلے کبھی نہ کہہ پائی ہو، وہ بولی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میری مرضی۔۔"

خطیر کے چہرے پر سوالیہ نگاہوں کا طوفان اُمڈ آیا اور اُس کی مسکراہٹ آہستہ سے معدوم ہو گئی۔

"کیو۔۔ کیونکہ مجھے آپ کے ہونے یا نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔" وہ نگاہیں چراتے ہوئے کہنے لگی۔

"اگر ایسا ہے، تو یہ بات اس بار میری آنکھوں میں دیکھ کر بولو۔" لیکن خطیر کی مسکراہٹ ایک لمحے کے لیے غائب نہیں ہوئی۔ وہ ایک قدم اور آگے بڑھا اور اُس نے گولونہ کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گولونہ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ وہ جھجکتے ہوئے ایک قدم پیچھے ہٹنے لگی، جیسے اس اجنبی کی آنکھوں میں دیکھنے سے ڈر رہی ہو۔ پھر تیزی سے باہر کی جانب بڑھنے ہی لگی تھی کے خطیر اس کے سامنے آکر ہاتھ سینے پر باندھ کر کھڑا ہو گیا۔

"میرا راستہ چھوڑیں۔۔"وہ دھیرے سے بولی۔

"بلاک کرنے کی اصل وجہ بتادو پھر چھوڑدوں گا۔۔"خطیر کی مسکراہٹ کچھ مزید گہری ہو گئی اور وہ اُس کے قریب آ گیا۔

"میرے ساتھ فری ہونے کی کوشش مت کریں۔ آپ میری دوست کے بھائی ہیں، مطلب میر"___ خطیر اس سے قد میں خاصا اونچا تھا، تو گولونہ نے گردن اٹھا کر اسے دیکھا۔

"بھائی مت بولنا۔۔پلیز۔"اچانک خطیر نے ایک قدم آگے بڑھایا اور اُس کی بات درمیان میں کاٹ دی

گولونہ نے غصے سے نفی میں سر ہلایا اور تیز قدموں سے اندر کی جانب بڑھ گئی جیسے وہ اپنے جذبات کو کسی طرح سنبھالنے کی کوشش کر رہی ہو۔ اُس کے پیچھے خطیر کھڑا مسکراتا رہا، لیکن اُس کی مسکراہٹ میں کچھ تھا، جو گولونہ کے دل کو تیزی سے دھڑکنے پر مجبور کر رہا تھا۔

وہ جب تک اندر پہنچی، اُس کا دل بے ترتیب ہو چکا تھا۔ کچھ لمحے پہلے تک وہ سمجھی تھی کہ وہ اپنے جذبات کو قابو میں رکھ سکتی ہے، لیکن خطیر کی باتوں میں کچھ تھا جو اُسے اپنا آپ بھول جانے پر مجبور کر رہا تھا۔ اور وہ جانتی تھی کہ اب وہ اس کا مقابلہ نہیں کر پائے گی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

☆☆☆☆☆

رات گہری ہو چکی تھی۔ آسمان پر بادل چھائے تھے اور چاند دھندلے پردے کے پیچھے سے چھپ کر جھانکنے کی کوشش میں تھا۔ بالکونی سے آتی مدھم ٹھنڈی ہوا پردوں کو دھیرے دھیرے سرکا رہی تھی، جیسے کمرے کی سنّاٹے پر انگلی رکھ کر اسے چپ چاپ جگا رہی ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راعنین ننگے پیر کمرے کی ٹھنڈی ٹائلز پر تیز تیز قدم چل رہی تھی۔ اس کا ہلکا گلابی اور سفید ٹی شرٹ اور ٹراؤزر، نیلی روشنی میں واضح تھا۔ اس کے کھلے بال کندھوں سے جھولتے ہوئے پیچھے فضا میں ہلکورے لے رہے تھے۔

اچانک زوردار آواز فضا میں گونجی۔

تصادم!

اس نے چونک کر ایک ہاتھ سے کندھا سہلایا اور پیشانی پر آئے بالوں کو پیچھے کیا۔

"کیا ہوا کے گھوڑے پر سوار۔۔۔"

لفظ ادھورے رہ گئے،دل میں ایک چبھن سی ابھری۔اور پھر جیسے وقت تھم گیا۔

وہی چہرہ،وہی سیاہ آنکھیں۔۔وہی موجودگی۔۔۔

جسے وہ کبھی دیکھنا نہیں چاہتی تھی۔اور جس کے لیے وہ خود کو قصوروار سمجھتی تھی۔

"ویلکم بیک، نین۔" مدھم مگر خالص آواز۔

راعنین کی پلکیں لرزیں۔

"تم یہاں؟۔۔" اس کا لہجہ الجھا اور جھجھکتا ہوا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں ٹی ٹوئنٹیز کی وجہ سے اسٹیڈیم کے ہوسٹل میں تھا۔ تمھارا پتہ چلا تو کوچ سے چھپ کر نکل آیا۔"

"میرے لیے؟ یا اپنی ماڈل گرل فرینڈ کے لیے؟ اس نے نگاہیں جھکائیں۔

"بہت لیم طریقہ ہے کسی کے ریلیشن شپ اسٹیٹس پوچھنے کا۔۔ لیکن اب تم آ گئیں ہو نا، تو گرل فرینڈ سے ملنے کی کیا ضرورت؟"اس کے چہرے پر وہی پرانی دل فریب مسکراہٹ تھی۔

"شرم نہیں آئی؟شادی شدہ ہو کر بھی اتنے چکر چلانے کی؟"راعنین نے تلخی سے پلٹ کر دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"لگتا ہے کوئی دورہ کر بھی مجھ پر نظر رکھے ہوئے تھا۔"رامس کے ہونٹوں پر ہلکی سی شوخی دوڑ آئی۔

راعنین مڑنے لگی تو اس نے بے اختیار اس کا ہاتھ تھام لیا۔

"جھوٹ بولتا ہے یار میڈیا۔ تم میری کچی عمر کی محبت ہو۔۔ تمھارے لیے ہی تو خطیر بھائی سے دشمنی پالی تھی۔"

راعنین نے لمحہ بھر کے لیے اس ہاتھ کو دیکھا، جو رامس کی مضبوط گرفت میں تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیسی ہو؟" آواز جیسے اندر سے ٹوٹ کر نکلی تھی۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔ لیکن تم ٹھیک نہیں لگ رہے۔" راعنین نے نظریں ملائیں، لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھری۔

رامس کی پلکیں لرزیں، جیسے کوئی جذبہ قابو میں رکھنے کی کوشش کر رہا ہو۔ مگر آنکھیں بھر آئیں۔ پہلا آنسو خاموشی سے پلک سے پھسل گیا، نہ اجازت لی، نہ اطلاع دی۔

"رُو۔۔ کیا ہوا؟" راعنین گھبرا کر اس کے قریب آئی۔

بس یہی سوال کافی تھا۔ وہ آنکھیں جو ہمیشہ ہنستی تھیں، آج پانی سے لبریز تھیں۔ رامس اس کے کندھے سے لگ کر کسی بچے کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔

"میں ٹھیک تھا۔۔۔ میں ٹھیک رہنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔ لیکن اب تم سامنے ہو اور میں۔۔۔ میں تھک گیا ہوں نین۔"

"شششش۔۔رو مت۔۔۔پلیز۔"راعنین نے نرمی سے اس کا چہرہ ہاتھوں میں لیا۔

"میں نے تمہیں ہر روز، ہر وقت یاد کیا۔۔۔"اس کی آواز کانپ رہی تھی۔

رامس کا سر راعنین کے کندھے پر تھا،اور وہ بے آواز رو رہا تھا۔

Clubb of Quality Content

اپنے آنسو حلق میں اتار کر اس بار،وہ تھی جو سنبھال رہی تھی۔

"میں یہیں ہوں۔۔میں اب کہیں نہیں جاؤں گی۔"

وہ کتنی ہی دیر اس سے لگا روتا رہا، راعنین خاموشی سے اسے تھامے ہوئی تھی۔

"اچھا رونا بند کرو۔۔۔ آئس کریم کھانے چلتے ہیں۔" چند لمحوں کی خاموشی کے بعد راعنین نے سر اٹھا کر کہا۔

"بے بے کو پتا چل گیا تو ہماری بہت مار لگے گی۔" رامس نے ہنستے ہوئے آنکھیں صاف کیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس نے راعنین کا ہاتھ اور مضبوطی سے تھام لیا۔

"خیر ہے۔۔ کھا لیں گے مار۔" راعنین نے آنکھوں میں شرارت لیے کہا۔

"تم اب بھی ویسی ہی ہو۔۔۔"رامس مسکرایا۔

"تمہاری ہی پسند ہوں۔"راعنین نے مسکرا کر کندھے اچکادیئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

☆☆☆☆☆

گھر میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ سوائے راعنین کی رونے کی آواز کے اور قدموں کی چاپ کے جو تیز ہو گئے تھے۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ وقت بہت کم ہے۔ خطیر اور زرغم تیار ہو چکے تھے۔ اور مَہرہ کی آنکھوں میں فکر جھلک رہی تھی۔ ہمیشہ کی طرح اس بار صرف راعنین

اور گولونہ کو نہیں بلکہ پورے خاندان کو چھوڑ کر جانے پر اس کے دل میں اضطراب تھا جو اس لمحے کے ساتھ گہرا ہو رہا تھا۔ لاؤنج میں سب کی نگاہیں ان تینوں پر مرکوز تھیں۔

"بھائی اپنا اور بھابھی کا خیال رکھیئے گا۔" رامس نے انگشتِ شہادت اٹھا کر آنکھیں سکیڑیں۔

"فکر نہیں کرو۔ تمہاری بھابھی کو بلکل صحیح سلامت واپس لاؤں گا۔" زرغم نے لبوں پر مسکان سجائے کہا تھا۔

"میں نے گدھے کو ہاتھ لگایا ہے۔ جو تمہیں صرف یہی دو نظر آرہے ہیں۔" خطیر نے اپنی سرد نگاہیں رامس کے ہاتھ پر گاڑیں جو راعنین کی پشت پر پھیلا تھا۔

"کس نے بولا تھا آپ کو اپنے آپ کو ہاتھ لگانے کو؟" رامس اسے چڑا رہا تھا۔

خطیر نے مٹھی بھینچ کر دانت پیسے تھے۔

"آپی۔۔۔" راعنین اپنے بھائی کے بگڑے تیور دیکھ کر رامس کا ہاتھ جھٹکتی مَہرہ کے قریب چلی آئی۔

Clubb of Quality Content

"اگر تم زندہ واپس نہیں آئیں تو آئی سوئر میں تمہاری ٹانگیں توڑ دوں گی۔" گولونہ بھی چمکتی آنکھوں کے ساتھ اپنی دوستوں سے جا لگی تھی۔

"اوکے ڈن۔اب رونا بند کرو۔۔"مَہرہ نے راعنین اور گولونہ کا رخسار تھپک کر کہا تو وہ چند پل بعد اس سے الگ ہو گئیں۔

"پرامس کریں آپ ضرور واپس آئیں گے۔۔"راعنین نے بھیگی نگاہوں سے خطیر کو دیکھا تھا۔

"تم نے بول دیا اب تو آنا ہی پڑے گا۔۔"خطیر نے ہاتھ اٹھا کر مسکراتے ہوئے اسے خود سے لگایا تھا۔

"زرغم بھائی آپ بھی کریں پرامس۔"سوالیہ سی بھوری آنکھیں اسے ہی تک رہی تھیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"پرامس ننھی خرگوش۔۔۔"زرغم نے مسکرا کر راعنین کے پونی میں قید بالوں کو تھپکا تھا۔

اسی پہر آنکھیں مسلتی رضیہ ایک پلیٹ لے کر ماریہ بیگم کے پاس چلی آئی۔

"اب آئی ہو تم۔ بچوں کو دیر ہو رہی ہے۔۔"ماریہ بیگم پلیٹ میں سے ثابت لال مرچیں اپنی مٹھی میں دبا کر خطیر،زرغم اور مَہرہ کے گرد دائرے بنانے لگیں تھیں۔

Clubb of Quality Content

"یہ بدعت نہیں ہوتی ہے؟"مَہرہ نے مدھم سی سرگوشی میں زرغم سے کہا تھا۔

"یہ بولنے کی غلطی بھی مت کرنا آپریشن سے پہلے ہی بے بے کے ہاتھوں شہید ہو جایں گے۔"زرغم قریب جھکا سرگوشی کر رہا تھا۔

"اللہ کی آمان میں۔۔۔"ماریہ بیگم نے نظر اتار کر کہا۔

"خیر سے جاؤ خیر سے آؤ۔۔۔"بانو بیگم نے ہاتھ میں تسبیح پکڑے زیر لب کچھ پڑھ کر ان تینوں پر پھونکا تھا۔

"خیال رکھنا۔۔"حاتم صاحب نے سپاٹ چہرے کے ساتھ نرم انداز میں بول کر مَہرہ کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔

"جی انکل انشاءاللہ۔"مَہرہ کہہ کر رکی نہیں وہ باہر کی جانب قدم اٹھاتی داخلی دروازہ پار کرتی باہر نکل آئی تھی۔

اس کے پیچھے زرغم اور خطیر دروازہ بند کرتے ہوئے باہر نکلے تو دروازے کے قریب پولیس موبائل اور تین پولیس والے کھڑے تھے۔ جو گھر والوں کے تحفظ کے لیے موجود تھے۔

"سب ٹھیک ہے؟ کوئی پریشانی تو نہیں؟" زرغم پولیس والے کو دیکھتے ہوئے فوراً قریب پہنچ گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نہیں سر آپ بے فکر رہیں۔" اس نے اثبات میں سر ہلا کر سنجیدہ لہجے میں کہا تھا۔

"کان کھول کر سن لو سکیورٹی کی طرف سے کوئی کمی نہیں ہونی چاہیے۔" خطیر نے اس کا ہونق چہرہ دیکھ تنبیہہ کر رہی تھی۔

"آپ فکر ہی مت کریں سر۔ ہم ہر طرف نظر رکھے ہوئے ہیں۔" پولیس والے نے بے ساختہ ہی تھوک نگلا تھا۔

زرغم نے آخری بار پولیس والے کو دیکھا پھر مَہرہ کی جانب بڑھا۔ ان کے دل میں مختلف سوچیں تھیں۔ لیکن ایک بات صاف تھی۔ گھر والے اپنے پیاروں کی واپسی کے منتظر تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

☆☆☆☆☆

ہوائی جہاز سے کراچی اترنے کے بعد وہ اینٹی نارکوٹکس فورس ریجنل ڈائریکٹوریٹ کے سرمئی دیواروں والے کانفرنس روم میں بڑے سے میز کے گرد لیپ ٹاپس اور اعلیٰ افسران کے ساتھ بیٹھی تھی۔

سرخ چمڑے کے سوٹ میں ملبوس وہ عجیب طور پر پرسکون تھی۔ تمام ٹریننگ یافتہ فوجیوں کے ساتھ ان کے پاس ساٹھ آدمی تھے۔ تراب مزید بیس آدمیوں کے ساتھ پہنچا۔۔۔اور پھر وہ سات تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"خورایم اور اسفند تم دس آدمیوں کے ساتھ سامنے سے حملہ کروگے۔" خطیر نے میز کے گرد دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"تراب، حیدر اور واعظ تیس آدمیوں کے ساتھ رائٹ سائڈ سے اندر داخل ہوں گے۔ حورین آپ ہمارے ساتھ ہیں۔ ائیر ڈک آپ کے حوالے ہو گا۔ میں زرغم اور مَہرہ باقی آدمیوں کے ساتھ لیفٹ سے ہوں گے۔ زرغم کے آر پی جی لانچ کرنے سے پہلے سب ہوشیار رہیں گے۔"

کمرے میں جی اور یس سر کی بڑبڑاہٹ بلند ہوئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"لاسٹ وپین چیک۔۔"زرغم نے گھڑی کی جانب نگاہ گمائی۔

کندھے پر مشین گن اور بیگ بھر کر گولیوں کے باوجود اس نے اپنے دائیں بوٹ اور بائیں بازو میں دونوں چاقو چیک کرنے کے بعد اپنی ستول میں گولیاں چیک کر رہی تھیں۔

آرمی ویسٹ پہنتے ہوئے نظریں بے اختیار زرغم پر پڑیں جو اپنی بندوق کو گھور رہا تھا۔ آہستہ آہستہ اس کی نظریں ان لوگوں کی طرف اٹھیں جو اپنے ملک کے لیے جان دینے کو تیار تھے۔ اس کی نگاہیں سب پر سے سفر کرتے ہوئے پل بھر کے لیے مَہرہ سے ملیں اور پھر خطیر پر ٹھہر گیں۔

"اگر تم میں سے کوئی بھی جانا چاہتا ہے۔ تو ابھی چلے جاؤ۔ ہمیں کوئی شکایت نہیں ہو گی۔" زرغم نے اپنی بندوق کو کندھے پر ڈال کر گہرا سانس خارج کر رہا تھا۔ پھر اس نے ہمیشہ کی طرح اس سیاہ کوٹ کو ایڈجسٹ کر رہا جسے وہ اکثر پہنتا تھا۔

"نو سر۔۔" ایک شخص بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلتا۔

زرغم نے ایک اور سانس ل خارج کی۔

"اگر کسی کا سامنا civilian سے ہو تو ہماری پہلی ترجیح اس کو محفوظ جگہ پہنچانا ہو گی۔۔۔ شکار کے لیے تیار ہو جاؤ" خطیر نے ٹھاٹھیں مارتے کانفرنس روم میں اونچی آواز میں کہا تو شور یکدم تھم گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسفند اور خورایم اپنے آدمیوں کے ساتھ کمرے سے باہر نکل گئے تھے۔ لیکن تراب کے جانے سے پہلے زرغم نے اسے کندھے سے پکڑ کر مضبوطی سے خود سے لگایا تھا۔

"زندہ واپس آنا۔" اس نے بہت مدھم سا کہا تھا۔

"تم بھی۔"

تراب اور وہ الگ ہو چکے تھے۔ جبکہ حیدر اور حورین کو الوداع کہنے میں شاید گھنٹہ باقی تھا۔

"بس بھی کرو۔ جاؤ اب۔" حورین نے حیدر کو پیچھے دھکیلا تھا۔ حیدر نے اپنی جڑواں بہن پر آخری نظر ڈالی اور پھر وہ تراب، واعظ اور باقی فوجیوں کی ٹولی کے ساتھ چلا گیا۔

حورین مَہرہ کے پاس کھڑے ہو کر اسے نظر انداز کرتے ہوئے بڑی بے باکی سے زرغم کی جانب مسکرائی تھی۔

"بم پھینکنے کے فوراً بعد آپ ڈک سے نکل آئیں گی۔"زرغم نے اسے تنبیہہ کر رہی۔

"کیوں؟"حورین نے معصومیت سے آنکھیں جھپکائیں۔

"میں نے حیدر سے آپ کو صحیح سلامت واپس لانے کا وعدہ کر رہا ہے۔"

"اُف اللہ۔۔آپ میری اتنی فکر کیوں کرتے ہیں۔"حورین لمحے بھر کو ہنسی تھی۔

مَہرہ کے تو سر پر لگی تلوؤں پر بجھی۔لیکن اس سے پہلے وہ اس لڑکی کی طبیعت درست کرتی زرغم نے اس کے بگڑے زاویے دیکھ کر اسے خود سے قریب کر رہا تھا۔

"ڈس اس مائی لوولی وائف مَہرہ،اور یہ میری کولیگ حورین ہیں۔"

"اوہ۔۔مس مَہرہ آپ وہی مافیا باس کی ڈاٹر ہیں نا؟"

"جی وہی مافیا باس جسے میری مدد کے بغیر آپ لوگوں اریسٹ نہیں کر سکتے۔۔اینڈ اٹ اس مسسزز غم کیانی۔"سرد نگاہوں سے اسے دیکھتی وہ ہلکا سا مسکرا کر بولی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

حورین کا چہرہ لمحے بھر میں سرخ ہوا تھا۔لیکن وہ پھیکا سا مسکرائی۔

"چلیں مسسزز غم؟۔۔دیر ہو رہی ہے۔"زر غم نے بے ساختہ ابھرتی مسکراہٹ دبائے کہا اور عمارت کے داخلی دروازے کی جانب بڑھ گیا۔

گاڑی تک پہنچتے ہی زرغم نے اسٹیئرنگ سنبھالا تو خطیر بھی دروازہ کھولتا اندر بیٹھ گیا۔ مَہرہ اور حورین پچھلی نشست پر بیٹھیں۔ باقی آدمی دوسری گاڑیوں میں سوار ہوئے اور پھر زرغم گاڑی زن سے ٹھٹہ کی جانب بڑھا لے گیا۔

کھڑکی سے باہر صبح کی ٹھنڈی سڑک پر نگاہیں جمائے وہ عجیب سا سکون محسوس کر رہی تھی۔ یہ شہر اسلام آباد جیسا نہیں تھا۔ لیکن یہ اس کا اپنا شہر کراچی تھا۔ جو لہلہاتے درختوں اور بہنگام ٹریفک کے بیچ بھی خوبصورت تھا۔

سب کچھ بدل گیا تھا۔

چھ مہینے پہلے اپنے ڈیڈی سے ان کہی جنگ لڑ رہی تھی۔

چھ مہینے پہلے زرغم کی کرپٹ ہونے کی کہانیاں سنی تھیں۔اس کا دشمن وہ ڈیڈی کی وجہ سے نہیں بلکہ اس لیے تھا کہ وہ سمجھتی رہی کہ وہ بھی کرپٹ ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لیکن وہ غلط تھی۔۔

مَہرہ نے آنکھیں موندھ کر نشست سے ٹیک لگالی۔معصوم بچوں کے زخمی خسم اور ناقابل بیان چیخیں آگ کی طرح اس کی روح کو آج پھر جھلسا رہی تھیں۔یکدم آنکھیں کھول کر سیدھی ہو بیٹھی۔ان ہولناک چیزوں کے ختم ہونے کا وقت آچکا تھا۔

☆☆☆☆☆

دوپہر کی دھوپ جیسے کھڑکیوں سے چھن چھن کر اندر اُتر رہی تھی۔ گولونہ، رامس اور راعنین کے قہقہوں کی آواز گونج رہی تھی۔ تینوں سیڑھیاں اُترتے ہوئے کسی بات پر ہنس رہے تھے۔

مگر جیسے ہی وہ سب لاؤنج کے قریب پہنچے، دبتی ہوئی آواز اُن کے قہقہوں کو چیرتی ہوئی اُن تک پہنچی۔

"چلیں راعنین تو خیر سے واپس آ گئی۔ لیکن آنکھوں دیکھی مکھی کون نگلتا ہے بے بے؟ اُس لڑکی کے باپ کی وجہ سے جو ہماری رسوائی ہوئی ہے، میں تو کہتی ہوں زرغم سے کہیں کہ فارغ کرے اسے۔۔۔"

اچانک خاموشی چھا گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راعنین کے قدم وہیں رُک گئے۔ چہرہ یکدم سُن ہو گیا، جیسے اندر سے کسی نے زور کا تھپڑ مارا ہو۔ گولونہ اور رامس نے چونک کر اُس کی طرف دیکھا۔

اسی لمحے کچن سے باہر آتی ماریہ بیگم نے راعنین کے چہرے کا رنگ دیکھا تو فوراً اُس کے پاس آئیں، لیکن اس نے خود کو پیچھے کھینچ لیا، غصے سے قدم تیز کیے اور ڈائننگ روم کی طرف بڑھ گئی۔

"آورا عنین بیٹھو!" حظیرہ بیگم گھبرا کر کرسی سے اٹھیں، مگر اُن کی آواز میں جو معذرت تھی، وہ دیر سے آنے والے پچھتاوے جیسی لگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اتنے میں حاتم صاحب اندر داخل ہوئے۔ وہ آج دفتر سے چھٹی لے کر خاص اپنی بیٹی کے لیے گھر میں تھے۔

راعنین نے نظر بے اختیار ان پر گئی پھر بولی۔

"آپ کو کیسے پتہ کہ میں خیر سے واپس آئی ہوں؟"

"ہمیں تم پر بھروسہ ہے بیٹا۔۔۔"حظیرہ بیگم سٹپٹا گئیں اور بولیں۔

"نہیں! مت کیجیے مجھ پر بھروسہ۔ کیونکہ آپ جانتے ہی نہیں کہ زندہ رہنے کے لیے مجھے کیا کرنا پڑا ہے۔"

Clubb of Quality Content

راعنین کی زرا سی آواز بلند ہوئی۔ آنکھوں میں وہ درد جھلکنے لگا جو برسوں سے اندر دبا تھا۔

"میں زندہ ہوں، کیونکہ میں سروائیور ہوں۔ اور ایک سروائیور پہ بھروسہ نہیں کیا جاتا۔ اُسے صرف جج کیا جاتا ہے۔"

"نینا بڑوں کے سامنے ایسے بات کرتے ہیں؟" ماریہ بیگم نے آگے بڑھ کر سمجھانے کی کوشش کی۔

"کیوں امی؟ وہ بڑے اُس دن کہاں تھے، جب مجھے اُن کی سب سے زیادہ ضرورت تھی؟"

"بابا نے تو بچپن سے بھائی کو میری سیکیورٹی گارڈ بنا دیا تھا۔ کالج جانا ہو تو بھائی ساتھ، دوستوں سے ملنا ہو تو بھائی ساتھ۔ ان کی اپنی سوشل لائف ختم ہو گئی تھی میری وجہ سے۔ لیکن جس

دن مجھے واقعی اُن کی ضرورت تھی۔۔۔اُس دن نہ بابا تھے،نہ بھائی،نہ ہی رامس۔"اس کی آواز لرزنے لگی۔

"وہ پہلی جنگ تھی،آمی جو مجھے اکیلے لڑنی پڑی۔"

"اور پھپھو جو آپ مَہرہ آپی کی برائیاں کر رہی ہیں نا۔۔اگر اُس دن وہ گولی نہ چلاتیں،تو میں آج یہاں نہ ہوتی۔۔۔اگر وہ گناہ گار ہیں تو میں ان کے گناہ میں برابر کی شریک ہوں۔"وہ حظیرہ بیگم کی طرف مڑی۔

اُس کی آواز ٹوٹ گئی،آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور پھر وہ زینے چڑھتی ہوئی اپنے کمرے میں بھاگ گئی۔

رامس اُس کے پیچھے بڑھا مگر حاتم صاحب نے اسے ہاتھ سے روک لیا۔

"گولونہ بیٹا، آپ دیکھ لو اسے۔"

گولونہ نے فوراً سر ہلایا، "جی انکل۔" اور تیزی سے راعنین کے پیچھے دوڑی۔

Clubb of Quality Content

☆☆☆☆☆

کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔

راعنین اُلٹی لیٹی ہوئی تھی۔ چہرہ تکیے میں چھپا ہوا، لیکن سسکیوں کی آواز کمرے کے سکوت کو چیر رہی تھی۔

"تم تو ہمیشہ شیرنی تھی، راعنین۔۔۔" گولونہ آہستگی سے اُس کے قریب آئی، اُس کے بال سہلاتے ہوئے بولی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم بھی لیکچر دینے آئی ہو؟" راعنین نے آنکھیں پونچھتے ہوئے کہا۔

"نہیں صرف تم سے باتیں کرنے۔۔۔ ویسے بڑی چھپّی رستم نکلی تم۔ شادی کا بھی نہیں بتایا؟" گولونہ نے شرارت سے کہا۔

"شادی کی بات مت کرو۔۔۔برائیڈل شاور سے تو میں اغوا ہوئی تھی۔"راعنین نے تکیے سے سر نکالا، آنکھیں سرخ تھیں، مگر چہرے پر تھوڑی سی ہنسی اُبھر آئی۔

"تو پھر بھی تصویریں تو دکھاؤ۔"گولونہ نے چھیڑا۔

"ایک منٹ!"راعنین ہنستی ہوئی اُٹھی۔اور باہر چلی گئی۔

دو منٹ بعد ہاتھ میں خطیر کا لیپ ٹاپ لے کر واپس آئی۔

"تمہیں اس کا پاسورڈ آتا ہے؟"گولونہ کی آنکھیں پھیل گئیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"بچپن سے ہر چیز کا پاسورڈ آمی کی برتھ ڈے رکھتے ہیں۔ان کے لیے پرائیویسی نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔"راعنین نے مسکرا کر کہا۔

لیپ ٹاپ کھلا اور تصویریں سامنے آ گئیں۔

راعنین اور رامس کے نکاح کی تصویریں، مہندی کے رنگین لمحات۔۔۔برائیڈل شاور، جہاں وہ پھولوں کا تاج پہنے قہقہے مار رہی تھی۔

"کتنے خوبصورت لگ رہے ہو تم دونوں۔۔"گولونہ نے محبت سے کہا۔

"ویسے۔۔۔انکل آنٹی کافی سویٹ لگتے ہیں، لیکن خطیر تو خاصے سنجیدہ سے ہیں۔ پھر رامس نے کیسے سب کو منایا؟"گولونہ نے تصاویر دیکھتے ہوئے کہا۔

"منایا نہیں۔۔۔زبردستی منوایا۔"راعنین نے ہنستے ہنستے سر جھٹکا۔

"اوہ۔۔۔اب یہ کہانی مجھے پوری سناؤ۔"گولونہ نے آنکھیں پھیلائیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راعنین بیڈ کی پُشت سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔

"دراصل ہم بہت چھوٹے تھے جب ایک دوسرے کو پسند کرنے لگے۔ ہم کزنز ہیں، ایک ساتھ پلے بڑھے، ہر وقت ساتھ۔ مجھے لگا شاید یہ عارضی ہے۔"

"لیکن رامس کو فرق نہیں پڑا چھوٹے ہونے سے۔ جبکہ ہمارے خاندان میں جلدی شادیاں نہیں ہوتیں۔ لیکن اُس نے صاف کہہ دیا کہ وہ مجھ سے شادی کرے گا۔"

"پھر؟" گولونہ دلچسپی سے سن رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راعنین ہنسنے لگی۔

"پھر وہی ہوا جو کوئی بھی پاگل عاشق کرتا ہے۔ رامس نے کھانا پینا چھوڑ دیا۔ ہم سب سمجھے یہ اُس کا usual drama ہے۔ دو دن۔۔ تین دن۔۔ اس نے کچھ نہیں کھایا۔ پھر چوتھے

دن،اچانک وہ صوفے سے گرااور بے ہوش ہو گیا۔ہم اُسے اسپتال لے کر گئے،تو ڈاکٹر نے کہااسے فوراًکچھ کھلائیں۔اور وہ کچھ کھانے کو تیار نہیں۔"

"اوہ مائی گاڈ۔۔۔"گولونہ کی آنکھیں پھیل گئیں،

راعنین کی مسکراہٹ دھیمی پڑ گئی،جیسے کسی خاص یاد نے دل کو چھو لیا ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"پھر زرغم بھائی آگے بڑھے۔سب کے سامنے بابا سے اس واعدے پر میرا ہاتھ رامس کے لیے مانگ لیا کہ وہ مجھے ہمیشہ خوش رکھے گا۔"

"یار۔۔۔یہ تو فلمی اسٹوری ہے۔"گولونہ کی آنکھیں ویسے ہی پھیلی ہوئی تھیں۔

"نہیں گولونہ۔۔۔اُس دن پہلی بار لگا،شاید محبت صرف کتابوں میں نہیں ہوتی۔"راعنین نے آہستہ سے کہا۔

کمرے میں خاموشی چھا گئی۔اور پھر اچانک رامس کی آواز دروازے پار سے آئی۔

"نین۔۔میں ہوں۔"رامس کی آواز آئی۔

"تم اسکرول کرتی رہو،میں آتی ہوں۔"وہ مسکرائی۔

دروازہ بند ہوا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گولونہ نے تصویریں سکرو کرتے ہوئے نیچے ایک فولڈر پر نظر ڈالی۔۔۔

"Luna"

دل جیسے ایک لمحے کے لیے تھم گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آہستہ سے کلک کیا۔

ایک ایک کر کے تصویریں، نوٹس، چاکلیٹس، کتابیں، دُعائیں۔۔۔

وہ سب کچھ، جو صرف گولو نہ جانتی تھی۔

اُسے خطیر کے الفاظ یاد آئے۔

"تمہیں میں واقعی یاد نہیں؟"

دماغ جیسے جھٹکے سے گھوم گیا۔

تیز درد کنپٹیوں میں جاگ اُٹھا۔

دروازے پر دستک ہوئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تصویریں بعد میں دیکھتے ہیں۔ آمی کھانے پر بلا رہی ہیں۔" راعنین نے داخل ہوتے ہی کہا۔

گولونہ نے جھٹ سے فولڈر بند کیا، لیپ ٹاپ ڈھک دیا، اور کہا۔

"مجھے ہسپتال سے کال آئی ہے۔ اپوائنٹمنٹس کینسل نہیں ہو سکتیں۔ مجھے ورچوئل سیشن لینے ہوں گے۔۔۔ تم کھالو کھانا میں روم میں ہوں۔"

اور وہ جلدی سے کمرے سے نکل گئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آسمان پر سورج تھوڑا سا جھکنے لگا تھا۔

لیکن گولونہ کے اندر رات اُتر چکی تھی۔

خاموش،اور سوالوں سے بھری رات۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

☆☆☆☆☆

اسلام آباد کی شام اُتر چکی تھی، لیکن شہر کے اندرونی علاقوں میں زندگی ابھی تھمی نہیں تھی۔ سڑک اُس مخصوص کونے میں، جہاں گول گپے والے کی ریڑھی ہر شام چمکتی تھی، سیاہ گاڑی سڑک کے ساتھ ساتھ قدرے مشکوک انداز میں کھڑی تھی۔

گاڑی کے اندر رامس بیٹھا تھا۔ جو اس وقت نہ سلیقے سے کیپ پہن پا رہا تھا، نہ ماسک۔ ہر دو منٹ بعد آئینے میں دیکھتا، کیپ کو سیدھا کرتا، پھر ہنوز مطمئن نہ ہوتا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم کسی فلم کے ہیرو نہیں ہو جو بھیس بدل رہے ہو۔ سیدھا ماسک پہن لو۔" راعنین نے بازو سے اُسے کھینچ کر کہا۔

"ماسک تو ڈاکو پہنتے ہیں۔ میں تو ہینڈسم لگ رہا ہوں۔" رامس نے بیزاری سے جواب دیا۔

"یہ غلط فہمی کس نے ڈالی تمہارے دل میں؟"راعنین ہنس پڑی۔

رامس نے ناک سکیڑی، مگر اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ کہتا،راعنین پہلے ہی دروازہ کھول کر باہر نکل چکی تھی۔وہ لپک کر پیچھے گیا اور اُس کے بازوں میں ہاتھ ڈال کر اُسے واپس گاڑی کی اوٹ میں کھینچا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نہیں،ہمارا سسٹم ہے۔تم باتوں میں لگاؤ،میں آرڈر دیتا ہوں،"رامس نے اپنی انگلی فضا میں اٹھا کر کہا۔

"آخری بار تم نے آرڈر دیا تھا تو گول گپے والے انکل نے تمھارے ساتھ سیلفی مانگی،اور ہم بنا کھائے واپس آ گئے تھے۔"راعنین نے تنبیہہ دی۔

"اچھا چلو تم آرڈر کرو لیکن گول گپے میں اٹھاؤں گا۔"رامس نے معصوم شکل بنائی۔

چند منٹ بعد وہ گاڑی میں لوٹ چکے تھے۔تین قسم کے پانی اور اتنی خوشبو کہ لگتا تھا کسی چٹخارے دار فلم کا سین چل رہا ہو۔

راعنین نے بڑے سکون سے گول گپہ توڑا،بھرا،اور اٹھایا۔کہ رامس نے آہستہ سے کہا۔

"مجھے نہیں کھلاؤ گی؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تم چوبیس سال کے ہو۔۔"راعنین نے آنکھیں مٹکائیں۔

"اور پھر بھی اتنا پیارا ہوں۔۔۔"

راعنین نے مسکرا کر گول گپہ اس کے منہ میں دیا۔جیسے ہی اُس نے چبایا،پانی اس کے کلائی پر بہ گیا۔

"یار انکل کیا مزے کی چیز بنائی ہے۔"رامس نے ڈرامائی سرگوشی میں کہا۔

راعنین نے انگلی سے پانی پونچھا اور بے خیالی میں زبان سے صاف کر لیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس سے پہلے کہ کوئی مزید گول گپہ بھر پاتا، گاڑی کے قریب کچھ نوجوان گزرے۔ ایک لمحے کو ایک لڑکے نے شیشہ دیکھا اور بولا، "یار، یہ رامس کیانی لگ رہا ہے۔۔۔"

رامس فوراً سیٹ پر جھک گیا، راعنین کو بھی نیچے کھینچ لیا۔ دونوں کی ہنسی دب رہی تھی، گھٹنے ٹکرا رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تمھارا کیپ کہاں گیا؟" راعنین نے گھبرا کر پوچھا۔

"کیپ چھوڑو میں نے گول گپے بچا لیے۔" رامس نے پلیٹ اپنے سینے سے چمٹا لی جیسے کوئی قومی خزانہ ہو۔

جب نوجوان آگے نکل گئے، تو دونوں سیدھے ہوئے، بال بکھرے، ہنسی رکی ہوئی، آنکھوں میں شرارت۔ صرف ایک گول گپہ باقی تھا۔

"یاد ہے، پہلی ڈیٹ پر تم نے میرا پیزا چُرا لیا تھی؟" رامس نے یاد دلایا۔

"اور تم نے کہا تھا تمہیں پیزا پسند نہیں۔ پھر آدھا کھا گئے تھے۔"

"مجھے سچ میں نہیں پسند تھا۔" رامس نے کہا اور جھک کر گول گپے کی جانب ہاتھ بڑھایا۔

"دیکھو کوئی تمہاری تصویر لے رہا ہے۔" راعنین نے پلکیں جھپکیں زور سے کہا۔

رامس چونکا اور اُسی لمحے راعنین نے آخری گول گپہ اُس کے ہاتھ سے چھین کر کھالیا۔

"یہ تو چیٹنگ ہے یار۔" رامس چیخا۔

"اور میں بچپن سے چیٹر ہوں۔" راعنین نے مزے سے چبایا۔

Clubb of Quality Content

گاڑی کے اندر قہقہے گونج رہے تھے۔ باہر کی روشنیوں کو جیسے کوئی فرق نہ پڑا ہو، لیکن اندر۔۔۔ ایک شوہر اپنی بیوی کی جیت کو دیکھ کر بھی خوش تھا، کیونکہ محبت میں اکثر آخری گول گپہ ہار دینا جیت ہی ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆

رات جیسے دھیرے دھیرے شہر پر چھا رہی تھی۔ سڑکیں نیم تاریک، روشنیوں میں بھیگی ہوئی اور کہیں دور مارگلہ کی پہاڑیوں پر چاند کی دودھیا روشنی سنہری غبار کی مانند پھیل رہی تھی۔

Clubb of Quality Content

رامس اور راعنین اپنی گاڑی میں واپس لوٹے تو ان کے چہروں پر وہی بے فکری ہنسی باقی تھی جو کسی چھپی ہوئی شریر خوشی کے بعد رہ جاتی ہے۔ گاڑی کا دروازہ کھلا اور ان دونوں نے جیسے خود کو چھوٹی چھوٹی خوشیوں کے بادل سے کھینچ کر حقیقت میں اتارا۔

ان کے گھر کا جگمگا رہا تھا۔ لان میں فیملی کے تقریباً سبھی لوگ جمع تھے۔ ماریہ بیگم، حاتم صاحب، بانو بیگم، پھوپھو، مومن اور آمین، سب وہاں موجود تھے۔ قہقہے گونج رہے تھے۔ چائے کے کپ سے بھاپ اٹھ رہی تھی۔

"یہ سب گھر کیوں نہیں گئے؟" راعنین نے ذرا حیرانی سے رامس کی طرف دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"پتہ نہیں، شاید تمہارے آنے کی خوشی میں دعوت ہے۔" رامس نے شانے اچکائے۔

"نینا بیٹا۔۔ گولو نہ کہاں ہے؟" ابھی وہ قدم ہی رکھتے تھے کہ ماریہ بیگم نے سامنے سے قدرے بلند آواز میں کہا۔

"امی،وہ گھر پہ ہی ہوگی۔شاید اپنے کمرے میں۔"راعنین نے چونک کر گردن موڑی۔

"بیٹا،میں نے رضیہ سے کہا تھا کہ جا کے چائے کا پوچھے،وہ گئی تو،گو لونہ کمرے میں نہیں تھی۔میں سمجھی شاید تم لوگوں کے ساتھ گئی ہو۔"ماریہ بیگم کی پیشانی پر ہلکی سی لکیریں ابھریں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نہیں امی،وہ شاید باتھ روم میں ہو،یا چھت پر۔میں دیکھتی ہوں۔"راعنین نے فوراًبات سنبھالی۔

"میں اوپر چیک کرتا ہوں۔"رامس نے ساتھ ہی کہا۔

وہ دونوں ایک ساتھ تیز قدموں سے اندر گئے۔

گھر کے اندر ایک عجیب سا سناٹا تھا، جیسے سب آوازیں لان میں رہ گئی ہوں۔ راعنین سیدھی اُس کمرے میں گئی جہاں گولونہ کا قیام تھا، گیسٹ روم۔ دروازہ کھولتے ہی جو منظر سامنے آیا، اُس نے اُس کے دل میں ہلچل مچادی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

الماری کھلی ہوئی تھی۔ بیگ غائب تھا۔ میز پر رکھا لیپ ٹاپ نہیں تھا۔ بیڈ کے قریب رکھے گلابی چپل غائب۔ یہاں تک کہ وہ چھوٹا سا خوشبو والا لوشن، جسے وہ ہر رات سونے سے پہلے لگاتی تھی، وہ بھی غائب۔

راعنین کے ہاتھوں میں جھٹکا سا آیا۔اُس نے تیزی سے موبائل نکالا اور گولونہ کا نمبر ملایا۔

"آپ کا ملایا گیا نمبر فی الحال بند ہے۔"

خالی، سرد آواز۔

"امی۔۔وہ۔۔۔گولونہ تو کمرے میں نہیں ہے۔"راعنین باہر آتے ہوئے بولی، آواز میں لرزش تھی۔

"اور اُس کا سب سامان بھی غائب ہے۔"

ناولز کلب
Clubbers Quality Content

سب چپ ہو گئے۔

"کیا مطلب؟وہ گئی کہاں؟تم سے تو کچھ کہا ہو گا نا؟"ماریہ بیگم نے جیسے کسی اندیشے کو زبان دی۔

"بس اتنا کہہ رہی تھی کہ وہ آن لائن اپوائنٹمنٹس لے رہی ہے۔۔۔مگر اب فون بند ہے۔"
راعنین نے نظریں چُرائیں۔

"جب اُس نے تم سے یہ کہا تھا،تب کوئی خاص بات ہوئی تھی؟کوئی عجیب بات؟"حاتم صاحب نے سنجیدگی سے پوچھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

راعنین کے دماغ میں دھند سی پھیل گئی۔اُس نے خود کو یاد دلانے کی کوشش کی۔وہ لمحہ۔۔۔

وہ دوپہر میں جب وہ گولونہ کے ساتھ اپنے کمرے تھی۔۔۔اور۔۔

"وہ۔۔ہماری شادی کی تصویریں دیکھ رہی تھی۔۔۔"راعنین کی آواز آہستہ ہو گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور پھر ایک اور لمحہ جیسے اس کی یادداشت پر مکے مارنے لگا۔گولونہ نے جلدی سے لیپ ٹاپ بند کیا تھا۔راعنین کو لگا تھا کہ بس وہ جلدی میں ہے۔

"وہ کچھ چھپانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔تبھی تو۔۔۔"

اچانک وہ بھاگتی ہوئی اوپر گئی۔اپنے کمرے میں پہنچی اور لیپ ٹاپ آن کیا۔ تصویروں کے فولڈر تلاش کرنے شروع کیے۔۔اس نے ایسا کیا دیکھا تھا؟۔۔۔اس نام کا فولڈر بھائی کے لیے ٹاپ میں پہلے تو نہیں تھا۔

فولڈر کھلا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور وہیں راعنین جیسے بیٹھتی چلی گئی۔

گولونہ کی دھیروں تصاویر،اس کی پسندیدہ مصنفین کے نام،وہ کتابیں جو وہ بار بار پڑھتی تھی، اُس کی پسند کی مخصوص چاکلیٹس کے نام،وہ جملے جو وہ ہمیشہ دہراتی تھی۔اور۔۔کوریئر رسیدیں۔

تمام کتابیں ایک ہی پتے سے آئی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

خطیر کیانی۔

راعنین کا دل جیسے رک گیا۔یہ تو اُس کا اپنا بھائی تھا۔

ایک ایک چیز جیسے بُزل بن کر جُڑنے لگی۔

گولونہ جس نے کبھی کسی کو اپنے دل کی بات نہیں بتائی، برسوں سے اُس کے ساتھ رہ رہی تھی، اُس کی ہر خوشی میں، ہر آنسو میں شامل رہی تھی۔ اُسی کے بھائی کے ہاتھوں پریشان ہوتی رہی تھی۔

وہ کیسے اُس کی آنکھوں میں دوبارہ دیکھے گی؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کیسے وہ اُس سے پوچھے گی کہ تم نے مجھ سے کچھ کہا کیوں نہیں؟

یا کیا وہ پوچھنے کا حق کھو چکی تھی؟

اُس لمحے،راعنین کو اپنے گرد ہر آواز مدھم لگنے لگی۔جیسے سب کچھ تھم گیا ہو۔صرف ایک خلاء باقی تھا،جس میں گولونہ کی خاموشی گونج رہی تھی۔

☆☆☆☆☆

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زرغم نے بڑی بڑی ستونوں والی قدیم حویلی کے بائیں جانب گاڑی روکی تو بلند دروازے پر موجود سنہری نقوش دور سے بھی واضح تھے۔

"ٹیم ون ایئر پیس چیک۔"جب سب اس کے پیچھے جمع ہوگئے تو اس نے کہا تھا۔

"ان پوزیشن۔۔"اسفند کی آواز اس کے کان میں آئی تھی۔

"'ریڈی۔۔"خورایم نے جواب دیا تھا۔

"ٹیم ٹو۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہئیر۔۔"واعظ،حیدر اور تراب کی بڑبڑاہٹ ابھری۔

"حور تم کہاں ہو؟"حیدر نے پوچھا۔

"یہیں ہوں۔"حورین نے جواب دیا۔

"ہوشیار رہنا۔۔"اس نے اپنی بہن کو دسویں بار کہا۔

"ڈرامے بند کرو حیدر حورین کو کچھ نہیں ہو رہا۔"خطیر نے بیزار ہو کر سر جھٹکا۔

"تیار ہو؟"دائیں جانب رخ پھیر کر اس نے خطیر کو دیکھا۔اس نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر چہرہ بائیں طرف موڑ کر مَہرہ کی طرف دیکھا۔

"میں تیار ہوں"مَہرہ کا چہرے بے حد سنجیدہ تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تھری۔۔ٹو۔۔ون اٹیک۔"

پسینے سے تر ہاتھ آرمی ویسٹ سے صاف کرنے کے بعد اس نے گرینیڈ لانچر کو اپنے کندھے سے اٹھایا اور دستی بم فائر کر رہا۔ بم دیوار میں سوراخ کر چکا تھا اور اس کا دھواں اب فضا میں تحلیل ہونے لگا تھا۔ لانچر پھینک کر وہ دیوار کی جانب بھاگا اور ایک پاؤں دیوار پر رکھ کر اس نے چھلانگ لگائی تو دیوار کی دوسری طرف اکڑوں جا بیٹھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

خطیر بھی ساتھ حویلی کے وسیع صحن میں اترا جہاں جگہ جگہ درختوں کے سوکھے ہوئے پتے نظر آ رہے تھے۔ پیچھے باقی ٹیم کے قدموں کی بھاری چاپ کی آواز آئی۔ جب گارڈز نے ان پر گولیاں چلائیں تو زرغم نے مشین گن کا ٹریگر کھینچا تھا۔

گارڈز کے چہرے دیکھے بغیر وہ دھماکے سے حویلی میں ہوئے سوراخ کی جانب بھاگے۔

ملبے کے قریب پہنچ کر اس نے مشین گن کو چھوڑ دی اور اپنے کوٹ کے نیچے سے وہ پستول نکالی۔

اپنے بازوؤں کو اوپر کرتے ہوئے زرغم بے قابو ہوتا ایک کے بعد دوسرا فائر کر رہا تھا۔

قدیم حویلی کی فضا میں گولیوں کی آوازیں اور دیورایں چھلنی ہو چکی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

حویلی کی اندرونی حصے میں پہنچ کر زمین پر بکھری اینٹوں اور ملبے کی وجہ سے سنبھال کر قدم اٹھا رہے تھے۔

"ہم اینٹر ہو چکے ہیں۔" تراب کی آواز اس کے کان میں آئی۔

زرغم کی نگاہیں دوسری منزل کی طرف اٹھیں اور پھر آہستہ آہستہ زینوں کی جانب بڑھا۔

"حورین ریڈی؟۔۔"اس نے قریبی ائیر ڈک کے پاس پہنچ کر کہا۔

حورین نے سر اثبات میں ہلا کر پرامید نگاہوں سے زرغم کا چہرہ دیکھا جو اسے نظر انداز کرتا اپنی پستول میں گولیاں چیک کر رہا تھا۔خطیر اس کی امید پر پانی پھیرتا ہوا آگے بڑھا اور اسے کمر سے پکڑ کر ہوا میں اٹھایا۔حورین نے مہارت سے چند لمحوں میں ہی پیچ کھول لیے اور کور فرش پر پھینک دیا۔خطیر کی ہلکے سے دھکے سے وہ ڈک کے سوراخ میں پہنچ گی۔

اب وہ تینوں ہتھیاروں والی الماریوں تک پہنچے تو خطیر نے نیچے آگ لگانے والا دستی بم پھینکا۔ دھماکے سے صرف پتھریلی روش نہیں ہلی تھی بلکہ آگ بھی تہہ خانے کی طرف لپکی۔ آواز سن کر گارڈز باہر نکل آئے تھے۔

صدام کے آدمی۔

ایک گولی اس کے سر کے پاس سے گزری اور اس سے پہلے وہ آدمی دوسری گولی چلاتا زرغم نے اس کا کھیل ختم کر دیا۔

"پھیل جاؤ۔" پتھریلی روش سے گزر کر اس نے اسٹڈی کے پچھلے حصہ تک پہنچ کر اپنے پیچھے موجود آدمیوں کو کہا تھا۔

"حورین کیا اپ ڈیٹ ہے؟"اسی پہر فوجی بکھرنا شروع ہوگۓ تو اس نے پوچھا۔

"مزید پانچ منٹ"وہ مصروف سا بولی۔

"بم پھینکتے ہی بتائیں مجھے۔"زرغم نے مَہرہ اور خطیر پر نظر ڈالی اور پھر گہرا سانس لیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

صدام اسٹڈی یا اپنی کمرے میں سے کسی ایک جگہ لازمی ہونا چاہیے۔ تراب کی ٹیم کمرے چیک کر رہی ہوگی۔ اسٹڈی کے دروازے کے باہر جب کوئی گارڈ نظر نہیں آیا تو بے ساختہ اس کی چھٹی حس اسے کچھ گڑبڑ ہونے کا عندیہ دینے لگی تھی۔

"کچھ تو غلط ہے۔۔"اس نے ابرو اکھٹے کر کے دوسروں سے کہا۔

تب ہی حویلی کی لرزش اور دھماکوں کی اس قدر آواز آئی کہ کان پڑی آواز سنائی نہ دی۔ قدموں کے نیچے موجود زمین ریزہ ریزہ ہو چکی تھی۔ جس کے نیچے صرف ملبہ، آگ اور دھواں دھواں تھا۔ زرغم نے اپنا توازن برقرار رکھنے کی کوشش کر رہی تو ایسا لگا کہ بقیہ زمین کسی بھی وقت ڈھیر ہو جائے گی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

صدام نے تہہ خانے کو اڑا دیا۔

کانوں میں چبھتی ہوئی آواز سے پیچھا چھڑانے کے لیے اس نے زور سے سر ہلایا تھا۔ اچانک اسٹڈی کا دروازہ کھلا اور خالد بندوق ہاتھ میں لیے گولیاں چلاتا آگے بڑھنے لگا تھا۔

چند ہی لمحوں میں زرغم نے اپنی بندوقیں چھوڑیں اور خطیر اور مَہرہ کو پکڑ کر نیچے جھک گیا۔ پھر ایک کے بعد ایک گولی اس کی آرمی ویسٹ پر جا لگی۔ یکدم ہی سینے میں درد کی ٹیسیں اٹھنے لگیں تھیں۔ سانس ہموار رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے اس نے بمشکل اپنے آپ کو سنبھالا تھا۔

خطیر نے زرغم کے بائیں بازو کو پکڑنے کی کوشش کر رہی لیکن وہ زمین میں ہوئے سوراخ کی جانب پھسل گیا۔ زرغم کا دل بے ساختہ خوف سے دھڑکا تھا۔ لیکن پھر خطیر نے سوراخ کے کنارے سے نکلا ہوا سریا پکڑ کر خود کو گرنے سے روکا تھا۔

اس کے بائیں بازو پر ایک گولی لگی اور پھر اس نے اپنا توازن کھو دیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

زرغم کے قدم لڑکھڑا کر پیچھے کی جانب لڑھکے تھے۔ مَہرہ نے خالد کے آرمی ویسٹ پر دو گولیاں ماریں۔ پھر حورین نے ڈک سے چھلانگ لگائی اور تیز دھار کا چاقو خالد کی گردن میں گھسادیا۔

گرنے سے بچنے کے لیے جب اس نے اپنے دائیں بازو سے دیوار کا ٹوٹا ہوا حصہ پکڑا تو جسم بری طرح ٹھوس دیوار ٹکرا گیا۔ جو زرغم کی ہتھیلی کو گہرا زخم دے گئی۔ پھر بایاں بازو اٹھانے کی ناکام کوشش کر رہی جس میں گولی لگنے کی وجہ سے یکلخت ہی درد کی شدید لہر کندھے اور پسلیوں میں اٹھی۔

خون آلود ہتھیلی کی گرفت خود بخود ہی کمزور پڑنے لگی تھی۔

"زرغم رکو۔۔۔"خطیر کی کانپتی آواز اس کے کانوں میں آئی۔

اپنے آپ کو اوپر کھینچنے سے قاصر اس نے نیچے آگ اور ملبے کی جانب دیکھا تھا۔

"نہیں۔۔"جیسے ہی ہاتھ کنارے سے پھسلا مَہرہ نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا جس کی وجہ سے وہ خود آدھی سوراخ میں کھینچی چلی آئی تھی۔

زرغم کی مضبوط کلائی اس کی نازک انگلیوں کی گرفت میں تھی۔

"لیفٹ ہینڈ دو۔۔"زرغم کا وزن اسے کنارے پر کھینچنے لگا تو مَہرہ کی آواز یکدم ہی بلند ہوئی تھی۔

اس نے پاؤں سے کوئی سہارا ڈھونڈنا چاہا تو بے اختیار مَہرہ کو کنارے کے کچھ انچ اور قریب کھینچ لیا۔زرغم اپنی جگہ ساکت ہو گیا تھا۔

"چھوڑ دو۔۔"ماتھے پر بکھرے بال،سفید چہرہ اور بکھرتی سانسوں کے ساتھ اس کا سارا وجود پسینے میں نہا گیا تھا۔

مَہرہ نے سر زور زور سے نفی میں ہلایا۔ وہ دونوں ٹکٹکی باندھے ایک دوسرے کی جانب دیکھ رہے تھے۔ آج پہلی بار اسے کتھئی آنکھوں میں صرف آنسو ہی نہیں بلکہ خوف، محبت، بے بسی اور ہمت کا امتزاج نظر آیا تھا۔

زرغم کا دل ڈوب ڈوب کر ابھرنے لگا تھا۔ وہ رو رہی۔۔۔ اس کی وجہ سے۔

اپنی جان کی پرواہ کرے بغیر اس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے زرغم کی کلائی کو زور سے تھاما اور دیوانہ وار اسے اوپر کھینچنے لگی تھی۔ آہ۔۔ مَہرہ کے لبوں سے چیخ آزاد ہوئی لیکن لمحے بھر میں دوبارہ پھسلتی وہ اور چیخنے لگی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اور جب محبت جنون بن جائے پھر لوگ اپنی ذات سے پہلے اپنے محبوب کے پابند ہو جایا کرتے ہیں۔

"کوئی بات نہیں۔۔ہاتھ چھوڑ دو میری جان۔"لرزتی سانسوں کے درمیاں اس نے اپنی کلائی کو مَہرہ کی گرفت سے آزاد کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"نہیں۔۔چپ رہو سمجھے۔"اس کی آواز میں غراہٹ تھی۔

"جانے دو مَہرہ۔۔تمہیں صدام کو گرفتار کرنا ہے۔"آس نے اپنی قسمت قبول کرتے ہوئے کہا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"شٹ اپ۔" ایک اور کراہ کے ساتھ پوری قوت سے مَہرہ نے اسے اوپر کھینچا تھا۔

حورین نے مَہرہ کو کمر کے گرد سے پکڑ کر اسے کھینچنے میں مدد کی اور وہ دونوں چند لمحوں میں ہی کامیاب ہوگ ئے تھے۔ تکلیف کو نظر انداز کرتے ہوئے اس نے اپنے بائیں ہاتھ سے کنارے کو پکڑ لیا تھا۔

پھر خطیر مَہرہ کے پیچھے سے آیا اور زرغم کو کوٹ سے پکڑ کر کنارے کے نزدیک لایا۔ سارے جسم کا وزن مَہرہ اور خطیر پر ڈال کر وہ ٹھنڈے فرش لیٹ گیا تھا۔ رکتا سانس یکدم ہی بحال ہوا تھا۔

"سائیکو۔" مَہرہ نے اس کے کندھے پر ہلکا سا مکا لگایا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

زرغم نے اس کے آنسو دیکھ کر اپنا زخم بھول اپنے خون آلود انگوٹھے سے اس کے رخسار صاف کر رہے تھے۔

اکڑوں بیٹھ کر وہ ہولے سے ہنس دیا پھر نیچے لگی آگ کو دیکھا جس کے قریب وہ چند لمحوں پہلے تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ایک پل کے لیے اس نے اپنا ہاتھ پسلیوں میں ہوتے شدید درد پر رکھا اور پھر خود کو نارمل کرنے کی کوشش کرتا ہوا اُٹھ کھڑا ہوا تھا۔

حورین کو ڈک کے نیچے سب کے انتظار میں کھڑا دیکھ کر وہ ذہنی طور پر کڑھا تھا۔ کیونکہ ڈک کا سفر آسان نہیں ہونے والا تھا۔ لیکن بدقسمتی سے حویلی کے اس طرف سے باہر نکلنے کا کوئی دوسرا راستہ نہیں تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

خطیر ائیر ڈک میں چڑھ چکا تھا۔ انہوں نے بندوق کا پٹا زرغم کے دائیں ہاتھ کے گرد باندھ دیا۔ تاکہ خون بہنے سے روکا جا سکے۔ جب اس نے خطیر کی جانب اپنے بائیں کی بجائے اپنا دایاں ہاتھ بڑھایا تو مَہرہ کے ابرو بے ساختہ اکھٹے ہوئے۔

"زرغم۔۔"مَہرہ کی نگاہیں اس کے بائیں طرف پھسلیں جس سے خون کی بوندیں بکھر کر زمین پر گر رہی تھیں۔

"کیا ہوا؟"ساتھ کھڑے دو فوجیوں کے ساتھ زرغم نے اس کی سمت دیکھا تھا۔

"تمہیں گولی لگی ہے اور تم نے مجھے بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا؟"اس نے آگے بڑھ کر اس کے بازو کا معائنہ کر رہا تو اس کی کہنی کے بالکل اوپر گولی کا زخم دیکھا تھا۔

"خیر ہوتی ہے۔۔مجھے اوپر کھینچنے کا پلان نہیں ہے؟"اسے مختصر جواب دے کر وہ خطیر کی طرف گھوم چکا تھا۔

خطیر نے مضبوطی سے اسے اوپر کھینچا ایک لمحے کے لیے زرغم کے چہرے پر درد نظر آیا تھا۔

کیونکہ مَہرہ دراز قد تھی۔ اس لیے اس نے حورین کو کمر سے پکڑا اور ہوا میں اٹھایا۔ خطیر نے حورین ہاتھ پکڑا اور جلدی سے اسے ڈک میں کھینچ لیا۔ پھر دوبارہ نیچے جھک کر اپنا ہاتھ مَہرہ کے لیے بڑھایا تھا۔

اچھل کر اس نے اپنی انگلیاں سے خطیر کی کلائی کو گرفت میں لیا اور پھر وہ بھی ڈک میں پہنچ چکی تھی۔

اس تنگ اور تاریک ڈک میں آدمیوں کے لیے سفر کرنا بہت ہی مشکل تھا۔ بلی کی طرح تیز تیز چلتے وہ حورین کے پیچھے آئی۔ باقی سب سست روی سے آگے بڑھ رہے تھے۔

کناروں کی وجہ سے آدمیوں کو مشکل کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ لیکن یہ شکر تھا کہ کوئی کلاسٹروفوبک نہیں تھا۔

ہر ڈک کھلنے کے ساتھ خطیر چیک کر رہا تھا کہ آیا وہ نیچے کسی کمرے میں جا سکتے ہیں۔ لیکن زیادہ تر کی زمین اڑا دی گئی تھی۔

"چیک ان۔" اس نے جب زرغم کو کہتے سنا تو اس کا سانس نیں ناہموار تھیں۔

"صدام کا کوئی نام و نشان نہیں ہے۔" تراب نے جواب دیا۔

"خورایم؟۔۔اسفند؟" چند لمحے دوسری جانب گہری خاموشی چھائی رہی۔

دونوں آدمیوں کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا۔

"واعظ بیک اپ ٹیم کال کرو۔" خطیر دبادبا سا چیخا تھا۔

"ہم مین گیٹ سے قریب ہیں۔ مین چیک کرتا ہوں۔" تراب کی آواز کانوں میں ٹکرائی تھی۔

Clubb of Quality Content

اچانک حورین کے پس ڈھیروں گولیوں کی بوچھار ہوئی اور چند لمحوں میں ہی چھت گر گئی۔

گہرا سانس لے کر اس نے بندوق اٹھائی اور آہستہ آہستہ دو قدم آگے بڑھی۔

"ہوشیار رہنا۔"زرغم نے سرگوشی کی۔

اس نے سوراخ کے اندر جھانکا اور پھر ٹرگر کھینچ لیا۔اوصاف۔۔صدام کے خاص آدمیوں میں سے ایک۔۔اس کے کالر میں گولی لگی تھی۔پھر مَہرہ اس نے ایک اور گولی اس کے سر میں اتاری اور وہ نیچے ملبے پر گر گیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کلیئر ہے۔"اس نے جھک کر ادھر ادھر دیکھا۔جب کوئی نظر نہیں آیا تو کہا۔

"اور حورین؟۔۔کیا وہ دیکھ رہی ہے؟"زرغم جلدی سے بولا تھا۔

"نہیں۔۔میں نیچے جا رہی ہوں۔"مَہرہ نے اسے ملبے کے درمیان ڈھونڈا تھا۔

"نہیں۔"زرغم نے اسے تنبیہہ کی تھی۔

"کیا ہوا؟"حیدر نے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔۔حورین راستہ بھٹک گئی ہے۔"مَہرہ اسے پریشانی نہیں کرنا چاہتی تھی۔

""حور؟۔۔حورین؟۔۔"حیدر کی بھاری آواز یکدم ہی خوفزدہ ہوئی تھی۔

ناولز کلب
Clubbing Quality Content

"فکر مت کرو۔ ہم صورتحال کا جائزہ لے رہے ہیں۔" خطیر نے اسے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی۔

"یہ۔۔ کچن ہے۔ میں اتر رہی ہوں۔" اس نے ایک بار پھر ارد گرد نظر ڈالی پھر دیوار کے کنارے پر اکڑوں بیٹھ گئی۔

"بلکل نہیں۔" زرغم نے اسے روکنے کی ایک اور کوشش کر رہی۔

اس نے دیوار کے کنارے چھوڑ دی ئے۔

"بہت اچھے۔۔ کر لو اگنور مجھے۔" زرغم اس کے اس قدر بے نیازی پر جھنجھلایا تھا۔

"پہنچ گئی ہوں۔"

اس کے پاؤں پتھریلی روش سے ٹکرائے اور پھر ہاتھ سے ملبے کے ٹکڑے ہٹانے لگی۔

اچانک ملبہ ختم ہو گیا اور وہ دھم سے زمین پر آ گری۔نیچے جھک کر اس نے گہرا سانس لیا۔

ناولز کلب

"تم۔۔تم گھر چلو بس۔"زرغم بے بسی سے صرف یہی بولا سکا تھا۔

"یہ شکوے شکایتیں گھر جا کر کر لینا۔"تراب نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔

"مَہرہ نیچے کیا سین ہے؟"خطیر نے پوچھا۔

"مجھے نظر تو آ گئی ہے۔" وہ چاروں طرف دیکھتے ہوئے تھوڑی اور آگے بڑھی۔ اچانک نگاہیں بھورے بالوں پر پڑیں۔

"ہم آگے بڑھنے کے لیے ایسی جگہ دیکھ رہے ہیں۔ جس سے ہم اس سرنگ سے باہر نکل سکیں" زرغم نے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"زندہ نکل آنا۔" اس نے دھیمی آواز میں کہا۔ ملبے سے ہوتے ہوئے وہ حورین تک پہنچی جو دھول کی سرمئی تہہ میں ڈھکی ہوئی تھی۔ لیکن وہ درد سے کراہ رہی تھی۔

"حورین ہوش میں ہے۔"

"اللہ تیرا شکر۔۔"حیدر نے رکی سانسیں بحال کی تھیں۔

"میری ٹانگ۔۔"جب مَہرہ اس کے پاس بیٹھی تو وہ خود بھی بیٹھنے کی کوشش کرنے لگی۔

اس نے نیچے کی جانب دیکھا۔حورین کی بائیں ٹانگ ملبے کے دو بھاری ٹکڑوں کے درمیان پھنسی تھی۔اس نے دونوں ہاتھوں سے ایک ٹکڑا ہٹایا۔اس کی پنڈلی کے کنارے پر بہت بڑا زخم تھا۔مَہرہ نے دوبارہ چاروں طرف دیکھنے کے بعد اپنی جیکٹ اور آرمی ویسٹ اتاری پھر اپنی ٹی شرٹ اتار لی۔سیاہ پتلی ڈوریوں والے بنیان پر آرمی ویسٹ اور جیکٹ کو دوبارہ پہن لیا۔اس کے بعد اپنی بیلٹ اتار کر اس کی ٹانگ کے گرد ٹی شرٹ لپیٹی اور بیلٹ کے ساتھ کپڑا محفوظ کر لیا تھا۔دانت پر دانت جمائے حورین درد سے کراہ رہی تھی۔

"تمہیں کہیں اور چوٹ لگی ہے؟ گولی وغیرہ؟" اس نے پوچھا۔

"میرا ایئر پیس کھو گیا ہے۔" حورین نے نفی میں سر ہلایا۔

"اپنے بھائی کو بتا دو کہ تم ٹھیک ہو۔" اپنے کان سے لے کر اس نے اسے حورین کی طرف بڑھایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"حیدر۔ میں ٹھیک ہوں۔" حورین نے کہا۔

"مطلب بریانی کینسل۔۔" اس کی مسکراتی آواز اوپر کی طرف سے آئی تھی۔

"حیدر؟"مَہرہ کی آواز ڈک کی طرف بلند ہوئی۔

"میں نیچے آرہا ہوں۔"

"نہیں۔وہاں انتظار کرو۔مجھے حورین کو اوپر چڑھانے میں مدد چاہیے ہوگی۔"

Clubb of Quality Content

حورین کی پشت کے گرد بازو لپیٹ کر اس نے اسے خود سے قریب کر رہا تھا۔حورین کے لبوں سے پھر کراہ نکلی۔

"تیار ہو؟"لمحے بھر رک کر مَہرہ نے پوچھا۔

حورین نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر مَہرہ اسے اپنے ساتھ لے کر ملبے پر چڑھنے لگی۔ چند لمحوں بعد حیدر نظر آیا۔ تھک کر اس نے آہستہ سے حورین کو حیدر کی جانب دھکیلا۔ حیدر نے اسے مضبوطی سے پکڑ لیا تھا۔

اس نے کھڑے ہونے کے بعد اپنی خاندانی حویلی کے چاروں طرف بے جان وجود اور تباہی کو دیکھا تھا۔

"میرے ڈیڈی کا کچھ پتا نہیں چلا؟" اس نے پوچھا۔

حیدر نے سر ہلایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ کہاں ہو سکتے ہیں؟

"زرغم وہ بلکل ٹھیک ہیں۔"حورین نے اسے اس کا ایئر پیس واپس دیا۔

"میں ڈیڈی کے پیچھے جا رہی ہوں۔"اس نے اسے واپس اپنے کان میں لگایا۔

Clubb of Quality Content

"تم ابھی تک ڈک میں ہو؟"اس نے حویلی کی طویل راہداری عبور کرتے ہوئے پوچھا تھا۔

"بس یہ مین گیٹ کے پاس راستہ ہے۔"زرغم نے کوفت سے گہرا سانس لیا۔

"میں قریب ہی ہوں۔ تمہارے پاس آ رہی ہوں۔"

جیسے ہی اس نے قدم تاریک راہداری سے داخلی دروازے کی جانب بڑھائے تھے۔ زوردار مکا اس کی ناک پر پڑا تو وہ بری طرف لڑکھڑا کر پیچھے ہوئی۔ حیرت سے پھیلیں آنکھیں اپنے صدام مغل پر مرکوز ہو گئیں تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

☆☆☆☆☆

""ڈیڈی۔۔ مین گیٹ کی طرف۔" مَہرہ کی آواز ایئر پیس کے ذریعے آئی تھی۔

آسمان سے گہری آنکھیں غصے سے دہک رہی تھیں۔ خون آلود سے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے وہ خطیر کے ساتھ راہداری کی جانب بھاگا تھا۔

اس نے راہداری کے کنارے پر پہنچ کر ایسا سینہ تنگ ہونے والا منظر دیکھا۔ صدام نے مَہرہ کو لات مار کر دور دھکیلا تھا۔ زمین بوس ہوئی مَہرہ نے اس کی ٹانگیں جکڑنے کی کوشش کر رہی تو اس نے اپنا گھٹنا اس کے منہ پر پوری قوت سے دے مارا۔ اگلے ہی لمحے اس کے ہونٹ سے خون کی باریک دھار بہہ نکلی تھی۔

مَہرہ کا چہرہ طیش سے سرخ پڑنے لگا تھا۔ وہ اسے کو ڈاج دے کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ پھر ایک جاندار گھونسا سیدھا صدام کے جبڑے پر آ کر لگا تھا۔ وہ زرا سا لڑکھڑا کر پیچھے ہوا۔ لیکن جب

اس نے اپنی پشت کے پیچھے سے بندوق نکالی تو زرغم کا دل کانپنے لگا تھا۔ مَہرہ اپنے والد کی پستول کی ٹھنڈی نال تھام کر اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

تکلیف کو نظر انداز کرتے ہوئے وہ خطیر کو پیچھے چھوڑتا ہوا آگے بھاگا تھا۔ چھلانگ لگاتے ہوئے پاؤں دیوار سے ٹکرائے اور پھر ہوا میں گھومتا ہوا اس کا بوٹ صدام کے سر پر لگا تھا۔ لڑکھڑا کر وہ زمین پر جا گرا تو بندوق بھی چھوٹ کر دوسری سمت میں گر گئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یکدم ہی ہاتھ اور پسلیوں میں ہوتا درد ابل پڑا تھا۔ بیلٹ سے تیز دھار والا چاقو کھینچ کر وہ صدام کی کی جانب بڑھا۔ ڈاج کرنے کے بعد صدام کی جانب سے زوردار مکا زرغم کے کندھے پر آ کر لگا۔ درد کی شدید لہر اس کے کندھے میں اٹھی۔

تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے چاقو صدام کے سینے میں گھسانا چاہا لیکن آرمی ویٹ سے ٹکراتے ہی وہ سینے میں نہیں گھس سکا تھا۔

مَہرہ نے پیچھے سے ایک لات مار کر صدام کو دور دھکیلا۔ لیکن اس نے واپس زرغم کو گھونسا جڑنے کی کوشش کر رہی۔ وہ بمشکل ڈاج کرتا پیچھے ہوا تھا۔

مَہرہ نے صدام کی پشت کے قریب ہو کر اس کی گردن کو اپنے بازو کی گرفت میں لیا۔ زرغم نے تیز دھار والا چاقو صدام کی جانب فضا میں بلند کیا۔

"زرغم نہیں۔۔۔" اگلے ہی لمحے خطیر نے آگے بڑھ کر زرغم کا خون آلود ہاتھ تھام کر اس کا وار روک دیا تھا۔

"تمہارا بیچ نہیں ہے۔۔اس خبیث انسان نے میری بیوی کو ہاتھ کیسے لگایا؟"اس نے خطیر کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کر رہی۔ مگر خطیر نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کی کلائی جکڑ لی۔

خطیر نے امید افزا نظروں سے مَہرہ کی طرف دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"زرغم ہتھیار نیچے کرو۔یہ میرا شکار ہے۔"مَہرہ نے صدام کی گردن پر اپنی گرفت مزید سخت کرتے ہوئے کہا۔

زرغم نے ہونٹ بھینچتے ہوئے چاقو نیچے کر لیا۔ مگر نگاہیں اب بھی صدام پر جمی تھیں۔

صدام جو پہلے مَہرہ کی گرفت میں کراہ رہا تھا۔اچانک تلملا اٹھا۔

"you spoiled bitch... ہیرو بننے کے چکر میں تم نے سب تباہ کر دیا۔"وہ مَہرہ کی گرفت سے نکلنے کی کوشش میں بلبلا رہا تھا۔

"ایک لفظ اور۔۔ پھر کبھی بول نہیں پاؤ گے۔۔۔"زرغم کے صبر کی حد ختم ہو گئی۔

اب کی بار اس نے خطیر کی گرفت جھٹک کر خود کو آزاد کر کیا۔لمحے بھر میں وہ صدام پر جھپٹا اور اسے ایک جھٹکے سے ستون سے دے مارا۔صدام کے لبوں سے ہلکی سی کراہ نکلی۔ایک ہاتھ سے اس کی گردن دبوچے ہی دوسرے ہاتھ میں چمکتا چاقو اس کی شہ رگ کے بالکل

قریب کیا۔ چاقو کی دھار نے صدام کی جلد میں معمولی سا زخم کر دیا۔ جس سے چند بوندیں بہہ کر زرغم کے ہاتھ پر ٹپکیں۔

"غلط کو غلط کہنا ہیرو بننا نہیں ہوتا۔ بہت ہو گئی میں آپ کے ہاتھوں manipulate لیکن اب اور نہیں۔" مَہرہ کی آنکھیں سپاٹ اور چہرہ بے تاثر ہو چکا تھا۔

راہداری میں بھاری قدموں کی چاپ گونجی اور ان کی ٹیم کے آدمی صدام پر بندوقیں تانے کھڑے ہو گئے۔

"یہ لوگ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ چار نوٹ پھینکنے کی دیر ہے۔ پھر گرفتاری تمہیں ہو گی۔ میری نہیں۔" صدام نے ایک نگاہ ان سب پر ڈالی اور پھر زور سے ہنسا تھا۔

"پیسے سے ہر چیز خریدی جا سکتی ہے۔ سوائے عزت اور زندگی کے۔۔اور ڈیڈی آپ کے زوال کا وقت شروع ہو چکا ہے۔اب آپ کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں بچا سکتی۔"مَہرہ کی نظروں میں شدید نفرت اتری۔

"نہیں۔۔۔تم نے میری امپائر کو آگ لگائی ہے۔میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں۔۔۔"صدام کا چہرہ سفید پڑنے لگا۔وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھا۔

"اپنی آواز نیچے رکھو۔یہ امپائر تمہاری نہیں۔۔۔میری ہے۔"ایک قدم آگے بڑھ کر وہ جب غرائی تو اس کی آواز میں نسوانیت نہیں تھی۔

Clubb of Quality Content

صدام کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ جیسے کسی گہرے راز کا انکشاف ہوا ہو۔ اس کے خشک لب ہلکے سے کھلے۔ پھر بند ہو گئے۔ ماتھے سے بہتا پسینہ اس نے آستین سے صاف کر رہا اور بہت سا تھوک نگلا تھا۔

مَہرہ کی سرخ آنکھوں کے سامنے بہت سے منظر گردش کرنے لگے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

☆☆☆☆☆

سات سال قبل:

وہ خوبصورت اور شان و شوکت سے سجا کمرا آج بے ترتیب تھا۔ اس کے گلابی شلوار قمیض پر نیل پالش کے نشانات تھے۔ وہ ٹوٹے ہوئے پرفیوم ہر چیز میں سرایت کر چکے تھے۔ فرش، دیواریں اور اس کے بکھرے بالوں میں بھی۔ مصنوعی مٹھاس کی وہ تیز خوشبو جیسے اس کے گرد گھٹن بھرا حصار بن گئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پہلو میں گرے بے دم سے ہاتھوں میں لرزش تھی۔ تھکن جیسے پورے جسم میں سرایت کر چکی تھی۔۔ بلکہ صرف جسم میں نہیں۔۔ دل میں بھی۔

خولہ بیگم اس کے سامنے بیٹھی تھیں۔ ان کے بوڑھے ہاتھ مَہرہ کے نازک ہاتھوں کو تھامے ہوئے تھے۔ آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں۔ جیسے بہت دیر سے رو رہی ہوں۔ ہونٹ ایسے بھینچے ہوئے تھے۔ جیسے کوئی بھاری بوجھ اندر ہی اندر دبایا ہو۔

"دادی میں وہ سب کچھ ماننے کو تیار ہوں۔ جو آپ اور ڈیڈی چاہتے ہیں۔ بس۔۔ بس مجھے باہر مت بھیجیں۔" مسلسل بہتی آنکھوں کو اس نے ہتھیلیوں سے رگڑ کر صاف کر رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

خولہ بیگم نے گہرا سانس خارج کر رہا۔ پھر اس کی برف جیسے سرد ہاتھوں کو سختی سے تھاما تھا۔

"مَہرہ بیٹا۔ سنبھالو خود کو۔"

سنبھالے؟ کیسے سنبھالے؟

اس کی اپنے ڈیڈی سے پہلے بھی بحث ہوئی تھی۔ لیکن کبھی اتنی شدت سے نہیں۔ کبھی اس بے بسی کے ساتھ نہیں۔ کبھی یوں نہیں لگا تھا کہ وہ سب کچھ ہار جائے گی۔

مَہرہ نے آنکھیں سختی سے میچیں۔ جیسے تلخ یادوں کو پیچھے دھکیل سکے۔ وہ لمحہ جب اس نے پرفیوم کی بوتلیں دیوار پر دے ماری تھیں۔ کانچ کے ٹکڑے کرچی کرچی ہوگئے۔ اور پھر صدام صاحب کی آنکھیں۔ وہ اسے غصے سے نہیں دیکھ رہے تھے۔ بلکہ کسی اور طرح۔۔۔ سرد اور بے رحم۔ جیسے وہ طے کر چکے ہوں کہ اب وہ ان کی ذمہ داری نہیں رہی۔

اور یہ سوچ اسے ہلا کر رکھ گئی تھی۔

"مجھے نہیں جانا۔۔میں آپ کو چھوڑ کر نہیں جا سکتی دادی۔"اس کی آواز آخر میں لرز سی گئی تھی۔

"میں تمہیں ایک کہانی سناتی ہوں۔ایسی کہانی جو تمہیں سب کچھ سمجھنے میں مدد کرے گی۔"خولہ بیگم نے بھیگی سانس اندر کھینچی۔

"ابھی؟"مَہرہ نے کوفت سے چہرہ پھیر کر اپنی دادی کو دیکھا۔

Clubb of Quality Content

"ہاں۔۔حضرت موسیٰ علیہ السلامؑ ' ؑکی کہانی۔جو سورۃ القصص میں بیان ہوئی ہے۔"

انہوں نے سر اثبات میں ہلایا۔

اس کے ماتھے پر شکنیں ابھر آئیں۔لیکن وہ خاموش رہی۔

"وہ ظلم و ستم کا دور تھا۔فرعون نے حکم دے دیا تھا کہ بنی اسرائیل کے تمام نومولود بیٹوں کو قتل کر دیا جائے۔۔امید کمزور پڑ چکی تھی۔ہر طرف بس اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔"

خولہ بیگم کی آواز میں ٹھہراؤ تھا۔جیسے کوئی داستان گو قدیم وقتوں کی کہانی سنانے بیٹھا ہو۔

مَہرہ کے دل کی دھڑکن مدھم پڑ گئی۔

"مایوسی میں موسیٰ علیہ السلامؑ کی ماں نے انہیں ایک ٹوکری میں رکھا اور دریائے نیل کی موجوں کے حوالے کر دیا۔ وہ نہیں جانتی تھیں کہ ان کا بیٹا کہاں جائے گا۔ کیا وہ زندہ بھی رہے گا یا نہیں۔ لیکن انہوں نے اللہ پر بھروسہ کیا۔"

مَہرہ کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی دوڑ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ایک معصوم بچے کا پانی میں بہہ جانا۔ یہ تصور اس کے اندر کوئی عجیب سی چبھن پیدا کر رہا تھا۔

"اور پھر فرعون کی بیوی نے انہیں گود لے لیا۔ اس نے انہیں شاہی محل میں پالا۔ ہر نعمت دی۔ ہر آسائش۔ لیکن وہ وہاں کے نہیں تھے۔ اور ایک دن انہیں اس حقیقت کا علم ہو گیا کہ وہ جس زندگی کو اپنا سمجھ رہے تھے۔ وہ حقیقت میں ان کے لیے تھی ہی نہیں۔" خولہ بیگم نے کہا۔

مَہرہ کا سانس بے ربط ہونے لگا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ الفاظ اندر کہیں گہرائی میں زخم لگا رہے تھے۔

ایک جھوٹا گھر۔ ایک چرا ہوا وجود۔ ایک ایسی زندگی جو اصل میں اس کی تھی ہی نہیں۔

"حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامنے ایک انتخاب تھا۔ مَہرہ۔ یا تو وہ اسی آرام دہ فریب میں جیتے رہتے۔ یا حقیقت کو قبول کرتے۔ چاہے وہ کتنی ہی تلخ کیوں نہ ہو۔" خولہ بیگم اسے بغور دیکھ رہی تھیں۔ جیسے اس کی آنکھوں میں کوئی جواب تلاش کر رہی ہوں۔ پھر ان کی آواز آہستہ ہو گئی۔

مَہرہ نے سختی سے لب بھینچ لیے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسے محسوس ہوا۔ یہ کہانی صرف موسیٰ علیہ السلام کی نہیں تھی۔

"دادی۔۔۔ آپ مجھ سے کیا کہنا چاہتی ہیں؟" اس نے خولہ بیگم کی طرف دیکھا۔ دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔

"بیٹا۔ تمہارے ڈیڈی کا ماضی بہت پیچیدہ ہے۔ اسے۔۔ اسے ہم نے گود لیا تھا۔" خولہ بیگم کے ہاتھوں میں کپکپاہٹ تھی۔

"گود لیا تھا؟" مَہرہ نے نا سمجھی سے پلکیں جھپکائیں۔

"اس کے اصلی والدین۔۔ اچھے لوگ نہیں تھے۔ انہوں نے اس پر ظلم کیا۔ اسے کبھی محبت نہیں دی۔" خولہ بیگم نے دھیرے سے سر ہلایا اثبات میں ہلایا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مَہرہ کی سانسیں رکنے لگی۔ڈیڈی نے کبھی اپنے ماضی کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔وہ ہمیشہ بس۔۔ویسے ہی لگتے تھے۔جیسے وہ اب ہیں۔سرد اور سخت مزاج۔لیکن یہ سوچنا کہ وہ کبھی بے بس رہے ہوں گے؟کہ کسی نے انہیں تکلیف دی ہو گی؟

یہ حقیقت ناقابلِ یقین لگ رہی تھی۔

لیکن پھر بھی کچھ تو ایسا تھا جو اب بھی ادھورا تھا۔

"تو انہوں نے مجھے یہ سب کیوں نہیں بتایا؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیونکہ اسے خوف تھا۔اگر تمہیں حقیقت کا علم ہو جاتا۔۔۔تو شاید تم اس سے نفرت کرنے لگتیں۔"خولہ بیگم نے اس کے ہاتھ مضبوطی سے تھام لیے۔

مَہرہ کی آنکھوں میں بے یقینی اتری۔

اور پھر خولہ بیگم نے نظریں جھکا لیں۔اور طویل خاموش لمحے کے بعد سب کچھ بدل گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہم نے تم سے صرف تمہارے ڈیڈی کی گود لینے والی بات نہیں چھپائی۔"

کمرے کی فضا جیسے تھم گئی۔

اس کی سماعت میں سائیں سائیں گونجنے لگی۔

خولہ بیگم نے لرزتی سانس لی۔ جیسے خود کو کسی بڑے انکشاف کے لیے تیار کر رہی ہوں۔

"بیٹا۔ تمہیں صرف صدام نے گود نہیں لیا تھا۔"

مٹھیاں بھینچ کر کھولتی وہ اپنی آپ پر قابو پانے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔

"تم کبھی صدام کی بیٹی تھیں ہی نہیں۔"

وقت جیسے رک گیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"بارس۔۔وہی بارس جو میرے شوہر تھے۔۔وہ تمہارے اصل والد تھے۔تم صدام کی نہیں بارس کی بیٹی ہو۔"

یہ الفاظ برف کی کرچیوں کی طرح اس پر آ گرے۔

"نہیں۔۔۔ایسا نہیں ہو سکتا۔"بے یقین آنکھیں اپنی دادی پر جمائے وہ سر نفی میں ہلانے لگی تھی۔

لیکن خولہ بیگم کی خاموش نظریں جھوٹ نہیں بول رہی تھیں۔

"صدام نے تمہیں محبت میں نہیں بلکہ مجبوری میں اپنایا تھا۔ کیونکہ تم اس خاندان کی اصل وارث تھیں۔ اور وہ تمہیں اپنے قابو میں رکھنا چاہتا تھا۔ تاکہ تم کبھی حقیقت نہ جان سکو۔"

کمرہ دھندلا گیا۔

مَہرہ کی سانسیں بے ترتیب ہو گئیں۔ گھبراہٹ نے اس کے گلے میں پنجے گاڑ لیے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ کبھی اس کی بیٹی تھی ہی نہیں۔

اس کی پوری زندگی ایک جھوٹ تھی۔

وہ بولنے کی کوشش کر رہی تھی۔ حرکت کرنا چاہتی تھی۔ مگر اس کا جسم جیسے بے جان تھا۔ بے وزن، بے سمت، بے یقینی میں بھٹکتا ہوا۔

ایک یاد اچانک اس کے ذہن میں لہرائی۔۔ بچپن کا ایک لمحہ۔

وہ چھ سال کی تھی۔ اپنے "ڈیڈی" کی گود میں سمٹی ہوئی۔ ان کے دل کی دھڑکن سن رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ڈیڈی۔۔ کیا میں آپ میں ملتی ہوں؟" اس نے معصومیت سے پوچھا تھا۔

صدام پل بھر کے لیے ساکت ہو گیا تھا۔

"آپ میری بیٹی ہو۔ بس یہی اہم ہے۔" پھر وہ مسکرایا پھر اس کی پیشانی چومتے ہوئے کہا تھا۔

مَہرہ کے اندر یکدم کچھ چھن سے ٹوٹا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ جھوٹ بولتا رہا تھا۔ سالوں سے۔

لمحہ بہ لمحہ دل پر جمے زخموں میں اضافہ ہوتا گیا۔ آنسو بھل بھل پھسلنے لگے تھے۔

کمرے کی دیواریں اس پر ٹوٹنے لگیں۔

وہ مَہرہ صدام نہیں تھی۔

وہ کبھی تھی ہی نہیں۔

وہ مَہرہ بارس مغل تھی۔

اور جو کچھ وہ جانتی تھی۔ سب کچھ جھوٹ تھا۔

☆☆☆☆☆

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

حال:

منظر بند لنے لگا۔ دل پر جمے زخم پھر تکلیف دینے لگے۔ یادیں دھیرے دھیرے مدھم ہو گئیں۔ اس کی آنکھوں کے سامنے صدام کا چہرہ تھا۔ جو ابھی بھی حیرت سے اس کے الفاظ کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"تمہیں کیا لگا تھا؟ میں ساری زندگی اندھیرے میں رہوں گی؟" مَہرہ کی مسکراہٹ میں برف سی ٹھنڈک تھی۔ اس نے گردن کو ذرا سا ڈھلکا کر صدام کی طرف دیکھا۔

Clubb of Quality Content

"اور تمہیں لگتا ہے۔ مجھے فرق پڑے گا؟ تم بھی اپنے باپ کی طرح نکلی۔۔ وہ بھی اپنی دوسری بیوی کے پیچھے مجھے اور میری ماں کو چھوڑ گیا تھا۔ تم نے بھی ایک آدمی کے لیے مجھے دھوکا دیا۔ لیکن تمہیں کیا لگتا ہے؟ یہ تمہارا کھلونا بچ جائے گا؟" صدام کی آنکھوں میں غصے کے شعلے بھڑک اٹھے۔

"اس کو ہاتھ لگانے کی غلطی کرنے سے پہلے دو بار سوچ لینا صدام، میں تمہارے لیے زمین تنگ کر دوں گی۔" مَہرہ کا چہرہ غصے سے تمتمانے لگا۔

"آخر ہو ہی کم نسل"___ صدام کے ہونٹوں پر ہلکی سی طنزیہ مسکراہٹ ابھری۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کتنی آسانی سے چلتی ہے نا زبان؟اب یہ زبان تب ہی کھلے گی جب میں اجازت دوں گا۔۔۔ مرزا صدام مغل، تمہیں اسمگلنگ اور ہیومن ٹریفکنگ کے جرم میں گرفتار کیا جاتا ہے۔"

یکدم بھاری آواز گونجی۔اور خطیر آگے بڑھا۔بات کاٹتے ہی لمحہ بھر میں اس نے صدام کے جبڑے پر زوردار مکا مارا۔صدام لڑکھڑایا۔جبکہ خطیر کے ہاتھ کی اوپری جلد چھل گئی۔مگر اس کے چہرے پر کوئی تاثر نہ تھا۔اس نے جیب سے ہتھکڑی نکالی اور صدام کے ہاتھ بے رحمی سے جکڑ دیے۔

"گاڑی میں ڈالو اسے۔"خطیر نے اپنے ساتھ کھڑے دو آدمیوں کو اشارہ کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مَہرہ کی آنکھوں میں ایک فاتحانہ چمک ابھری۔اس نے زرغم کی جانب دیکھا۔جو آسمان کی طرف دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔جیسے شکر ادا کر رہا ہو۔اس کے سب سے بڑے دشمن کی ہار ہو چکی تھی۔

مَہرہ نے معصوموں کو آزاد کرالیا تھا۔اور خطیر نے اپنی بہن کے اغوا کار کو انجام تک پہنچا دیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جنگ ختم ہو چکی تھی۔

"چلو چلتے ہیں۔"خطیر نے کہا۔

"بی بی آپ کون؟جانتی ہیں آپ مجھے؟"مَہرہ نے زرغم کادایاں بازو تھام کراس کی مدد کر رہی تھی۔اس نے مَہرہ کی پشت کے گرد اپنا بازو پھیلایا اور راہداری عبور کرنے لگا۔

"بھول گ ئے؟ایک گھنٹے پہلے تک تو مجھے میری جان کہہ رہے تھے۔"اس نے لبوں پر میٹھی سی مسکان سجائی۔

"دھماکے سے دماغ ہل گیا تھا میرا۔جب ہی بہکی بہکی باتیں کی لگا تھا۔"اس کی معصومیت پر زرغم نے دانت پچکچائے تھے۔

"پہلے کون سا جگہ پر تھا۔"گردن جھکا کر وہ زور سے ہنسنے لگی تھی۔

داخلی دروازے پر جمع آدمیوں میں زرغم نے زخمیوں اور شہداء دیکھے تھے۔ حیدر حورین کو سہارا دیئے کھڑا تھا۔ اور تراب واعظ کو جس کے پاؤں میں گولی تھی۔ اسفند خورایم کے بے جان جسم کے ساتھ کھڑا تھا۔ نقصان اس کا حلق تک کڑوا کر گیا تھا۔

"اسفند کی مدد کرو۔۔" خطیر نے پیچھے کھڑے ایک آدمی کو خورایم کے بے جان جسم کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جب کہ ان میں سے زیادہ لوگ زخمی تھی۔ لیکن وہ پھر بھی جلد از جلد اپنی گاڑیوں تک پہنچے تھے۔ کیونکہ زرغم کے بائیں بازو اور سینے میں زخم لگے تھے۔ تو گاڑی خطیر چلانے لگا۔ حویلی کو پیچھے چھوڑتا وہ گاڑی سڑک پر دوڑا رہا تھا۔ آنکھیں موندھ کر اس نے ایل پل کو سر نشت کی پشت سے ٹکا دیا۔

"اور کہاں چوٹ لگی ہے؟"مَہرہ نے پوچھا۔

"شاید پسلیاں ٹوٹی ہیں اور رائٹ ٹانگ پر زخم ہے۔"خطیر مصروف سا بولا۔

"خطیر آپ کو کیسے پتا؟"مَہرہ کے ابرو ایک لمحے کو حیرت سے اوپر اٹھے۔

گاڑی کے شیشے سے زرغم اور خطیر نے نگاہوں کا تبادلہ کر رہا۔اور پھر دونوں مسکرا دیے۔

"ہمارا روز کا کام ہے۔"زرغم نے مسکرا کر کہا۔اس نے آنکھیں گمائیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

☆☆☆☆☆

جیسے ہی وہ پی این ایس شفا ہسپتال کے گیٹ پر پہنچے۔ ایمبولینس کے سائرن کی آواز گونجی۔ سفید کوٹ پہنے عملہ پہلے ہی باہر موجود تھا۔ اسٹریچر تیار تھے۔ جیسے ہی گاڑی رکی۔ اسپتال کے نرسوں نے پچھلا دروازہ کھولا اور باقی زخمی افسروں کو احتیاط سے باہر نکالا۔

"تم باقیوں کے ساتھ جاؤ۔" زرغم نے دھیمی آواز میں کہا۔

خطیر نے رخ موڑ کر ایک پل مَہرہ کو دیکھا اور پھر جلدی سے دروازہ کھول کر آگے بڑھ گیا۔ اس نے زرغم کو سہارا دے کر باہر نکالا۔ سفید پتھروں سے بنی عمارت کے سامنے

سبز اہ زار پھیلا ہوا تھا۔ اندر کی جانب چلتے وہ دونوں وسیع لابی میں داخل ہوئے تو اسپتال کے عملے نے آگے بڑھ کر مدد کی اور اسے ایک بیڈ پر لٹا دیا۔

"آپ کو باہر انتظار کرنا ہو گا۔" نرس نے جلدی سے پردہ کھینچا اور مَہرہ کی طرف دیکھا۔ اس نے نرم مگر روایتی انداز میں کہا۔

"یہ کہیں نہیں جا رہی۔" زرغم نے نرس کو دیکھے بغیر کہا۔

نرس نے لمحہ بھر کو تذبذب سے انہیں دیکھا۔ پھر شانے اچکائے اور قینچی اٹھالی۔ کپڑے کے کٹنے کی آواز آئی۔ اور جیسے ہی شرٹ کے ٹکڑے زمین پر گرے اندر کا حال واضح ہو

گیا۔اس کی پسلیاں کئی جگہوں سے نیلی ہو چکی تھیں۔کچھ جگہوں پر ہڈی کی جھلک نمایاں تھی۔بائیں ہاتھ پر تازہ زخم تھا۔گولی کا نشان۔خون جم چکا تھا مگر زخم کھلا تھا۔

مَہرہ نے بے اختیار ہی ہونٹ آپس میں مس کر رہے تھے۔مگر زخموں پر سے نگاہیں نہیں ہٹائیں۔نرس نے ایک نظر اس کے چہرے پر ڈالی۔پھر دھیرے سے بولی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ بہت ہمت والی ہیں۔"

زرغم کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھری۔جیسے وہ کہنا چاہ رہا ہو۔"اسی لیے تو میری ہے۔" پھر آنکھیں موند لیں۔

اس نے کمزور انگلیوں سے اپنا زخمی بازو کو حرکت دینے کی کوشش کی۔ مگر اسی لمحے کسی نے نرمی مگر مضبوطی سے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

"مت دیکھو۔" مانوس سی آواز میں سرگوشی ہوئی۔

مَہرہ نے اس کے زخمی ہاتھ کو نرمی سے دبا کر دوسری ہتھیلی اس کے چہرے پر رکھی اور دھیرے سے اس کا چہرہ اپنی طرف موڑ دیا تاکہ وہ نرس کی کارروائی نہ دیکھ سکے۔

نرس نے ایک سرنج میں دوا بھری اور فوراً اس کے بازو میں انجیکٹ کر دی۔ اور جیسے ہی نرس نے گولی نکالنے کے لیے دباؤ ڈالا۔ اس کی پیشانی پر پسینہ نمودار ہونے لگا۔ مگر مَہرہ نے فوراً اس کا ہاتھ اور زیادہ سختی سے تھام لیا۔

زرغم نے نیم وا آنکھوں سے اس کے چہرے کو دیکھا۔ وہ چاہتا تھا کہ کچھ کہے۔ مگر لب خشک ہو چکے تھے، الفاظ کہیں گم ہو گئے تھے۔

"تم ٹھیک ہو؟" لبوں سے صرف ایک سوال نکلا تھا۔

"تم سے تو ٹھیک ہی ہوں۔" وہ کہہ رہی تھی۔ لیکن اس کی توجہ نرس پر تھی۔

"میرا مطلب تھا صدام کی گرفتاری کے بعد تم ٹھیک ہو؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہمارے درمیان صرف نفرت کا رشتہ تھا۔ مجھے سکون کے سوا کچھ محسوس نہیں ہو رہا۔"
مَہرہ کی نگاہیں اس کی جانب اٹھی تھیں۔

نرس نے ہنر مندی سے فورپس کو گہرائی میں ڈالا۔ ایک لمحے بعد دھات کی سرسراہٹ ابھری اور گولی نکل آئی۔ جیسے ہی نرس نے اسے ٹرے میں رکھا۔ اس کے لبوں سے ہلکی سی کراہ نکلی اور ساتھ ہی زخم سے تازہ خون بہنے لگا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"شکریہ۔" اس نے لب مسکراہٹ میں ڈھل گئے۔

"کس لیے؟" اس کے ماتھے پر شکنیں ابھر آئیں۔

"میری جان بچانے کے لیے۔"اس کے لمس نے اس کے درد کو جیسے ماند کر دیا۔

"وہ تو صرف بیوہ ہونے کے ڈر سے بچا لیا تھا۔"زرغم کی جانب دیکھ کر وہ ہولے سے مسکرائی تھی۔

"مان لو تم سے میرے بغیر رہا نہیں جاتا۔"اس نے مَہرہ کو چھیڑا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہمیشہ ڈیلوجنل ہی رہنا۔۔۔"

☆☆☆☆☆

اسلام آباد انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر مسافروں کا ہجوم تھا۔ مغرب ڈھل چکی تھی۔ اور آسمان پر چھائے بادل کسی بھی لمحے برسنے کو تیار لگ رہے تھے۔ فضاء میں مسافروں کے قدموں کی چاپ، اعلانات کی بازگشت اور رخصت و استقبال کی آوازیں گڈمڈ ہو رہی تھیں۔

ناولز کلب
Clubs of Quality Content

وہ لمبے ڈگ بھرتی زرغم اور خطیر کی ٹیم کے ساتھ ٹرمینل عبور کر رہی تھی۔ مگر اس کی نظریں کسی مخصوص چہرے کو تلاش کر رہی تھیں۔ یکدم وہ نگاہیں ایک مانوس چہرے پر جا ٹھہریں۔ جو اس کی جانب تیز قدموں سے بڑھ رہی تھی۔

"آپی۔۔۔" راعنین دوڑتی ہوئی آئی اور بے اختیار اس کے گلے لگ گئی۔

"کہا تھا نا کہ میں واپس آجاؤں گی؟"مَہرہ نے نرمی سے مسکراتے ہوئے اسے اپنے بازوؤں میں بھر لیا۔

راعنین نے سر اثبات میں ہلایا اور پھر ایک لمحے کے بعد ساتھ کھڑے زرغم کی طرف بڑھ گئی۔زرغم نے بائیں ہاتھ سے اس کا سر تھپتھپایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اس کی پسلیاں ٹوٹی ہوئی ہیں۔۔۔"مَہرہ نے فوراً تنبیہ کی تو راعنین گھبرا کر پیچھے ہٹ گئی۔

"زرغم بھائی اپنا وعدہ پورا کرنے کے لیے شکریہ۔"راعنین کی مسکراہٹ گہری تو ہمیشہ کی طرح اس کے گال گلابی ہو گئے تھے۔

"اب اپنی ننھی خرگوش کو مایوس تو نہیں کر سکتا تھا۔"زرغم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیسا ہے میرا بچہ؟"چند قدم کے فاصلے پر کھڑے خطیر نے بے حد نرمی سے پوچھا۔

"ٹھیک ہوں۔۔۔"راعنین نے ایک سرسری نظر اپنے بھائی پر ڈالی اور رسمی سی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔

خطیر نے بے اختیار مَہرہ کی طرف دیکھا۔جو آنکھیں سکیڑ کر راعنین کے بدلے ہوئے تاثرات کو جانچ رہی تھی۔خطیر کی سوالیہ نگاہوں پر اس نے شانے اچکا دیے۔

"مائی ڈیئر بھائی اینڈ بھابھی، ویلکم بیک۔۔۔اور خطیر بھائی، آپ کو بھی خوش آمدید۔"

رامس نے مسکراتی آنکھوں کے ساتھ کہا۔اس نے گھنگھریالے بالوں پر کیپ پہن رکھی تھی اور سیاہ چشمہ لگایا ہوا تھا۔ہاتھ میں گلابوں کا ایک گلدستہ تھا۔جو اس نے مَہرہ کی جانب بڑھایا۔

"تھینک یو رامس۔"مَہرہ نے مسکراتے ہوئے گلدستہ تھام لیا۔

"کیا میں آپ سے بات کر سکتی ہوں؟"تب ہی مدھم آواز اس کے قریب سنائی دی۔مَہرہ نے سر اٹھا کر دیکھا۔

"کیا بات ہے؟" سر اثبات میں ہلا کر وہ حورین کے ساتھ کچھ فاصلے پر جا کھڑی ہوئی۔

"میں بس یہ کہنا چاہتی ہوں کہ جب میں گری تھی۔ تو میرے پیچھے آنے کا شکریہ۔" حورین نے اس کی طرف گہری نظروں سے دیکھا۔

"اس کی ضرورت نہیں تھی۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میرے رویے کے بعد بھی آپ نے ایسا کیا۔ یہ میرے لیے بہت معنی رکھتا ہے۔" حورین نے سنجیدگی سے کہا۔

"تمہارا مطلب جب تم زرغم سے فلرٹ کر رہی تھیں؟"مَہرہ نے ایک ابرو اٹھاتے ہوئے اسے بغور دیکھا۔

"سوری۔۔۔لیکن اگر کبھی بھی آپ کو میری ضرورت ہو، تو میں حاضر ہوں۔دوست کی صورت میں بھی۔"حورین نے ندامت سے نگاہیں جھکا لیں۔

"یہ جان کر خوشی ہوئی کہ اب اسلام آباد میں بھی میری ایک دوست ہے۔"مَہرہ نے نرمی سے اس کے بازو پر ہاتھ رکھا اور مسکرا دی۔

☆☆☆☆☆

گاڑی کیانی ہاؤس کے پورچ میں رکی تو بارش تیزی سے برس رہی تھی۔ لان کے سامنے چھم چھم پانی برس رہا تھا۔ گاڑی سے اتر کر وہ اندر کی طرف بڑھی تو لاؤنج میں بانو بیگم،ماریہ بیگم اور حاتم صاحب موجود تھے۔

"آ گئے میرے چیتے۔"بانو بیگم نے زرغم اور خطیر کو گلے لگا کر ان کے ماتھے چومے اور مَہرہ کو بھی محبت سے اپنے بازوؤں میں بھر لیا۔

"آپریشن کیسا رہا؟"حاتم صاحب نے سنجیدگی سے پوچھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"زیادہ مشکل نہیں تھا۔"زرغم نے مختصر جواب دیا۔

"امی مجھے بہت بھوک لگی ہے۔"خطیر نے ماریہ بیگم سے شکوہ کیا۔

"تم لوگ بیٹھو۔میں کھانا لگواتی ہوں۔"وہ کچن کی طرف بڑھ گئیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کھانے کی میز پر پورا خاندان جمع تھا۔ایک طرف بانو بیگم،دوسری طرف حاتم صاحب،اور درمیان میں سب۔ کھانے کے دوران زیادہ بات نہیں ہوئی۔ تھکن کے باعث سب خاموشی سے کھانے میں مشغول تھے۔

"گولو نہ کہاں ہے؟"مَہرہ نے میز پر نظر دوڑائی تو وہ کہیں دکھائی نہ دی۔اس کے ماتھے پر بے اختیار شکنیں ابھر آئیں۔

"وہ۔۔۔سو رہی ہے۔"راعنین گڑبڑائی تھی۔

"بے وقت تو نہیں سوتی۔"مَہرہ نے کلائی پر بندھی گھڑی کی طرف دیکھا۔

"شاید رات کو دیر سے سوئی ہو گی۔"راعنین نے پانی کا گلاس منہ سے لگایا۔مگر اس کی نظریں مَہرہ سے بچتی رہیں۔

میز پر ایک بار پھر خاموشی چھا گئی۔

کھانے کے بعد مَہرہ نے راعنین کے ساتھ برتن کچن میں رکھوائے پھر جب وہ ڈائننگ روم میں واپس آئی تو زرغم آہستہ سے اپنی کرسی پیچھے کھسکاتا کھڑا ہو گیا۔

اس کے چہرے پر تکلیف کے آثار واضح تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مَہرہ اس کے پیچھے پیچھے لاؤنج تک آئی جہاں سے زرغم زینے چڑھنے لگا۔ وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا اوپر جا رہا تھا۔ اور مَہرہ خاموشی سے اس کے ساتھ ساتھ تھی۔

☆☆☆☆☆

کمرے میں ہر طرف روشنیاں بکھری تھیں۔ لیکن زرغم کی آنکھوں میں تھکن تھی۔ وہ سیاہ ٹراؤزر اور ٹی شرٹ پہنے بستر پر نیم دراز ہوتے ہی آنکھیں موند گیا۔ مَہرہ الماری کے سامنے کھڑی تھی۔ سادہ سے سیاہ شلوار قمیض میں ملبوس ایک ایک کر کے اپنے کپڑے باہر نکال کر فرش پر پھینک رہی تھی۔

"یہ کیا ظلم ہو رہا ہے؟" زرغم نے چند لمحے بے یقینی سے یہ تماشہ دیکھا۔ پھر آرام سے سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"یہ سب فضول ہیں۔"مَہرہ نے بے پرواہی سے ہاتھ جھاڑے۔

زرغم کی نظریں فرش پر بکھرے مغربی کپڑوں پر جم گئیں۔ایک ایک جوڑا اس کی نظر سے گزرا۔مہنگے برانڈز، نفیس اور ڈیزائنر جو اس نے اپنے ہاتھوں سے چن کر خریدا تھے۔ بے وقعت ہو کر زمین پر پڑے تھے۔اس نے دل پر ہاتھ رکھا اور دکھ بھرے انداز میں سر جھکا لیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میرا دل بند ہو جائے گا۔۔یہ کپڑے تو میری پوری سال کی تنخواہ جوڑنے سے بھی نہیں آ سکتے۔"وہ سرگوشی کے انداز میں بولا۔

"تو پھر کیسے خریدے؟"مَہرہ نے لاپرواہی سے کندھے اچکائے۔

"اپنی سیونگز سے۔ مہرانی صاحبہ کیوں بھول جاتی ہیں کہ آپ کا شوہر ایک نوکری پیشہ آدمی ہے۔"زرغم نے سینے پر ہاتھ مار کر مصنوعی بے بسی سے کہا۔

"ہاں نوکری پیشہ آدمی جو مرسڈیز چلاتا ہے۔"مَہرہ نے شرارتی مسکراہٹ دبا کر کہا۔

"اب کیا کر سکتے ہیں اگر اللہ نے اس غریب کو آمیروں والے شوق دی ئے ہیں۔۔"زرغم نے سنجیدگی سے نفی میں سر ہلایا۔

"میں یہ صرف ڈیڈی کو خوش کرنے کے لیے پہنتی تھی۔"مَہرہ نے اسے گھور کر دیکھا۔

"سب جاننے کے بعد بھی تم صدام کو ڈیڈی کیوں کہتی ہو؟"زرغم کی نظریں فرش پر بکھرے کپڑوں سے اس کے چہرے پر آئیں۔

"سترہ سال کی عمر تک اسی کو اپنا باپ سمجھتی رہی ہوں۔عادت بن گئی ہے۔"اس نے کندھے اچکا دیے۔

"وہ اس نام کے لائق نہیں۔"اس کی آواز میں اب سختی تھی۔

"صحیح کہہ رہے ہو۔"مَہرہ نے ایک اور لباس بے دلی سے صوفے پر اچھالا۔

"پھر بھی تم میری بات نہیں مانتیں؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"پھر وہی بات؟ حورین کو میری مدد کی ضرورت تھی۔" مَہرہ نے تھکن سے آنکھیں موندیں۔

"ہاں چاہے مجھے ہارٹ اٹیک ہی کیوں نہ آجائے؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اتنی جلدی نہیں مرو گے تم۔" وہ مسکرادی۔

"صدام گرفتار ہو چکا ہے۔" اس نے گہرا سانس لیا۔

"ابھی اور بھی باقی ہیں۔"مَہرہ نے لمحے بھر کو رک کر اسے دیکھا۔ پھر دھیرے سے سر اثبات میں ہلایا۔

"اور بھی؟۔۔ تمہارے کتنے دشمن ہیں؟"وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"دنیا میں ہر وہ شخص جو ہیومن ٹریفکنگ کرتا ہے۔"مَہرہ کے لہجے میں پختگی تھی۔ مگر نیند کی ہلکی سی پرچھائیں بھی تھی۔

"تم لڑکیاں کو آزاد کرتی رہو گی؟"زرغم نے اسے بغور دیکھا۔

"مجھے لگتا ہے۔ میری وجہ سے واقعی کچھ فرق پڑ رہا ہے۔"مَہرہ نے دھیمے سے مسکرا کر کہا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تو پھر تم ہر قدم پر مجھے اپنے ساتھ پاؤ گی۔"زرغم نے لمحہ بھر کے لیے کچھ سوچا پھر نرمی سے بولا۔

"تم میرے ساتھ کام کرو گے؟۔۔تمہاری جاب جا سکتی ہے۔"مَہرہ نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہم ایک ٹیم ہیں۔۔اور ویسے بھی تمہاری جائیداد کس دن کام آئے گی؟"زرغم کے چہرے پر دھیمی سی مسکراہٹ ابھری۔

مَہرہ نے ایک لمحے کو گھور کر اسے دیکھا۔پھر دونوں زور سے ہنس دیے۔

اچانک دروازے پر تیز دستک ہوئی۔

زرغم نے چونک کر سر اٹھایا۔ جبکہ مَہرہ نے جلدی سے صوفے پر بکھرے کپڑے سمیٹنے شروع کر دیے۔

"چاچو اور راعنین آئے ہیں۔" دروازہ کھلا تو سامنے ہانپتا ہوا ارامس کھڑا تھا۔

"اس ٹائم؟ سب خیریت ہے؟" زرغم کے ماتھے پر شکنیں ابھریں۔

"جی وہ۔۔ خطیر بھائی کا کوئی مسئلہ ہے۔ آپ لوگ جلدی آئیں۔" رامس نے جلدی سے سر ہلایا اور کہہ کر پلٹ گیا۔

مَہرہ نے جلدی سے زرغم کو سنبھالنے کے لیے ہاتھ بڑھایا تاکہ وہ کھڑا ہو سکے۔ مگر زرغم نے اٹھتے ہی چونک کر کہا۔

"اس کا دوپٹہ بھی تو لایا تھا۔"

"گھر میں ہی تو ہوں۔" مَہرہ نے بے نیازی سے کندھے اچکائے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"گھر میں اور بھی لوگ ہیں۔"زرغم نے سیدھا الماری کھولی اور اندر سے ایک سرخ شیفون کا دوپٹہ نکال کر لاپرواہی سے اس کے شانوں پر ڈال دیا۔

"اتنے فری مت ہو۔"اس نے آنکھیں گمائیں۔

وہ ہلکا سا مسکرا دیا اور دروازے کی طرف بڑھا۔جبکہ مہرہ نے دوپٹے کو تھام کر ایک نگاہ اس پر ڈالی اور بے اختیار سر جھٹک دیا۔

☆☆☆☆☆

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

زرغم کے پورشن میں ایک عجب ہی ہنگامہ بپا تھا۔ باہر ہلکی ہلکی بوندا باندی ہو رہی تھی۔ کھڑکیوں پر پڑتی بارش کی بوندیں مدھم سی آواز پیدا کر رہی تھیں۔ مگر اندر ماحول کسی طوفان سے کم نہ تھا۔ خطیر کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ یہاں کیوں بیٹھا ہے۔

سامنے سفید بورڈ پر مارکر سے موٹے حروف میں لکھا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مشن: مشین کی شادی۔

لیکن مسئلہ یہ تھا۔ کہ مشین کی ہونے والی بیوی یعنی گولونہ۔ یہ کہانی سننے کے موڈ میں نہیں تھی۔ وہ جا چکی تھی۔

یہ سب مزاق لگ رہا تھا۔ لیکن نہیں یہ حقیقت تھی۔ صوفے پر بیٹھے حاتم صاحب نے گہرا سانس لیا جیسے کسی نتیجے پر پہنچ چکے ہوں۔ چہرے پر سنجیدگی اور آنکھوں میں وہی پرانی بردباری۔ ان کے عین سامنے زمین پر آلتی پالتی مارے راعنین لیپ ٹاپ پر تیزی سے انگلیاں چلا رہی تھی۔ اس کی آنکھوں میں طوفان اُمڈ رہا تھا۔ زرغم مَہرہ کے ساتھ صوفے پر براجمان تھا اور رامس جھولے پر بیٹھا مزے سے پاپ کارن کھا رہا تھا۔ جیسے کوئی فلم دیکھ رہا ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔" خطیر نے بورڈ پر دوبارہ نگاہ ڈالی اور آہستہ سے بولا۔

"یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی اگر تم میں میری طرح شادی کرنے کے گٹس ہوتے۔" زرغم نے اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرا۔

"میں بس دیکھ رہا تھا۔" خطیر نے شانے اچکائے۔

"اوہ ریئلی؟ انسٹاگرام پر کسی کی ہر پوسٹ، کمنٹ، فالورز پر نظر رکھنا 'بس دیکھنا' نہیں ہوتا بھائی۔ یہ اسٹاکنگ کہلاتا ہے۔" راعنین کا ضبط جواب دے گیا۔

خطیر نے سر جھکا لیا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ غلط تھا۔ لیکن اسے واقعی نہیں معلوم تھا کہ وہ گولونہ کے پروفائل پر اتنا وقت کیوں گزار رہا تھا۔ بس ایک عادت بن گئی تھی۔ اور اب اس کے پاس دینے کو کوئی معقول وضاحت نہیں تھی۔

"یہ واقعی نامناسب حرکت تھی۔اگر تمہیں گولونہ پسند تھی۔ تو سیدھا بات کرتے۔"حاتم صاحب نے کھنکھارا تھا۔

"بات ہی تو نہیں ہوتی بابا۔۔نا اس سے نا آپ لوگوں سے۔"خطیر نے آہستہ سے کہا۔

"ہاں ہم سب کو معلوم ہے۔اور اسی لیے اب ہم سب نے یہ میٹنگ رکھی ہے۔ تاکہ آپ کی طرف سے گولونہ کو منانے کے طریقے سوچیں۔"راعنین کا انداز طنزیہ انداز تھا۔

"خطیر بھائی آپ بھی کمال کرتے ہیں۔بات نہیں ہوتی تو کیا ہوا لڑکی اٹھا لیتے ڈائریکٹ۔" رامس نے چپ چاپ پاپ کارن کا ایک اور دانہ منہ میں ڈالا اور سر اثبات میں ہلایا۔

"تمہیں تو بس تفریح چاہیے۔"راعنین نے زچ ہو کر کہا۔

"ایسے مت کہو نین۔مجھے لائف میں ڈرامہ بھی چاہیے۔"رامس نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"وہ کہاں جا سکتی ہے؟"زرغم نے سیدھا سوال کیا۔

"فون بند ہے۔کریڈٹ کارڈ کہیں استعمال نہیں ہوا اور کسی ہوٹل میں بھی چیک ان نہیں کیا۔ایسا لگ رہا ہے۔جیسے ہوا میں تحلیل ہو گی ہو۔"راعنین نے فوراً لیپ ٹاپ پر نگاہیں جمائیں۔

"ہو سکتا ہے۔وہ کہیں اور گئی ہوں۔"رامس نے مار کر ہاتھ میں گھماتے ہوئے مشورہ دیا۔

"کہاں؟ کسی درخت پر رہنے؟۔۔اس کا کوئی رشتہ دار پاکستان میں نہیں ہے۔"راعنین ترکی باترکی بولی تھی۔

"ایک منٹ۔۔۔میرا ویکیشن ہاؤس یاد ہے؟تم لوگ پچھلی بار وہیں رکے تھے۔چابیاں اب بھی گولونہ کے پاس ہیں۔"مَہرہ کو جیسے کچھ یاد آیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تو تم نے مجھ سے جھوٹ بولا تھا کہ تم مار گلہ ہلز نہیں گھومی؟"زرغم کرنٹ کھا کر اس کی جانب مڑا۔

"میں نے کب کہا کہ میں نہیں گئی؟ تم نے خود ہی فرض کر لیا تھا۔" مَہرہ نے بے نیازی سے کہا۔

"یہ سراسر دھوکہ ہے۔" اس نے چڑ کر کہا تھا۔

"سی سی ٹی وی کھول کر کے دیکھتی ہوں۔" راعنین نے تیزی سے لیپ ٹاپ پر کچھ ٹائپ کیا۔

Clubb of Quality Content

"نینا میں نے تمہیں کتنی بار کہہ چکا ہوں۔ کہ غیر قانونی کاموں میں مت پڑا کرو۔"

"سوری بابا۔۔" حاتم صاحب کی آواز پر اس کی انگلیاں یکدم ہی رکی تھیں۔

"میں سیکیورٹی ٹیم کو فون کرتی ہوں۔"مَہرہ نے فون نگاہوں کے سامنے کیا اور پھر نمبر ڈائل کر کے کان سے لگایا۔

چند لمحوں بعد سیکیورٹی ٹیم کی تصدیق آ گئی۔

"جی میڈم مس گولونہ کچھ گھنٹے پہلے یہاں آئی تھیں۔وہ ابھی بھی اندر ہیں۔"

لاؤنج میں اچانک خاموشی چھا گئی۔

"تمہارے پاس گولونہ کے والد صاحب کا نمبر ہے؟"حاتم صاحب نے کچھ سوچ کر کہا۔

"نہیں۔۔اس کی صرف ایک بڑی بہن ہے گل نور۔وہ کیلی فورنیا میں رہتی ہیں۔"راعنین نے چونک کر انہیں دیکھا۔

"اسے فون کرو۔"حاتم صاحب نے سر اثبات میں ہلایا۔

"ابھی؟"راعنین کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

"ہاں ابھی۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

راعنین نے مشکوک نگاہوں سے پہلے ان کو اور پھر خطیر کو دیکھا۔اور آخر کار کا نمبر ملا دیا۔ خطیر نے بے چینی سے پہلو بدلا۔اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ سب کیا کرنے جا رہے ہیں۔اور سب سے بڑھ کر اسے خود کیا کرنا چاہیے۔

"ہیلو۔گل نور اسپیکینگ۔"ایک لمحے بعد دوسری جانب سے دھیمی سی آواز آئی۔

"بیٹا میں حاتم بات کر رہا ہوں۔راعنین اور خطیر کا والد۔آپ سے گولونہ کے بارے میں بات کرنی تھی۔"

"جی، کہیے؟"گل نور محتاط ہو گئی۔

"دراصل ہم آپ کی بہن کا رشتہ اپنے بیٹے خطیر کے لیے مانگنا چاہ رہے ہیں۔" حاتم صاحب نے آخر کار مدعا بیان کیا۔ تو پورے لاؤنج میں سناٹا چھا گیا۔

خطیر نے آنکھیں موند کر گہرا سانس لیا۔ دل کی دھڑکن تھوڑی تیز ہو گئی تھی۔ وہ ہمیشہ دوسروں کو جذباتی لمحات میں نروس ہوتے دیکھتا تھا۔ لیکن آج۔۔۔ آج وہ خود اسی کیفیت میں تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ تو بہت اچانک ہے۔۔ میں گولونہ سے بات کر کے ہی کوئی فیصلہ لے سکتی ہوں۔" دوسری طرف چند لمحے مکمل خاموشی رہی۔

خطیر نے اٹھ کر رامس کے ہاتھ سے مارکر جھپٹا اور سفید بورڈ پر چار الفاظ لکھ دیے۔

بولیں وہ مان گئی ہے۔

"میں جانتا ہوں۔ لیکن بچوں کی پسند ہے۔"

"لیکن اس نے مجھے تو کچھ نہیں بتایا۔" گل نور نے حیرت سے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اب تو آپ کو پتا چل گیا، بیٹا۔" حاتم صاحب مسکرا کر بولے۔

"اگر واقعی ایسا ہے۔ تو میں اور میرے ہسبینڈ اگلے ہفتے پاکستان آجاتے ہیں۔ پھر آرام سے بات ہو جائے گی۔" گل نور کی دھیمی سی ہنسی ابھری۔

فون بند ہوا تو سب نگاہیں خطیر کی طرف اٹھیں۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ ہر کام باپ کرے گا کیا؟ جاؤ گولونہ کو راضی کرو۔ مجھے جھوٹا مت بناؤ۔" حاتم صاحب نے معنی خیز نظروں سے اسے دیکھا پھر مسکرا دیے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مجھے لوکیشن بھیج دو۔" خطیر اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"ہنہہ۔۔" رانین نے بازو سینے پر باندھ لیے۔

"آپ جائیں میں بھیج رہی ہوں۔" مَہرہ نے کہا اور فون پر ٹائپ کرنے لگی۔

خطیر نے سر اثبات میں ہلا کر خود کو کمپوز کیا اور بے تاثر چہرہ کے ساتھ قدم باہر کے جانب بڑھائے۔بارش تیز ہو چکی تھی۔ لیکن وہ پرواہ کیے بغیر چل پڑا۔ قسمت روز مہربان تھوڑی ہوا کرتی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

☆☆☆☆☆

خطیر کے جوتے گیلی زمین پر دھم سے پڑے تو فرش پر پانی کی بوندیں بکھر گئیں۔اس کے کپڑے بارش میں بھیگ چکے تھے۔بال بکھرے ہوئے اور سانسیں بے ترتیب تھیں۔

سرخ اینٹوں سے بنے پر شکوہ گھر کے اندر مدھم روشنی پھیلی تھی۔ جس میں اس کی بھیگی ہوئی شبیہہ اور بھی مدھم لگ رہی تھی۔

"مَہرہ میڈم نے کہا تھا کہ انہیں اندر جانے دینا ہے۔" سامنے کھڑے سیکیورٹی گارڈ نے کہا۔

گولونہ جواب تک سیڑھیوں کے قریب کھڑی یہ ساری صورتحال دیکھ رہی تھی۔ یکدم اس کی انگلیاں گرفت میں آتے کپڑے کے کنارے کو بے ساختہ مروڑنے لگیں۔ جیسے کوئی بے حد تلخ لمحہ یاد آ گیا ہو۔

"ٹھیک ہے۔ آپ جا سکتے ہیں۔" اس نے سخت لہجے میں گارڈ کو حکم دیا۔ جس نے فوراً سر ہلایا اور باہر نکل گیا۔

کمرے میں ایک پل کے لیے خاموشی چھا گئی۔ باہر بارش کی بوندیں عقبی باغ کے شیشے پر گر رہی تھیں۔ اور اندر بے نام سی کشیدگی پھیل گئی تھی۔

خطیر بے حس و حرکت کھڑا گولونہ کو دیکھ رہا تھا۔ جس کی آنکھوں میں بے شمار سوالات سمٹے ہوئے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گولونہ نے گہری سانس لی اور ہاتھ سینے پر باندھ لیے۔ اس کی نظریں سیدھا خطیر پر جمی تھیں۔ جیسے وہ اس کی روح کے اندر جھانک کر سچائی کھوجنے کی کوشش کر رہی ہو۔

"کیا میں آپ کے لیے صرف انٹرٹینمنٹ تھی؟" اس کے الفاظ سخت اور کڑوے تھے۔

خطیر نے پلکیں اٹھائیں۔اس کی آنکھوں میں کوئی پرانی تھکن جھلک رہی تھی۔پانی اب بھی اس کی پیشانی سے ٹپک رہا تھا۔جیسے بارش اندر تک اتر آئی ہو۔وہ ہلکے سے مسکرایا۔مگر وہ مسکراہٹ کسی دکھ کے بوجھ تلے دبی ہوئی تھی۔

"اگر میں کہوں کہ نہیں تو یقین کرو گی؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یقین؟۔۔شروع میں مَہرہ اور پھر میں ایک کریزی فین سمجھ کر آپ کے میسجز اور گفٹس سے اٹیچ ہونے لگی تھی۔ہر لفظ،ہر تحفہ میرے لیے اہم تھا۔میں آپ کو جاننے لگی تھی۔آپ کے لیے وہ سب انٹرینمنٹ نہیں تھا۔تو کیا تھا؟"

گولونہ تلخی سے ہنسی۔ آہستہ سے سر جھکا کر ایک پل کے لیے خاموش ہوئی۔ پھر سر اٹھایا اور بھوری آنکھوں میں دیکھ کر بولی۔

"میں جانتا ہوں لونہ۔ میں جانتا ہوں کہ یہ سب کتنا غلط تھا۔ لیکن میں خود بھی نہیں سمجھ پایا کہ میں یہ کر کیوں رہا تھا۔ شاید اس لیے کہ میں اپنی بہن کی حفاظت نہیں سکا اور پھر مجھے لگا کہ میں تمہیں بھی کھو دوں گا۔ بس ایک دفعہ دیکھنے کی خواہش تھی کہ تم ٹھیک ہو خوش ہو محفوظ ہو۔۔۔ مگر وہ دیکھنا جنون بنتا گیا۔ میں بہت دیر سے سمجھا کہ حفاظت اور قید میں فرق ہوتا ہے۔"

خطیر نے آہستہ سے سر جھکایا۔ جیسے خود کو مجرم تسلیم کر رہا ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ اپنے ٹراما کی وجہ سے اسٹا گنگ کو جسٹیفائی نہیں کر سکتے۔ آپ نے اپنی بے بسی کا بوجھ میرے کندھوں پر ڈال دیا اور میں بے خبر رہی۔ یہ غلط تھا خطیر۔ یہ بہت غلط تھا۔" گولونہ نے ایک قدم آگے بڑھایا۔

اس نے نگاہ چرائی جیسے وہ یہ سب سننے کے لیے تیار نہ تھا۔

"پتا ہے۔ جب میں چھوٹی تھی۔ میں نے اپنے والدین کے بغیر زندگی جلتے دیکھی ہے۔" چند لمحوں کے لیے خاموشی چھا گئی۔ پھر گولونہ نے کہنا شروع کر رہا۔

اس نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

"اس دن ہم اسکول میں تھے۔ میں اور میری بہن۔ ہمیں تو پتا بھی نہیں چلا کہ ہمارے گھر کی دیواریں راکھ ہو چکی ہیں۔ کہ ہمارے ماں باپ وہاں سے صرف ناموں میں باقی رہ گئے ہیں۔ بس جب خالہ نے آ کر کہا تھا کہ گھر نہیں رہا۔ تو پہلی بار یہ سمجھ میں آیا تھا کہ ہم بھی نہیں رہے۔" گولونہ کی نگاہیں کہیں اور تھیں۔ جیسے وہ وقت کی کسی کھڑکی سے جھانک رہی ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

خطیر خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔

"خالہ نے ہمیں اپنے گھر میں جگہ تو دی۔ لیکن کبھی اپنانے کی کوشش نہیں کی۔۔ آپ نے کبھی کسی کی نظروں میں ترس دیکھا ہے؟ وہ سب سے زیادہ تکلیف دہ چیز ہوتی ہے۔ کیونکہ اس میں محبت نہیں ہوتی۔"

وہ اب کچھ کہنے کی ہمت نہیں رکھتا تھا۔

"پھر جب میری بہن اپنی شادی کے بعد مجھے بھی اپنے ساتھ کیلی فورنیا لے گئی۔ وہاں ہر چیز آسان تھی۔ ہر چیز محفوظ۔ گھر، گاڑی اور ایسی زندگی جو شاید میں چاہتی بھی نہیں تھی۔ کیونکہ وہ میرا انتخاب نہیں تھا۔ وہ بس ایک زبردستی کا تحفظ تھا۔ میں وہاں رہ سکتی تھی۔ مگر میں نے وہ نہیں چُنا۔ میں نے کراچی آ کر اپنی زندگی خود بنانے کا فیصلہ کیا۔ اپنی حفاظت خود کرنے کا۔ کیونکہ مجھے احساس ہو گیا تھا کہ جو چیزیں بکھر چکی ہوں انہیں صرف تحفظ سے نہیں جوڑا جا سکتا۔ انہیں محبت، صبر، اور وقت کی ضرورت ہوتی ہے۔"

"خطیر محبت صرف تحفظ کا نام نہیں ہے۔ محبت زخموں کو بھرنے کا نام ہے۔ آپ کو مجھے بچانے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن شاید آپ کو بھی کوئی ایسا چاہیے جو آپ کے زخموں کو

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بھرنے میں مدد کرے۔"اس نے ایک لمحے کو توقف کیا۔ پھر اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولی۔

خطیر کے چہرے پر ایک لمحے کے لیے کچھ ٹوٹا۔ جیسے وہ پہلی بار کسی اور کے الفاظ میں خود کو دیکھ رہا ہو۔

"آپ جانا چاہیں تو میں روکوں گی نہیں۔"گولونہ نے دروازے کی طرف دیکھا۔

خطیر نے سر جھکایا۔ جیسے یہ فیصلہ پہلے ہی جان چکا ہو۔ وہ آہستہ سے دروازے کی طرف بڑھا۔

لیکن جیسے ہی اس نے دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھا۔ گولونہ کی آواز نے اسے روک لیا۔

"لیکن اگر رہنا چاہتے ہیں۔ تو اس بار نہ بطور محافظ، نہ بطور سایہ بلکہ بطور ایک شخص جو اپنے خوف سے نکلنے کی ہمت رکھتا ہے۔"

خطیر نے آہستہ سے پلٹ کر اسے دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں حیرت بھی تھی اور امید بھی۔ وہ ایک پل کے لیے خاموش کھڑا رہا۔ پھر جیسے کسی انجانے حوصلے نے اس کی زبان کھول دی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں نے تمہیں دور سے چاہا ہے۔ بغیر تمہاری آواز کے بغیر تمہارے لمس کے۔۔۔ بس یونہی خاموشی سے تمہیں چاہتا رہا۔"

سنہری آنکھیں حیرانی سے پھیل گئیں۔ لیکن وہ خاموش رہی۔

"یہی تھی میری محبت۔۔ اور یہی ہے میری محبت۔ وہ محبت جو اللہ نے ہمیں دوبارہ ملانے سے پہلے میرے دل میں ڈال دی تھی۔" اس نے ایک گہرا سانس لیا جیسے اپنے اندر کی تمام ہمت سمیٹ رہا ہو۔

"مجھ سے نکاح کر لو لونہ۔ میں اپنے زخموں کو تمہارے حوالے کر دوں گا۔" اس نے آہستہ سے ایک قدم آگے بڑھایا۔ اس کی آنکھوں میں کچھ نیا تھا۔ شاید پہلی بار ڈر کے بغیر مکمل یقین۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

گولونہ کا دل جیسے لمحے بھر کو رک گیا۔اس نے بھوری آنکھوں میں جھانکا۔جہاں پہلی بار کوئی التجا نہیں۔بلکہ صرف سچائی تھی۔

باہر بارش رک چکی تھی۔چاند بادلوں کے پیچھے سے جھانک رہا تھا۔اور اندر خطیر کی آنکھوں میں ایک نئی چمک تھی۔ایسی چمک جو شاید پہلی بار دل کے سکون کو محسوس کر رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

☆☆☆☆☆

تین ماہ بعد:

خطیر اور وہ گودام کے قریب سڑک پر کھڑی گاڑی میں بیٹھے تھے۔جہاں لڑکیوں کی کھیپ رکھی گئی تھی۔

موٹر سائیکل کی آواز سنائی دی تو اس نے سائڈ مرر میں جھانکتے ہوئے اپنے پیچھے مَہرہ کو موٹر سائیکل کھڑے کرتے دیکھتا۔گاڑی کا دروازہ کھول کر وہ باہر نکلا۔

"ریڈی؟"وہ اس کے قریب جا کر بولا۔

"ہاں۔ راعنین اور گولونہ اپنی جگاہوں پر ہیں۔" مَہرہ اپنا ہیلمٹ اتار کر موٹر سائیکل سے اترتی۔

"میں پہلے جارہا ہوں۔" خطیر بھی گاڑی سے باہر نکل آیا تھا۔

"ٹھیک ہے۔" اس نے خطیر کو گودام کی جانب بڑھتے دیکھا۔ پھر واپس مَہرہ کی جانب متوجہ ہوا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہر بار تمہیں یوں لڑتے ہوئے دیکھ کر میں بار بار دل ہار بیٹھتا ہوں۔" کھیپ کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے اس سے سینے پر ہاتھ رکھ کر آسمان کی جانب دیکھا۔

"نہیں کریں زرغم بھائی مجھے الٹی ہو جائے گی۔" راعنین کی آواز ایئر پیس سے آئی تو دوسری طرف سے گولونہ کی ہنسی ابھری۔

"اگر ہم کام پر فوکس کریں تو کیسا رہے گا؟" خطیر نے مشورہ دیا۔

مَہرہ نے ہنسی دباتے ہوئے اپنی پشت کے پیچھے سے بندوق کھینچی۔ زرغم نے بھی اپنی بندوق نکالی اور پھر آگے بڑھ کر اپنے ماسک چہروں پر چڑھا لیے۔

"سرپرائز۔" ہاتھ میں بندوق تھامے وہ دو آدمیوں کے قریب جا پہنچی۔ گولی سیدھی ایک گارڈ کے سر میں دفن کر رہی۔

نشانہ لیتے ہوئے زرغم نے دوسرے گارڈ پر گولی چلائی۔ اگلے لمحے ہی گودام کا دروازہ کھول گیا۔ جس کی وجہ سے اور آدمی باہر نکلنے لگے۔۔۔ اصل کھیل اب شروع ہوا تھا۔

کھیپ کے بلکل قریب پہنچ کر اس نے مَہرہ کو کور دیا۔ اگے کی جانب بھاگ کر مَہرہ نے ہوا میں چھلانگ لگاتے ہوئے ایک آدمی کے سینے پر لات مار کر اسے دور دھکیلا۔ اور پھر اس آنکھوں کے درمیان گولی مار دی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"That's my girl" اس کی نگاہیں فخر سی چمکی تھیں۔

"مسجد میں اعلان کروادو۔" خطیر بیزار ہوا۔

گودام میں داخل ہو کر زرغم نے اپنے اطراف میں نظر دوڑائیں۔ مَہرہ تیزی سے لڑکیوں کے پاس بھاگی۔

اس کے تاثرات یکدم سرد ہوئے۔

لڑکیوں کو جانوروں کے پنجروں میں بند کر رکھا تھا۔

Clubb of Quality Content

یہ جانتے ہوئے کہ شاید بیک اپ پہنچنے میں زیادہ وقت نہیں ہے۔ وہ قریب ترین پنجرے تک چلا گیا۔

اکثر لڑکیوں کی ذمہ داری وہ مَہرہ پر چھوڑ دیا کرتا تھا۔ لیکن کیونکہ آج وقت کم ہے۔ اس لیے لحاظ مروت کو پیچھے چھوڑنا پڑے گا۔

زرغم نے دروازہ کھولا تو لڑکیوں ڈر کر پیچھے ہٹیں۔

"ڈرو مت۔۔ ہم آپ کی مدد کے لیے آئے ہیں۔" مَہرہ نے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"گولونہ ہمیں تمہاری ضرورت ہے۔ کھیپ ہماری سوچ سے زیادہ ہے۔" اس نے ساتھ والے پنجروں کے دروازے کھولنا شروع کر رہے۔

"راستے میں ہوں۔" اس کی آواز کان میں آئی تھی۔

"راعنین کوئی حرکت؟"اس نے پوچھا۔

"کوئی نہیں ہے۔مجھے تو یہ خاموشی sus لگ رہی ہے۔"

چند لمحوں میں وین پہنچ گئی تو وہ آٹھ لڑکیوں کو باہر کی جانب لے کر نکلے۔

Clubb of Quality Content

"ایک وین میں سب مشکل سے آئیں گے۔"

"اسے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔ہم آپ کو محفوظ جگہ لے جا رہے ہیں۔"مَہرہ اسے جواب دے کر وین کا دروازہ کھولتی لڑکیوں سے متوجہ ہوئی تھی۔

"رکو۔۔"

جب مَہرہ نے دروازہ بند کرنا شروع کر رہا تو زرغم نے قریب آ کر ساری لڑکیوں پر نگاہ ڈالی۔ اور اچانک ہی ایک لڑکی نے اپنی پنڈلی سے ہتھیلی جتنا چاقو نکالا۔ پل بھر میں زرغم نے بندوق اٹھا کر ایک گولی اس کے سر پر ماری۔ باقی سات لڑکیاں خوفزدہ ہوئی اپنی جگہ جمی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جاسوس؟" مَہرہ نے بے یقینی سے پوچھا۔

"شاید ہمیں ٹریک کرنے کے لیے۔" اس نے سر اثبات میں ہلایا۔

"شکر تم نے پکڑ لیا۔ "مَہرہ نے لڑکی کے بے جان وجود کے پاؤں پکڑتے ہوئے اسے وین سے کھینچتے ہوئے کہا۔

"وہاں سے نکلیں۔ دو جیپ پہنچ ہیں۔ "راعنین گھبرائی تھی۔

مَہرہ نے واپس باقی لڑکیوں کو واپس وین میں بیٹھایا اور اس نے اس لڑکی کے جسم کو تلاشی لینا شروع کر رہی۔ جس کی عمر بیس سے زیادہ نہیں ہو گی۔

ہیومن ٹریفکنگ کرنے والوں کو وہ کبھی نہیں سمجھ سکتا۔ لیکن پچھلے تین مہینوں میں مَہرہ کے ساتھ کام کرنے سے اس نے صرف یہ سکھایا ہے۔ کہ وہ ہر شکل میں ہو سکتے ہیں۔

مَہرہ نے دروازہ بند کرنے کے بعد اس پر زور سے دستک دی اور اگلے لمحے گولو نہ وین تیزی سے آگے بڑھا لے گئی۔

"بیس منٹ کے فاصلے پر ہوں۔" خطیر نے کہا۔

"ہم آرہے ہیں۔" اس نے جواب دیا اور مَہرہ کا ہاتھ پکڑ کر واپس وہاں چلنے لگا جہاں انہوں نے گاڑیاں کھڑی کی تھیں۔

"آرام سے ٹہلتے ہوئے آؤ کوئی جلدی نہیں ہے۔"

"میرا یہی پلان تھا۔"اسے خطیر کو بیزار کرن سے بہت سکون ملا تھا۔

"جلدی چلو۔"مَہرہ نے خطیر پر ترس کھاتے ہوئے کہا۔اس نے زرغم کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ کھینچا اور بھاگنا شروع کر دیا۔

قریب پہنچ کر اس نے دیکھا۔کہ مَہرہ اپنا ہیلمٹ پہنتی موٹر سائیکل پر سوار ہو رہی تھی۔آگے بڑھ کر وہ گاڑی میں بیٹھا۔برابر والی نشست کا دروازہ کھول کر خطیر اندر آبیٹھا تھا۔

"اگر قتل حرام نہیں ہوتا تو میں تمہارا کر چکا ہوتا۔"

"تم جب بھی نہیں کرتے۔پتا ہے کیوں؟۔۔ کیونکہ اس گھٹیا مزاج کے ساتھ تم سے کوئی اور دوستی کیا بات بھی نہیں کرتا۔"زرغم میٹھی سی مسکان لبوں پر سجائے کہہ رہا تھا۔

نفی میں سر ہلاتے خطیر کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی۔

یوٹرن لیتے ہی اس نے تیزی کے ساتھ زن سے گاڑی آگے بھگائی۔مَہرہ اس کی گاڑی کے برابر سے موٹر سائیکل نکالتی گولی کی طرح آگے بڑھ گئی۔

☆☆☆☆☆

شام ڈھل رہی تھی۔ آسمان پر ہلکے نارنجی اور گلابی رنگ بکھرتے جا رہے تھے۔ جیسے کسی نے پانی میں رنگ گھول دیے ہوں۔ لان میں بہار کی تازہ ہوا ہلکے ہلکے درختوں کی پتوں سے سرگوشیاں کر رہی تھی۔ اور کہیں دور سے اذان کی آواز فضا میں گھل رہی تھی۔ شیشے کے دروازے کے پار ریت کے ڈبے میں تین ننھے وجود ایک دوسرے کے ساتھ کھیلنے میں مصروف تھے۔ زیرک اپنی چار سالہ سنجیدگی کے ساتھ ریت کو ترتیب دینے میں لگا ہوا تھا۔ جبکہ ملائمہ اور خضر کے بیچ کوئی خفیہ معاہدہ ہوتا دکھائی دے رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مَہرہ نے لاؤنج میں بیٹھے بیٹھے اپنی بیٹی کو گھورا۔ جو پچھلے چند دنوں سے خاص طور پر خطیر اور گولونہ کے بیٹے خضر کو ستانے میں مزہ لے رہی تھی۔

"بی نائس ملائمہ۔" وہ قدرے اونچی آواز میں بولی۔

"ہر وقت میری بیٹی کے پیچھے مت لگا کرو۔"زرغم نے اس سے خضر کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

"جب وہ کچھ غلط کرتی ہے۔ تو اس کی سائیڈ مت لیا کرو۔"مَہرہ نے آنکھیں سکیڑ کر زرغم کی طرف دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں اس کا ہر بار سائیڈ لوں گا۔چاہے وہ کسی کا قتل کر کے کیوں نہ آجائے۔"زرغم بے نیازی سے ہنسا جیسے یہ کوئی معمولی بات ہو۔

"تم دونوں باپ بیٹے نے اسے بگاڑ کر رکھا ہے۔"مَہرہ نے گہرا سانس لے کر سر جھٹکا۔

"اب ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے۔"زرغم نے اپنے بچوں کو محبت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ان کی فکر نہیں کرو مَہرہ۔۔بچے ہی تو ہیں۔"خطیر برابر والی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔حسب معمول بے نیازی کے ساتھ۔

ناولز کلب

بھاپ اٹھاتی چائے کے کپ ہاتھ میں لیے گولونہ کچن سے باہر آئی تھی۔

"میری کوئی مدد چاہیے؟"مَہرہ نے اس سے بے اختیار پوچھا۔

"نہیں میں کر لوں گی۔ تم بس بچوں کو دیکھو کہ وہ پھر ایک دوسرے کا سر نہ پھاڑ دیں۔" وہ کپ میز پر رکھ کر بولی۔

لان میں ملائمہ، زیرک اور خضر ریت کے ڈبے میں کھیل رہے تھے۔

راعنین آہستہ لاؤنج میں داخل ہوئی۔ اس کے بازوؤں میں کپڑے میں لپٹا ایک ننھا سا وجود تھا، جو سکون سے سو رہی تھی۔ وہ تھکی تھکی سی، مگر مسکراتی ہوئی تھی۔

"یہ بالکل میری طرح ہے۔" رامس فوراً آگے بڑھا اور راعنین کے قریب آ کر جھک کر بچی کو دیکھا۔

"ہاں،اسی لیے تو دن میں تین بار سب پر چیختی ہے۔"راعنین نے آہستہ سے آنکھیں گھمائیں۔

"چھوٹی ہے جبھی اپنی ماں کی خوبصورتی کو برداشت نہیں کر پاتی۔"رامس ہنس۔

"تھوڑی اور چیزی باتیں کر لو، پھر پیزا لگو گے۔"راعنین نے بمشکل مسکراہٹ دبائی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رامس نے بچی کو آہستہ سے راعنین کی گود سے اٹھایا اور نرم انداز میں اس کے ماتھے کو چُوما۔

"اور پیزا تو تمہارا پسندیدہ ہے ناں؟"وہ راعنین کی طرف دیکھ کر بولا۔

راعنین کی تھکان اب پوری طرح ختم ہو چکی تھی۔ وہ بچوں کی طرف مڑی اور مسکراتے ہوئے بولی۔

"میں بناؤں سینڈ کاسل؟"

ملائمہ نے گلابی پڑتی آنکھوں میں آنسو بھر لیے اور گردن موڑ لی۔ جیسے راعنین نے اس کا دل توڑ دیا ہو۔ زرغم اٹھنے ہی والا تھا کہ مَہرہ نے اس کا بازو تھام لیا۔

"رک جاؤ ابھی۔"

"وہ ناراض ہو گئی ہے کیونکہ میں نے اس کا پرنس بننے سے منع کر دیا۔" خضر نے اپنی ننھی سی انگلی ریت میں گھماتے ہوئے کہا۔

ملائمہ کی بڑی بڑی گہری نیلی آنکھوں میں اب آنسو صاف چمکنے لگے تھے۔ اس نے بازو سینے پر باندھ لیے اور ہونٹ سکیڑ کر کھڑی ہو گئی۔ زرغم کے کندھے میں تناؤ پیدا ہونے لگا۔ جیسے وہ فوراً جا کر اپنی بیٹی کا مسئلہ حل کرنا چاہتا ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مائی ہارٹ ہرٹس۔۔" ملائمہ کی مدھم سی آواز نکلی اور ایک آنسو اس کے گال پر لڑھک گیا۔

اسی لمحے زیرک نے خضر کے سر پر مٹی ڈال دی۔ ننھا خضر حیرت سے اپنی سر سے مٹی جھاڑنے لگا۔ آنکھیں رگڑیں اور پھر زیرک کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"یو ڈو ناٹ میک گرلز کرائی۔" زیرک نے ناگواری سے سر جھٹکا اور صاف گوئی سے بولا۔

"تم کیوں رو رہی ہو؟" زیرک کی آواز بے حد میٹھی تھی۔ جیسے وہ واقعی اپنی بہن کی فکر مندی میں مبتلا ہو۔ وہ قریب آیا آگے جھک کر ملائمہ کے چہرے کو بغور دیکھا۔

"کیونکہ یہ بد تمیز ہے۔" ملائمہ یکدم خضر کی طرف مڑ کر بولی۔

"رو مت۔ میں تمہارا پرنس بن جاؤں گا۔" خضر نے فوراً ملائمہ کے کندھوں کے گرد اپنا ننھا سا بازو لپیٹ لیا۔

"یو ال سو ڈو ناٹ ٹچ گرلز۔" زیرک نے فوراً خضر کو پیچھے دھکیل دیا۔ جیسے کوئی سلطنت کا اصول توڑنے جا رہا ہو۔

ملائمہ کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ پھیل گئی، اپنے بھائی کی دھمکی نظر انداز کرتے اس نے واپس خضر کو اپنے ننھے بازو مس بھر لیا۔ اور مَہرہ نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کرسی کی پشت سے ٹیک لگا لی۔

"یہ بلکل تم پر گئی ہے۔" مَہرہ نے زرغم کو گھورتے ہوئے کہا۔

"کیوٹ۔۔"خطیر زیرلب مسکرایا تھا۔

"وہ تو میں ہوں۔"زرغم مسکرا کر بولا۔

"تمہیں نہیں۔ بچوں کو بولا تھا۔"خطیر نے بیزاری سے آنکھیں گھمائیں۔

Clubb of Quality Content

"ایسا لگتا ہے جیسے میرے اور مَہرہ کے پانچ بچے ہیں۔ اگر نارمل شوہر بھی ہوتے تو کتنا اچھا ہوتا۔"گولونہ سر ہلاتے ہوئے کرسی پر دھپ سے بیٹھ گئی۔

"آمین آمین۔"رامس جو اپنی بیٹی کو جھولے دینے میں مصروف تھا۔اچانک زور سے بولا تھا۔

ختم شدہ۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842